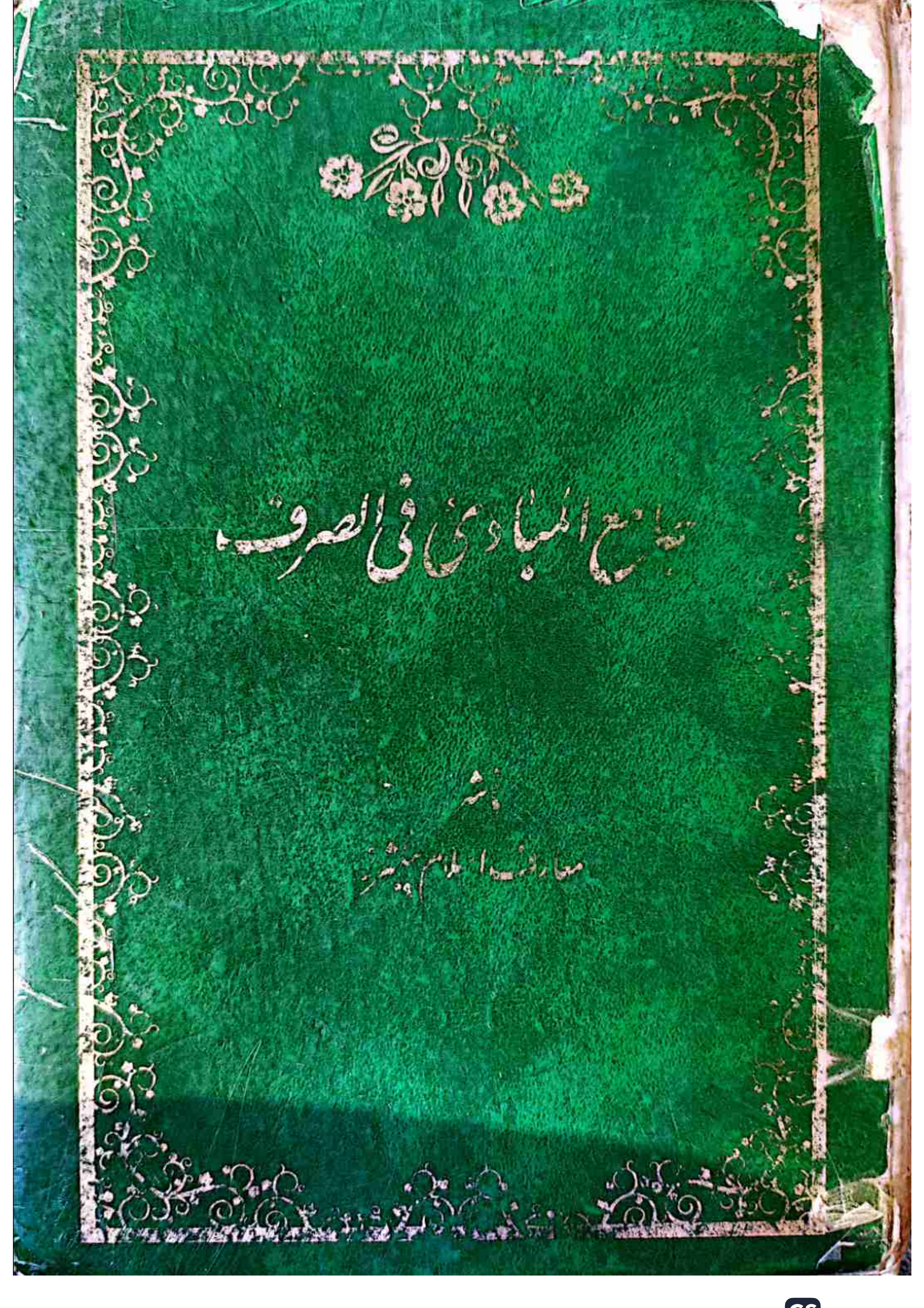
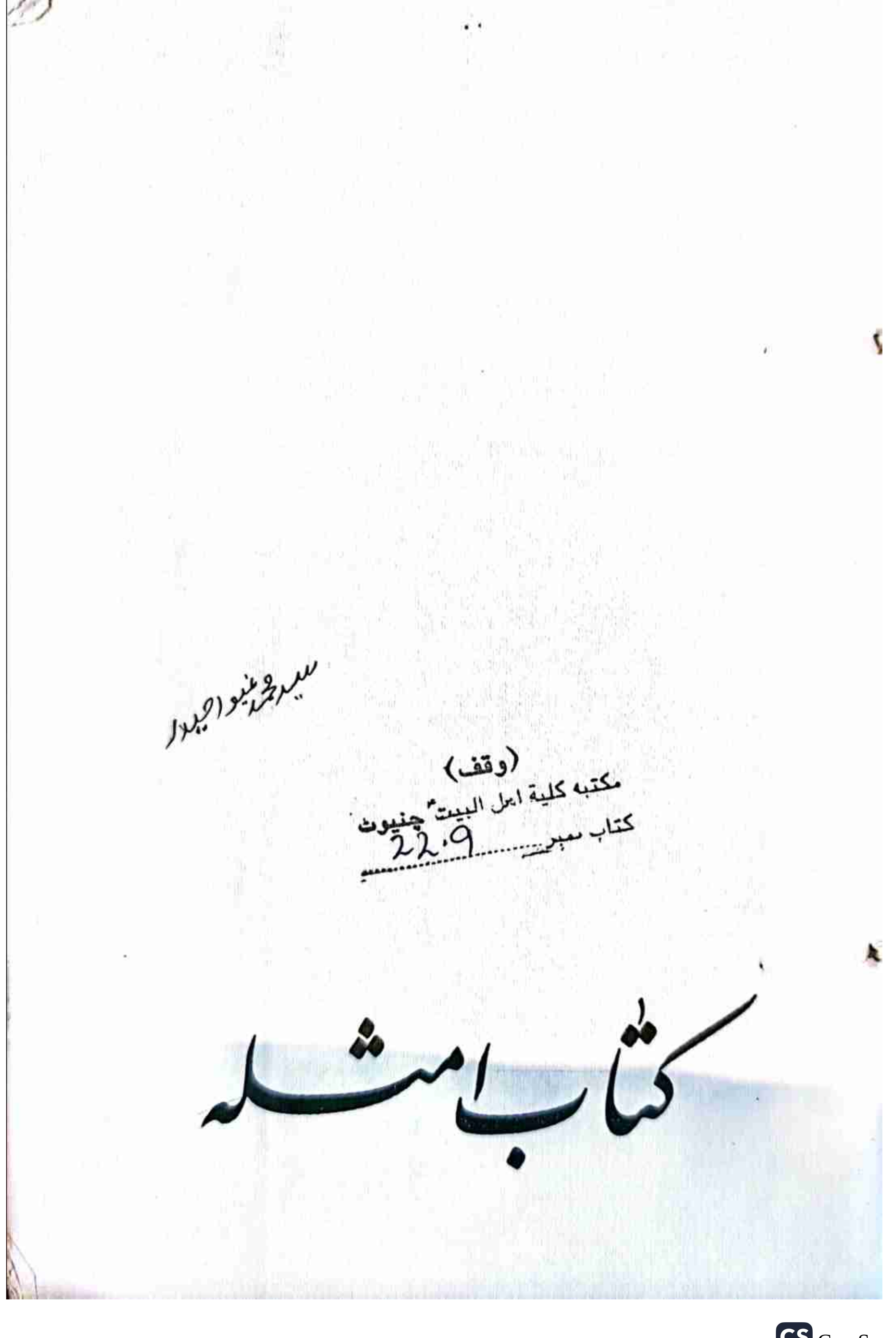

جامع المبادی فی الصرف
نشر
معارف اسلامی پیشاور



کتاب امثله

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین والصلوۃ علی سیدنا محمد وآلہ الطیبین

ولعنۃ اللہ علی اعدائہم اجمعین الی یوم الدین۔

جان لیجئے کہ مصدر تمام مشتقات کی بنیاد ہے اور اس سے یہ نو (۹) چیزیں نکلتی ہیں : ماضی، مستقبل، اسم فاعل، اسم مفعول، امر، نہی، جحد، نفی اور استفہام۔

ماضی کے چودہ صیغے ہیں، جن میں چھ غائب کے، چھ مخاطب کے اور دو متکلم کے ہیں۔ جو چھ صیغے غائب کے ہیں ان میں سے تین مذکر کے لئے اور تین مؤنث کے لئے ہیں۔

مذکر کے یہ صیغے ہیں :

ضَرَبَ ضَرَبَا ضَرَبُوا

جبکہ مؤنث کے صیغے یہ ہیں :

ضَرَبَتْ ضَرَبَتَا ضَرَبْنَ

جو چھ صیغے مخاطب کے لئے ہیں ان میں سے تین مذکر کے لئے ہیں اور تین مؤنث کے لئے ہیں۔

مذکر کے لئے تین صیغے یہ ہیں :

ضَرَبْتَ ضَرَبْتُمَا ضَرَبْتُمْ

جبکہ مؤنث کے لئے تین صیغے اس طرح ہیں :

ضَرَبْتِ ضَرَبْتُمَا ضَرَبْتُنَّ

متکلم سے حکایت کے لئے دو صیغے یہ ہیں :

ضَرَبْتُ ضَرَبْنَا

مستقبل کے بھی چودہ صیغے ہیں جن میں سے چھ غائب کے لئے، چھ مخاطب کے لئے اور دو خود متکلم کے لئے ہیں۔ غائب کے چھ صیغوں میں سے تین مذکر کے لئے ہیں اور تین صیغے مؤنث کے لئے ہیں۔

یہ تین صیغے مذکر کے لئے ہیں :

يَضْرِبُ يَضْرِبَانِ يَضْرِبُونَ

جبکہ مؤنث کے لئے تین صیغے اس طرح ہیں :

تَضْرِبُ تَضْرِبَانِ يَضْرِبْنَ

مخاطب کے لئے چھ صیغوں میں سے تین مذکر کے لئے ہیں اور تین صیغے مؤنث کے لئے ہیں۔

مذکر کے لئے تین صیغے اس طرح ہیں :

تَضْرِبُ تَضْرِبَانِ تَضْرِبُوْنَ

جبکہ مؤنث کے لئے تین صیغے اس طرح ہیں :

تَضْرِبِیْنَ تَضْرِبَانِ تَضْرِبْنَ

متکلم کے لئے دو صیغے یہ ہیں :

اَضْرِبُ نَضْرِبُ

اسم فاعل کے چھ صیغے ہیں۔ ان میں سے تین مذکر کے لئے ہیں جبکہ تین مؤنث کے لئے ہیں۔

مذکر کے لئے تین صیغے یہ ہیں :

ضَارِبٌ ضَارِبَانِ ضَارِبُوْنَ

جبکہ مؤنث کے لئے تین صیغے اس طرح ہیں :

ضَارِبَةٌ ضَارِبَتَانِ ضَارِبَاتٌ

اسم مفعول کے بھی چھ صیغے ہیں، اِن میں سے تین مذکر کے جبکہ تین مؤنث کے صیغے ہیں۔

مذکر کے لئے تین صیغے یہ ہیں :

مَضْرُوْبٌ　　مَضْرُوْبَانِ　　مَضْرُوْبُوْنَ

جبکہ مؤنث کے لئے تین صیغے یہ ہیں :

مَضْرُوْبَۃٌ　　مَضْرُوْبَتَانِ　　مَضْرُوْبَاتٌ

فعل امر کے لئے چودہ صیغے ہیں، ان میں سے چھ غائب کے لئے، چھ مخاطب کے لئے اور دو متکلم کے لئے ہیں۔

غائب کے چھ صیغوں میں سے مذکر کے لئے تین صیغے یہ ہیں :

لِيَضْرِبْ　　لِيَضْرِبَا　　لِيَضْرِبُوا

جبکہ مؤنث کے لئے تین صیغے اس طرح ہیں :

لِتَضْرِبْ　　لِتَضْرِبَا　　لِيَضْرِبْنَ

مخاطب کے لئے چھ صیغوں میں سے تین مذکر کے لئے ہیں جبکہ تین مؤنث کے لئے ہیں۔

مذکر کے تین صیغے یہ ہیں :

اِضْرِبْ　　اِضْرِبَا　　اِضْرِبُوا

جبکہ مؤنث کے لئے تین صیغے اس طرح ہیں :

اِضْرِبِی　　اِضْرِبَا　　اِضْرِبْنَ

نفی کے بھی چودہ صیغے ہیں، چھ غائب کے لئے، چھ مخاطب کے لئے جبکہ دو متکلم کے لئے ہیں۔ جو چھ صیغے غائب کے لئے ہیں ان میں سے تین مذکر کے لئے اور تین مؤنث کے لئے ہیں۔

مذکر کے لئے تین صیغے اس طرح ہیں :

لَايَضْرِبُ　　لَايَضْرِبَانِ　　لَايَضْرِبُونَ

جبکہ مؤنث کے صیغے یہ ہیں :

لَاتَضْرِبُ　　لَاتَضْرِبَانِ　　لَايَضْرِبْنَ

مخاطب کے لئے چھ صیغوں میں سے بھی تین مذکر کے لئے اور تین صیغے مؤنث کے لئے ہیں۔

مذکر کے لئے تین صیغے یہ ہیں :

لَاتَضْرِبُ　　لَاتَضْرِبَانِ　　لَاتَضْرِبُونَ

جبکہ مؤنث کے لئے تین صیغے اس طرح ہیں :

لَاتَضْرِبِينَ　　لَاتَضْرِبَانِ　　لَاتَضْرِبْنَ

متکلم کے لئے دو صیغے یہ ہیں :

لَاأَضْرِبُ　　لَانَضْرِبُ

استفہام کے بھی چودہ صیغے ہیں جن میں سے چھ غائب کے لئے، چھ مخاطب کے

لئے اور دو بیان متکلم کے لئے ہیں۔ غائب کے چھ صیغوں میں سے تین مذکر کے لئے اور تین مؤنث کے لئے ہیں۔

مذکر کے لئے تین صیغے یہ ہیں :

هَلْ يَضْرِبُ هَلْ يَضْرِبانِ هَلْ يَضْرِبُونَ

جبکہ مؤنث کے صیغے یہ ہیں :

هَلْ تَضْرِبُ هَلْ تَضْرِبَانِ هَلْ يَضْرِبْنَ

مخاطب کے لئے چھ صیغوں میں سے بھی تین مذکر کے لئے اور تین صیغے مؤنث کے لئے ہیں۔

مذکر کے لئے تین صیغے یہ ہیں :

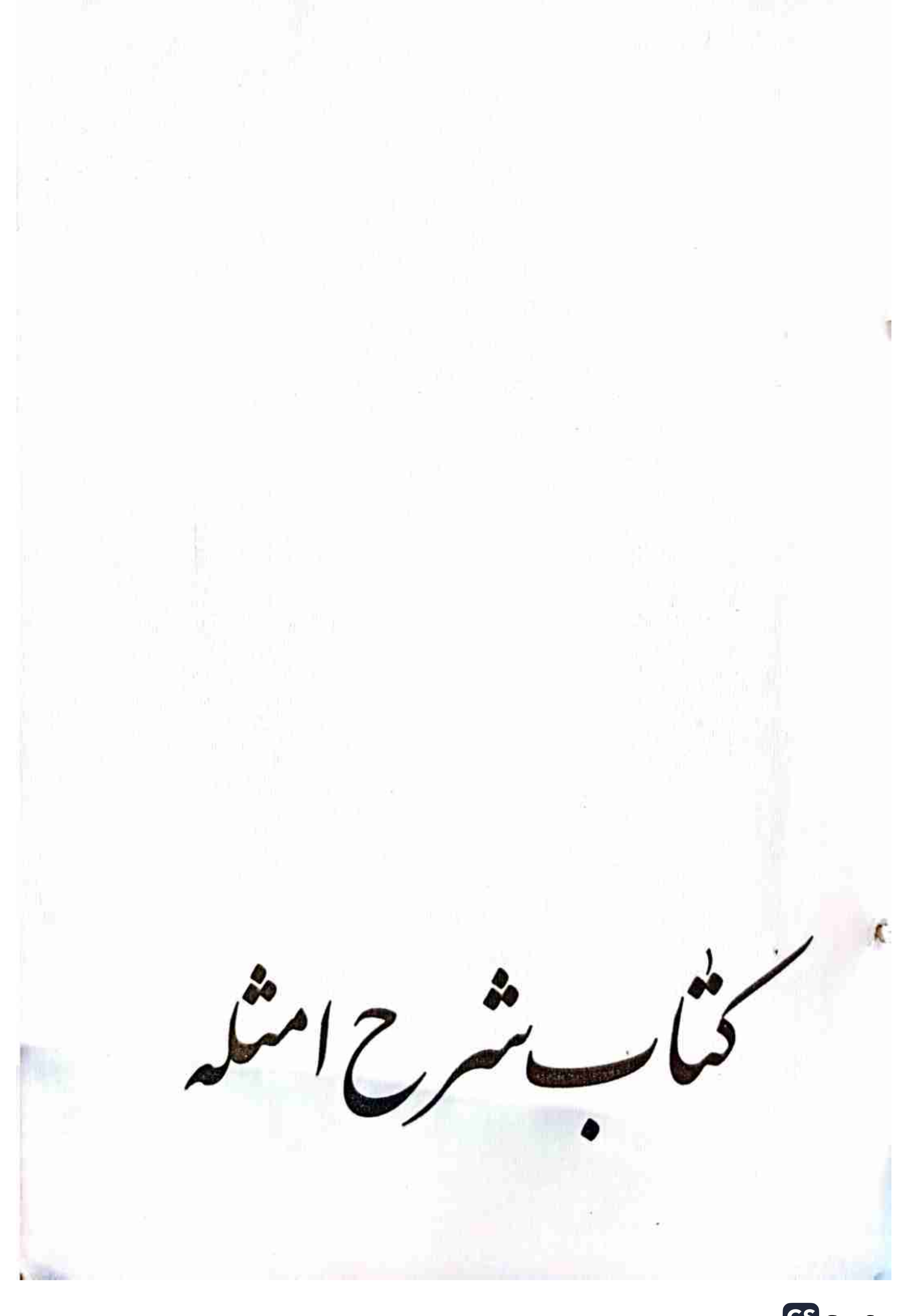
هَلْ تَضْرِبُ هَلْ تَضْرِبانِ هَلْ تَضْرِبُونَ

جبکہ مؤنث کے لئے تین صیغے اس طرح ہیں :

هَلْ تَضْرِبِيْنَ هَلْ تَضْرِبانِ هَلْ تَضْرِبْنَ

متکلم کے لئے دو صیغے یہ ہیں :

هَلْ اَضْرِبُ هَلْ نَضْرِبُ


کتاب شرح امثله

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ ربّ العالمین والصّلوٰۃ علیٰ سیّدنا محمّد وآلہ الطّیبین

ولعنۃ اللہ علیٰ اعدائہم اجمعین الیٰ یوم الدّین۔

پیغمبرؐ کا فرمان ہے کہ اَوَّلُ الْعِلْمِ مَعْرِفَۃُ الْجَبَّار وَ آخِرُ الْعِلْمِ تَفْوِیضُ الاَمْرِ اِلَیْہِ یعنی علم کی ابتدا اجبار کی معرفت ہے اور علم کی انتہا اپنے سب معاملات کو اس کے سپرد کردینا ہے۔

جان لو کہ ہر آواز کو عرب صوت کہتے ہیں۔

لفظ کی تعریف

اور ہر وہ آواز جو کسی مخرج پر اعتماد کرتے ہوئے منہ سے نکلے اسے لفظ کہتے ہیں۔

لفظ کی دو قسمیں ہیں : ۱) مہمل اور

۲) مستعمل

مہمل کی تعریف

مہمل وہ لفظ ہے جس کا کوئی معنی نہ ہو جیسے دیز جو زید کا الٹ ہے۔

مستعمل کی تعریف

مستعمل وہ لفظ ہے جس کا کوئی معنی ہو جیسے زَیْدٌ اور ضَرَبَ۔

لفظ کا دوسرا نام کلمہ ہے اور کلمہ کی تین قسمیں ہیں۔ اسم، فعل اور حرف۔

پھر اسم کی دو قسمیں ہیں، مصدر اور غیر مصدر۔

مصدر کی تعریف

مصدر وہ اسم ہے کہ جس کا فارسی میں ترجمہ کیا جائے تو اس کے آخر میں تا اور نون یا دال اور نون آئے جیسے القَتْل کشتن اور الضَرب زدن۔

مصدر اصلِ کلام ہے اور اس سے نو قسم کے مشتقات بنتے ہیں۔

ماضی، مستقبل، اسم فاعل، اسم مفعول، امر، نہی، جحد، نفی اور استفہام۔

مصدر کا لغوی معنی

لغت میں مصدر بکری، گائے اور اونٹ کے واپس پلٹنے کی جگہ کو کہتے ہیں۔

مصدر کا اصطلاحی معنی

اَلْمَصدرُ مَا یَصْدُرُ عَنْهُ الْفِعْلُ اَوْ شِبْهُهُ

یعنی مصدر وہ چیز ہے کہ جس سے فعل یا شبہ فعل بنے، فعل جیسے ضَرَبَ اور یَضْرِبُ اور شبہ فعل جیسے ضَارِبٌ اور مَضْرُوبٌ۔

اصل کا لغوی معنی

اصل کسی چیز کی جڑ کو کہتے ہیں۔

اصل کا اصطلاحی معنی

اَلْاَصْلُ ما یُبْنیٰ عَلَیْهِ شَیْءٌ غَیْرُهُ

یعنی اصل وہ چیز ہے جس پر کسی دوسری چیز کی بنیاد رکھی جائے جیسے دیوار کی بنیاد کہ جس پر دیوار کھڑی کی جاتی ہے۔

کلام کا لغوی معنی

کلام بات کرنے کو کہتے ہیں۔

کلام کا اصطلاحی معنی

اَلْکَلَامُ مَا اَفَادَ الْمُسْتَمِعَ فَائِدَةً تَامَّةً یَصِحُّ السُّکُوتُ عَلَیْهَا

یعنی کلام وہ چیز ہے کہ جو سننے والے کو ایسا پورا پورا فائدہ پہنچائے کہ اس پر چپ کرنا صحیح ہو جیسے زَیْدٌ قائِمٌ زید کھڑا ہے۔

ماضی کا لغوی معنی

ماضی گذرے ہوئے کو کہتے ہیں۔

ماضی کا اصطلاحی معنی

اَلْمَاضِیْ مَا مَضیٰ وَقتُهٗ وَ لزِمَ اَجَلُهٗ

یعنی ماضی وہ چیز ہے کہ جس کا وقت گزر چکا ہو اور مدت پوری ہو چکی ہو جیسے ضَرَبَ اس ایک مرد نے مارا۔

مستقبل کا لغوی معنی

آنے والا، آئندہ

مستقبل کا اصطلاحی معنی

اَلْمُستَقبَلُ مَا یُنتَظرُ وُقُوعُهٗ وَلَمْ یَقَعْ

یعنی مستقبل اصطلاح میں اس چیز کو کہتے ہیں جس کے واقع ہونے کا انتظار ہو اور ابھی تک واقع نہ ہوئی ہو جیسے یَضرِبُ وہ ایک مرد مارے گا۔

اسم فاعل کا لغوی معنی

کام کرنے والا

اسم فاعل کا اصطلاحی معنی

اَلْفاعِلُ مَا صَدَرَ عَنْهُ الفِعْلُ

یعنی فاعل وہ چیز ہے کہ جس سے فعل صادر ہو جیسے ضَارِبٌ مارنے والا ایک مرد۔

اسم مفعول کا لغوی معنی

کیا ہوا۔

اسم مفعول کا اصطلاحی معنی

اَلْمَفْعُولُ مَا وَقَعَ عَلَيهِ الْفِعْلُ

یعنی مفعول وہ چیز ہے کہ جس پر فعل واقع ہو جیسے مَضْرُوبٌ ایک مرد مارا ہوا۔

امر کا لغوی معنی

حکم دینا

یعنی متکلم کا مخاطب سے فعل کے سمجھنے کو طلب کرنا جیسے ھَلْ یَضْرِبُ کیا وہ مرد مارے گا؟

فعل ماضی کے صیغے

ماضی کے چودہ صیغے ہوتے ہیں۔ چھ غائب کے، چھ مخاطب کے اور دو متکلم کے۔ وہ چھ جو غائب کے ہیں ان میں سے تین مذکر کے ہیں اور تین مونث کے وہ تین جو مذکر کے ہیں یہ ہیں۔ ضَرَبَ، ضَرَبَا، ضَرَبُوا۔

(۱) ضَرَبَ

اس ایک مرد نے مارا گزرے ہوئے زمانے میں۔ مفرد مذکر غائب کا صیغہ ہے فعلِ ماضی سے۔ صحیح، ثلاثی، مجرد اور معلوم ہے۔ ضَرَبَ اصل میں الضَّرْب تھا، مصدر تھا ہم نے چاہا کہ اسے فعل بنائیں چنانچہ مصدر کے الف ولام کو اس کے اول سے گرا دیا اور را اور با کو فتحہ دے دیا۔ بن گیا ضَرَبَ بر وزنِ فَعَلَ ضاد فاء الفعل، را عین الفعل اور باء لام الفعل ہے۔ اس میں ھُوَ ضمیر جائز طور پر مستتر ہے یہ محلًا مرفوع ہے کیونکہ فاعل ہے۔

(۲) ضَرَبَا

ان دو مردوں نے مارا گزرے ہوئے زمانے میں۔ تثنیہ مذکر غائب کا صیغہ ہے،

فعل ماضی سے۔ صحیح، ثلاثی، مجرد اور معلوم ہے۔ضَرَبَا اصل میں ضَرَبَ تھا، مفرد تھا۔ ہم نے چاہا تثنیہ بنائیں، لہٰذا دوبار کہنا پڑا ضَرَبَ ضَرَبَ ایک سے زائد کو حذف کردیا اور محذوف کے عوضِ میں الف جو تثنیہ کی علامت تھا، اس کے آخر میں لے آئے۔بن گیا ضَرَبَا بروزنِ فَعَلاَ۔ ضاد فاء الفعل، راعین الفعل اور با لام الفعل ہے۔ الف تثنیہ کی علامت اور فاعل کی ضمیر بھی ہے، اور اس کی منفصل ضمیر ھُمَا ہے۔

(۳) ضَرَبُوا

ان سب مردوں نے مارا گزرے ہوئے زمانے میں۔ جمع مذکر غائب کا صیغہ ہے فعل ماضی سے۔ صحیح، ثلاثی، مجرد اور معلوم ہے۔ ضَرَبُوا اصل میں ضَرَبَ تھا، مفرد تھا۔ ہم نے چاہا کہ جمع بنائیں لھذا تین یا اس سے زیادہ بار کہنا پڑا ضَرَبَ ضَرَبَ ضَرَبَ پھر ایک سے زائد کو گرادیا اور اس کے بدلے میں واو، جو جمع کی علامت ہے آخر میں لے آئے۔ بن گیا ضَرَبُوا۔ لام الفعل کے فتحہ کو واو کی مناسبت سے ضمّہ سے تبدیل کردیا بن گیا ضَرَبُوا بر وزنِ فَعَلُوا۔ ضاد فاء الفعل، را عین الفعل اور با لام الفعل ہے۔ واو جمع مذکر کی علامت اور فاعل کی ضمیر بھی ہے۔ اور اس کی منفصل ضمیر ھُمْ ہے۔

وہ تین جو مونث کے لئے ہیں وہ یہ ہیں۔ ضَرَبَتْ، ضَرَبَتَا اور ضَرَبْنَ

(۴) ضَرَبَتْ

اس ایک عورت نے مارا گزرے ہوئے زمانے میں۔ مفرد مونث غائب کا صیغہ ہے، فعل ماضی سے۔ صحیح، ثلاثی، مجرد اور معلوم ہے۔ ضَرَبَتْ اصل میں ضَرَبَ تھا، مفرد مذکر غائب تھا۔ ہم نے چاہا مفرد مونث غائب بنائیں چنانچہ تاء ساکنہ جو مونث کی علامت ہے آخر میں لے آئے۔ بن گیا ضَرَبَتْ بر وزنِ فَعَلَتْ۔ ضاد فاء الفعل، راء عین الفعل اور باء لام الفعل ہے۔ تاء ساکنہ واحد مونث کی علامت ہے۔ ھی ضمیر اس میں جائز طور پر مستتر ہے اور محلاً مرفوع ہے کیونکہ فاعل ہے۔

(۵) ضَرَبَتَا

ان دو عورتوں نے مارا گذشتہ زمانے میں۔ تثنیہ مونث غائب کا صیغہ ہے، فعل ماضی سے۔ صحیح، ثلاثی، مجرد اور معلوم ہے۔ ضَرَبَتَا اصل میں ضَرَبَتْ تھا، مفرد تھا۔ ہم نے چاہا تثنیہ بنائیں، لھذا دوبار کہنا پڑا ضَرَبَتْ ضَرَبَتْ پھر ایک سے زائد کو گرا دیا اور اس کے بدلے میں الف جو تثنیہ کی علامت ہے اس کے آخر میں لے آئے۔ ضَرَبَتَا بن گیا، بروزن فَعَلَتا۔ ضاء فاء الفعل، راء عین الفعل اور با لام الفعل ہے۔ الف تثنیہ کی علامت اور فاعل کی ضمیر ہے اور اس کی منفصل ضمیر ھُما ہے۔

(٦) ضَرَبْنَ

ان سب عورتوں نے مارا گزرے ہوئے زمانے میں۔ جمع مونث غائب کا صیغہ

ہے، فعلِ ماضی سے۔ صحیح، ثلاثی، مجرد اور معلوم ہے۔ ضَرَبْنَ اصل میں ضَرَبَتْ تھا، مفرد تھا ہم نے چاہا جمع بنائیں چنانچہ تین بار کہنا پڑتا تھا ضَرَبَتْ ضَرَبَتْ ضَرَبَتْ پھر ایک سے زائد کو گرادیا اور اس کے بدلے میں نون جو جمع مونث کی علامت ہے، اس کے آخر میں لے آئے۔ بن گیا ضَرَبَتْنَ تا مونث کی علامت ہے اور نون مونث و جمع دونوں کی علامت ہے۔ لھذا نون کے ہوتے ہوئے تا کی ضرورت نہیں رہی، تو اسے گرادیا۔ بن گیا ضَرَبَنَ پے در پے چار حرکات جمع ہوئیں جو کلام عرب میں ثقیل ہیں۔ لہذا باء کو ساکن کردیا، بن گیا ضَرَبْنَ بروزنِ فَعَلْنَ ضاء فاء الفعل، راعین الفعل اور با لام الفعل ہے۔ نون جمع مونث کی علامت اور فاعل کی ضمیر ہے، اور اس کی منفصل ضمیر هُنَّ ہے۔

وہ چھ جو مخاطب کے ہیں ان میں سے تین مذکر اور تین مونث کے ہیں۔ وہ تین جو مذکر کے ہیں یہ ہیں۔ ضَرَبْتَ ضَرَبْتُما اور ضَرَبْتُمْ۔

(۷) ضَرَبْتَ

تو ایک مرد نے مارا گزرے ہوئے زمانے میں، مفرد مذکر مخاطب کا صیغہ ہے، فعل ماضی سے۔ صحیح، ثلاثی، مجرد و معلوم ہے۔ ضَرَبْتَ اصل میں ضَرَبَ تھا، مفرد مذکر غائب تھا ہم نے چاہا مفرد مذکر مخاطب بنائیں چنانچہ تاء مفتوحہ جو مفرد مخاطب کی علامت ہے آخر میں لے آئے اور لام الفعل کو ساکن کردیا۔ بن گیا ضَرَبْتَ بروزنِ

فَعَلْتَ۔ ضاء فاء الفعل را عین الفعل اور با لام الفعل ہے۔ تا مفرد مذکر مخاطب کی علامت اور فاعل کی ضمیر ہے، اور اس کی منفصل ضمیر اَنْتَ ہے۔

(۸) ضَرَبْتُمَا

تم دو مردوں نے مارا گزرے ہوئے زمانے میں۔ تثنیہ مذکر مخاطب کا صیغہ ہے، فعل ماضی سے صحیح، ثلاثی، مجرد و معلوم ہے۔ ضَرَبْتُما اصل میں ضَرَبْتَ تھا واحد تھا۔ ہم نے چاہا تثنیہ بنائیں لہذا دوبار کہنا پڑا ضَرَبْتَ ضَرَبْتَ۔ پھر ایک سے زائد کو گرا دیا اور اس کے بدلے میں الف جو تثنیہ کی علامت ہے، اس کے آخر میں لے آئے بن گیا ضَرَبْتَا تثنیہ کا الف مشتبہ ہو گیا الف اشباع (زبر کی آواز کو بڑھانے سے الف کی آواز پیدا ہوتی ہے اس کو الفِ اشباع کہتے ہیں) کے ساتھ جیسے کہ شاعر نے اس شعر میں شِئْتَ کو شِئْتَا پڑھا ہے۔

تَحَكَّمْ يَا اِلٰهِيْ كَيْفَ شِئْتَا فَاِنِّیْ قَدْ رَضِيْتُ بِمَا رَضِيْتَا

میرے پروردگار تو جیسے چاہے حکم فرما کیونکہ میں راضی ہوں اس پر جس پر تو راضی ہو۔ لہذا اس اشتباہ کو دور کرنے کے لئے الف اور تا کے درمیان میم کو لے آئے اور پھر میم کی مناسبت سے تا کو ضمہ دے دیا بن گیا ضَرَبْتُما بروزن فَعَلْتُمَا ضاد فاء الفعل، را عین الفعل اور با لام الفعل ہے اور تُما تثنیہ مذکر مخاطب کی علامت اور فاعل کی ضمیر ہے اور اس کی منفصل ضمیر اَنْتُما ہے۔

(۹) ضَرَبْتُمْ

تم سب مردوں نے مارا گزرے ہوئے زمانے میں۔ جمع مذکر مخاطب کا صیغہ ہے، فعل ماضی سے۔ صحیح، ثلاثی، مجرد و معلوم ہے۔ ضَرَبْتُمْ اصل میں ضَرَبْتَ تھا، مفرد تھا ہم نے چاہا جمع بنائیں لہذا تین بار یا زیادہ کہنا پڑا ضَرَبْتَ ضَرَبْتَ ضَرَبْتَ پھر ایک سے زائد کو گرا دیا اور اس کے بدلے میں واؤ جو جمع کی علامت تھی اس کے آخر میں لے آئے بن گیا ضَرَبْتَوْا۔ واو سے مناسبت کی وجہ سے اس کے ما قبل کو ضمہ دے دیا، بن گیا ضَرَبْتُوا جمع والی وا، واوِ اشباع کے ساتھ مشتبہ ہو گئی۔ جیسے کہ شاعر نے اس شعر میں دَنَوْتُ کو دَنَوْتُو پڑھا ہے۔

یَا قَوْمِ قَدْ حَوْقَلْتُ اَوْ دَنَوْتُوْ وَ بَعْدَ حِیْقَالِ الرِّجَالِ مَوْتُو

اے میری قوم میں بوڑھا ہو گیا ہوں یا بوڑھا ہونے کے قریب ہوں اور بڑھاپے کے بعد موت ہوتی ہے۔ لہذا اس اشتباہ کو دور کرنے کے لئے آخر میں میم کا اضافہ کر دیا بن گیا ضَرَبْتُوْمْ۔ واو اور میم دو ساکن اکٹھے ہو گئے واو کو حذف نہیں کر سکتے کیونکہ یہ جمع کی علامت ہے اور میم کو بھی حذف نہیں کر سکتے کیونکہ (اس کا حذف) خلاف مقصود ہوتا اور جبکہ کلام میں ضمہ موجود ہے جو واو پر دلالت کرتا ہے اسلئے واؤ کو حذف کر دیا بن گیا ضَرَبْتُمْ بروزنِ فَعَلْتُمْ ضاء فاء الفعل، راعین الفعل، با لام الفعل اور تُمْ جمع مذکر مخاطب کی علامت اور فاعل کی ضمیر ہے، اور اس کی منفصل ضمیر اَنْتُم ہے۔

اور وہ تین جو مؤنث کے ہیں یہ ہیں۔ ضَرَبْتِ، ضَرَبْتُما اور ضَرَبْتُنَّ۔

(۱۰) ضَرَبْتِ

تو ایک عورت نے مارا گزرے ہوئے زمانے میں۔ مفرد مونث مخاطبہ کا صیغہ ہے فعلِ ماضی سے۔ صحیح، ثلاثی، مجرد اور معلوم ہے۔ ضَرَبْتِ اصل میں ضَرَبَ تھا، مفرد مذکر غائب تھا۔ ہم نے چاہا اسے مفرد مونث مخاطبہ بنائیں لہٰذا تاء مکسورہ جو مفرد مونث مخاطبہ کی علامت ہے آخر میں لے آئے اور ضمیر کی فعل کے ساتھ جو شدت اتصال تھی اس کی وجہ سے تا کے ما قبل کو ساکن کر دیا۔ بن گیا ضَرَبْتِ بروزنِ فَعَلْتِ۔ ضاء فاء الفعل، راعین الفعل اور با لام الفعل ہے، تاءِ مکسورہ مفرد مونث مخاطبہ کی علامت اور فاعل کی ضمیر ہے اور اس کی منفصل ضمیر اَنْتِ ہے۔

(۱۱) ضَرَبْتُمَا

مارا تم دو عورتوں نے گزرے ہوئے زمانے میں۔ تثنیہ مونث مخاطبہ کا صیغہ ہے، فعل ماضی سے۔ صحیح، ثلاثی، مجرد و معلوم ہے۔ ضَرَبْتُما اصل میں ضَرَبْتِ تھا۔ مفرد تھا۔ ہم نے چاہا اسے تثنیہ بنائیں، لہٰذا دوبار کہنا پڑا ضَرَبْتِ ضَرَبْتِ پھر ایک سے زائد کو حذف کر کے اس کے بدلے میں الف جو تثنیہ کی علامت تھا، اس کے آخر میں لے آئے اور الف کے ما قبل کو فتحہ دے دیا۔ بن گیا ضَرَبْتَا۔ الفِ تثنیہ مشتبہ ہو گیا الفِ اشباع کے ساتھ جیسے کہ شاعر نے اپنے شعر میں شِئْتَ کو شِئْتَا پڑھا ہے۔

تَحَکَّمَ یَا الٰھِی کَیْفَ شِئْتَا فَاِنِّی قَدْ رَضِیْتُ بِمَا رَضِیْتَا

اس اشتباہ کو دور کرنے کے لئے الف اور تا کے درمیان میم لے آئے اور میم کے ماقبل کو ضمہ دے دیا بن گیا ضَرَبْتُمَا بروزن فَعَلْتُمَا۔ ضاد فاء الفعل، را عین الفعل اور با لام الفعل ہے۔ تُمَا تثنیہ مونث مخاطبہ کی علامت اور فاعل کی ضمیر ہے اور اس کی منفصل ضمیر اَنْتُما ہے۔

(۱۲) ضَرَبْتُنَّ

تم سب عورتوں نے مارا گزرے ہوئے زمانے میں۔ صیغہ جمع مونث مخاطبہ ہے، فعل ماضی سے صحیح، ثلاثی، مجرد و معلوم ہے۔ ضَرَبْتُنَّ اصل میں ضَرَبْتِ تھا مفرد تھا۔ ہم نے چاہا اسے جمع بنائیں، لہذا تین یا اس سے زیادہ بار کہنا پڑا ضَرَبْتِ ضَرَبْتِ ضَرَبْتِ۔ پھر ایک سے زائد کو گرا کر نون جو جمع مؤنث مخاطبہ کی علامت تھا اس کے آخر میں لے آئے۔ بن گیا ضَرَبْتِنَ اور پھر جمع مذکر مخاطب جو اصل تھا چونکہ اس میں میم لائے تھے لہذا جمع مونث مخاطبہ جو اس کی فرع ہے، اس میں بھی میم کا اضافہ کر دیا تاکہ فرع اپنی اصل کے مطابق ہو جائے۔ بن گیا ضَرَبْتِمنَ۔ میم کی مناسبت کی وجہ سے اس کے ماقبل کو ضمہ دے دیا تو ہو گیا ضَربْتُمنَ۔ پھر میم اور نون چونکہ قریب المخرج ہیں اسلئے میم کو نون کیا اور نون کو نون میں ادغام کر دیا بن گیا ضَرَبْتُنَّ بروزن فَعَلْتُنَّ۔ ضاد فاء الفعل، را عین الفعل اور با لام الفعل ہے۔ تُنَّ جمع مونث مخاطبہ کی

علامت اور فاعل کی ضمیر ہے، اور اس کی منفصل ضمیر اَنْتُنَّ ہے۔

اور متکلم کے دو صیغے یہ ہیں۔ ضَرَبْتُ اور ضَرَبْنَا۔

(۱۳) ضَرَبْتُ

میں (ایک مرد یا ایک عورت) نے مارا گزرے ہوئے زمانے میں۔ متکلم واحد کا صیغہ ہے، فعل ماضی سے۔ صحیح، ثلاثی، مجرد و معلوم ہے۔ ضَرَبْتُ اصل میں ضَرَبَ تھا، مفرد مذکر غائب تھا۔ ہم نے چاہا اسے واحد متکلم بنائیں، لہذا تاء مضمومہ جو واحد متکلم کی علامت تھی اس کے آخر میں لے آئے اور ضمیر کی فعل سے جو شدت اتصال تھی اس کی وجہ سے لام الفعل کو ساکن کر دیا۔ بن گیا ضَرَبْتُ بروزنِ فَعَلْتُ۔ ضاء فاء الفعل، راعین الفعل اور بالام الفعل ہے۔ تاء مضمومہ واحد متکلم کی علامت اور فاعل کی ضمیر ہے اور اس کی منفصل ضمیر اَنَا ہے۔

(۱۴) ضَرَبْنَا

ہم دو مردوں یا دو عورتوں یا سب مردوں یا سب عورتوں نے مارا گزرے ہوئے زمانے میں۔ متکلم مع الغیر کا صیغہ ہے فعل ماضی سے۔ صحیح، ثلاثی، مجرد و معلوم ہے۔ ضَرَبْنَا اصل میں ضَرَبَ تھا، مفرد مذکر غائب تھا۔ ہم نے چاہا اسے متکلم مع الغیر بنائیں چنانچہ نا جو متکلم مع الغیر کی علامت ہے اس کے آخر میں لے آئے اور فعل سے ضمیر کی ساتھ شدت اتصال کی وجہ سے لام الفعل کو ساکن کر دیا۔ بن گیا ضَرَبْنَا

بروزنِ فَعَلْنا۔ ضاد فاء الفعل، راعین الفعل اور بالام الفعل ہے۔ نا متکلم مع الغیر کی علامت اور فاعل کی ضمیر ہے اور اس کی منفصل ضمیر نحن ہے۔

فعل مستقبل کے صیغے

مستقبل کے بھی چودہ صیغے ہیں۔ چھ غائب، چھ مخاطب اور دو متکلم کے۔ وہ چھ جو غائب کے ہیں ان میں سے تین مذکر اور تین مونث کے ہیں۔ وہ تین جو مذکر کے لئے ہیں یہ ہیں۔ یَضْرِبُ، یَضْرِبَانِ اور یَضْرِبُونَ۔

(۱) یَضْرِبُ

وہ ایک مرد مارے گا آنے والے زمانے میں۔ مفرد مذکر غائب کا صیغہ ہے، فعل مستقبل سے۔ صحیح، ثلاثی، مجرد اور معلوم ہے۔ یَضْرِبُ اصل میں ضَرَبَ تھا، مفرد مذکر غائب تھا فعلِ ماضی سے۔ ہم نے چاہا کہ فعلِ مضارع کا صیغہ مفرد مذکر غائب بنائیں چنانچہ یا جو استقبال کی علامت ہے اس کے اول میں لے آئے اور فاء الفعل کو ساکن، عین الفعل کو مکسور اور لام الفعل کو مضموم کر دیا۔ یَضْرِبُ بن گیا، بروزن یَفْعِلُ۔ ضاد فاء الفعل، راعین الفعل اور بالام الفعل ہے۔ یا غائب کی علامت اور حرف استقبال ہے اور ھُوَ ضمیر اس میں جائز طور پر مستتر ہے جو محلاً مرفوع ہے کیونکہ فعل کا فاعل ہے۔

(۲) یَضْرِبَانِ

وہ دو مرد ماریں گے آنے والے زمانے میں۔ تثنیہ مذکر غائب کا صیغہ ہے، فعلِ مضارع سے۔ صحیح، ثلاثی، مجرد اور معلوم ہے۔ یَضْرِبانِ اصل میں یَضْرِبُ تھا، مفرد تھا، ہم نے چاہا کہ اسے تثنیہ بنائیں لہذا دوبار کہنا پڑا یَضْرِبُ یَضْرِبُ۔ پھر ایک سے زائد کو گرادیا اور اس کے بدلے میں الف جو تثنیہ کی علامت اور فاعل کی ضمیر ہے اسے نون عوض رفع کے ساتھ اس کے آخر میں لے آئے۔ بن گیا یَضْرِبَانِ، بروزنِ یَفْعِلانِ۔ یا حرفِ استقبال، ضاد فاء الفعل، را عین الفعل اور با لام الفعل ہے۔ الف تثنیہ کی علامت اور فاعل کی ضمیر ہے، اور اس کی منفصل ضمیر ھُمَا ہے، اور نون اس رفع کے بدلے میں ہے کہ جو واحد میں تھا۔

(۳) یَضْرِبُونَ

وہ سب مرد ماریں گے آنے والے زمانے میں۔ صیغہ جمع مذکر غائب کا صیغہ ہے، فعلِ مضارع سے۔ صحیح، ثلاثی، مجرد اور معلوم ہے۔ یَضْرِبُونَ اصل میں یَضْرِبُ تھا، مفرد تھا۔ ہم نے چاہا جمع مذکر غائب بنائیں لہذا واو جو جمع مذکر کی علامت اور فاعل کی ضمیر تھی نون عوضِ رفع کے ساتھ اس کے آخر میں لے آئے۔ بن گیا یَضْرِبُونَ بروزنِ یَفْعِلُونَ۔ یاء حرفِ استقبال، ضاد فاء الفعل، را عین الفعل اور با لام الفعل ہے۔ واو جمع مذکر کی علامت اور فاعل کی ضمیر ہے اور اس کی منفصل ضمیر ھُمْ ہے نون

اس رفع کے عوض میں ہے جو واحد میں تھا۔

وہ تین جو مونث کے ہیں یہ ہیں۔ تَضرِبُ، تَضْرِبَان، يَضْرِبْنَ

(۴) تَضْرِبُ

وہ ایک عورت مارے گی آنے والے زمانے میں۔ مفرد مؤنث غائب کا صیغہ ہے، فعلِ مضارع سے۔ صحیح، ثلاثی، مجرد اور معلوم ہے۔ تَضرِبُ اصل میں فعل ماضی کا صیغہ ء مفرد مذکر غائب ضَرَبَ تھا۔ ہم نے چاہا فعل مضارع کا مفرد مؤنث بنائیں لہذا استقبال کی علامت تا اس کے اول میں لے آئے اور فاء الفعل کو ساکن عین الفعل کو مکسور اور لام الفعل کو مضموم کر دیا۔ بن گیا تَضْرِبُ بروزنِ تَفْعِلُ۔ ضاد فاء الفعل، را عین الفعل اور با لام الفعل ہے۔ هِيَ ضمیر اس میں جائز طور پر مستتر ہے اور یہ محلاً مرفوع ہے کیونکہ فعل کا فاعل ہے۔

(۵) تَضْرِبَانِ

وہ دو عورتیں ماریں گی آنے والے زمانے میں۔ تثنیہ مؤنث غائب کا صیغہ ہے فعل مضارع سے۔ صحیح، ثلاثی، مجرد اور معلوم ہے۔ تَضْرِبَانِ اصل میں تَضرِبُ تھا، مفرد مونث غائب تھا۔ ہم نے چاہا اسے تثنیہ بنائیں لہذا الف جو تثنیہ کی علامت اور فاعل کی ضمیر تھا نون عوضِ رفع کے ہمراہ اس کے آخر میں لے آئے، بن گیا تَضْرِبَانِ بروزن تَفْعِلانِ۔ ضاد فاء الفعل، را عین الفعل اور با لام الفعل ہے۔ الف تثنیہ کی

علامت اور فاعل کی ضمیر ہے نون اس رفع کے بدلے میں ہے جو واحد میں تھا، اور اس کی منفصل ضمیر ھُما ہے۔

(٦) يَضْرِبْنَ

ماریں گی وہ سب عورتیں آنے والے زمانے میں۔ جمع مونث غائب کا صیغہ ہے فعل مستقبل سے۔ صحیح، ثلاثی، مجرد۔ اور معلوم ہے۔ يَضْرِبْنَ اصل میں تَضْرِبُ تھا، مفرد تھا۔ ہم نے چاہا جمع مؤنث غائب بنائیں چنانچہ نون جو جمع مونث کی علامت اور فاعل کی ضمیر تھا اس کے آخر میں لے آئے اور لام الفعل کو ساکن کر دیا بن گیا تَضْرِبْنَ۔ اب یہ جمع مؤنث مخاطبہ کے ساتھ مشتبہ ہو گیا لہذا اس اشتباہ کو دور کرنے اور یا کے غائب کے ساتھ مناسبت رکھنے کی وجہ سے، تا کو یا میں تبدیل کر دیا بن گیا يَضْرِبْنَ بروزنِ يَفْعِلْنَ ضاد فاء الفعل را عین الفعل اور با لام الفعل ہے۔ نون جمع مونث کی علامت اور فاعل کی ضمیر ہے اور اس کی منفصل ضمیر هُنَّ ہے۔

اور وہ چھ جو مخاطب کے ہیں ان میں سے تین مذکر اور تین مونث کے لئے ہیں۔ وہ تین جو مذکر کے لئے ہیں یہ ہیں۔ تَضْرِبُ، تَضْرِبَانِ، تَضْرِبُونَ۔

(٧) تَضْرِبُ

تو ایک مرد مارے گا آنے والے زمانے میں۔ واحد مذکر مخاطب کا صیغہ ہے، فعل مضارع سے۔ صحیح، ثلاثی، مجرد اور معلوم ہے۔ تَضْرِبُ اصل میں ضَرَبَ تھا، فعل

ماضی کا صیغہ مفرد مذکر غائب تھا۔ ہم نے چاہا کہ فعل مضارع کا مفرد مذکر مخاطب بنائیں لہذا تا جو استقبال کی علامت ہے اس کے اول میں لے آئے اور فاء الفعل کو ساکن، عین الفعل کو مکسور اور لام الفعل کو مضموم کر دیا بن گیا تَضْرِبُ بروزنِ تَفْعِلُ۔ ضاد فاء الفعل، را عین الفعل اور با لام الفعل ہے۔ اس کی منفصل ضمیر اَنْتَ ہے جو اس میں لازمی طور پر مستتر ہے۔ یہ محلاً مرفوع ہے کیونکہ اس کا فاعل ہے۔

(۸) تَضْرِبانِ

تم دو مرد مارو گے آنے والے زمانے میں۔ تثنیہ مذکر مخاطب کا صیغہ ہے، فعل مضارع سے۔ صحیح، ثلاثی، مجرد اور معلوم ہے۔ تَضْرِبانِ اصل میں تَضْرِبُ تھا، مفرد تھا۔ ہم نے چاہا تثنیہ بنائیں لہذا الف جو تثنیہ کی علامت اور فاعل کی ضمیر ہے، نون عوض رفع کے ساتھ اس کے آخر میں لے آئے۔ بن گیا تَضْرِبَانِ بروزنِ تَفْعِلانِ۔ ضاء فاء الفعل، را عین الفعل اور با لام الفعل ہے۔ الف تثنیہ کی علامت اور فاعل کی ضمیر ہے، اور نون واحد کے رفع کے بدلے میں ہے اور اس کی منفصل ضمیر اَنْتُما ہے۔

(۹) تَضْرِبونَ

تم سب مرد مارو گے آنے والے زمانے میں۔ جمع مذکر مخاطب کا صیغہ ہے فعل مضارع سے۔ صحیح، ثلاثی، مجرد اور معلوم ہے۔ تَضْرِبُونَ اصل میں تَضْرِبُ تھا،

واحد تھا، ہم نے چاہا اسے جمع بنائیں لہذا واو جو جمع مذکر کی علامت اور فاعل کی ضمیر تھی اس کے آخر میں لے آئے۔ بن گیا تَضْرِبُوْنَ بروزنِ تَفْعَلُوْنَ۔ ضاد فاء الفعل، راء عین الفعل اور با لام الفعل ہے۔ واو جمع کی علامت اور فاعل کی ضمیر ہے، نون اس رفع کے عوض میں ہے جو واحد میں تھا اور اس کی منفصل ضمیر اَنْتُمْ ہے۔

اور وہ تین جو مونث کے ہیں یہ ہیں۔ تَضْرِبِیْنَ، تَضْرِبَانِ، تَضْرِبْنَ

(۱۰) تَضْرِبِیْنَ

تو ایک عورت مارے گی آنے والے زمانے میں۔ مفرد مؤنث مخاطبہ کا صیغہ ہے، فعل مضارع سے۔ صحیح، ثلاثی، مجرد اور معلوم ہے۔ تَضْرِبِیْنَ اصل میں تَضْرِبُ تھا واحد مذکر مخاطب تھا۔ ہم نے چاہا اسے واحد مونث مخاطب بنائیں لہذا یا جو مفرد مونث مخاطبہ کی علامت ہے نون عوضِ رفع کے ساتھ اس کے آخر میں لے آئے اور یا کی مناسبت کی وجہ سے اس کے ما قبل کو کسرہ دے دیا، بن گیا تَضْرِبِیْنَ بروزن تَفْعِلِیْنَ، ضاد فاء الفعل، راء عین الفعل اور با لام الفعل ہے یاءِ ساکنہ مونث مخاطبہ کی علامت اور فاعل کی ضمیر ہے، نون اس رفع کے عوض میں ہے جو واحد میں تھا اور اس کی منفصل ضمیر اَنْتَ ہے۔

(۱۱) تَضْرِبَانِ

تم دو عورتیں مارو گی آنے والے زمانے میں۔ تثنیہ مؤنث مخاطبہ کا صیغہ ہے فعل

مضارع سے۔ صحیح، ثلاثی، مجرد اور معلوم ہے۔ تَضْرِبانِ اصل میں تَضْرِبِینَ تھا، مفرد تھا۔ ہم نے چاہا تثنیہ بنائیں لہذا الف جو تثنیہ کی علامت اور فاعل کی ضمیر ہے یا سے پہلے لے آئے۔ اب یا اور الف دو ساکن اکٹھے ہو گئے۔ التقائے ساکنین کی وجہ سے یا گر گئی، بن گیا تَضْرِبانَ۔ پھر نون کے فتحہ کو کسرہ سے بدل دیا، بن گیا تَضْرِبانِ بروزنِ تَفْعِلانِ۔ ضاد فاء الفعل، را عین الفعل اور با لام الفعل ہے اور اس کی منفصل ضمیر اَنْتُما ہے۔

(۱۲) تَضْرِبْنَ

تم سب عورتیں مارو گی آنے والے زمانے میں۔ جمع مؤنث مخاطبہ کا صیغہ ہے فعلِ مضارع سے۔ صحیح، ثلاثی، مجرد اور معلوم ہے۔ تَضْرِبْنَ اصل میں تَضْرِبِیْنَ تھا، مفرد تھا۔ ہم نے چاہا جمع بنائیں لہذا نون جو جمع مؤنث کی علامت اور فاعل کی ضمیر تھا اس کے آخر میں لے آئے بن گیا تَضْرِبِینَنَ۔ دو نون جمع ہو گئے پہلا نونِ اعرابی اور دوسرا بنائی اور ایک کلمے میں اعراب اور بنا کا جمع ہونا جائز نہیں ہے، لہذا نون اعرابی کو حذف کر دیا بن گیا تَضْرِبِیْنَ۔ اب یہ اپنے مفرد کے ساتھ مشتبہ ہو گیا لہذا اس اشتباہ کو دور کرنے کے لئے یا کو حذف اور لام الفعل کو ساکن کر دیا بن گیا تَضْرِبْنَ بروزنِ تَفْعِلْنَ۔ ضاد فاء الفعل، را عین الفعل اور با لام الفعل ہے۔ نون جمع مونث کی علامت اور فاعل کی ضمیر ہے، اس کی منفصل ضمیر اَنْتُنَّ ہے۔

متکلم کے دو صیغے یہ ہیں۔ اَضرِبُ، نَضرِبُ۔

(۱۳) اَضْرِبُ

میں ایک عورت یا ایک مرد ماروں گا آنے والے زمانے میں۔ واحد متکلم کا صیغہ ہے، فعل مضارع سے۔ صحیح، ثلاثی، مجرد اور معلوم ہے۔ اَضرِبُ اصل میں ضَرَبَ تھا، فعل ماضی کا صیغہ مفرد مذکر غائب تھا۔ ہم نے چاہا فعل مستقبل کا صیغہ واحد متکلم بنائیں۔ لہذا ہمزہ مفتوحہ جو حرف استقبال اور واحد متکلم کی علامت ہے اس کے شروع میں لے آئے اور فاء الفعل کو ساکن، عین الفعل کو مکسور اور لام الفعل کو مضموم کر دیا۔ بن گیا اَضرِبُ بروزنِ اَفْعِلُ۔ ضاد فاء الفعل، را عین الفعل اور با لام الفعل ہے۔ اس کی منفصل ضمیر اَنَا ہے جو اس میں لازمی طور پر مستتر ہے اور یہ محلاً مرفوع ہے کیونکہ فعل کا فاعل ہے۔

(۱۴) نَضْرِبُ

ہم دو مرد یا دو عورتیں یا سب مرد یا سب عورتیں ماریں گے آئندہ زمانے میں۔ متکلم مع الغیر کا صیغہ ہے، فعلِ مضارع سے۔ صحیح، ثلاثی، مجرد اور معلوم ہے۔ نَضرِبُ اصل میں ضَرَبَ تھا، فعل ماضی کا صیغہ مفرد مذکر غائب تھا۔ ہم نے چاہا کہ فعلِ مضارع کا صیغہ متکلم مع الغیر بنائیں لہذا نون جو استقبال اور متکلم مع الغیر کی علامت ہے اس کے اول میں لے آئے اور فاء الفعل کو ساکن، عین الفعل کو مکسور اور

لام الفعل کو مضموم کردیا۔ بن گیا نَضْرِبُ بروزنِ نَفعِلُ۔ نون حرف استقبال اور متکلم مع الغیر کی علامت ہے۔ ضاد فاء الفعل، راعین الفعل اور با لام الفعل ہے اور نَحْنُ اس میں واجب طور پر مستتر ہے اور یہ محلاً مرفوع ہے کیونکہ اس کا فاعل ہے۔

اسم فاعل کے صیغے

اسم فاعل کے چھ صیغے ہیں تین مذکر اور تین مونث کے لئے ہیں۔ تین جو مذکر کے لئے ہیں وہ یہ ہیں۔ ضَارِبٌ، ضَارِبَانِ، ضَارِبُونَ۔

(۱) ضاربٌ

ایک مرد مارنے والا، مفرد مذکر کا صیغہ ہے اسم فاعل سے۔ ضَارِبٌ اصل میں یَضْرِبُ تھا۔ فعل مضارع کا صیغہ مفرد مذکر غائب تھا۔ ہم نے چاہا اسم فاعل بنائیں لہذا یا جو حرف استقبال ہے اسے اس کے اول سے گرادیا اور الف جو اسم فاعل کی علامت ہے اسے فاء الفعل اور عین الفعل کے درمیان میں لے آئے اور تنوین جو خواص اسم میں سے ہے آخر میں لے آئے۔ بن گیا ضَارِبٌ، یہ ایک لفظ ہے تین معنوں کے لئے۔ چنانچہ کہیں گے هُوَ ضَارِبٌ وہ ایک مرد مارنے والا ہے اَنْتَ ضَارِبٌ تو ایک مرد مارنے والا ہے اور اَنَا ضَارِبٌ میں ایک مرد مارنے والا ہوں۔ ضَارِبٌ، فَاعِلٌ کے وزن پر ہے۔ ضاد فاء الفعل، الف اسم فاعل کی علامت، راعین

الفعل، با لام الفعل اور تنوین اسم فاعل کی علامت ہے۔ ھُوَ، انا، یا اَنْتَ ضمیر اس میں جائز طور پر مستتر ہے اور یہ محلاً مرفوع ہے کیونکہ اس کا فاعل ہے۔

(۲) ضَارِبانِ

مارنے والے دو مرد تثنیہ مذکر کا صیغہ ہے اسم فاعل سے۔ ضَارِبَانِ اصل میں ضَارِبٌ تھا، مفرد تھا۔ ہم نے چاہا اسے تثنیہ بنائیں لہٰذا دو بار کہنا پڑا ضَارِبٌ ضَارِبٌ۔ پھر ایک سے زائد کو گرا دیا اور اس کے بدلے میں اس کے آخر میں تثنیہ کی علامت، الف اور نون عوضِ تنوین لے آئے۔ بن گیا ضَارِبٰان بروزنِ فَاعِلان۔ ضاد فاء الفعل، راعین الفعل اور با لام الفعل ہے، پہلا الف اسم فاعل کی علامت اور دوسرا الف تثنیہ کی علامت ہے اور نون، تنوین کے بدلے میں ہے اور ھُمَا، اَنْتُمَا یا نَحنُ ضمیر اس میں جائز طور پر مستتر ہے اور یہ محلاً مرفوع ہے کیونکہ اس کا فاعل ہے یہ ایک لفظ ہے تین معنوں کے لئے چنانچہ کہیں گے۔ ھُما ضَارِبَانِ وہ دو مرد مارنے والے۔ انتُما ضَارِبَانِ تم دو مرد مارنے والے اور نَحْنُ ضَارِبَانِ ہم دو مرد مارنے والے۔

(۳) ضارِبُونَ

سب مرد مارنے والے۔ جمع مذکر کا صیغہ ہے اسم فاعل سے۔ ضارِبُونَ اصل میں ضَارِبٌ تھا، مفرد تھا۔ ہم نے چاہا اسے جمع بنائیں لہٰذا تین یا اس سے زیادہ بار کہنا پڑا ضَارِبٌ ضَارِبٌ ضَارِبٌ۔ پھر ایک سے زائد کو حذف کر دیا اور اس کے بدلے میں

جمع کی علامت، واو اور نون جو تنوین کے بدلے میں ہے اس کے آخر میں لے آئے، بن گیا ضَارِبُونَ بروزنِ فاعِلُونَ۔ ضاد فاء الفعل، الف اسم فاعل کی علامت، را عین الفعل، با لام الفعل، واو جمع کی علامت اور نون تنوین کے بدلے میں ہے۔ ضارِبُونَ بھی ایک لفظ ہے تین معنوں کے لئے هُم ضَارِبُونَ وہ سب مرد مارنے والے اَنْتُمْ ضَارِبُونَ تم سب مرد مارنے والے اور نَحْنُ ضَارِبُونَ ہم سب مرد مارنے والے۔

اور وہ تین جو مؤنث کے لئے ہیں وہ یہ ہیں۔ ضَارِبَةٌ، ضَارِبَتَانِ، ضَارِبَاتٌ۔

(۴) ضَارِبَةٌ

مارنے والی ایک عورت مفرد مؤنث کا صیغہ ہے، اسم فاعل سے۔ ضَارِبَةٌ اصل میں ضَارِبٌ تھا، مفرد مذکر تھا، ہم نے چاہا اسے مفرد مونث بنائیں لہذا تنوین والی تاء جو مفرد مونث کی علامت ہے اس کے آخر میں لے آئے اور تا کے ماقبل کو فتحہ دے دیا بن گیا ضَارِبَةٌ بروزن فَاعِلَةٌ ضاد فاء الفعل، الف اسم فاعل کی علامت، را عین الفعل، با لام الفعل اور تنوین والی تا اسم کے خواص میں سے ہے۔ ضَارِبَةٌ بھی ایک لفظ ہے تین معنوں کے لئے۔ هِيَ ضَارِبَةٌ وہ ایک عورت مارنے والی اَنْتِ ضَارِبَةٌ تو ایک عورت مارنے والی اور اَنَا ضَارِبَةٌ میں ایک عورت مارنے والی۔

(۵) ضَارِبَتَانِ

مارنے والی دو عورتیں، تثنیہ مونث کا صیغہ ہے اسم فاعل سے۔ ضَارِبَتَانِ اصل

میں ضَارِبَۃٌ تھا، مفرد تھا۔ ہم نے چاہا اسے تثنیہ بنائیں لہذا تثنیہ کی علامت، الف اور نون جو تنوین کے بدلے میں ہے اس کے آخر میں لے آئے۔ بن گیا ضَارِبَتَان بروزن فَاعِلَتَانِ۔ ضاد فاء الفعل، الف اسم فاعل کی علامت، را عین الفعل با لام الفعل، دوسرا الف تثنیہ کی علامت اور نون واحد کی تنوین کے بدلے میں ہے۔ یہ بھی ایک لفظ ہے تین معنوں کے لئے، ھُمَا ضَارِبَتَانِ وہ دو عورتیں مارنے والی اَنْتُما ضَارِبَتَانِ تم دو عورتیں مارنے والی اور نَحْنُ ضَارِبَتَانِ ہم دو عورتیں مارنے والی۔

(٦) ضَارِبَاتٌ

مارنے والی سب عورتیں۔ صیغہ جمع مؤنث ہے، اسم فاعل سے۔ ضَارِبَاتٌ اصل میں ضَارِبَۃٌ تھا، مفرد تھا۔ ہم نے چاہا اسے جمع بنائیں لہذا الف اور تا جو جمع مؤنث کی علامت ہیں، اس کے آخر میں لے آئے، بن گیا ضارِبَتَاتٌ۔ پہلی تا مونث کی علامت ہے۔ الف اور دوسری تاء جمع اور مونث دونوں پر دلالت کرتے ہیں۔ لہذا الف اور دوسری تاء کے ہوتے ہوئے پہلی تاء کی ضرورت نہیں ہے اسلئے اسے حذف کر دیا۔ بن گیا ضَارِباتٌ بروزنِ فَاعِلَاتٌ۔ ضاد فاء الفعل، پہلا الف اسم فاعل کی علامت، را عین الفعل، با لام الفعل اور دوسرا الف اور تا جمع مونث کی علامت ہیں۔ یہ بھی ایک لفظ ہے تین معنوں کیلئے۔ ھُنَّ ضَارِبَاتٌ وہ سب عورتیں مارنے والی اَنْتُنَّ ضَارِبَاتٌ تم سب عورتیں مارنے والی اور نَحْنُ ضَارِبَاتٌ ہم سب عورتیں مارنے والی۔

اسم مفعول کے صیغے

اسم مفعول کے بھی چھ صیغے ہیں تین مذکر اور تین مونث کے لئے۔ مذکر کے تین صیغے یہ ہیں۔ مَضروبٌ، مَضرُوبَانِ، مَضرُوبُونَ۔

(۱) مَضْرُوبٌ

مارا ہوا ایک مرد، صیغہ مفرد مذکر ہے، اسم مفعول سے۔ مَضرُوبٌ اصل میں یُضرَبُ، تُضرَبُ یا اُضرَبُ تھا۔ اول سے حرف استقبال کو حذف کر کے اس کی جگہ پر میم مضمومہ لے آئے اور تنوین جو اسم کے خواص میں سے ہے اس کے آخر میں لے آئے۔ بن گیا مُضرَبٌ اب یہ باب افعال کے اسم مفعول کے ساتھ مشتبہ ہو گیا لہذا میم کے ضمے کو فتحے سے تبدیل کر دیا۔ بن گیا مَضرَبٌ اب یہ مشتبہ ہو گیا اسم مکان و زمان کے ساتھ جو مَقتَلٌ کے وزن پر آتے ہیں۔ لہذا اس اشتباہ کو دور کرنے کے لئے عین الفعل کے فتحہ کو ضمہ سے بدل دیا بن گیا مَضرُبٌ بروزن مَفعُلٌ یہ عربی زبان میں واو اور تاء کے بغیر نہیں آتا۔ لہذا ضمہ کا اشباع کیا تو اس کے نتیجے میں واو پیدا ہو گئی۔ بن گیا مَضرُوبٌ بروزن مَفعُولٌ یہ ایک لفظ ہے تین معنوں کے لئے، هُوَ مَضروبٌ وہ ایک مرد مارا ہوا، اَنتَ مَضروبٌ تو ایک مرد مارا ہوا اور اَنَا مَضروبٌ میں ایک مرد مارا ہوا۔

(۲) مَضْرُوبانِ

دو مرد مارے ہوئے۔ اصل میں مَضْرُوبٌ، مفرد تھا۔ ہم نے چاہا اسے تثنیہ بنائیں لہذا تثنیہ کی علامت الف اور نون عوضِ تنوین اس کے آخر میں لے آئے بن گیا مَضْروبانِ۔ یہ بھی ایک لفظ ہے تین معنوں کے لئے۔ هُما مَضْروبانِ وہ دو مرد مارے ہوئے اَنْتُما مَضْروبان تم دو مرد مارے ہوئے اور نَحْنُ مَضْروبانِ ہم دو مرد مارے ہوئے۔

(۳) مَضْرُوبونَ

سب مرد مارے ہوئے۔ اصل میں مَضْرُوبٌ، مفرد تھا۔ ہم نے چاہا جمع بنائیں لہذا جمع مذکر کی علامت واو اور نون عوضِ تنوین اس کے آخر میں لے آئے، بن گیا مَضْروبُونَ۔ یہ بھی ایک لفظ ہے تین معنوں کے لئے۔ هُمْ مَضْرُوبُونَ وہ سب مرد مارے ہوئے اَنْتُمْ مَضْرُوبُونَ تم سب مرد مارے ہوئے اور نَحْنُ مَضْرُوبُونَ ہم سب مرد مارے ہوئے۔

اور مؤنث کے تین صیغے یہ ہیں۔ مَضْروبَةٌ، مَضْروبَتانِ، مَضْرُوبَاتٌ

(۴) مَضْرُوبةٌ

ایک عورت ماری ہوئی، اصل میں یہ مَضْرُوبٌ تھا، مفرد مذکر تھا۔ ہم نے چاہا مفرد مؤنث بنائیں، لہذا تنوین والی تا جو اسم مؤنث کی علامت ہے اس کے آخر میں لے

آئے اور تاء کے ما قبل کو فتحہ دے دیا۔ بن گیا مَضْرُوبَۃٌ یہ بھی ایک لفظ ہے تین معنوں کے لئے، ھِیَ مَضروبَۃ وہ ایک عورت ماری ہوئی اَنْتِ مَضْرُوبَۃ تو ایک عورت ماری ہوئی اور اَنَا مَضْرُوبۃٌ میں ایک عورت ماری ہوئی۔

(۵) مَضْروبَتانِ

دو عورتیں ماری ہوئی۔ صیغہ تثنیہ مؤنث ہے اسم مفعول سے۔ یہ اصل میں مَضْرُوبَۃٌ تھا، مفرد تھا ہم نے چاہا اسے تثنیہ بنائیں لہذا تثنیہ کی علامت الف اور نون عوضِ تنوین اس کے آخر میں لے آئے۔ بن گیا مَضْرُوبَتانِ یہ بھی ایک لفظ ہے تین معنوں کے لئے ھُما مَضْرُوبَتانِ وہ دو عورتیں ماری ہوئی اَنْتُما مضروبتانِ تم دو عورتیں مارے ہوئی اور نحن مَضْروبَتانِ ہم دو عورتیں ماری ہوئی۔

(٦) مَضْروباتٌ

سب عورتیں ماری ہوئی۔ یہ اصل میں مَضْروبَۃٌ تھا، مفرد تھا۔ ہم نے چاہا جمع بنائیں لہذا جمع مونث کی علامت تاء اس کے آخر میں لے آئے بن گیا مَضْرُوبَتاتٌ۔ پہلی تا تانیث پر دلالت کرتی ہے اور دوسری جمع اور تانیث دونوں پر۔ لہذا پہلی تاء کی ضرورت نہیں رہی۔ اسے حذف کر دیا بن گیا مَضْروبَاتٌ۔ یہ بھی ایک لفظ ہے تین معنوں کے لئے، ھُنَّ مَضْرُوباتٌ وہ سب عورتیں ماری ہوئی اَنْتنَّ مَضْروباتٌ تم سب عورتیں ماری ہوئی اور نَحْنُ مَضْرُوباتٌ ہم سب عورتیں ماری ہوئی۔

فعل امر کے صیغے

امر کے بھی چودہ صیغے ہیں۔ چھ غائب، چھ مخاطب اور دو متکلم کے۔ وہ چھ جو غائب کے ہیں ان میں سے تین مذکر اور تین مونث کے لئے ہیں۔ وہ تین جو مذکر کے لئے ہیں یہ ہیں۔ لِیَضْرِبْ، لِیَضْرِبا، لِیَضْرِبُوا۔

(۱) لِیَضْرِبْ

وہ ایک مرد مارے زمانہ حال یا استقبال میں۔ مفرد مذکر غائب کا صیغہ ہے، فعل امر سے، صحیح، مجرد اور معلوم ہے۔ لِیَضْرِبْ اصل میں یَضْرِبُ تھا۔ لام امر اس کے اول میں لے آئے اور آخر کو ساکن کر دیا تو ہو گیا لِیَضْرِبْ بروزنِ لِیَفْعِلْ، لام لام امر، یا حرفِ استقبال، ضاد فاء الفعل، راعین الفعل اور با لام الفعل ہے۔ لام نے دو عمل کیے ایک لفظاً اور ایک معناً، لفظاً یہ کیا کہ جزم کی وجہ سے اس کے آخر کی حرکت کو گرا دیا اور معناً یہ کیا کہ خبر کو انشاء میں تبدیل کر دیا۔

(۲) لِیَضْرِبَا

وہ دو مرد ماریں زمانہ حال یا استقبال میں۔ تثنیہ مذکر غائب کا صیغہ ہے فعل امر سے۔ صحیح، مجرد اور معلوم ہے۔ لِیَضْرِبَا، لِیَفْعِلَا کے وزن پر ہے۔ لام لامِ امر غائب، یاء حرف استقبال، ضاد فاء الفعل، راعین الفعل، با لام الفعل اور الف تثنیہ کی علامت اور فاعل کی ضمیر ہے۔ لِیَضْرِبا اصل میں یَضْرِبانِ تھا، تثنیہ مذکر غائب تھا

فعل مضارع سے۔ ہم نے چاہا فعل امرِ غائب کا تثنیہ مذکر بنائیں لہذا امر غائب کے لام کو اس کے اول میں لے آئے۔ اس نے دو عمل کئے لفظاً اور معناً۔ لفظاً یہ کیا کہ جزم کی وجہ سے نون اعرابی کو گرا دیا اور معناً یہ کیا کہ خبر کو انشاء میں تبدیل کر دیا۔

(۳) لِيَضْرِبُوا

وہ سب مرد ماریں زمانۂ حال یا استقبال میں، جمع مذکر غائب کا صیغہ ہے فعل امر سے۔ صحیح، مجرد اور معلوم ہے۔ لِيَضْرِبُوا، لِيَفْعِلُوا کے وزن پر ہے۔ لام امر غائب کا ہے، یا حرفِ استقبال، ضاد فاءُ الفعل، را عین الفعل، با لام الفعل اور واو جمع مذکر کی علامت اور فاعل کی ضمیر ہے۔ یہ اصل میں يَضْرِبُونَ تھا، مضارع تھا۔ ہم نے چاہا امر غائب بنائیں لہذا لامِ امر اس کے اول میں لے آئے۔ اس نے دو عمل کئے لفظاً اور معناً۔ لفظاً یہ کیا کہ جزم کی وجہ سے نونِ اعرابی کو گرا دیا اور معناً یہ کیا کہ خبر کو انشاء میں بدل دیا بن گیا لِيَضْرِبُوا۔

اور وہ تین جو مونث کے ہیں یہ ہیں۔ لِتَضْرِبْ، لِتَضْرِبَا، لِيَضْرِبْنَ۔

(۴) لِتَضْرِبْ

وہ ایک عورت مارے زمانۂ حال یا استقبال میں، واحد مؤنث غائب کا صیغہ ہے، فعل امر سے۔ صحیح، مجرد اور معلوم ہے۔ یہ لِتَفْعِلْ کے وزن پر ہے۔ لام امر کا ہے، تا استقبال کی علامت، ضاد فاء الفعل، را عین الفعل، اور با لام الفعل ہے۔ لِتَضْرِبْ

اصل میں فعل مضارع کا واحد مؤنث غائب کا صیغہ تَضْرِبُ تھا۔ ہم نے چاہا اسے امر غائب معلوم کا صیغہ مفرد مؤنث بنائیں لہذا لامِ امر کو اس کے اول میں لے آئے۔ اس نے دو عمل کئے لفظاً اور معناً۔ لفظاً یہ کیا کہ جزم کی وجہ سے آخر کی حرکت کو گرا دیا اور معناً یہ کیا کہ خبر کو انشاء میں بدل دیا۔ لِتَضْرِبْ ہو گیا۔

(۵) لِتَضْرِبَا

وہ دو عورتیں ماریں زمانہ حال یا استقبال میں۔ تثنیہ مؤنث غائب کا صیغہ ہے، فعل امر سے۔ صحیح، مجرد اور معلوم ہے۔ لِتَفْعِلاَ کے وزن پر ہے۔ لام، امر غائب کا ہے، تا استقبال کی علامت، ضاد فاء الفعل، را عین الفعل، با لام الفعل اور الف تثنیہ کی علامت اور فاعل کی ضمیر ہے۔ یہ اصل میں تَضْرِبانِ تھا، فعل مضارع کا صیغہ تثنیہ مؤنث غائب تھا۔ ہم نے چاہا امر غائب کا تثنیہ مؤنث بنائیں لہذا لامِ امر کو اس کے اول میں لے آئے۔ اس نے دو عمل کئے لفظاً اور معناً۔ لفظاً یہ کیا کہ جزم کی وجہ سے نون اعرابی کو گرا دیا اور معناً یہ کیا کہ خبر کو انشاء میں تبدیل کر دیا، لِتَضْرِبَا بن گیا۔

(٦) لِيَضْرِبْنَ

وہ سب عورتیں ماریں زمانہ حال یا استقبال میں جمع مؤنث غائب کا صیغہ ہے، فعلِ امرِ غائب سے۔ صحیح، مجرد اور معلوم ہے۔ لِيَضْرِبْنَ، لِيَفْعِلْنَ کے وزن پر ہے۔ لام، امر غائب کا ہے، یا حرف استقبال، ضاد فاء الفعل، را عین الفعل، با لام الفعل اور نون

جمع مونث کی علامت اور فاعل کی ضمیر ہے۔ یہ اصل میں یَضرِبنَ تھا صیغہ جمع مؤنث غائب تھا فعل مضارع سے۔ ہم نے چاہا امر غائب کا صیغہ جمع مؤنث غائب بنائیں لہذا امر غائب کا لام اس کے اول میں لے آئے۔ اس نے لفظاً کوئی عمل نہیں کیا کیونکہ نون رفع کے عوض میں نہیں بلکہ جمع کی علامت ہے، اور صرف معناً عمل کیا کہ خبر کو انشاء میں تبدیل کر دیا۔ لِیَضرِبنَ بن گیا۔

امر حاضر کے چھ صیغے ہیں تین مذکر اور تین مونث کے۔ مذکر کے تین صیغے یہ ہیں۔ اِضرِبْ، اِضرِبَا، اِضرِبُوا۔

(۷) اِضرِبْ

تو ایک مرد مار زمانہ حال یا استقبال میں۔ مفرد مذکر حاضر کا صیغہ ہے فعل امر سے۔ صحیح، مجرد اور معلوم ہے۔ اِضرِبْ، اِفعِلْ کے وزن پر ہے۔ ہمزہ، امر حاضر کی علامت ہے۔ ضاد فاء الفعل، راعین الفعل اور با لام الفعل ہے۔ اِضرِبْ، تَضرِبُ سے بنایا گیا ہے، اس طرح کہ تاء جو حرفِ استقبال ہے اسے اس کے شروع سے گرا دیا۔ پھر چونکہ تاء کے بعد والا حرف ساکن ہے اور ساکن سے ابتداء نہیں ہو سکتی اسلئے ہمزہ کی ضرورت پڑی اور دیکھا کہ عین الفعل مکسور ہے لہذا ہمزۂ مکسور اس کے اول میں لے آئے اور آخر میں وقف کیا تو آخر کی حرکت گر گئی، بن گیا اِضرِبْ۔

(۸) اِضْرِبَا

تم دو مرد مارو زمانہ حال یا استقبال میں۔ تثنیہ مذکر حاضر کا صیغہ ہے فعل امرِ حاضرِ صحیح سے، مجرد اور معلوم ہے۔ اِضْرِبَا اِفْعِلاَ کے وزن پر ہے۔ ہمزہ امر حاضر کی علامت، ضاد فاء الفعل، راعین الفعل، بالام الفعل اور الف تثنیہ کی علامت اور فاعل کی ضمیر ہے۔اِضْرِبَا، تَضْرِبَانِ سے بنایا گیا ہے اس طرح کہ تاء جو حرفِ مضارع ہے اس کے اول سے گرادیا اس کے بعد والا حرف ساکن تھا، اور ساکن سے ابتدا ممکن نہیں اسلئے ہمزہ کی ضرورت پڑی، پھر دیکھا کہ عین الفعل مکسور ہے لہذا ہمزۂ وصلِ مکسور اس کے اول میں لے آئے اور آخر میں وقف کردیا جس کی وجہ سے نون اعرابی گر گئی، بن گیا اِضْرِبا۔

(۹) اِضْرِبُوْا

تم سب مرد مارو زمانہ حال یا استقبال میں۔ جمع مذکر حاضر کا صیغہ ہے، فعلِ امرِ صحیح سے۔ مجرد اور معلوم ہے۔ اِضْرِبُوا، اِفْعِلُوا کے وزن پر ہے۔ ہمزہ امر حاضر کی علامت ہے، ضاد فاء الفعل، راعین الفعل، بالام الفعل اور واو جمع مذکر کی علامت اور فاعل کی ضمیر ہے اِضْرِبُوا، تَضْرِبُونَ سے بنایا گیا ہے۔ اسطرح کہ تا جو حرف مضارع ہے اسے گرادیا پھر تاء کے بعد والا حرف ساکن تھا اور ساکن سے ابتدا محال ہے، لہذا ہمزہ کی ضرورت پڑی۔ چونکہ عین الفعل مکسور تھا، لہذا ہمزۂ وصلِ مکسور اس

کے شروع میں لے آئے اور آخر میں وقف کر دیا جس کی وجہ سے نون اعرابی گر گئی، بن گیا اِضْرِبُوا۔

وہ تین جو مؤنث کے ہیں یہ ہیں۔ اِضْرِبی، اِضْرِبا، اِضْرِبْنَ

(۱۰) اِضْرِبی

تو ایک عورت مار زمانہ حال یا استقبال میں۔ مفرد مونث کا صیغہ ہے، فعل امر حاضر سے۔ صحیح، مجرد اور معلوم ہے۔ اِضْرِبی، اِفْعِلی کے وزن پر ہے ہمزہ امر حاضر کی علامت، ضاد فاء الفعل، راعین الفعل، با لام الفعل اور یا مؤنث مخاطبہ کی علامت اور فاعل کی ضمیر ہے اِضْرِبیْ، تَضْرِبِینَ سے بنایا گیا ہے اس طرح کہ تاء جو حرف استقبال ہے اسے اس کے اول سے گرا دیا، پھر تاء کا مابعد چونکہ ساکن ہے اور ساکن سے ابتداء نہیں ہوسکتی اسلئے ہمزہ کی ضرورت پڑی، عین الفعل چونکہ مکسور ہے لہذا ہمزۂ وصلِ مکسور اس کے اول میں لے آئے اور آخر میں وقف کر دیا تو نون اعرابی گر گیا۔ بن گیا اِضْرِبی۔

(۱۱) اِضْرِبَا

تم دو عورتیں مارو زمانہ حال یا استقبال میں۔ تثنیہ مؤنث مخاطبہ کا صیغہ ہے، فعل امرِ حاضر سے۔ صحیح، مجرد اور معلوم ہے۔ اِضْرِبا، اِفْعِلاَ کے وزن پر ہے۔ ہمزہ، امر حاضر کی علامت ہے۔ ضاد فاء الفعل، راعین الفعل، با لام الفعل ہے۔ الف تثنیہ کی

علامت اور فاعل کی ضمیر ہے اِضْرِبَا، تَضْرِبَانِ سے بنایا گیا ہے اس طرح کہ تاء جو حرف استقبال ہے اسے، اس کے اول سے گرادیا۔ پھر اس کے بعد والا حرف چونکہ ساکن ہے اور ساکن سے ابتداء نہیں ہوسکتی اسلئے ہمزہ کی ضرورت پڑی، عین الفعل کے مکسور ہونے کی وجہ سے ہمزۂ وصلِ مکسور اس کے اول میں لے آئے اور آخر میں وقف کردیا جسکی وجہ سے نون اعرابی گر گئی، بن گیا اِضْرِبَا۔

(۱۲) اِضْرِبْنَ

تم سب عورتیں مارو، جمع مؤنث حاضر کا صیغہ ہے، فعل امر سے۔ صحیح، مجرد اور معلوم ہے۔ اِضْرِبْنَ اِفْعِلْنَ کے وزن پر ہے۔ اس میں ہمزہ، امر حاضر کی علامت ہے۔ ضاد فاء الفعل، راعین الفعل، با لام الفعل اور نون جمع مونث کی علامت اور فاعل کی ضمیر ہے۔ اِضْرِبْنَ اصل میں تَضْرِبْنَ تھا، صیغہ جمع مونث حاضر فعل مضارع سے۔ ہم نے چاہا فعلِ امر حاضر کا صیغہ جمع مونث بنائیں، تا جو حرف استقبال تھی اس کے اول سے گرادی پھر اس کے بعد والا حرف ساکن تھا اور ساکن سے ابتدا محال ہوتی ہے۔ لہذا ہمزہ ءوصل کی ضرورت پڑی عین الفعل چونکہ مکسورہ ہے اسلئے ہمزۂ وصلِ مکسور اس کے اول میں لے آئے اور آخر میں وقف نہیں کیا اور نون کو اپنی جگہ پر برقرار رکھا کیونکہ یہ جمع کی علامت ہے نہ رفع کے عوض میں۔ والعَلَامَةُ لَاتُغَيَّرُ وَلَاتُحْذَفُ یعنی علامت نہ تبدیل ہوتی ہے اور نہ حذف، بن گیا اِضْرِبْنَ۔

متکلم کے دو صیغے یہ ہیں۔ لاَضْرِبْ لِنَضْرِبْ۔

(۱۳) لِاَضْرِبْ

میں ایک مرد یا ایک عورت ماروں زمانہ حال یا استقبال میں۔ واحد متکلم کا صیغہ ہے، فعلِ امر سے۔ صحیح، مجرد اور معلوم ہے۔ لاَضْرِبْ، لاَفْعِلْ کے وزن پر ہے۔ لام امرِ غائب کے لئے ہے اور، ہمزہ واحد متکلم کی علامت ہے۔ ضاد فاء الفعل، را عین الفعل اور با لام الفعل ہے۔ لاَضْرِبْ اصل میں اَضْرِبُ تھا، فعل مضارع کا صیغہ واحد متکلم تھا۔ ہم نے چاہا اسے فعل امر کا واحد متکلم بنائیں لہذا امر غائب کا لام اس کے اول میں لے آئے کہ جس نے دو عمل کئے لفظاً اور معناً۔ لفظاً یہ کیا کہ آخر کی حرکت کو جزم کی وجہ سے گرا دیا اور معناً یہ کیا کہ خبر کو انشاء میں تبدیل کر دیا، لاَضْرِبْ بن گیا۔

(۱۴) لِنَضْرِبْ

ہم دو مرد یا دو عورتیں یا سب مرد یا سب عورتیں ماریں زمانہ حال یا استقبال میں۔ متکلم مع الغیر کا صیغہ ہے فعل امر سے۔ صحیح، مجرد اور معلوم ہے۔ لِنَضْرِبْ، لِنَفْعِلْ کے وزن پر ہے اس کا لام، امرِ غائب کا لام ہے اور نون متکلم مع الغیر کی علامت ہے۔ ضاد فاء الفعل، را عین الفعل، اور با لام الفعل ہے۔ لِنَضْرِبْ اصل میں نَضْرِبُ تھا فعل مضارع کا صیغہ متکلم مع الغیر تھا۔ ہم نے چاہا کہ فعل امر کا متکلم مع الغیر بنائیں لہذا امرِ غائب والا لام اس کے شروع میں لے آئے۔ اس نے دو عمل کئے لفظاً و معناً۔

لفظاً یہ کیا کہ جزم کی وجہ سے اس کے آخر سے حرکت کو گرادیا اور معناً یہ کیا کہ خبر کو انشاء میں بدل دیا۔ بن گیا لِیَضْرِبْ۔

فعل نہی کے صیغے

نہی کے بھی چودہ صیغے ہیں۔ چھ غائب، چھ مخاطب اور دو متکلم کے لئے۔ وہ چھ جو غائب کے ہیں ان میں سے تین مذکر اور تین مؤنث کے ہیں۔ وہ تین جو مذکر کے ہیں یہ ہیں۔ لاَ یَضْرِبْ، لاَ یَضْرِبَا، لاَ یَضْرِبُوْا۔

(۱) لاَیَضْرِبْ

وہ ایک مرد نہ مارے زمانہ حال یا استقبال میں۔ مفرد مذکر غائب کا صیغہ ہے، فعل نہی سے۔ صحیح، مجرد اور معلوم ہے۔ لاَیَضْرِبْ اصل میں یَضْرِبُ تھا۔ فعلِ مضارع کا صیغہ واحد مذکر غائب تھا۔ ہم نے چاہا کہ نَہی کا واحد مذکر غائب بنائیں لہذا لاءِ ناھیہ اس کے شروع میں لے آئے۔ اس نے دو عمل کئے۔ لفظاً یہ کیا کہ آخر میں جزم دے کر آخر کی حرکت کو گرادیا اور معناً یہ کیا کہ خبر کو انشاء میں تبدیل کردیا، بن گیا لاَیَضْرِبْ۔

(۲) لاَیَضْرِبَا

وہ دو مرد نہ ماریں زمانہ حال یا استقبال میں۔ تثنیہ مذکر غائب کا صیغہ ہے، فعل نہی

سے۔ صحیح، مجرد اور معلوم ہے۔ لَایَضْرِبَا اصل میں یَضْرِبَانِ تھا فعل مضارع کا صیغہ تثنیہ مذکر غائب تھا۔ ہم نے چاہا اسے نہی کا صیغہ تثنیہ مذکر غائب بنائیں لہذا لاءِ ناھیہ اس کے اول میں لے آئے۔ اس نے دو عمل کئے لفظاً یہ کیا کہ آخر میں جزم دے کر نون اعرابی کو گرادیا اور معناً یہ کیا کہ خبر کو انشاء میں تبدیل کر دیا۔ بن گیا لَایَضْرِبَا۔

(۳) لَایَضْرِبُوا

وہ سب مرد نہ ماریں زمانہ حال یا استقبال میں۔ جمع مذکر غائب کا صیغہ ہے، فعل نہی سے۔ صحیح، مجرد اور معلوم ہے۔ لَایَضْرِبُوا اصل میں یَضْرِبُونَ تھا، فعل مضارع کا صیغہ جمع مذکر غائب تھا۔ ہم نے چاہا نہی کا صیغہ جمع مذکر غائب بنائیں لہذا لاءِ ناھیہ کو اس کے اول میں لے آئے اس نے دو عمل کئے، لفظاً یہ کیا کہ آخر میں جزم دے کر نون اعرابی کو گرادیا اور معناً یہ کیا کہ خبر کو انشا میں تبدیل کر دیا۔ بن گیا لَایَضْرِبُوا۔

(۴) لَاتَضْرِبْ

وہ ایک عورت نہ مارے زمانہ حال یا استقبال میں۔ واحد مؤنث غائب کا صیغہ ہے، فعلِ نہی سے۔ صحیح، مجرد اور معلوم ہے۔ لَاتَضْرِبْ اصل میں تَضْرِبُ تھا۔ فعل مضارع کا واحد مؤنث غائب کا صیغہ تھا۔ ہم نے چاہا فعل نہی کا واحد مونث غائب کا صیغہ بنائیں لہذا لاءِ ناھیہ کو اس کے اول میں لے آئے۔ اس نے دو عمل کئے، لفظاً یہ کیا کہ آخر میں جزم دے کر آخر سے حرکت کو گرادیا اور معناً یہ کیا کہ خبر کو انشا میں

تبدیل کردیا، بن گیا لاَتَضْرِبْ۔

(۵) لاتَضْرِبَا

وہ دو عورتیں نہ ماریں زمانہ حال یا استقبال میں۔ تثنیہ مونث غائب کا صیغہ ہے، فعلِ نہی سے۔ صحیح، مجرد اور معلوم ہے۔ لاَتَضْرِبا اصل میں تَضْرِبَانِ تھا، فعل مضارع کا صیغہ تثنیہ مؤنث غائب تھا۔ ہم نے چاہا اسے فعل نہی کا تثنیہ مؤنث غائب بنائیں لہذا لاءِ ناھیہ کو اس کے اول میں لے آئے۔ اس نے دو عمل کئے، لفظًا یہ کیا کہ آخر میں جزم دے کر نونِ اعرابی کو گرادیا اور معنًا یہ کیا کہ خبر کو انشاء میں تبدیل کردیا، بن گیا لاَتَضْرِبَا۔

(٦) لایَضْرِبْنَ

وہ سب عورتیں نہ ماریں زمانہ حال یا استقبال میں۔ جمع مؤنث غائب کا صیغہ ہے، فعل نہی سے۔ صحیح، مجرد اور معلوم ہے۔ لاَیَضْرِبْنَ اصل میں یَضْرِبْنَ تھا، فعلِ مضارع کا صیغہ جمع مؤنث غائب تھا۔ ہم نے چاہا اسے فعل نہی کا صیغہ جمع مونث غائب بنائیں لہذا لاءِ ناھیہ اس کے اول میں لے آئے۔ اس نے لفظًا عمل نہیں کیا کیونکہ نون جمع کی علامت ہے نہ رفع کے عوض میں اور صرف معنًا عمل کیا کہ خبر کو انشا میں تبدیل کردیا، بن گیا لایَضْرِبْنَ۔

وہ چھ جو مخاطب کے لئے ہیں ان میں سے تین مذکر اور تین مونث کے ہیں۔ مذکر

صیغہ تثنیہ مونث مخاطبہ تھا۔ ہم نے چاہا فعل نہی کا صیغہ تثنیہ مونث مخاطبہ بنائیں لہذا لاءِ ناھیہ کو اس کے اول میں لے آئے۔ اس نے دو عمل کئے لفظاً یہ کیا کہ آخر میں جزم دے کر نونِ اعرابی کو گرا دیا اور معناً یہ کیا کہ خبر کو انشاء میں تبدیل کر دیا۔ بن گیا لَاتَضْرِبَا۔

(۱۲) لَاتَضْرِبْنَ

تم سب عورتیں نہ مارو زمانہ حال یا استقبال میں۔ جمع مونث مخاطبہ کا صیغہ ہے، فعل نہی سے۔ صحیح، مجرد اور معلوم ہے۔ لَاتَضْرِبْنَ اصل میں تَضْرِبْنَ تھا، فعل مضارع کا صیغہ جمع مونث مخاطبہ تھا۔ ہم نے چاہا فعل نہی کا صیغہ جمع مونث مخاطبہ بنائیں لہذا لاء ناھیہ اس کے اول میں لے آئے۔ اس نے لفظاً عمل نہیں کیا کیونکہ یہ نون جمع کی علامت ہے نہ عوضِ رفع اور صرف معناً یہ عمل کیا کہ خبر کو انشاء میں تبدیل کر دیا بن گیا لَاتَضْرِبْنَ۔

وہ دو جو متکلم کے ہیں یہ ہیں۔ لَااَضْرِبْ، لَانَضْرِبْ۔

(۱۳) لَااَضْرِبْ

میں ایک مرد یا ایک عورت نہ ماروں زمانہ حال یا استقبال میں۔ واحد متکلم کا صیغہ ہے، فعل نہی سے، صحیح، مجرد اور معلوم ہے۔ لَااَضْرِبْ اصل میں اَضْرِبُ تھا فعل مضارع کا صیغہ واحد متکلم تھا۔ ہم نے چاہا اسے فعل نہی کا صیغہ واحد متکلم بنائیں لہذا

لاءِ ناھیہ اس کے اول میں لے آئے اس نے دو عمل کئے لفظاً یہ کیا کہ آخر میں جزم دے کر آخر کی حرکت کو گرادیا اور معناً یہ کیا کہ خبر کو انشاء میں تبدیل کر دیا بن گیا لاَاَضْرِبْ۔

(۱۴) لانَضْرِبْ

ہم دو مرد یا دو عورتیں یا سب مرد یا سب عورتیں نہ ماریں زمانہ حال یا استقبال میں۔ متکلم مع الغیر کا صیغہ ہے، فعل نہی سے۔ صحیح، مجرد اور معلوم ہے۔ لاَنَضْرِبْ اصل میں نَضْرِبُ تھا، فعلِ مضارع کا صیغہ متکلم مع الغیر تھا۔ ہم نے چاہا فعل نہی کا صیغہ متکلم مع الغیر بنائیں لہذا لاء ناھیہ اس کے اول میں لے آئے اس نے دو عمل کئے۔ لفظاً یہ کیا کہ آخر میں جزم دے کر آخر کی حرکت کو گرادیا اور معناً یہ کیا کہ خبر کو انشاء میں تبدیل کر دیا۔ بن گیا لانَضْرِبْ۔

فعل جحد کے صیغے

جحد کے بھی چودہ صیغے ہیں چھ غائب، چھ مخاطب اور دو متکلم کے وہ چھ جو غائب کے ہیں ان میں سے تین مذکر اور تین مونث کے لئے ہیں۔ مذکر والے تین یہ ہیں۔ لَمْ یَضْرِبْ، لَمْ یَضْرِبَا، لَمْ یَضْرِبُوا۔

(۱) لَمْ یَضْرِبْ

نہیں مارا اس ایک مرد نے گذرے ہوئے زمانے میں۔ واحد مذکر غائب کا صیغہ ہے، فعل جحد سے۔ صحیح، مجرد اور معلوم ہے۔ لَمْ یَضْرِبْ اصل میں یَضْرِبُ تھا، فعل مضارع کا صیغہ واحد مذکر غائب تھا۔ ہم نے چاہا فعل جحد کا صیغہ واحد مذکر غائب بنائیں لہذا لم جازمہ اس کے اول میں لے آئے۔ اس نے دو عمل کئے لفظاً یہ کیا کہ آخر میں جزم دے کر آخر کی حرکت کو گرادیا اور معناً یہ کیا کہ فعل مضارع کو ماضی منفی میں تبدیل کر دیا۔ بن گیا لَمْ یَضْرِبْ۔

(۲) لَمْ یَضْرِبَا

ان دو مردوں نے نہیں مارا گزرے ہوئے زمانے میں۔ تثنیہ مذکر غائب کا صیغہ ہے، فعلِ جحد سے۔ صحیح، مجرد اور معلوم ہے۔ لم یَضْرِبَا اصل میں یَضْرِبَانِ تھا۔ فعل مضارع کا صیغہ تثنیہ مذکر غائب تھا۔ ہم نے چاہا فعلِ جحد کا صیغہ تثنیہ مذکر غائب بنائیں لہذا لم جازمہ اس کے اول میں لے آئے۔ اس نے دو عمل کئے۔ لفظاً یہ کیا کہ آخر میں جزم دے کر نون اعرابی کو حذف کر دیا اور معناً یہ کیا کہ مضارع کو ماضی منفی میں تبدیل کر دیا بن گیا لَمْ یَضْرِبَا۔

(۳) لَمْ یَضْرِبُوا

ان سب مردوں نے نہیں مارا گزرے ہوئے زمانے میں۔ جمع مذکر غائب کا صیغہ

ہے، فعلِ جحد سے صحیح، مجرد اور معلوم ہے۔لَمْ یَضْرِبُوا اصل میں یَضْرِبُونَ تھا۔
فعل مضارع کا صیغہ جمع مذکر غائب تھا۔ ہم نے چاہا فعلِ جحد کا صیغہ جمع مذکر غائب
بنائیں لہذا لم جازمہ اس کے اول میں لے آئے اس نے دو عمل کئے لفظاً یہ کیا کہ آخر
میں جزم دے کر نونِ اعرابی کو حذف کر دیا اور معناً یہ کیا کہ فعل مضارع کو ماضی منفی
میں تبدیل کر دیا۔بن گیا لم یَضْرِبُوا۔

اور وہ تین جو مونث کے ہیں یہ ہیں۔لَمْ تَضْرِبْ، لَمْ تَضْرِبا، لَمْ یَضْرِبْنَ۔

(۴) لَمْ تَضْرِبْ

نہیں مارا اس ایک عورت نے گذرے ہوئے زمانے میں۔ مفرد مونث غائبہ کا
صیغہ ہے، فعل جحد سے۔ صحیح، مجرد اور معلوم ہے۔ لم تَضْرِبْ اصل میں تَضْرِبُ
تھا، فعل مضارع کا صیغہ واحد مونث غائبہ تھا۔ہم نے چاہا فعل جحد کا صیغہ واحد مونث
غائبہ بنائیں لہذا لم جازمہ اس کے اول میں لے آئے اس نے دو عمل کئے۔ لفظاً یہ کیا کہ
آخر میں جزم دے کر آخر کی حرکت کو گرا دیا اور معناً یہ کیا کہ فعل مضارع کو ماضی منفی
میں تبدیل کر دیا بن گیا لَمْ تَضْرِبْ۔

(۵) لَمْ تَضْرِبَا

ان دو عورتوں نے نہیں مارا گزرے ہوئے زمانے میں۔تثنیہ مونث غائبہ کا صیغہ
ہے، فعل جحد سے، صحیح، مجرد اور معلوم ہے۔لَمْ تَضْرِبَا اصل میں تَضْرِبَانِ تھا فعل

مضارع کا صیغہ تثنیہ مونث غائبہ تھا۔ ہم نے چاہا فعل جحد کا صیغہ تثنیہ مونث غائبہ بنائیں لہٰذا لم جازمہ اس کے اول میں لے آئے۔ اس نے دو عمل کئے لفظاً یہ کیا کہ آخر میں جزم دے کر نونِ اعرابی کو گرا دیا اور معناً یہ کیا کہ فعل مضارع کو ماضی منفی میں تبدیل کر دیا۔ بن گیا لم تَضْرِبَا۔

(٦) لَمْ يَضْرِبْنَ

ان سب عورتوں نے نہیں مارا گزرے ہوئے زمانے میں۔، جمع مونث غائبہ کا صیغہ ہے، فعل جحد سے۔ صحیح، مجرد اور معلوم ہے۔ لَمْ يَضْرِبْنَ اصل میں يَضْرِبْنَ تھا، فعل مضارع کا صیغہ جمع مونث غائبہ تھا۔ ہم نے چاہا اسے فعل جحد کا صیغہ جمع مونث غائبہ بنائیں لہٰذا لم جازمہ اس کے اول میں لے آئے۔ اس نے لفظاً عمل نہیں کیا کیونکہ نون جمع مونث کی علامت ہے نہ عوض رفع اور اَلْعَلَامَةُ لَاتُغَيَّرُ وَ لَاتُحْذَفُ یعنی علامت نہ تبدیل ہوتی ہے اور نہ حذف ہوتی ہے۔ اور صرف معناً عمل کیا کہ فعل مضارع کو ماضی منفی میں تبدیل کر دیا۔ بن گیا لَمْ يَضْرِبْنَ۔

اور وہ چھ جو مخاطب کے ہیں ان میں سے بھی تین مذکر اور تین مونث کے ہیں مذکر کے تین صیغے یہ ہیں۔ لَمْ تَضْرِبْ، لَمْ تَضْرِبَا، لَمْ تَضْرِبُوا۔

(٧) لَمْ تَضْرِبْ

تو ایک مرد نے نہیں مارا گزرے ہوئے زمانے میں۔ واحد مذکر مخاطب کا صیغہ

ہے، فعل جحد سے۔ صحیح، مجرد اور معلوم ہے۔ لَمْ تَضرِبْ اصل میں تَضرِبُ تھا، فعل مضارع کا صیغہ واحد مذکر مخاطب تھا۔ ہم نے چاہا فعل جحد کا صیغہ واحد مذکر مخاطب بنائیں لہذا لم جازمہ اس کے اول میں لے آئے۔ اس نے دو عمل کئے لفظاً یہ کیا کہ آخر میں جزم دے کر حرکت کو گرادیا اور معناً یہ کیا کہ فعل مضارع کو ماضی منفی میں تبدیل کر دیا۔ بن گیا لَمْ تَضرِبْ۔

(۸) لَمْ تَضْرِبَا

تم دو مردوں نے نہیں مارا گزرے ہوئے زمانے میں۔ تثنیہ مذکر مخاطب کا صیغہ ہے، فعل جحد سے۔ صحیح، مجرد اور معلوم ہے۔ لَمْ تَضْرِبَا اصل میں تضرِبانِ تھا، فعل مضارع کا صیغہ تثنیہ مذکر مخاطب تھا۔ ہم نے چاہا فَعل جحد کا صیغہ تثنیہ مذکر مخاطب بنائیں لہذا لم جازمہ اس کے اول میں لے آئے۔ اس نے دو عمل کئے لفظاً یہ کیا کہ آخر میں جزم دے کر نون اعرابی کو گرادیا اور معناً یہ کیا کہ فعلِ مضارع کو ماضی منفی میں تبدیل کر دیا۔ بن گیا لَمْ تَضْرِبَا۔

(۹) لَمْ تَضْرِبُوا

تم سب مردوں نے نہیں مارا گزرے ہوئے زمانے میں۔ جمع مذکر مخاطب کا صیغہ ہے، فعل جحد سے۔ صحیح، مجرد اور معلوم ہے۔ لَمْ تَضرِبُوا اصل میں تَضرِبُونَ تھا، فعل مضارِع کا صیغہ جمع مذکر مخاطب تھا۔ ہم نے چاہا فعل جحد کا صیغہ جمع مذکر مخاطب

بنائیں لہذا لم جازمہ اس کے اول میں لے آئے اس نے دو عمل کئے لفظاً یہ کیا کہ آخر میں جزم دے کر نون اعرابی کو گرادیا اور معناً یہ کیا کہ مضارع کو ماضی منفی میں تبدیل کردیا۔ بن گیا لَمْ تَضْرِبُوا۔

اور وہ تین جو مونث کے ہیں یہ ہیں۔ لَمْ تَضْرِبِی، لَمْ تَضْرِبَا، لَمْ تَضْرِبْنَ۔

(۱۰) لَمْ تَضْرِبِی

تو ایک عورت نے نہیں مارا گزرے ہوئے زمانے میں۔ مفرد مونث مخاطبہ کا صیغہ ہے، فعل جحد سے۔ صحیح، مجرد اور معلوم ہے۔ لَمْ تَضْرِبِی اصل میں تَضْرِبِیْنَ تھا، فعل مضارع کا صیغہ مفرد مونث مخاطبہ تھا۔ ہم نے چاہا اسے فعل جحد کا صیغہ مفرد مونث مخاطبہ بنائیں لہذا لم جازمہ اس کے شروع میں لے آئے اس نے دو عمل کئے ایک لفظاً کہ آخر میں جزم دے کر نونِ اعرابی کو گرادیا اور دوسرا معناً کہ مضارع کو ماضی منفی میں تبدیل کردیا۔ بن گیا لَمْ تَضْرِبِی

(۱۱) لَمْ تَضْرِبَا

تم دو عورتوں نے نہیں مارا گزرے ہوئے زمانے میں۔ تثنیہ مونث مخاطبہ کا صیغہ ہے، فعل جحد سے۔ صحیح، مجرد، اور معلوم ہے۔ لَمْ تَضْرِبَا اصل میں تَضْرِبَانِ تھا، فعل مضارع کا صیغہ تثنیہ مونث مخاطبہ تھا۔ ہم نے چاہا اسے فعل جحد کا صیغہ تثنیہ مونث مخاطبہ بنائیں لہذا لم جازمہ اس کے اول میں لے آئے اس نے دو عمل کئے لفظاً

یہ کیا کہ جزم کی وجہ سے نونِ اعرابی کو گرادیا اور معناً یہ کیا کہ مضارع کو ماضی منفی میں تبدیل کردیا بن گیا لَمْ تَضْرِبَا۔

(۱۲) لَمْ تَضْرِبْنَ

تم سب عورتوں نے نہیں مارا گزرے ہوئے زمانے میں۔ جمع مونث مخاطبہ کا صیغہ ہے، فعل جحد سے۔ صحیح، مجرد اور معلوم ہے۔ لَمْ تَضْرِبْنَ اصل میں تَضْرِبْنَ تھا۔ فعلِ مضارع کا صیغہ جمع مونث مخاطبہ تھا۔ ہم نے چاہا اسے فعل جحد کا صیغہ جمع مونث مخاطبہ بنائیں لہذا لَمْ جازمہ اس کے اول میں لے آئے اس نے لفظاً عمل نہیں کیا کیونکہ یہ نون جمع مونث کی علامت ہے نہ رفع کے عوض میں اور صرفِ معناً عمل کیا کہ مضارع کو ماضی منفی میں تبدیل کردیا۔ بن گیا لَمْ تَضْرِبْنَ۔

اور متکلم کے دو صیغے یہ ہیں۔ لَمْ اَضْرِبْ، لَمْ نَضْرِبْ۔

(۱۳) لَمْ اَضْرِبْ

میں ایک مرد یا ایک عورت نے نہیں مارا گزرے ہوئے زمانے میں۔ واحد متکلم کا صیغہ ہے، فعل جحد سے۔ صحیح، مجرد اور معلوم ہے۔ لَمْ اَضْرِبْ اصل میں اَضْرِبُ تھا، فعل مضارع کا صیغہ واحد متکلم تھا۔ ہم نے چاہا فعل جحد کا صیغہ واحد متکلم بنائیں لہذا لَمْ جازمہ اس کے اول میں لے آئے اس نے دو عمل کیے، لفظاً یہ کیا کہ جزم کی وجہ سے آخر کی حرکت کو حذف کردیا اور معناً یہ کیا کہ مضارع کو ماضی منفی میں تبدیل

کر دیا۔ بن گیا لَمْ اَضْرِبْ۔

(۱۴) لَمْ نَضْرِبْ

ہم دو مرد یا دو عورتوں یا سب مرد یا سب عورتوں نے نہیں مارا گزرے ہوئے زمانے میں۔ متکلم مع الغیر کا صیغہ ہے، فعل جحد سے۔ لَمْ نَضْرِب اصل میں نَضْرِبُ تھا فعل مضارع کا صیغہ متکلم مع الغیر تھا۔ ہم نے چاہا فعل جحد کا صیغہ متکلم مع الغیر بنائیں لہذا لَم جازمہ اس کے اول میں لے آئے اس نے دو عمل کئے لفظاً یہ کیا کہ جزم کی وجہ سے آخر کی حرکت کو گرا دیا اور معناً یہ کیا کہ مضارع کو ماضی منفی میں تبدیل کر دیا۔ بن گیا لَمْ نَضْرِب۔

فعل نفی کے صیغے

نفی کے بھی چودہ صیغے ہیں چھ غائب، چھ مخاطب اور دو متکلم کے لئے۔ اور وہ چھ جو غائب کے ہیں ان میں سے تین مذکر اور تین مونث کے ہیں۔ مذکر کے تین صیغے یہ ہیں۔ لَایَضْرِبُ، لَایَضْرِبَانِ، لَایَضْرِبُونَ۔

(۱) لَایَضْرِبُ

وہ ایک مرد نہیں مارے گا آنے والے زمانے میں۔ واحد مذکر غائب کا صیغہ ہے، فعلِ نفی سے۔ صحیح، مجرد اور معلوم ہے۔ لَایَضْرِبُ اصل میں یَضْرِبُ تھا۔ فعل

مضارع کا صیغہ واحد مذکر غائب تھا ہم نے چاہا اسے فعل نفی کا صیغہ واحد مذکر غائب بنائیں لہذا لاءِ نافیہ اس کے اول میں لے آئے اس نے مضارع مثبت کو منفی میں تبدیل کر دیا۔ بن گیا لا یَضْرِبُ

(۲) لَا یَضْرِبَانِ

وہ دو مرد نہیں ماریں گے آنے والے زمانے میں تثنیہ مذکر غائب کا صیغہ ہے، فعل نفی سے۔ صحیح، مجرد اور معلوم ہے۔ لَا یَضْرِبانِ اصل میں یَضْرِبَانِ تھا۔ فعل مضارع کا صیغہ تثنیہ مذکر غائب تھا۔ ہم نے چاہا اسے فعل نفی کا صیغہ تثنیہ مذکر غائب بنائیں لہذا لاءِ نافیہ اس کے اول میں لے آئے۔ اس نے مضارع مثبت کو منفی میں تبدیل کر دیا۔ بن گیا لَا یَضْرِبَانِ

(۳) لَا یَضْرِبُوْنَ

وہ سب مرد نہیں ماریں گے آنے والے زمانے میں۔ جمع مذکر غائب کا صیغہ ہے، فعلِ نفی سے۔ صحیح، مجرد اور معلوم ہے۔ لَا یَضْرِبُوْنَ اصل میں یَضْرِبُوْنَ تھا، فعلِ مضارع کا صیغہ جمع مذکر غائب تھا۔ ہم نے چاہا اسے فعل نفی کا صیغہ جمع مذکر غائب بنائیں لہذا لاءِ نافیہ اس کے اول میں لے آئے اس نے مضارع مثبت کو منفی میں تبدیل کر دیا۔ بن گیا لَا یَضْرِبُوْنَ۔

اور وہ تین جو مونث کے لئے ہیں یہ ہیں۔ لَا تَضْرِبُ، لَا تَضْرِبَانِ، لَا یَضْرِبْنَ۔

(۴) لَا تَضْرِبُ

وہ ایک عورت نہیں مارے گی آنے والے زمانے میں۔ واحد مونث غائبہ کا صیغہ ہے، فعل نفی سے۔ صحیح، مجرد اور معلوم ہے۔ لَا تَضْرِبُ اصل میں تَضْرِبُ تھا، فعلِ مضارع کا صیغہ واحد مونث غائبہ تھا۔ ہم نے چاہا اسے فعل نفی کا صیغہ واحد مونث غائبہ بنائیں لہذا لاءِ نافیہ اس کے اول میں لے آئے۔ اس نے فعل مضارع مثبت کو منفی میں تبدیل کر دیا۔ بن گیا لَاتَضْرِبُ۔

(۵) لَا تَضْرِبَانِ

وہ دو عورتیں نہیں ماریں گی آنے والے زمانے میں۔ تثنیہ مونث غائبہ کا صیغہ ہے، فعل نفی سے۔ صحیح، مجرد اور معلوم ہے۔ لَاتَضْرِبَانِ اصل میں تَضْرِبَانِ تھا۔ فعل مضارع کا صیغہ تثنیہ مؤنث غائبہ تھا۔ ہم نے چاہا اسے فعل نفی کا صیغہ تثنیہ مونث غائبہ بنائیں لہذا لاءِ نافیہ اس کے اول میں لے آئے۔ اس نے مضارع مثبت کو منفی میں تبدیل کر دیا۔ بن گیا لَاتَضْرِبَانِ۔

(٦) لَایَضْرِبْنَ

وہ سب عورتیں نہیں ماریں گی آنے والے زمانے میں۔ جمع مونث غائبہ کا صیغہ ہے، فعل نفی سے۔ صحیح، مجرد اور معلوم ہے۔ لَایَضْرِبْنَ اصل میں یَضْرِبْنَ تھا۔ فعل مضارع کا صیغہ جمع مونث غائبہ تھا۔ ہم نے چاہا فعل نفی کا صیغہ جمع مونث غائبہ

بنائیں لہذا لاءِ نافیہ کو اس کے اول میں لے آئے۔ اس نے مضارع مثبت کو منفی میں تبدیل کر دیا۔ بن گیا لاَیَضرِبْن۔

اور وہ چھ جو مخاطب کے ہیں ان میں سے بھی تین مذکر اور تین مونث کے ہیں مذکر کے تین صیغے یہ ہیں۔ لاَتَضرِبُ، لاَتَضرِبَانِ، لاتَضرِبُونَ

(۷) لاتَضرِبُ

تو ایک مرد نہیں مارے گا آنے والے زمانے میں۔ واحد مذکر مخاطب کا صیغہ ہے، فعل نفی سے۔ صحیح، مجرد اور معلوم ہے۔ لاتَضرِبُ اصل میں تَضرِبُ تھا، فعل مضارع کا صیغہ واحد مذکر مخاطب تھا۔ ہم نے چاہا فعل نفی کا صیغہ واحد مذکر مخاطب بنائیں لہذا لاءِ نافیہ اس کے اول میں لے آئے۔ اس نے مضارع مثبت کو منفی میں تبدیل کر دیا۔ بن گیا لاتَضرِبُ

(۸) لاتَضرِبَانِ

تم دو مرد نہیں مارو گے آنے والے زمانے میں۔ تثنیہ مذکر حاضر کا صیغہ ہے، فعل نفی سے، صحیح، مجرد اور معلوم ہے۔ لاتَضرِبَانِ اصل میں تَضرِبَانِ تھا، فعل مضارع کا صیغہ تثنیہ مذکر مخاطب تھا۔ ہم نے چاہا فعل نفی کا صیغہ تثنیہ مذکر مخاطب بنائیں لہذا لاءِ نافیہ اس کے اول میں لے آئے اس نے مضارع مثبت کو منفی میں تبدیل کر دیا۔ بن گیا لاتَضرِبَانِ۔

(۹) لا تَضْرِبُونَ

تم سب مرد نہیں مارو گے آنے والے زمانے میں۔ جمع مذکر مخاطب کا صیغہ ہے، فعل نفی سے۔ صحیح، مجرد اور معلوم ہے۔ لاَتَضْرِبُونَ اصل میں تَضْرِبُونَ تھا۔ فعل مضارع کا صیغہ جمع مذکر مخاطب تھا۔ ہم نے چاہا فعل نفی کا صیغہ جمع مذکر مخاطب بنائیں لہذا لاء نافیہ اس کے اول میں لے آئے۔ اس نے مضارع مثبت کو منفی میں تبدیل کر دیا۔ لاَتَضْرِبُونَ بن گیا۔

اور وہ تین جو مونث کے ہیں یہ ہیں۔ لاَتَضْرِبِيْنَ، لاَتَضْرِبَانِ، لاَتَضْرِبْنَ۔

(۱۰) لاتَضْرِبِيْنَ

تو ایک عورت نہیں مارے گی آنے والے زمانے میں۔ واحد مونث مخاطبہ کا صیغہ ہے، فعل نفی سے۔ صحیح، مجرد اور معلوم ہے۔ لاَتَضْرِبِيْنَ اصل میں تَضْرِبِيْنَ تھا۔ فعل مضارع کا صیغہ واحد مونث حاضر تھا۔ ہم نے چاہا فعل نفی کا صیغہ واحد مونث مخاطبہ بنائیں لہذا لاءِ نافیہ اس کے اول میں لے آئے اس نے فعل مضارع مثبت کو منفی بنا دیا۔ بن گیا لاَتَضْرِبِيْنَ۔

(۱۱) لاتَضْرِبَانِ

تم دو عورتیں نہیں مارو گی آنے والے زمانے میں۔ تثنیہ مونث مخاطبہ کا صیغہ ہے فعل نفی سے۔ صحیح، مجرد اور معلوم ہے۔ لاَتَضْرِبَانِ اصل میں تَضْرِبَانِ تھا، فعل

مضارع کا صیغہ تثنیہ مونث مخاطبہ تھا۔ ہم نے چاہا فعل نفی کا صیغہ تثنیہ مونث مخاطبہ بنائیں لہذا لاءِ نافیہ اس کے اول میں لے آئے۔ اس نے مضارع مثبت کو منفی میں تبدیل کر دیا۔ بن گیا لَاتَضرِبَانِ۔

(۱۲) لَاتَضْرِبْنَ

تم سب عورتیں نہیں مارو گی آنے والے زمانے میں۔ تثنیہ مؤنث مخاطبہ کا صیغہ ہے، فعل نفی سے۔ صحیح، مجرد اور معلوم ہے۔ لَاتَضرِبْنَ اصل میں تَضْرِبْنَ تھا، فعل مضارع کا صیغہ جمع مونث مخاطبہ تھا، ہم نے چاہا فعل نفی کا صیغہ جمع مونث مخاطبہ بنائیں لہذا لاءِ نافیہ اس کے اول میں لے آئے۔ اس نے مضارع مثبت کو منفی بنا دیا۔ بن گیا لَاتَضرِبْنَ۔

اور وہ دو جو متکلم کے لئے ہیں یہ ہیں۔ لاَ اَضرِبُ، لاَ نَضرِبُ۔

(۱۳) لا اَضْرِبُ

میں ایک مرد یا ایک عورت نہیں ماروں گی آنے والے زمانے میں۔ واحد متکلم کا صیغہ ہے، فعل نفی سے۔ صحیح، مجرد اور معلوم ہے۔ لاَ اَضرِبُ اصل میں اَضْرِبُ تھا، فعل مضارع کا صیغہ واحد متکلم تھا۔ ہم نے چاہا اسے فعل نفی کا صیغہ واحد متکلم بنائیں لہذا لاءِ نافیہ اس کے اول میں لے آئے۔ اس نے مضارع مثبت کو منفی میں تبدیل کر دیا۔ بن گیا لااَضرِبُ۔

(۱۴) لا نَضْرِبُ

ہم دو مرد یا دو عورتیں یا سب مرد یا سب عورتیں نہیں ماریں گے آنے والے زمانے میں۔ متکلم مع الغیر کا صیغہ ہے، فعل نفی سے۔ صحیح، مجرد اور معلوم ہے۔ لاَنَضرِبُ اصل میں نَضْرِبُ تھا، فعل مضارع کا صیغہ متکلم مع الغیر تھا۔ ہم نے چاہا اسے فعل نفی کا صیغہ متکلم مع الغیر بنائیں لہذا لاءِ نافیہ اس کے اول میں لے آئے۔ اس نے مضارع مثبت کو منفی کر دیا۔ بن گیا لاَ نَضرِبُ۔

فعل استفہام کے صیغے

استفہام کے بھی چودہ صیغے ہیں۔ چھ غائب، چھ مخاطب اور دو متکلم کے لئے وہ چھ جو غائب کے ہیں ان میں سے تین مذکر اور تین مونث کے ہیں۔

مذکر کے تین یہ ہیں۔ هَلْ یَضرِبُ، هَلْ یَضرِبَانِ، هَلْ یَضرِبُونَ.

(۱) هَلْ یَضْرِبُ

کیا وہ ایک مرد مارے گا آنے والے زمانے میں؟ واحد مذکر غائب کا صیغہ ہے، فعلِ استفہام سے۔ صحیح، مجرد اور معلوم ہے۔ هَلْ یَضرِبُ اصل میں یَضْرِبُ تھا، فعل مضارع کا صیغہ واحد مذکر غائب تھا۔ ہم نے چاہا اسے فعلِ استفہام کا صیغہ واحد مذکر غائب بنائیں لہذا اھل استفہامیہ اس کے شروع میں لے آئے۔ اس نے خبر کو انشاء

میں تبدیل کر دیا۔ بن گیا هَلْ یَضْرِبُ۔

(۲) هَلْ یَضْرِبَانِ

کیا وہ دو مرد ماریں گے، آنے والے زمانے میں؟ تثنیہ مذکر غائب کا صیغہ ہے، فعل استفہام سے۔ صحیح، مجرد اور معلوم ہے۔ هَلْ یَضْرِبَان اصل میں یَضْرِبَانِ تھا، فعل مضارع کا صیغہ تثنیہ مذکر غائب تھا۔ ہم نے چاہا اسے فَعل استفہام کا صیغہ تثنیہ مذکر غائب بنائیں لہذا اھل استفہامیہ اس کے اول میں لے آئے۔ اس نے خبر کو انشاء میں تبدیل کر دیا۔ بن گیا هَلْ یَضربَانِ۔

(۳) هَلْ یَضْرِبُونَ

کیا وہ سب مرد ماریں گے آنے والے زمانے میں؟ جمع مذکر غائب کا صیغہ ہے، فعل استفہام سے۔ صحیح، مجرد اور معلوم ہے۔ هَلْ یَضْرِبُونَ اصل میں یَضْرِبُونَ تھا، فعل مضارع کا صیغہ جمع مذکر غائب تھا۔ ہم نے چاہا کہ اسے فعل استفہام کا صیغہ جمع مذکر غائب بنائیں لہذا اھل استفہامیہ اس کے اول میں لے آئے۔ اس نے خبر کو انشاء میں تبدیل کر دیا۔ بن گیا هَلْ یَضْرِبُونَ۔

اور وہ تین جو مونث کے ہیں یہ ہیں۔ هَلْ تَضْرِبُ، هَلْ تَضْرِبَانِ، هَلْ تَضْرِبُونَ۔

(۴) هَلْ تَضْرِبُ

کیا وہ ایک عورت مارے گی آنے والے زمانے؟ میں واحد مونث غائبہ کا صیغہ ہے،

فعل استفہام سے صحیح، مجرد اور معلوم ہے۔ ھَلْ تَضرِبُ اصل میں تَضرِبُ تھا، فعل مضارع کا صیغہ واحد مونث غائبہ تھا۔ ہم نے چاہا اسے فعلِ استفہام کا صیغہ واحد مونث غائبہ بنائیں لہذا ھل استفہامیہ اس کے اول میں لے آئے۔ اس نے خبر کو انشاء میں تبدیل کر دیا بن گیا ھَلْ تَضرِبُ۔

(۵) ھَلْ تَضرِبَانِ

کیا وہ دو عورتیں ماریں گی آنے والے زمانے میں؟ تثنیہ مونث غائبہ کا صیغہ ہے، فعل استفہام سے۔ صحیح، مجرد اور معلوم ہے۔ ھَلْ تَضرِبَانِ اصل میں تَضرِبَانِ تھا۔ فعل مضارع کا صیغہ تثنیہ مؤنث غائبہ تھا۔ ہم نے چاہا فعل استفہام کا صیغہ تثنیہ مونث غائبہ بنائیں لہذا ھل استفہامیہ اس کے اول میں لے آئے۔ اس نے خبر کو انشا میں تبدیل کر دیا۔ بن گیا ھَلْ تَضرِبَانِ۔

(٦) ھل یَضرِبْنَ

کیا وہ سب عورتیں ماریں گی آنے والے زمانے میں؟ جمع مؤنث غائبہ کا صیغہ ہے، فعل استفہام سے۔ صحیح، مجرد اور معلوم ہے۔ ھَلْ یَضرِبْنَ اصل میں یَضرِبْنَ تھا، فعل مضارع کا صیغہ جمع مونث غائبہ تھا۔ ہم نے چاہا اسے فعل استفہام کا صیغہ جمع مونث غائبہ بنائیں لہذا ھل استفہامیہ اس کے اول میں لے آئے۔ اس نے خبر کو انشاء میں تبدیل کر دیا۔ بن گیا ھَلْ یَضرِبْنَ۔

اور وہ چھ جو مخاطب کے ہیں ان میں سے تین مذکر اور تین مونث کے لئے ہیں۔
مذکر کے تین صیغے یہ ہیں۔ ھَلْ تَضْرِبُ، ھَلْ تَضْرِبَانِ، ھَلْ تَضْرِبُونَ۔

(۷) ھَلْ تَضْرِبُ

کیا تو ایک مرد مارے گا آنے والے زمانے میں؟ واحد مذکر مخاطب کا صیغہ ہے، فعل استفہام سے۔ صحیح، مجرد اور معلوم ہے۔ ھَلْ تَضْرِبُ اصل میں تَضْرِبُ تھا، فعل مضارع کا صیغہ مفرد مذکر مخاطب تھا۔ ہم نے چاہا اسے فعل استفہام کا صیغہ واحد مذکر مخاطب بنائیں لہذا ھل استفہامیہ اس کے اول میں لے آئے۔ اس نے خبر کو انشاء میں تبدیل کر دیا۔ بن گیا ھَلْ تَضْرِبُ

(۸) ھَلْ تَضْرِبَانِ

کیا تم دو مرد مارو گے آنے والے زمانے میں؟ تثنیہ مذکر مخاطب کا صیغہ ہے، فعل استفہام سے۔ صحیح، مجرد اور معلوم ہے۔ ھَلْ تَضْرِبَانِ اصل میں تَضْرِبَانِ تھا۔ فعلِ مضارع کا صیغہ تثنیہ مذکر مخاطب تھا۔ ہم نے چاہا اسے فعلِ استفہام کا صیغہ تثنیہ مذکر مخاطب بنائیں لہذا ھل استفہامیہ اس کے شروع میں لے آئے۔ اس نے خبر کو انشاء میں تبدیل کر دیا۔ بن گیا ھَلْ تَضْرِبَانِ۔

(۹) ھَلْ تَضْرِبُوْنَ

کیا تم سب مرد مارو گے آنے والے زمانے میں؟ جمع مذکر مخاطب کا صیغہ ہے، فعلِ

استفہام سے۔ صحیح، مجرد اور معلوم ہے۔ هَلْ تَضْرِبُونَ اصل میں تَضْرِبُونَ تھا۔ فعل مضارع کا صیغہ جمع مذکر مخاطب تھا۔ ہم نے چاہا اسے فعلِ استفہام کا صیغہ جمع مذکر مخاطب بنائیں لہذا ھل استفہامیہ اس کے اول میں لے آئے۔ اس نے خبر کو انشا میں تبدیل کر دیا۔ بن گیا هَلْ تَضْرِبُونَ۔

اور وہ تین جو مؤنث کے لئے ہیں یہ ہیں۔ هَلْ تَضْرِبِيْنَ، هَلْ تَضْرِبَانِ، هَلْ تَضْرِبْنَ۔

(۱۰) هَلْ تَضْرِبِيْنَ

کیا تو ایک عورت مارے گی آنے والے زمانے میں؟ واحد مونث مخاطبہ کا صیغہ ہے، فعل استفہام سے۔ صحیح، مجرد اور معلوم ہے۔ هَلْ تَضْرِبِيْنَ اصل میں تَضْرِبِيْنَ تھا، فعل مضارع کا صیغہ واحد مونث مخاطبہ تھا۔ ہم نے چاہا اسے فعل استفہام کا صیغہ واحد مونث مخاطبہ بنائیں لہذا ھل استفہامیہ اس کے شروع میں لے آئے۔ اس نے خبر کو انشا میں تبدیل کر دیا۔ بن گیا هَلْ تَضْرِبِيْنَ۔

(۱۱) هَلْ تَضْرِبَانِ

کیا تم دو عورتیں مارو گی آنے والے زمانے میں؟ تثنیہ مونث مخاطبہ کا صیغہ ہے، فعل استفہام سے، صحیح، مجرد اور معلوم ہے۔ هَلْ تَضْرِبَانِ اصل میں تَضْرِبَانِ تھا، فعل مضارع کا صیغہ تثنیہ مونث مخاطبہ تھا۔ ہم نے چاہا اسے فعلِ استفہام کا صیغہ تثنیہ

مؤنث مخاطبہ بنائیں لہذا ھل استفہامیہ اس کے شروع میں لے آئے اس نے خبر کو انشاء میں تبدیل کر دیا۔ بن گیا ھَلْ تضربانِ۔

(۱۲) هَلْ تَضْرِبْنَ

کیا تم سب عورتیں مارو گی آنے والے زمانے میں ؟ جمع مونث مخاطبہ کا صیغہ ہے، فعل استفہام سے۔ صحیح، مجرد اور معلوم ہے۔ هَلْ تَضْرِبْنَ اصل میں تَضْرِبْنَ تھا، فعل مضارع کا صیغہ جمع مونث مخاطبہ تھا۔ ہم نے چاہا اسے فعلِ استفہام کا صیغہ جمع مؤنث مخاطبہ بنائیں لہذا ھل استفہامیہ اس کے شروع میں لے آئے۔ اس نے خبر کو انشاء میں تبدیل کر دیا۔ بن گیا ھَلْ تضرِبْنَ۔

اور متکلم کے دو صیغے یہ ہیں۔ هَلْ اَضْرِبُ، هَلْ نَضْرِبُ۔

(۱۳) هَلْ اَضْرِبُ

کیا میں ایک مرد یا ایک عورت ماروں گی آنے والے زمانے میں ؟ صیغہ واحد متکلم ہے، فعلِ استفہام سے۔ صحیح، مجرد اور معلوم ہے۔ هَلْ اَضْرِبُ اصل میں اَضْرِبُ تھا فعل مضارع کا صیغہ واحد متکلم تھا۔ ہم نے چاہا اسے فعلِ استفہام کا صیغہ واحد متکلم بنائیں لہذا ھل استفہامیہ اس کے شروع میں لے آئے۔ اس نے خبر کو انشا میں تبدیل کر دیا۔ بن گیا ھَلْ اَضرِبُ۔

(۱۴) هَلْ نَضْرِبُ

کیاہم دومردیادوعورتیں یاسب مردیاسب عورتیں ماریں گے آنے والے زمانے میں ؟ متکلم مع الغیر کا صیغہ ہے، فعلِ استفہام سے۔ صحیح، مجرد اور معلوم ہے۔ هَلْ نَضْرِبُ اصل میں نَضْرِبُ تھا، فعل مضارع کا صیغہ متکلم مع الغیر تھا۔ ہم نے چاہا اسے فعل استفہام کا صیغہ متکلم مع الغیر بنائیں لہذا ھل استفہامیہ اس کے شروع میں لے آئے۔ اس نے خبر کو انشا میں تبدیل کر دیا۔ بن گیا هَلْ نَضْرِبُ۔ ھل حرف استفہام، نون متکلم مع الغیر کی علامت، ضاد فاء الفعل را عین الفعل اور با لام الفعل ہے۔


کتاب صرف میر

پہلا سبق

علمِ صرف میں کلمات

بدان ایّدك الله تعالی فی الدارین

جان لو! خدا دین و دنیا میں تمہیں قوت دے

عربی زبان کے کلمات:

عربی زبان کے کلمات تین طرح کے ہوتے ہیں: اسم، فعل اور حرف

اسم		فعل		حرف	
رَجُلٌ (ایک مرد)	عِلْمٌ (سیکھنا)	فَرِحَ (وہ خوش ہوا)	يَكْتُبُ (وہ لکھتا ہے)	مِنْ (سے)	هَلْ (کیا)

تصریف :

علمائے علم صرف کی اصطلاح میں :

ایک لفظ کو مختلف صیغوں میں بدلنے کو "تصریف" کہتے ہیں تاکہ اس سے مختلف معنیٰ حاصل کئے جاسکیں جیسے لفظ نَصْرٌ ، نَصَرَ یَنْصُرُ اُنْصُرْ کے صیغوں میں تبدیل ہوتا ہے۔

تصریف اسم میں کم ہوتی مثلاً رَجُلٌ، رَجُلاَنِ، رِجَالٌ اور رُجَیْلٌ (چھوٹا آدمی) لیکن فعل میں زیادہ ہوتی ہے۔ مثلاً نَصَرَ، نَصَرَا، نَصَرُوا، نَصَرَتْ، نَصَرَتَا، نَصَرْنَ ......، یَنْصُرُ، یَنْصُرَانِ، یَنْصُرُوْنَ، تَنْصُرُ، تَنْصُرَانِ، یَنْصُرْنَ ......، اُنْصُرْ، اُنْصُرَا، اُنْصُرُوا ...... یہ تمام صیغے نَصْرٌ سے بنائے گئے ہیں۔ حرف میں تصریف بالکل نہیں ہوتی کیونکہ حرف میں تبدیلی نہیں آسکتی۔

خلاصہ:

تصریف کا مطلب ہے ایک کلمہ سے مختلف معنیٰ حاصل کرنے کیلئے اس کو مختلف صیغوں میں تبدیل کرنا۔

کلمات کی تین قسمیں ہیں : اسم، فعل اور حرف۔

سوالات:

مندرجہ ذیل سوالات کے جواب دیجئے:

۱۔ عربی زبان میں کلمہ کی کتنی قسمیں ہیں؟

۲۔ علمِ صرف کی تعریف بتائیے۔

۳۔ کیا حروف میں تصریف ہوتی ہے؟

۴۔ تصریف اسم میں زیادہ ہے یا فعل میں؟

مشق (۱):

ان افعال سے ماضی، مضارع کے چودہ چودہ صیغے اور فعل امر کے چھ صیغے بنائیے اور ان کا تلفظ کیجئے: بَعَثَ، غَسَلَ، قَطَعَ، نَهَضَ، كَتَبَ، ذَهَبَ، فَتَحَ، قَعَدَ

مشق (۲):

ان افعال کے معنی بتائیے اور یہ بھی بتائیے کہ کونسا صیغہ ہے اور کس وزن پر ہے؟

ذَهَبَا، عَلِمُوا، نَنْهِضُ، تَرَكْتَا، يَرْجِعْنَ، تَفْتَحُ، كَتَبْتُمَا، مَنَعْتُمْ، تَغْسِلِيْنَ، سَمَعْتُنَّ، اِنْزِلْ، طَبَخْنَا، تَكْتُبُ، يَنْصُرُ

رہنمائی کیلئے مثال:

ذَهَبَا، فَعَلاَ کے وزن پر ہے، جس کے معنی ہیں کہ "وہ دو مرد گئے" اور یہ فعل ماضی میں تثنیہ مذکر غائب کا صیغہ ہے۔

دوسرا سبق

اسم اور فعل کی بناوٹ

اسم کی بنیادیں :

اسم کی تین بنیادیں ہیں۔

۱۔ ثلاثی یعنی تین حرفی

۲۔ رباعی یعنی چار حرفی

۳۔ خماسی یعنی پانچ حرفی

اور ان میں سے ہر ایک کی دو دو قسمیں ہیں۔

۱۔ مجرد یعنی جس کے تمام حروف اصلی ہوں۔

۲۔ مزید فیہ یعنی جس میں ایک یا کئی حرف زیادہ ہوں۔

اسم کی بناء

ثلاثی		رباعی		خماسی	
مجرد	مزیدٌفیه	مجرد	مزیدٌفیه	مجرد	مزیدٌفیه
رَجُلٌ بروزن فَعُلٌ	حِصانٌ بروزن فِعالٌ	جَعْفَرٌ بروزن فَعْلَلٌ	قَنْدِیْلٌ بروزن فَعْلِیْلٌ	قُزَعْمِلٌ بروزن فُعَلِّلٌ	قُبَعْثَریٰ بروزن فُعَلْلَلی

فعل کی بنیادیں:

فعل کی بھی دو بنیادیں ہیں۔

۱۔ ثلاثی یعنی تین حرفی

۲۔ رباعی یعنی چار حرفی

ان میں سے ہر ایک کی بھی دو دو قسمیں ہیں جیسا کہ اسم میں بتایا جا چکا ہے۔

۱۔ مجرد یعنی جس کے تمام حروف اصلی ہوں۔

۲۔ مزیدٌ فیہ یعنی جس میں ایک یا کئی حرف زیادہ ہوں۔

فعل کی بناء

ثلاثی		رباعی	
مجرد	مزیدٌفیه	مجرد	مزیدٌفیه
كَتَبَ بروزن فَعَلَ	اِكْتَسَبَ بروزن اِفْتَعَلَ	دَحْرَجَ بروزن فَعْلَلَ	تَدَحْرَجَ بروزن تَفَعْلَلَ

پس اسم کی تین بنیادیں ہیں۔ ثلاثی، رباعی اور خماسی جبکہ فعل کی صرف دو بنیادیں ہیں۔ ثلاثی اور رباعی

سوالات:

۱۔ اسم کی کتنی بنیادیں ہیں؟ مثال کے ساتھ ان کی وضاحت کیجئے۔

۲۔ اسم ثلاثی مجرد، رباعی مجرد اور خماسی مجرد کی تعریف کیجئے۔

۳۔ فعل ثلاثی مزیدٌ فیہ اور رباعی مزیدٌ فیہ کی تعریف بتائیے۔

۴۔ کیا حروف کیلئے وزن ہوتا ہے؟

۵۔ فعل کی کتنی بنیادیں ہیں؟

مشق (۱):

درج ذیل کلمات میں ہر ایک کا وزن اور بناء لکھیے۔

فَلْسٌ، فَرَسٌ، كَتِفٌ، عَضُدٌ، حِبْرٌ، عِنَبٌ، قُفْلٌ، صُرَدٌ، عُنُقٌ، اِبِلٌ

جَعْفَرٌ، دِرْهَمٌ، زِبْرِجٌ، بُرْثُنٌ، قِمَطْرٌ

سَفَرْجَلٌ، قُزَعْمِلٌ، جَحْمَرِشٌ، قِرْطَعْبٌ

مشق (۲):

درج ذیل افعال میں ہر ایک کی بناء لکھیے :

جَمَعَ، سَمِعَ، قَعَدَ، خَرَجَ

زَلْزَلَ، زَاخَمَ، طَمْأَنَ، تَرْجَمَ، هَنْدَسَ، تَرَحَّمَ

تَزَلْزَلَ، تَقَاعَدَ

تیسرا سبق

اسمِ مجرد اور فعل کے اوزان

ا۔ اسم

(الف)۔ اسم ثلاثی مجرد کے دس اوزان ہیں اور ثلاثی مجرد کے تمام اسم انہی دس اوزان میں منحصر ہیں۔

اسم	بروزن	معنی
فَلْسٌ	فَعْلٌ	پیسہ
فَرَسٌ	فَعَلٌ	گھوڑا
كَتِفٌ	فَعِلٌ	کندھا
عَضُدٌ	فَعُلٌ	بازو
حِبْرٌ	فِعْلٌ	روشنائی
عِنَبٌ	فِعَلٌ	انگور

اسم	بروزن	معنی
قُفْلٌ	فُعْلٌ	تالا
صُرَدٌ	فُعَلٌ	ایک طرح کا پرندہ (لٹورا)
عُنُقٌ	فُعُلٌ	گردن
اِبِلٌ	فِعِلٌ	اونٹ

شاعر نے انہیں اس شعر میں نظم کیا ہے:

فَلْس و فَرَس و کَتِف ، عَضُد ، حِبْر و عِنَب

قُفْل و صُرَد و دگر عُنُق دان و اِبِل

ثلاثی مزیدٌ فیہ کے اسم لاتعداد ہیں۔

(ب)۔ اسم رباعی مجرد کے پانچ صیغے ہیں۔

اسم	بروزن	معنی
جَعْفَرٌ	فَعْلَلٌ	چھوٹی نہر
دِرْهَمٌ	فِعْلَلٌ	چاندی کا سکہ
قِمَطْرٌ	فِعَلْلٌ	صندوقچہ
زِبْرِجٌ	فِعْلِلٌ	سونا، گلکاری کی زینت
بُرْثُنٌ	فُعْلُلٌ	شیر کا پنجہ

اس میں مزیدٌ فیہ کی تعداد زیادہ نہیں ہے۔

(ج)۔ اسم خماسی مجرد کے چار اوزان ہیں۔

اسم	بروزن	معنی
سَفَرْجَلٌ	فَعَلَّلٌ	بہی
قُزَعْمِلٌ	فُعَلِّلٌ	توانا اونٹ
جَحْمَرِشٌ	فَعْلَلِلٌ	بوڑھی عورت
قِرْطَعْبٌ	فِعْلَلٌّ	بہت کم

۲۔ فعل

(الف)۔ فعل ثلاثی مجرد کے تین اوزان ہیں۔

فعل	بروزن	معنی
نَصَرَ	فَعَلَ	اس نے مدد کی
عَلِمَ	فَعِلَ	اس نے جانا
شَرُفَ	فَعُلَ	وہ بزرگ ہوا

فعل ثلاثی میں مزیدٌ فیہ کافی تعداد میں ہیں جن کا ذکر آگے آئے گا۔

(ب)۔ فعل رباعی مجرد کا ایک ہی وزن ہے۔

فعل	بروزن	معنی
دَحْرَجَ	فَعْلَلَ	اس نے لڑھکایا

اس میں مزیدٌ فیہ کی تعداد کم ہے جس کا ذکر آگے آئے گا۔

مشق (۱):

درج ذیل اسماء کے اوزان لکھئے۔

شَمْسٌ، بَطَلٌ (بہادر)، کَبِدٌ، عَدْلٌ (برابر)، جُنُبٌ (اجنبی)، جَنْدَلٌ (پتھر کا ٹکڑا)، شَمَرْدَلٌ (جوان تندرو اونٹ)، جُخْدُبٌ (بڑی ٹڈی)، عَقْرَبٌ، خِرْمِسٌ (اندھیری رات)۔

مشق (۲):

مندرجہ ذیل جملوں میں موجود اسماء اور افعال کو الگ کیجئے اور ان کے اوزان بتایئے؟

۱۔ نزل القرآن علیٰ نبینا محمد صلی اللّٰہ علیہ وآلہ وسلم بعد ان بلغ الاربعین من عمرہ الشریف

۲۔ نصر الحاکم المظلوم

۳۔ قتل علی(ع) عمرو بن عبدود العامری فی معرکۃ الخندق

۴۔ المؤمن یعبد اللّٰہ

۵۔ بعد الشیطان عنک

۶۔ سمعت الحدیث النبوی من استاذی

۷۔ جمعت الکتب من اصدقائی و قَرَأتُها

۸۔ وعد ابی ان یاخذ لی حذاء و جوراباً

۹۔ قعد الطفل علی الکرسی

۱۰۔ وصل القطار المحطۃ فی الساعۃ الثامنۃ صباحاً

۱۱۔ طبخت مریم العشاء لضیوفھا

چوتھا سبق

فعل ثلاثی مجرد کے ابواب

ثلاثی مجرد میں فعل ماضی کے اکثر افعال مفتوح العین (جن پر زبر ہو) اور بہت تھوڑے مضموم العین (جن پر پیش ہو) ہیں۔ بنابرین ثلاثی مجرد کے تمام افعال درج ذیل تین اوزان پر آتے ہیں۔

۱۔ فَعَلَ جیسے نَصَرَ

۲۔ فَعِلَ جیسے عَلِمَ

۳۔ فَعُلَ جیسے شَرُفَ

فَعَلَ کا مضارع تین اوزان پر آتا ہے، جس میں زیادہ تر عین الفعل مضموم، کہیں کہیں مکسور اور بعض جگہوں پر مفتوح ہوتا ہے۔

فَعِلَ کا مضارع دووزن پر ہے، اس میں مضارع کا عین الفعل زیادہ تر مفتوح اور

بہت کم مکسور ہے۔

فَعُلَ کے مضارع کا عین الفعل ہمیشہ مضموم رہتا ہے۔

پس ثلاثی مجرد کا کوئی بھی فعل اس کی ماضی اور مضارع کے عین الفعل کی حرکت کے پیش نظر نیچے دیے گئے چھ ابواب سے خارج نہیں ہوگا۔

ماضی		نمبر	باب
فَعَلَ (عین الفعل مفتوح)	جیسے :	۱۔	فَعَلَ یَفْعَلُ مَنَعَ یَمْنَعُ
		۲۔	فَعَلَ یَفْعِلُ ضَرَبَ یَضْرِبُ
		۳۔	فَعَلَ یَفْعُلُ نَصَرَ یَنْصُرُ
فَعِلَ (عین الفعل مکسور)	جیسے :	۴۔	فَعِلَ یَفْعَلُ فَرِحَ یَفْرَحُ
		۵۔	فَعِلَ یَفْعِلُ حَسِبَ یَحْسِبُ
فَعُلَ (عین الفعل مضموم)	جیسے :	۶۔	فَعُلَ یَفْعُلُ شَرُفَ یَشْرُفُ

نوٹ: یاد رہے کہ عربی زبان میں ثلاثی مجرد کے زیادہ تر افعال پہلے باب سے ہیں اور ترتیب وار چھٹے باب تک ان کا استعمال کم ہوتا چلا جاتا ہے۔

سوالات:

۱۔ فعل ثلاثی مجرد کے ابواب کے نام لکھئے اور انہیں مثال سے واضح کیجئے۔

۲۔ اگر ثلاثی مجرد میں ماضی کا عین الفعل مضموم ہو تو کیا اس کے مضارع کا عین الفعل بھی مضموم ہوگا؟ مثال سے واضح کیجئے۔

مشق (۱):

نیچے دیئے گئے افعال میں سے کون سے مجرد ہیں۔

مَرِضَ، كَتَبَ، تَكتُبِيْنَ، عَظُمَ، يَكْسِرُونَ، تَقَابَلَ، فَهِمَ، اَذْهَبَ، تَدْرُسُ، تَزَلْزَلَ، اَنصُرُ، لاَعَبَ، طَبَخَ

مشق (۲):

نیچے دیئے گئے جملوں کو پڑھیئے اور ان میں افعال کے صیغوں، اصلی حروف اور ابواب کو الگ کیجئے۔

۱۔ فهمت الدرس من معلمی

۲۔ العلماء ینشرون العلم بین الناس

۳۔ الاطفال یلعبون فی ساحة المدرسة

۴۔ قرائت الخطبة الشقشقیة فی نهج البلاغة

۵۔ ماذا صنعت فی السوق

۶۔ تلبسین ثوبك الجدید یافاطمة

۷۔ الشرطة یقبض علیٰ اللصوص

۸۔ نحن نحمل رایة الاسلام

۹۔ ذهبنا للمسجد لاداء الصلاة

۱۰۔ الطالبات المؤمنات يحفظن القرآن بشوق و رغبة

۱۱۔ التلميذان و المجدان يكتبان درسها

۱۲۔ حراس الثورة يحرمون الوطن الاسلامی

۱۳۔ يافتياتنا انصرن الاسلام

۱۴۔ اطلبوا العلم من المهد الى اللحد

مشق (۳):

۱۔ سَمِعَ سے فعل مضارع کا جمع مذکر غائب کا صیغہ لکھئے

۲۔ رَفَعَ سے فعل مضارع کا جمع مذکر حاضر کا صیغہ لکھئے

۳۔ نَصَحَ سے فعل مضارع کا تثنیہ مذکر حاضر کا صیغہ لکھئے

۴۔ فَضُلَ سے فعل مضارع کا جمع مؤنث حاضر کا صیغہ لکھئے

۵۔ نَفَعَ سے فعل مضارع کا جمع مؤنث غائب کا صیغہ لکھئے

۶۔ بَعَثَ سے فعل مضارع کا تثنیہ مذکر غائب کا صیغہ لکھئے

۷۔ شَرِبَ سے فعل مضارع کا تثنیہ مؤنث حاضر کا صیغہ لکھئے

۸۔ رَفَعَ سے فعل مضارع کا واحد مؤنث حاضر کا صیغہ لکھئے

۹۔ نَفَعَ سے فعل مضارع کا واحد مذکر حاضر کا صیغہ لکھئے

۱۰۔ فَضُلَ سے فعل مضارع کا واحد مؤنث غائب کا صیغہ لکھئے

۱۱۔ بَعَثَ سے فعل مضارع کا واحد متکلم کا صیغہ لکھئے

۱۲۔ نَصَحَ سے فعل مضارع کا جمع متکلم کا صیغہ لکھئے

پانچواں سبق

فعل ثلاثی مزیدٌ فیہ کے ابواب

فعل ثلاثی مزیدٌ فیہ کے مشہور باب دس ہیں۔

	ابواب	ماضی مضارع مصدر	مثال ماضی مضارع مصدر
۱۔	باب افعال	اَفْعَلَ یُفْعِلُ اِفْعَالاً	جیسے اَکْرَمَ یُکْرِمُ اِکْرَاماً
۲۔	باب تفعیل	فَعَّلَ یُفَعِّلُ تَفْعِیْلاً	جیسے صَرَّفَ یُصَرِّفُ تَصْرِیْفاً
۳۔	باب مفاعلة	فَاعَلَ یُفَاعِلُ مُفَاعَلَةً	جیسے ضَارَبَ یُضَارِبُ مُضَارَبَةً

مذکورہ تین ابواب میں ہر ایک کے ماضی میں صرف ایک حرف زیادہ ہے۔

☆ فعل مزیدٌ فیہ اور مجرد (ثلاثی یا رباعی) میں تمیز کرنے کیلئے ماضی کے پہلے صیغہ کو دیکھئے اگر اس کے اصلی حروف میں ایک یا ایک سے زیادہ حروف اضافہ ہو تو مزیدٌ فیہ کہلائے گا۔

	ابواب	وزن ماضی مضارع مصدر	مثال ماضی مضارع مصدر
۴۔	باب افتعال	اِفْتَعَلَ یَفْتَعِلُ اِفْتِعَالاً	جیسے اِکْتَسَبَ یَکْتَسِبُ اِکْتِسَاباً
۵۔	باب انفعال	اِنْفَعَلَ یَنْفَعِلُ اِنْفِعَالاً	جیسے اِنْصَرَفَ یَنْصَرِفُ اِنْصِرَافاً
۶۔	باب تفعّل	تَفَعَّلَ یَتَفَعَّلُ تَفَعُّلاً	جیسے تَصَرَّفَ یَتَصَرَّفُ تَصَرُّفاً
۷۔	باب تفاعُل	تَفَاعَلَ یَتَفَاعَلُ تَفَاعُلاً	جیسے تَضَارَبَ یَتَضَارَبُ تَضَارُباً
۸۔	باب افعِلاَل	اِفْعَلَّ یَفْعَلُّ اِفْعِلاَلاً	جیسے اِحْمَرَّ یَحْمَرُّ اِحْمِرَاراً

ان پانچ ابواب میں سے ہر ایک کے ماضی میں دو حرف زیادہ ہیں۔

	ابواب	وزن ماضی مضارع مصدر	مثال ماضی مضارع مصدر
۹۔	باب استفعال	اِسْتَفْعَلَ یَسْتَفْعِلُ اِسْتِفْعَالاً	جیسے اِسْتَخْرَجَ یَسْتَخْرِجُ اِسْتِخْرَاجاً
۱۰۔	باب افعیلال	اِفْعَالَّ یَفْعَالُّ اِفْعِیْلاَلاً	جیسے اِحْمَارَّ یَحْمَارُّ اِحْمِیْرَاراً

ان دو ابواب میں ہر ایک کی ماضی میں تین حرف زیادہ ہیں۔

جو افعال غیر ثلاثی مجرد کے ہیں انکے مصدر کے وزن کو باب سے تعبیر کیا جاتا ہے۔

مشق (۱):

نیچے دیئے گئے افعال مزیدٌ فیہ کے مصادر لکھئے اور ان کا فعل مجرد بتایئے۔

اِجْتَمَعَ، تَضَارَبَ، اِسْتَقْرَءَ، تَعَلَّمَ، اِسْتَمَعَ، اَکْرَہَ، کَبَّلَ، اِحْتَرَقَ، قَاتَلَ، تَجَمَّعَ، اِحْمَرَّ، اَفْرَسَ، اَذْھَبَ، اِنْکَسَرَ، تَصَافَحَ، اِمْتَنَعَ، اِسْتَقْرَضَ

مشق (۲):

مندرجہ ذیل افعال کے ابواب بتائیے۔

يَسْمَعُ، يَفْرَحُ، يَسْتَمِعُ، عَظَّمَ، مَانَعَ، اِفْتَقَرَ، تَعَلَّمَ، اِنْعَدَمَ، يُعَمِّرُ، يُعَاقِبُ، اِسْتَرْحَمَ، يُكْرِمُ، يَصْفِرُ، يُخْرِسُ، اِسْتَخْدَمَ، يَنْتَظِرُ، تَكَاتَبَ، اِحْتَسَبَ، تَسَائَلَ، يَسْتَرْجِعُ، تَنَفَّسَ

مشق (۳):

(الف)۔ ثلاثی مجرد کے ان افعال کو باب افعال میں تبدیل کیجئے۔

حَسُنَ، فَهِمَ، عَلِمَ، ظَهَرَ، ثَبَتَ، فَسَدَ، رَجَعَ، صَلُحَ، حَضَرَ، غَفَلَ، ذَهَبَ، كَرُمَ، سَمِعَ، جَمَعَ، ضَرَبَ، جَلَسَ، نَزَلَ

(ب)۔ ثلاثی مجرد کے ان افعال سے باب مفاعلۃ بنائیے۔

بَحَثَ، كَتَبَ، صَحِبَ، جَلَسَ، كَشَفَ، قَتَلَ، حَضَرَ، قَطَعَ، صَلُحَ، عَمِلَ

(ج)۔ مندرجہ ذیل افعال سے باب تفعیل بنائیے۔

صَدَقَ، كَذَبَ، شَكَلَ، رَغِبَ، رَحِمَ، قَسَمَ، فَضُلَ، دَرَسَ، مَرِضَ، حَقُرَ، عَظُمَ، فَصَلَ

(د)۔ ان افعال کو باب تفاعل میں لے جائیے۔

جَذَبَ، عَمِلَ، دَخَلَ، عَدَلَ، نَسَبَ، ظَهَرَ، هَجَمَ، لَزِمَ، كَمُلَ، مَرِضَ

(ھ)۔ ذیل میں مذکور افعال سے باب تفعل بنائیے۔

عَلِمَ، حَمَلَ، مَلَكَ، نَزَلَ، حَسِبَ، قَبِلَ، ذَكَرَ، نَقَلَ، قَرُبَ، شَكَرَ

(و)۔ ذیل میں مذکور افعال سے باب انفعال بنائیے۔

فَصَلَ، عَطَفَ، قَطَعَ، حَصَرَ، ضَبَطَ، بَعَثَ، زَجَرَ، قَرَضَ، عَدَمَ

(ز)۔ ان افعال سے باب افتعال بنائیے۔

عَدَلَ، كَشَفَ، حَمَلَ، سَمِعَ، نَفَعَ، حَرَقَ، قَدِرَ، قَرَنَ، نَقَلَ

(ح)۔ قَطَعَ کو باب افعلال اور افعیلال کے علاوہ دیگر آٹھ ابواب میں تبدیل کیجئے۔

چھٹا سبق

ابواب مزیدٌ فیہ کی خاصیّتیں

فعل مجرد کے افعال و مصادر کو جب مزیدٌ فیہ کے ابواب میں لے جایا جاتا ہے تو ان کے معنی بدل جاتے ہیں۔ ذیل میں ان کو ذکر کیا جارہا ہے۔

۱۔ باب افعال

اس باب کو اکثر و بیشتر ثلاثی مجرد کے لازم کو متعدی بنانے کیلئے استعمال کیا جاتا ہے۔(☆)

جیسے اَذْھَبَ وہ لے گیا جس کا مجرد ذَھَبَ وہ گیا

جیسے اَجْلَسَ اس نے بٹھایا جس کا مجرد جَلَسَ وہ بیٹھا

(☆) کبھی یہ باب دوسرے معانی میں بھی استعمال ہوتا ہے۔ جیسے :

۱۔ کسی چیز کے وقت میں داخل ہونے کیلئے جیسے اَصْبَحَ زَیْدٌ یعنی زید نے صبح کی۔

۲۔ باب تفعیل

اس باب کا کام بھی اکثر و بیشتر ثلاثی مجرد لازم کو متعدی بنانا ہے۔ (☆)

جیسے نَزَّلَ یعنی اس نے اتارا اس کا مجرد نَزَلَ یعنی وہ اترا

جیسے فَرَّحَ یعنی اس نے خوش کیا اس کا مجرد فَرِحَ یعنی وہ خوش ہوا

۲۔ کسی چیز کا وقت آجانے کے اظہار کیلئے مثلاً اَحْصَدَ الزَّرْع یعنی کھیتی کاٹنے کا وقت آگیا ہے، اَصْرَمَ النَّخلُ یعنی کھجور کے درخت سے کھجوریں اتارنے کا وقت آگیا ہے۔

۳۔ اظہار کثرت کیلئے جیسے اَثْمَرَ الرَّجُلُ یعنی وہ آدمی زیادہ ثمر بخش ہوا۔

۴۔ مفعول میں کسی صفت کے موجود ہونے کو ظاہر کرنے کیلئے جیسے اَحْمَدْتُ زَیْدًا یعنی میں نے زید کو قابل تعریف پایا۔

۵۔ سلب معنی کیلئے یعنی فعل کے اصلی معنی کو ختم کرنے کیلئے جیسے اَشْفَی الْمَرِیْضُ یعنی مریض کی بیماری لاعلاج ہوگئی۔

۶۔ کچھ ہونے کو ظاہر کرنے کیلئے جیسے اَقْضَرَتِ الْاَرْضُ یعنی زمین بے آب و گیاہ ہوگئی۔

(☆) کبھی باب تفعیل دوسرے معانی میں بھی آتا ہے جیسے:

۱۔ تکثیر کیلئے جیسے قَطَّعْتُ الْحَبْلَ یعنی میں نے رسّی کے ٹکڑے ٹکڑے کردیئے، جس کا مجرد قَطَعْتُ الْحَبْلَ یعنی میں نے رسّی کو کاٹا۔

۲۔ نسبت دینے کیلئے جیسے فَسَّقْتُہٗ و کَفَّرْتُہٗ یعنی میں نے اس کو فاسق اور کافر قرار دیا جس کا مجرد فَسَقَ اور کَفَرَ ہے جس کے معنی ہیں وہ کافر اور فاسق ہوا۔

۳۔ فعل کے اسم سے مشتق ہونے کو ظاہر کرنے کیلئے جیسے خَیَّمَ یعنی اس نے خیمہ لگایا جو 'خیمہ' سے مشتق ہوا ہے۔ قَمَّصَ یعنی اس نے پیراہن پہنایا، جس کو قمیص سے 'مشتق' کیا گیا ہے۔

۳۔ باب مفاعلہ (☆)

یہ باب غالباً مشارکت کیلئے آتا ہے یعنی ایسے امور جو دو آدمیوں کے درمیان انجام پاتے ہیں۔ جیسے کَاتَبَ زیدٌ عمراً یعنی زید اور عمر نے ایک دوسرے کو خط لکھا اس کا مجرد کَتَبَ زیدٌ ہے یعنی زید نے لکھا اور ضَارَبَ زیدٌ عمراً یعنی زید اور عمر نے ایک دوسرے کو مارا، جس کا مجرد ضَرَبَ زیدٌ عمراً یعنی زید نے عمرو کو مارا۔

۴۔ باب افتعال (☆☆)

یہ باب اکثر و بیشتر فعل ثلاثی مجرد کی مطاوعت یعنی اثر پذیری کے معنی میں استعمال ہوتا ہے مثال کے طور پر جَمَعْتُ الْجُنْدَ فَاجْتَمِعُوا یعنی میں نے فوجیوں کو جمع کیا پس وہ جمع ہو گئے۔

(☆) یہ باب کبھی کبھی دیگر معانی میں بھی استعمال ہوتا ہے مثلاً

۱۔ فعل لازم کو متعدی بنانے کیلئے جیسے بَاعَدَ یعنی اس نے دور کیا جس کا مجرد بَعُدَ ہے یعنی دور ہوا۔

۲۔ ثلاثی مجرد کے معنی میں مثلاً سَافَرَ زیدٌ (زید نے سفر کیا) یہاں مشارکت کے معنی میں نہیں ہے۔

(☆☆) اس باب کو کہیں کہیں دوسرے معنی کیلئے بھی استعمال کیا گیا ہے۔ مثلاً

۱۔ فعل میں مشارکت کیلئے جیسے اِخْتَصَمَ زَیْدٌ و عَمْرٌو زید اور عمرو نے آپس میں جھگڑا کیا۔

۲۔ مبالغہ کیلئے جیسے اِکْتَسَبَ سَعِیْدٌ اَلْمَالَ یعنی سعید نے بڑی محنت سے مال کسب کیا۔

۳۔ ثلاثی مجرد کے معنی میں بھی استعمال ہوا ہے جیسے جَذَبَ حَمِیدٌ اَلْحَبْلَ وَ اجْتَذَبَہٗ یعنی حمید نے رسی کو کھینچا، یہاں جَذَبَ اور اجْتَذَبَ دونوں 'کھینچنے' کے معنی دیتے ہیں۔

ساتواں سبق

ابواب مزیدٌ فیہ کے باقی معانی

۵۔ باب انفعال

یہ باب وزن فعل کی مطاوعت کیلئے استعمال ہوتا ہے جیسے کَسَرْتُ الْقَلَمَ فَانْکَسَرَ یعنی میں نے قلم کو توڑا پس وہ ٹوٹ گیا۔ کبھی باب افعال کی مطاوعت کیلئے آتا ہے جیسے اَزْعَجْتُہٗ فَانْزَعَجَ یعنی میں نے اس کو بیزار کیا پس وہ بیزار ہو گیا۔

۶۔ باب تفعل(☆)

اس باب کا استعمال اکثر و بیشتر باب تفعیل کی مطاوعت کیلئے ہوتا ہے جیسے عَلَّمْتُہٗ فَتَعَلَّمَ یعنی میں نے اس کو سکھایا پس اس نے سیکھ لیا۔

(☆) کبھی یہ باب دوسرے معانی میں بھی استعمال ہوتا ہے جیسے :

۷۔ باب تفاعل(☆)

یہ باب اکثر و بیشتر کسی کام میں دو آدمیوں کی مساوی شرکت کو ظاہر کرنے کیلئے آتا ہے جیسے تَضَارَبَ زَیْدٌ و عَمْرٌو یعنی زید اور عمرو نے ایک دوسرے کو مارا۔ جس کا ثلاثی مجرد ضَرَبَ زَیْدٌ یعنی زید نے مارا۔

۸۔ باب افعلال(☆☆)

یہ باب کسی رنگ کو اختیار کرنے یا عیب و نقص کو ظاہر کرنے کیلئے آتا ہے

۱۔ تکلف اور تشبہ یعنی ایسی چیز کو ظاہر کرنے کیلئے جو فاعل میں موجود نہ ہو مثلاً تَشَجَّعَ یعنی اس نے بہادری کا اظہار کیا۔

۲۔ تدریج کا معنی دینے کیلئے جیسے تَجَرَّعَ یعنی اس نے گھونٹ گھونٹ کر کے پیا۔

۳۔ فعل کو اسم سے اخذ کرنے کیلئے مثلاً تَوَسَّدَ الاَرْض یعنی اس نے زمین کو تکیہ بنایا، اس کو وسادة یعنی تکیہ سے لیا گیا ہے۔

۴۔ تجنب یعنی اجتناب اور دوری اختیار کرنے کیلئے جیسے تَأَثَّمَ زَیْدٌ یعنی زید نے گناہ سے دوری اختیار کی۔

۵۔ صیرورت یعنی کچھ ہو جانے کیلئے جیسے تَأَیَّمَتِ الْمَرْاَۃُ یعنی عورت بیوہ ہو گئی۔

(☆) کبھی یہ باب دوسرے معنی کیلئے بھی استعمال ہوتا ہے مثلاً

۱۔ خلاف حقیقت امر کے اظہار کیلئے جیسے تَجَاهَلَ یعنی اس نے خود کو جاہل ظاہر کیا۔ تَمَارَضَ الصَّبِی یعنی بچے نے خود کو مریض ظاہر کیا۔

۲۔ تدرج کے معنی دینے کیلئے جیسے تَوَارَدَ الْقَوْم یعنی قوم گروہ گروہ بن کر داخل ہوئی۔

(☆☆) کبھی یہ باب مبالغہ کیلئے آتا ہے مثلاً اَسْوَدَّ اللَّیْل یعنی رات بہت تاریک ہو گئی۔

جیسے اِحْمَرَّ یعنی سرخ ہوا اور اِعْوَجَّ یعنی کج ہوا۔

۹۔ باب استفعال(☆)

یہ باب اکثر و بیشتر طلب و درخواست کے معنی میں آتا ہے جیسے اِسْتَغْفَرَ یعنی اس نے مغفرت طلب کی، اور اِسْتَخْدَمَ یعنی اس نے خدمت پر مامور کیا۔

۱۰۔ باب افعیلال

باب افعلال مبالغہ کو ظاہر کرنے کیلئے آتا ہے۔ مثال کے طور پر اِحْمَارَّ یعنی وہ بہت سرخ ہوا جو اِحْمَرَّ یعنی سرخ ہوا میں مبالغہ کو ظاہر کر رہا ہے۔

مشق (۱):

نیچے دیئے گئے مصادر سے فعل متعدی بنایئے۔

دُخُوْل، ظُهُور، قُعُود، صِغَر، عِظَم، كِبَر، بُعْد، شَرَفْ، ذَهَاب، وُقُوف

(☆) کبھی کبھی یہ باب دوسرے معانی کیلئے بھی استعمال ہوتا ہے۔ مثلاً

۱۔ حالت تبدیل ہونے کے معنی میں جیسے اِسْتَحْجَرَ الطِّيْنُ یعنی گارا پتھر بن گیا۔

۲۔ مفعول میں کسی صفت کو ظاہر کرنے کیلئے جیسے اِسْتَعْظَمْتُ الْاَمْرَ یعنی میں نے اس کام کو عظیم قرار دیا۔

مشق (۲):

درج ذیل مصادر سے ایسے افعال بنائیے جو مطاوعت (اثر پذیری) کیلئے استعمال ہوتے ہیں۔

نَقْل، عَقْد، تَعْلِیْم، تَحْوِیْل، نَفْع، جَمْع، قَلْب، رِزْق

مشق (۳):

ان مصادر سے وہ افعال بنائیے جو طلب ودرخواست کیلئے استعمال ہوتے ہیں۔

کَشْف، خِدْمَة، تَاخِیر، فَهْم، خُرُوج، نُطْق، کِتَابَة، غُفْرَان، مَدَد، قَرَار

مشق (۴):

مندرجہ ذیل مصدروں سے مشارکت کے معنی میں استعمال ہونے والے افعال بنائیے؟

طَلَب، فَخْر، کِتَابَة، صُحْبَة، رَحْمَة، نَظَر، حَرْب، صَفْح، جُهْد

آٹھواں سبق

فعل رُباعی

فعل رباعی

ایسا فعل جس میں اصلی حروف چار ہوں، فعل رباعی کہلاتا ہے۔ اسکی دو قسمیں ہیں۔

۱۔ فعل رباعی مجرد ۲۔ فعل رباعی مزیدٌ فیہ

۱۔ فعل رباعی مجرد

جس کا صرف ایک ہی وزن ہے۔

باب	وزن ماضی مضارع مصدر	ماضی مضارع مصدر
باب فَعْلَلَ	فَعْلَلَ يُفَعْلِلُ فَعْلَلَةً و فِعلالاً	جیسے دَحْرَجَ يُدَحْرِجُ دَحْرَجَةً و دِحْرَاجاً

پس فعل رباعی مجرد کا صرف ایک باب ہے اور کوئی بھی چار حرفی فعل اس باب سے خارج نہیں ہوگا۔ مثلاً

فَعْلَلَ یُفَعْلِلُ فَعْلَلَةً و فِعلالاً جیسے زَلْزَلَ یُزَلْزِلُ زَلْزَلَةً و زِلْزَالاً

۲۔ فعل رباعی مزیدٌ فیہ

جس کے تین باب ہیں۔

ابواب	وزن ماضی مضارع مصدر	ماضی مضارع مصدر

۱۔	باب تفعلل	تَفَعْلَلَ یَتَفَعْلَلُ تَفَعْلُلاً	جیسے تَدَحْرَجَ یَتَدَحْرَجُ تَدَحْرُجاً

اس باب میں صرف ایک حرف زائد ہے۔

۲۔	باب افعنلال	اِفْعَنْلَلَ یَفْعَنْلِلُ اِفْعِنْلَالاً	جیسے اِحْرَنْجَمَ یَحْرَنْجِمُ اِحْرِنْجَاماً
۳۔	باب افعِلاّل	اِفْعَلَلَّ یَفْعَلِلُّ اِفْعِلْلَالاً	جیسے اِقْشَعَرَّ یَقْشَعِرُّ اِقْشِعْرَاراً

ان دونوں ابواب میں سے ہر ایک میں دو دو حرف زائد ہیں۔

رباعی مزید فیہ کے ابواب کی خاصیتیں

۱۔باب تفعلُل

یہ باب مطاوعت کا معنی دیتا ہے جیسے تَدَحْرَجَ یعنی وہ لت پت ہوا، اس کا مجرد دَحْرَجَ ہے جس کے معنی ہیں کہ اس نے لت پت کیا۔تزَلْزَلَ یعنی وہ ہلا، اس کا مجرد زَلْزَلَ ہے جس کے معنی ہے کہ اس نے ہلایا۔

۲۔ باب افعنلال

یہ باب بھی مطاوعت کیلئے آتا ہے جیسے حَرْجَمْتُ الاِبِل فَاحْرَنْجَمَتْ یعنی میں نے اونٹ جمع کئے پس وہ جمع ہو گئے۔

۳۔ باب افعِلّال

یہ باب مبالغہ کیلئے آتا ہے جیسے اِقْشَعَرَّ یعنی وہ بہت کانپا،اِشْمَأَزَّ یعنی وہ بہت متنفر ہوا۔

سوالات:

مندرجہ ذیل سوالات کے جواب دیجئے :

۱۔ فعل رباعی کی کیا تعریف ہے ؟

۲۔ فعل رباعی مزید فیہ کے کتنے باب ہیں؟ مثال کے ساتھ لکھئے۔

۳۔ فعل رباعی مجرد کے کتنے باب ہیں؟ مثال دے کر واضح کیجئے۔

مشق (۱):

(الف)۔ درج ذیل افعال کو باب تَفَعْلُل میں تبدیل کیجئے۔

هَنْدَسَ، عَجْرَفَ، غَطْرَسَ، دَمْدَمَ، زَلْزَلَ، دَحْرَجَ، حَرْجَمَ، فَرْقَعَ

(ب)۔ ان افعال کو باب افعِنْلال میں لے جائیے۔

حَرْجَمَ، فَرْقَعَ

(ج)۔ ان افعال کو باب افعِلاَّل میں لے جائیے۔

طَمْاَنَ، قَشْعَرَ

مشق (۲):

ماضی کے ان افعال میں سے ہر ایک کا وزن بتاتے ہوئے یہ بھی بتائیے کہ کس میں کونسا حرف زائد ہے۔

اَخْبَرَ، جَاوَزَ، عَظَّمَ، اِلْتَقَطَ (اس نے اٹھایا)، تَنَاوَلَ (اس نے لیا)، اَسْمَعَ، اِنْقَطَعَ، اِسْتَمَعَ، فَهَّمَ، تَفَقَّدَ، اِخْضَرَّ (سبز ہوا)، اِسْتَمْسَكَ (وہ متمسک ہوا)، تَرْجَمَ، تَقَهْقَرَ (واپس گیا)، اِضْمَحَلَّ (نابود ہوا)، جَرَّبَ (اس نے آزمایا)، تَجَاهَلَ (خود کو جاہل ظاہر کیا)، اِنْكَشَفَ

نواں سبق

مصدر

ایسا کلمہ جو کسی حالت یا کام پر دلالت کرے اور اس کا زمانہ معین نہ ہو، اردو میں اس کی علامت یہ ہے کہ اس کے آخر میں "نا" آتا ہے جیسے اَلاَکْل یعنی کھانا، اَلْعِلْم یعنی جاننا وغیرہ۔

مصدر کی اقسام

مصدر کی دو قسمیں ہیں۔

۱۔ ثلاثی ۲۔ رباعی

اور ان میں سے ہر ایک کی پھر دو دو قسمیں ہیں۔

۱۔ مجرد ۲۔ مزیدٌ فیہ

مصدر

ثلاثی		رباعی	
مجرد	مزیدفیه	مجرد	مزیدفیه
خُروج، کِتَابَة	اِنْسَان، اِحتِراق	دَحْرَجَة، زَلْزَال	تَدَحْرُجاً، اِطمینَان

مصدرِ ثلاثی مجرد سماعی ہے جبکہ دوسرے مصادر قیاسی ہیں۔

مصدر سماعی

اُس مصدر کو سماعی کہتے ہیں، جس کی پہچان اور وزن کی تشخیص کا کوئی معین ضابطہ نہیں ہے بلکہ اس کیلئے لغت کی کتابوں یا اہل زبان کی طرف رجوع کیا جاتا ہے۔

ثلاثی مجرد کے مصادر

مصدر ثلاثی مجرد کے اوزان لاتعداد ہیں جن میں سے مشہورترین درج ذیل ہیں۔

۱۔ فَعْلٌ، فِعْلٌ، فُعْلٌ جیسے فَتْحٌ، عِلْمٌ، صُنْعٌ

۲۔ فَعْلَةٌ، فِعْلَةٌ، فُعْلَةٌ جیسے کَثْرَةٌ، طِیْبَةٌ، قُدْرَةٌ

۳۔ فَعْلَان، فِعْلَان، فُعْلَان جیسے غَلْیَان، وِجْدَان، قُرْبَان

۴۔ فَعِلٌ، فِعَلٌ، فَعَلَةٌ جیسے فَرَحٌ، کِبَرٌ، عَجَلَةٌ

۵۔ فَعَالٌ، فِعَالٌ، فُعَالٌ جیسے ذَهَابٌ، اِيَابٌ، سُوَالٌ

۶۔ فَعَالَةٌ، فِعَالَةٌ جیسے فَصَاحَةٌ، زِرَاعَةٌ

۷۔ فُعُوْلٌ، فُعُوْلَةٌ جیسے خُرُوْجٌ، سُهُوْلَةٌ

۸۔ فَعَالِيَةٌ جیسے صَلاَحِيَةٌ

۹۔ فَعْلٰى، فِعْلٰى، فُعْلٰى جیسے دَعْوٰى، ذِكْرٰى، بُشْرٰى

نوٹ:

افعال ثلاثی مجرد کے مصدر "سماعی" ہیں لیکن درج ذیل مقامات میں بعض مصادر غالباً "قیاسی" ہیں:

۱۔ وہ فعل جو کسی پیشہ یا حرفہ پر دلالت کرتا ہے۔ اس کا مصدر "فِعَالَةٌ" کے وزن پر آتا ہے جیسے زَرَعَ زِرَاعَةٌ، تَجَرَ تِجَارَةٌ

۲۔ وہ فعل جو حرکت اور اضطراب پر دلالت کرے، اس کا مصدر "فَعْلاَن" کے وزن پر آتا ہے جیسے جَرٰى جَرْيَاناً، هَاجَ هَيْجَاناً

۳۔ جو فعل رنگ کے معنی میں ہو اس کا مصدر "فُعْلَةٌ" کے وزن پر ہوگا جیسے خَضُرَ خُضْرَةٌ

۴۔ جو افعال (فَعُلَ) کے وزن پر ہیں ان کے مصادر "فُعُولَةٌ یا فَعَالَةٌ" کے وزن پر آتے ہیں جیسے رَطُبَ رُطُوبَةٌ، كَرُمَ كَرَامَةٌ

۵۔ جو افعال فَعَلَ کے وزن پر ہوں اور لازم ہوں تو ان کے مصادر کا وزن "فُعُول" ہے جیسے دَخَلَ دُخُولاً

۶۔ جو افعال فَعِلَ کے وزن پر ہوں اور لازم ہوں ان کے مصدر کا وزن فَعَل ہے جیسے عَطِشَ عَطَشاً

۷۔ جو افعال فَعَلَ یا فَعِلَ کے وزن پر ہوں اور متعدی ہوں ان کے مصدر کا وزن فَعْل ہے جیسے جَمَعَ جَمْعاً، سَمِعَ سَمْعاً

مصدر قیاسی

وہ مصدر ہے جس کا ضابطہ معین ہو، ثلاثی مجرد کے علاوہ تمام مصادر اسی کے تحت آتے ہیں۔

جیسے	اِحْسَانٌ	جو	اَحْسَنَ	کا مصدر ہے
	تَعْظِیْمٌ	جو	عَظَّمَ	کا مصدر ہے
	دَحْرَجَةٌ	جو	دَحْرَجَ	کا مصدر ہے
	تَدَحْرُجٌ	جو	تَدَحْرَجَ	کا مصدر ہے

مشق (۱):

درج ذیل کلمات میں سے مصادر کو جدا کیجئے؟

قُفْلٌ، کِتَابَةٌ، نَصْرٌ، فَلْسٌ، وُضُوءٌ، جِدَارٌ، فَاسٌ، عِنَبٌ، فَرَحٌ، دَرْسٌ، صَبْرٌ، شُرُوقٌ، ضَرْبٌ، نُزُولٌ

مشق (۲):

درج ذیل کلمات سے ممکنہ کلمات بنائیے؟

اَلْعِلْمُ، اَلدَّرْسُ، اَلْجُلُوسُ، اَلْجَمْعُ، اَلْکِتَابَةُ

مشق (۳):

ان مصادر کے اوزان بتائیے اور بیان کیجئے کہ ان کے یہ اوزان کیوں ہیں؟

نُهُوض، غُسْل، حِدادَة، وُقُوف، کِتَابَة، صُفْرَة، فَصَاحَة، وَلَهٌ، ضَرَبَان، فَهُمٌ

دسواں سبق

ماضی اور مضارع کے صیغوں کی مشق

ماضی

وہ فعل ہے جس کا زمانہ گزر چکا ہو۔

مضارع

وہ فعل ہے جس کا زمانہ حال یا مستقبل ہو۔

ان دو افعال میں سے ہر ایک کے چودہ صیغے ہوتے ہیں۔ چھ غائب کے صیغے، چھ حاضر کے اور دو متکلم کے۔ غائب کے چھ صیغوں میں سے تین مذکر کے اور تین مؤنث کے ہوتے ہیں اور اسی طرح حاضر کے چھ صیغوں میں بھی تین مذکر اور تین مؤنث کے ہوتے ہیں۔ متکلم کے دو صیغوں میں سے ایک واحد متکلم کا اور دوسرا جمع متکلم کا ہوتا ہے۔

ماضی مضارع کے چودہ صیغوں کو اس چارٹ میں ملاحظہ کیجئے۔

	باب نَصَرَ يَنْصُرُ		باب ضَرَبَ يَضْرِبُ		باب مَنَعَ يَمْنَعُ	
	ماضی	مضارع	ماضی	مضارع	ماضی	مضارع
مفرد مذکر غائب	نَصَرَ	يَنْصُرُ	ضَرَبَ	يَضْرِبُ	مَنَعَ	يَمْنَعُ
تثنیہ مذکر غائب	نَصَرَا	يَنْصُرَانِ	ضَرَبَا	يَضْرِبَانِ	مَنَعَا	يَمْنَعَانِ
جمع مذکر غائب	نَصَرُوا	يَنْصُرُوْنَ	ضَرَبُوا	يَضْرِبُوْنَ	مَنَعُوا	يَمْنَعُوْنَ
مفردہ مؤنثہ غائبہ	نَصَرَتْ	تَنْصُرُ	ضَرَبَتْ	تَضْرِبُ	مَنَعَتْ	تَمْنَعُ
تثنیہ مؤنثہ غائبہ	نَصَرَتَا	تَنْصُرَانِ	ضَرَبَتَا	تَضْرِبَانِ	مَنَعَتَا	تَمْنَعَانِ
جمع مؤنثہ غائبہ	نَصَرْنَ	يَنْصُرْنَ	ضَرَبْنَ	يَضْرِبْنَ	مَنَعْنَ	يَمْنَعْنَ
مفرد مذکر حاضر	نَصَرْتَ	تَنْصُرُ	ضَرَبْتَ	تَضْرِبُ	مَنَعْتَ	تَمْنَعُ
تثنیہ مذکر حاضر	نَصَرْتُمَا	تَنْصُرَانِ	ضَرَبْتُمَا	تَضْرِبَانِ	مَنَعْتُمَا	تَمْنَعَانِ
جمع مذکر حاضر	نَصَرْتُمْ	تَنْصُرُوْنَ	ضَرَبْتُمْ	تَضْرِبُوْنَ	مَنَعْتُمْ	تَمْنَعُوْنَ
مفردہ مؤنثہ حاضرہ	نَصَرْتِ	تَنْصُرِيْنَ	ضَرَبْتِ	تَضْرِبِيْنَ	مَنَعْتِ	تَمْنَعِيْنَ
تثنیہ مؤنثہ حاضرہ	نَصَرْتُمَا	تَنْصُرَانِ	ضَرَبْتُمَا	تَضْرِبَانِ	مَنَعْتُمَا	تَمْنَعَانِ
جمع مؤنثہ حاضرہ	نَصَرْتُنَّ	تَنْصُرْنَ	ضَرَبْتُنَّ	تَضْرِبْنَ	مَنَعْتُنَّ	تَمْنَعْنَ
متکلم وحدہ	نَصَرْتُ	اَنْصُرُ	ضَرَبْتُ	اَضْرِبُ	مَنَعْتُ	اَمْنَعُ
متکلم مع الغیر	نَصَرْنَا	نَنْصُرُ	ضَرَبْنَا	نَضْرِبُ	مَنَعْنَا	نَمْنَعُ

	باب عَلِمَ يَعْلَمُ		باب حَسِبَ يَحْسِبُ		باب شَرُفَ يَشْرُفُ	
	ماضی	مضارع	ماضی	مضارع	ماضی	مضارع
مفرد مذکر غائب	عَلِمَ	يَعْلَمُ	حَسِبَ	يَحْسِبُ	شَرُفَ	يَشْرُفُ
تثنیه مذکر غائب	عَلِمَا	يَعْلَمَانِ	حَسِبَا	يَحْسِبَانِ	شَرُفَا	يَشْرُفَانِ
جمع مذکر غائب	عَلِمُوا	يَعْلَمُونَ	حَسِبُوا	يَحْسِبُونَ	شَرُفُوا	يَشْرُفُونَ
مفرده مؤنثه غائبه	عَلِمَتْ	تَعْلَمُ	حَسِبَتْ	تَحْسِبُ	شَرُفَتْ	تَشْرُفُ
تثنیه مؤنثه غائبه	عَلِمَتَا	تَعْلَمَانِ	حَسِبَتَا	تَحْسِبَانِ	شَرُفَتَا	تَشْرُفَانِ
جمع مؤنثه غائبه	عَلِمْنَ	يَعْلَمْنَ	حَسِبْنَ	يَحْسِبْنَ	شَرُفْنَ	يَشْرُفْنَ
مفرد مذکر حاضر	عَلِمْتَ	تَعْلَمُ	حَسِبْتَ	تَحْسِبُ	شَرُفْتَ	تَشْرُفُ
تثنیه مذکر حاضر	عَلِمْتُمَا	تَعْلَمَانِ	حَسِبْتُمَا	تَحْسِبَانِ	شَرُفْتُمَا	تَشْرُفَانِ
جمع مذکر حاضر	عَلِمْتُمْ	تَعْلَمُونَ	حَسِبْتُمْ	تَحْسِبُونَ	شَرُفْتُمْ	تَشْرُفُونَ
مفرده مؤنثه حاضره	عَلِمْتِ	تَعْلَمِينَ	حَسِبْتِ	تَحْسِبِينَ	شَرُفْتِ	تَشْرُفِينَ
تثنیه مؤنثه حاضره	عَلِمْتُمَا	تَعْلَمَانِ	حَسِبْتُمَا	تَحْسِبَانِ	شَرُفْتُمَا	تَشْرُفَانِ
جمع مؤنثه حاضره	عَلِمْتُنَّ	تَعْلَمْنَ	حَسِبْتُنَّ	تَحْسِبْنَ	شَرُفْتُنَّ	تَشْرُفْنَ
متکلم وحده	عَلِمْتُ	اَعْلَمُ	حَسِبْتُ	اَحْسِبُ	شَرُفْتُ	اَشْرُفُ
متکلم مع الغیر	عَلِمْنَا	نَعْلَمُ	حَسِبْنَا	نَحْسِبُ	شَرُفْنَا	نَشْرُفُ

مشق:

ذیل میں دیئے گئے افعال ماضی کی گردانیں کیجئے۔ اور یہ بھی بتائیے کہ ان کے "عین کلمہ" کی حرکت کیا ہے؟

فَرِحَ، رَفَعَ، نَصَحَ، نَفَعَ، فَضُلَ، بَعَثَ، سَمِعَ، كَتَبَ

گیارہواں سبق

فعل مضارع

فعل مضارع کی تعریف:

وہ فعل جو موجودہ یا آئندہ زمانہ پر دلالت کرے اسے فعل مضارع کہتے ہیں مثلاً اگر ہم کہیں "یَنْصُرُ" تو اس کا مطلب ہے کہ "مدد کرتا ہے یا کرے گا" یہ دونوں زمانوں کو شامل ہے، موجودہ زمانہ کو بھی اور آئندہ زمانہ کو بھی۔ لیکن اگر اس کو زمانۂ حال کے ساتھ مخصوص کرنا چاہیں تو مضارع کے شروع میں لام مفتوحہ (لَ) لے آئیں جیسے لَیَنْصُرُ یعنی وہ اس وقت مدد کر رہا ہے اور اگر آئندہ زمانہ کے ساتھ مخصوص کرنا چاہے تو اس سے پہلے "س" یا "سَوْفَ" لگا دیں گے جیسے سَیَنْصُرُ یعنی مستقبل قریب میں وہ مدد کرے گا، سَوْفَ یَنْصُرُ یعنی مستقبل بعید میں وہ مدد کرے گا۔

فعل مضارع بنانے کا طریقہ :

آپ جانتے ہیں کہ فعل مضارع کو فعل ماضی سے بنایا جاتا ہے۔اس کا طریقہ یہ ہے کہ ان چار حرفوں یعنی "ا، ت، ی، ن" میں سے کسی ایک حرف کو فعل ماضی کے شروع میں لاکر اس کے آخری حرف کو "ضمه" دے دیتے ہیں۔ان چار حرفوں کو "حروف مضارع" کہتے ہیں۔

افعال مضارع میں ہر جگہ یہ حروف "مبنی بر فتحه" رہیں گے۔ صرف چار ابواب کے علاوہ یعنی باب افعال،باب تفعیل،باب مفاعلہ اورباب فعللۃ کہ جن کا فعل چار حرفی ہے، ان میں حرف مضارع "مضموم" ہوگا اور آخر سے پہلے والا حرف "مکسور" رہے گا۔

باب افعال	اَفْعَلَ يُفْعِلُ	جیسے	اَحْسَنَ	يُحْسِنُ
باب تفعیل	فَعَّلَ يُفَعِّلُ	جیسے	عَظَّمَ	يُعَظِّمُ
باب مفاعلة	فَاعَلَ يُفَاعِلُ	جیسے	كَاتَبَ	يُكَاتِبُ
باب فعللة	فَعْلَلَ يُفَعْلِلُ	جیسے	دَحْرَجَ	يُدَحْرِجُ

سوالات:

ان سوالات کے جواب دیجئے؟

۱۔ فعل مضارع میں حروف مضارع کن مواقع پر مضموم یا مفتوح ہوتے ہیں؟

۲۔ فعل مضارع کو زمانہ حال سے مخصوص کرنے کا کیا طریقہ ہے؟

۳۔ فعل مضارع کو مستقبل کے ساتھ مخصوص کرنے کا کیا طریقہ ہے؟

۴۔ حروف مضارع کون سے حروف ہیں؟

مشق (۱):

درج ذیل افعال کے مضارع لکھئے۔

اَحْسَنَ، قَدَّمَ، سَافَرَ، اِجْتَهَدَ، تَوَاضَعَ، تَفَقَّدَ، اِنْصَرَفَ، تَرْجَمَ

مشق (۲):

يَحْمِلُ، يَذْهَبُ، يَحْضُرَانِ، يَدْخُلُونَ، يَدْرُسْنَ، تَحْضَرُ، تَدْرُسَانِ، تَدْخُلْنَ، تَذْهَبِينَ، يُدَحْرِجُ، اَحْمِلُ، نَحْمِلُ، تَذْهَبُوْنَ، تَسَافَرَانِ، يَعْظِمُ، تَسْتَخْرِجُوْنَ، يَتَزَلْزَلُ، يُنْصِفُ، يَحْتَرِقُ، يَنْكَسِرُ

مشق (۳):

درج ذیل افعال مضارع کو حال اور مستقبل سے مخصوص کیجئے۔

يَرْكَبُ، يَتَحَرَّكُ، يَسْمَعُ، يَرْتَبُ، يَرْجِعْنَ، يَأْخُذُ، يَعْمَلُ

بارھواں سبق

ضمائر

ضمیر :

اس اسم کو کہتے ہیں جو پہلے سے ذکر شدہ غائب، متکلم یا مخاطب پر دلالت کرے جیسے اَنَا (میں)،اَنْتَ (تم)،ھُوَ (وہ)۔

ضمیر کی قسمیں :

ضمیر کی دو قسمیں ہیں۔

۱۔ ضمیرِ متصِل

۲۔ ضمیرِ منفصِل

۱۔ ضمیرِ متّصل :

جو کلمہ کے شروع میں نہ آئے اور جداگانہ طور پر کوئی معنی نہ دے بلکہ کلمات کے ساتھ آئے۔ جیسے نَصَرْتُ میں (ت)، نَصَرْنَا میں (نا) اور دَرَستُكَ میں (ت اور ك)۔

۲۔ ضمیرِ منفصل :

وہ ضمیر ہے جو مستقل ہو اور جداگانہ طور پر قابل تلفظ ہو۔ جیسے اَنَا، اَنْتَ، هُوَ، هِیَ، اِیَّاكَ (تجھ کو)، اِیَّاهُ (اس کو)۔

فاعلی ضمیریں :

افعال میں فاعلی ضمیریں دو طرح کی ہوتی ہیں۔

۱۔ ضمیر بارز

۲۔ ضمیرِ مستتر

۱۔ ضمیرِ بارز :

وہ ضمیر ہے جو افعال کے آخر میں آئے جیسے......

الف	ماضی کے تثنیہ مذکر ومؤنث غائب میں نَصَرَا، نَصَرَتَا، مضارع کے تثنیہ مذکر و مؤنث غائب و حاضر میں یَنْصُرَانِ، تَنْصُرَانِ اور امر حاضر کے تثنیہ مذکر ومؤنث میں۔
واؤ	ماضی کی جمع مذکر غائب میں نَصَرُوا، مضارع کے جمع مذکر غائب وحاضر میں جیسے یَنْصُرُونَ، تَنْصُرُونَ اور امر حاضر کے جمع مذکر میں جیسے اُنْصُرُوا۔
نون	ماضی کی جمع مؤنث غائب میں نَصَرْنَ، مضارع کے جمع مؤنث غائب و حاضر میں یَنْصُرْنَ اور تَنْصُرْنَ اور امر حاضر کے جمع مؤنث میں اُنْصُرْنَ۔
یاء	مضارع کی واحد مؤنث حاضر میں تَنْصُرِیْنَ اور امر حاضر کی واحد مؤنث میں اُنْصُرِی۔
تَ	ماضی کے واحد مذکر حاضر میں نَصَرْتَ
تُما	ماضی کے تثنیہ مذکر ومؤنث حاضر میں نَصَرْتُمَا
تُم	ماضی کے جمع مذکر میں نَصَرْتُمْ
تِ	ماضی کے واحد مؤنث حاضر میں نَصَرْتِ
تُنَّ	ماضی کے جمع مؤنث حاضر میں نَصَرْتُنَّ
تُ	ماضی کے واحد متکلم میں نَصَرْتُ
نَا	ماضی کے جمع متکلم میں نَصَرْنَا

افعال میں بارز فاعلی ضمیریں

فعل ماضی	
ا	نَصَرَا، نَصَرَتَا
و	نَصَرُوْا
ن	نَصَرْنَ
تَ	نَصَرْتَ
تُمَا	نَصَرْتُمَا
تُمْ	نَصَرْتُمْ
تِ	نَصَرْتِ
تُنَّ	نَصَرْتُنَّ
تُ	نَصَرْتُ
نَا	نَصَرْنَا

فعل مضارع	
ا	يَنْصُرَانِ، تَنْصُرَانِ
و	يَنْصُرُوْنَ، تَنْصُرُوْنَ
ن	يَنْصُرْنَ، تَنْصُرْنَ
ی	تَنْصُرِيْنَ

فعل امر حاضر	
ا	اُنْصُرَا
و	اُنْصُرُوْا
ن	اُنْصُرْنَ
ی	اُنْصُرِی

تیرہواں سبق

ضمائر

۲۔ ضمیرِ مستتر (پوشیدہ):

اب باقی صیغے ملاحظہ کیجئے جن میں فاعلی ضمیریں ہیں اور خود فعل میں پوشیدہ ہیں۔

ضمائر فاعلی مندرجہ ذیل آٹھ صیغوں میں پوشیدہ ہوتی ہیں۔

- فعل ماضی کے نَصَرَ اور نَصَرَتْ میں
- فعل مضارع کے یَنْصُرُ (واحد مذکر غائب)، تَنْصُرُ (واحد مؤنث غائب) اور واحد مذکر غائب کے تَنْصُرُ، اَنْصُرُ اور نَنْصُرُ میں۔
- امر حاضر کے اُنْصُرْ میں۔

ماضی و مضارع کے غائب کے صیغوں کے بعد فاعل کو ظاہر بھی کر سکتے ہیں۔

جیسے نَصَرَ عَلِیٌّ اَلْمَظْلُوْمَ اس کو نَصَرَ اَلْمَظْلُوْمَ بھی کہا جا سکتا ہے۔
یَنْصُرُ عَلِیٌّ اَلْمَظْلُوْمَ اس کو یَنْصُرُ اَلْمَظْلُوْمَ بھی کہا جا سکتا ہے۔

جائز الاستتار ضمیریں یوں ہیں۔

فعل ماضی کے صیغہ نَصَرَ میں ھُوَ، نَصَرَتْ میں ھِیَ

فعل مضارع کے یَنْصُرُ میں ھُوَ، تَنْصُرُ میں ھِیَ

باقی صیغوں میں ضمیر کا پوشیدہ ہونا واجب ہے، ان میں فاعل کو ظاہر نہیں کر سکتے۔
جیسے اَنْصُرُ الْمَظْلُوْمَ اس میں اَنْصُرُ کا فاعل خود متکلم ہے پس اگر متکلم کا نام علی ہو تو یہ کہنا جائز نہیں ہے اَنْصُرُ عَلِیٌّ الْمَظْلُوْمَ۔ اس طرح جو ضمیر پوشیدہ ہو اس کو "واجب الاستتار" کہتے ہیں۔

گذشتہ صیغوں میں واجب الاستتار ضمیریں بھی چار ہیں۔

فعل مضارع : تَنْصُرُ (واحد مذکر حاضر)
اَنْصُرُ (واحد متکلم)
نَنْصُرُ (متکلم مع الغیر)

فعل امر حاضر : اُنْصُرْ

ضمیرِ مستتر

	ضمیر	صیغه	فعل ماضی	فعل مضارع	فعل امر حاضر
جوازی	هُوَ	واحد مذکر غائب	كَتَبَ	يَكْتُبُ	
	هِيَ	واحد مؤنث غائب	كَتَبَتْ	تَكْتُبُ	
وجوبی	اَنْتَ	واحد مذکر حاضر		تَكْتُبُ	اُكْتُبْ
	اَنَا	واحد متکلم		اَكْتُبُ	
	نَحْنُ	متکلم مع الغیر		نَكْتُبُ	

سوالات:

ان سوالوں کے جواب دیجئے۔

۱۔ ضمیر کی تعریف کیجئے اور مثال دیجئے۔

۲۔ ضمیرِ فاعلی کی کتنی قسمیں ہیں۔

۳۔ ضمیر بارز کسے کہتے ہیں؟

۴۔ ضمیرِ مستتر کی تعریف کیجئے۔

۵۔ کن مواقع پر ضمیرِ فاعلی پوشیدہ ہونا واجب اور کن مواقع پر جائز ہے؟

۶۔ ضمیرِ فاعلی کن صیغوں میں مستتر ہوتی ہے اور کن میں ظاہر؟

مشق (۱):

مندرجہ ذیل افعال میں سے ضمیرِ فاعلی کی قسمیں الگ کیجئے؟

اِقْرَاءْ، يَنْهَضُونَ (قیام کرتے ہیں)، جَلَسَ، اِسْتَقْبَلْنَا، ذَهَبَتْ، يَاكُلْنَ، تَدْرُسِيْنَ، رَائَيْتُ، اَعْلَمْتُ (آگاہ کیا)، اُسْجُدُوا، اِجْتَهِدْ، تُسَافِرُ، تَفْهَمْنَ، طَبَخْنَا، اُكْتُبْنَ، اُنْصُرِى، اِضْرِبَا، تَدْرُسُ، اَعْبُدُ، تُؤْلِفَانِ، تَسْهَرِيْنَ، سَمِعَتْ، تَجْتَمِعْنَ، لَعِبْتُمْ، جَمَعْتُنَّ، يَحْمِلُ، صَلَّيْتُمَا، تَرْسِمَانِ

مشق (۲):

درج ذیل فاعلی ضمیریں کسی مناسب فعل کے آخر میں لگائیں۔

تُنَّ، نَا، تُمَا، نَ، وْ، اَ، تَ، تِ، تُمْ، تُ

چودہواں سبق

فعل مضارع کے حالات

کبھی فعل مضارع سے پہلے ایسا کلمہ آتا ہے جو اس کے آخر میں تبدیلی کا باعث بنتا ہے، اس کلمہ کو عامل کہتے ہیں۔

عامل کی قسمیں :

اس عامل کی دو قسمیں ہیں۔

۱۔ عامل نصب ۲۔ عامل جزم

فعل مضارع کی حالتیں :

عامل کے اعتبار سے فعل مضارع کی تین حالتیں ہو گی۔

۱۔ جب فعل مضارع پر کوئی عامل نہ ہو

۲۔ جب فعل مضارع پر عامل نصب ہو

۳۔ جب فعل مضارع، عامل جزم کے ساتھ ہو

پہلی حالت :

جب فعل مضارع پر عامل نصب و جزم نہ ہو یعنی جہاں کہیں بھی فعل مضارع عامل سے خالی ہو وہاں مفرد صیغوں کے لام الفعل پر ضمہ ہو گا جیسے یَنْصُرُ، تَنْصُرُ، اَنْصُرُ، نَنْصُرُ (یہ وہ صیغے ہیں جن میں ضمیرِ بارز نہیں ہے) اور پانچ صیغوں میں لام الفعل پر ضمہ کے بجائے "نون" ہو گا، جس کو "نون اعرابی" یعنی رفع کے بدلے نون کہتے ہیں جیسے یَنْصُرَانِ، تَنْصُرَانِ، یَنْصُرُوْنَ، تَنْصُرُوْنَ، تَنْصُرِیْنَ۔ ان پانچ صیغوں میں نون رفع کے بدلے میں ہیں لیکن جمع مؤنث غائب اور حاضر کے دو صیغوں میں لام الفعل ساکن ہوتا ہے جیسے یَنْصُرْنَ، تَنْصُرْنَ۔

دوسری حالت :

یعنی جب فعل مضارع پر عامل نصب ہو۔ اگر فعل مضارع پر حروف ناصبہ میں سے کوئی حرف آجائے تو واحد کے صیغوں میں فعل کا آخری کلمہ مفتوح ہو جائے گا اور افعال خمسہ کے صیغوں سے نون اعرابی گر جائے گا اور جمع مؤنث کے دونوں صیغوں میں فعل کی آخری حرکت میں کوئی تبدیلی نہیں آئے گی یعنی لَنْ یَکْتُبْنَ و لَنْ تَکْتُبْنَ ہی رہے گا۔

حروف ناصبہ :

اَنْ	لَنْ	کَیْ	اِذَنْ
(کہ)	(ہرگز نہیں)	(تاکہ)	(پھر تو، بلا رین)

مفردات کی مثالیں : لَنْ اَکْتُبَ، لَنْ یَکْتُبَ، لَنْ تَکْتُبَ، لَنْ نَکْتُبَ

افعال خمسہ کی مثالیں : لَنْ یَکْتُبَا، لَنْ تَکْتُبَا، لَنْ یَکْتُبُوا، لَنْ تَکْتُبِی

تیسری حالت :

یعنی فعل مضارع عامل جزم کے ساتھ ہو اگر فعل مضارع پر جزم کے عوامل میں سے کوئی ایک عامل آجائے تو مفردات کے صیغوں سے آخری حرکت یعنی ضمہّ گر جائے گا۔ افعال خمسہ سے نون اعرابی گر جائے گا اور جمع مؤنث کے دونوں صیغوں میں کوئی تبدیلی واقع نہیں ہوگی۔ یعنی لَمْ یَکْتُبْنَ و لَمْ تَکْتُبْنَ ہی رہے گا۔

حروف جازمہ :

لَمْ	لَمَّا	لِ (لام امر)	لاَ (لاءِ نہی)	اِنْ شرطیہ
(نہیں)	(ابھی نہیں)	(ضرور)	(نہ)	(اگر)

مفردات کی مثالیں : لَمْ یَکْتُبْ، لَمْ تَکْتُبْ، لَمْ اَکْتُبْ، لَمْ نَکْتُبْ

لَمَّا یَکْتُبْ، لَمَّا تَکْتُبْ، لَمَّا اَکْتُبْ، لَمَّا نَکْتُبْ

لِیَکْتُبْ، لِتَکْتُبْ، لِاَکْتُبْ، لِنَکْتُبْ

لَایَکْتُبْ، لَاتَکْتُبْ، لَااَکْتُبْ، لَانَکْتُبْ

افعال خمسہ کی مثالیں : لَمْ یَکْتُبَا، لَمْ تَکْتُبَا، لَمْ تَکْتُبُوا، لَمْ تَکْتُبِیْ

نوٹ:

۱۔ اگر فعل مضارع پر جزم کا عامل (لَمْ، لَمَّا) آجائے تو اس کے معنی ماضی کے معنی سے بدل جائیں گے جیسے۔ لَمْ یَنْصُرْ یعنی اس نے مدد نہیں کی، لَمَّا یَنْصُرْ یعنی اس نے ابھی تک مدد نہیں کی۔

۲۔ فعل مضارع کے چھ غائب کے اور دو متکلم کی صیغوں پر جب لام امر آجائے تو جو جازم ہوتا ہے وہ امر کے معنی دیتے ہیں لہذا لِیَنْصُرْ کے معنی ہونگے کہ ضرور وہ مدد کرے، پس امر غائب و متکلم کے آٹھ صیغے اَلنَّصر سے یوں آئیں گے۔

لِیَنْصُر، لِیَنْصُرَا، لِیَنْصُرُوا، لِتَنْصُر، لِتَنْصُرَا، لِیَنْصُرْنَ، لِاَنْصُرْ، لِنَنْصُرْ

خلاصه:

فعل مضارع کے حالات

بغیر عامل کے	عامل کے ساتھ
مرفوع	۱۔ منصوب : اَنْ، لَنْ، کَیْ، اِذَنْ ۲۔ مجزوم : لَمْ، لَمَّا، لاَمِ امر، لاءِ نہی، اِنْ شرطیه

سوالات:

ان سوالوں کے جواب دیجئے :

۱۔ عامل کسے کہتے ہیں؟

۲۔ کن مواقع پر فعل مضارع کے آخری حرف کی حرکت ضمّہ ہوگی؟

۳۔ رفع کے بدلے نون کسے کہتے ہیں؟

۴۔ کن مواقع پر فعل مضارع کا آخری حرف ساکن ہو جاتا ہے؟

۵۔ پانچ صیغوں میں اگر عامل نصب یا جزم ہو تو ان میں کیا تبدیلی ہوگی؟

۶۔ حروف جازمہ کون کون سے ہیں؟

۷۔ حروف ناصبہ کے نام بتائیے۔

مشق (۱):

مندرجہ ذیل افعال کو حروف ناصبہ کے ساتھ لکھئے اور ان کے آخر میں ہونے والی تبدیلیوں کو بھی بیان کیجئے۔

يَكْتُبَانِ، يَجْمَعُونَ، تَأْكُلِيْنَ، أَلْعَبُ، نَذْهَبُ، نَقْرَاءُ، يَسْمَعُ، تَنْصُرَانِ، يَضْرِبْنَ، يَنْظُرْنَ، تُسَافِرُونَ، يُعَاهِدُونَ (معاہدہ کرتے ہیں)۔

مشق (۲):

پہلی مشق میں جو افعال مضارع ہیں انہیں حروف جازمہ میں سے کسی ایک حرف کے ساتھ لکھئے اور ان کے آخر میں ہونے والی تبدیلیوں کو بھی ذکر کیجئے۔

پندرہواں سبق
ہمزہ قطعی اور وصلی

کلمات کے شروع میں واقع ہمزہ کی دو قسمیں ہیں :

۱۔ ہمزہ قطعی ۲۔ ہمزہ وصلی

ہمزہ قطعی :

اس ہمزہ کو کہتے ہیں جس کو اپنے سے پہلے کسی حرف سے ملانے کی صورت میں نہ گرے بلکہ پڑھا جائے جیسے :

۱۔ ان اسماء کا ہمزہ جو اَفْعَلُ کے وزن پر ہیں مثلاً اَکْبَرُ، اَحْمَرُ

۲۔ فعل مضارع کا ہمزہ متکلم جیسے اَنْصُرُ

۳۔ جمع مکسر کا ہمزہ جیسے اَعْمَال، اَثْقَال

۴۔ باب افعال کا ہمزہ (جو تعدیہ کیلئے ہوتا ہے) جیسے اَکْرَمَ، اَکْرِمْ، اِکْرَام

۵۔ تمام وہ ہمزے جو کسی کلمہ کے اصلی حروف میں شمار ہوتے ہوں جیسے اَمْرٌ، اَبٌ

۶۔ ہمزہ استفہام جیسے أ کَتَبْتَ دَرْسَكَ

ہمزہ وصلی :

وہ ہمزہ ہے جو اپنے سے پہلے کسی کلمہ سے متصل ہونے کی صورت میں گر جائے اور اسے نہ پڑھا جائے جیسے :

۱۔ امر حاضر کا ہمزہ باب افعال کے علاوہ مثلاً وَاضْرِبْ، وَانْحَرْ، فَانْفُذُوا، فَاسْتَمِعْ، وَاسْتَغْفِرْ

۲۔ فعل ماضی اور ثلاثی مزیدٌ فیہ (باب افعال کے علاوہ) کے مصادر کا ہمزہ جیسے وَاسْتَكْبَرُوا اِسْتِكْبَاراً، إذا انْبَعَثَ، اِنِ اسْتَطَعْتُمْ، اِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ

۳۔ ال والا ہمزہ جو معرفہ بنانے کیلئے آتا ہے جیسے لَيْلَةُ الْقَدْرِ، وَالرُّوْحِ، و الشَّفْعِ، وَالْوَتْرِ

۴۔ دیگر کلمات کے ہمزات جیسے اِبْن، اِمْرَاَة، اِسْم، اِثْنان، اِثْنَتَان، وَامْرِئٌ

سوالات:

ان سوالات کے جواب دیجئے؟

۱۔ کلمات کے شروع میں ہمزہ کی کتنی قسمیں ہیں؟

۲۔ ہمزہ قطعی کسے کہتے ہیں؟

۳۔ کن موارد میں کلمہ کے شروع کا ہمزہ قطعی ہوتا ہے؟ مثال دیجئے۔

۴۔ کلمات کے شروع میں ہمزہ وصل کہاں کہاں آتا ہے؟ مثال کے ساتھ بیان کیجئے۔

مشق:

مندرجہ ذیل جملوں میں سے ہمزہ وصلی اور ہمزہ قطعی کو الگ الگ کیجئے۔

۱۔ اَتَامُرُونَ النَّاسَ بِالبِرِّ وَ تَنْسَوْنَ اَنْفُسَكُمْ. (سورہ بقرہ، آیت ۴۴)

۲۔ اَنَا اَذْهَبُ اِلىٰ الْمَسْجِدِ فِي الصَّبَاحِ الْبَاكِرِ

۳۔ اُسْتُخْرِجَ الْحَدِيْدُ مِنَ الاَرْضِ فِي قَدِيْمِ الزَّمَانِ

۴۔ اَحْسِنْ اِلىٰ مَنْ اَسَاءَ اِلَيْكَ

۵۔ اَحْرَقْتُ الْخَشَبَةَ فَاحْتَرَقَتْ

۶۔ قُلْتُ له: اُدْرُسْ الْيَوْمَ تَنْجَحْ غَداً

سولھواں سبق

فعل امر حاضر

فعل امر حاضر

فعل امر حاضر میں چھ صیغے ہوتے ہیں، تین مذکر اور تین مؤنث کے، جن کو فعل مضارع حاضر کے چھ صیغوں سے بنایا جاتا ہے۔ طریقہ یہ ہے کہ :

۱۔ شروع سے حرف مضارع کو حذف کر کے آخری حرف کو 'ساکن' کر دیتے ہیں اور جن صیغوں کے آخر میں 'نون اعرابی' ہوا سے گرا دیتے ہیں۔

جیسے فعل مضارع : تُعَلِّمُ، تُعَلِّمَانِ، تُعَلِّمُونَ، تُعَلِّمِيْنَ، تُعَلِّمَانِ، تُعَلِّمْنَ

فعل امر حاضر : عَلِّمْ، عَلِّمَا، عَلِّمُوا، عَلِّمِي، عَلِّمَا، عَلِّمْنَ

۲۔ اگر فاء الفعل ساکن ہو تو مضارع کے 'ت' کی جگہ ہمزہ وصل لگا دیتے ہیں۔

جیسے تَنْصُرُ سے اُنْصُرْ

اگر عین الفعل مضموم ہو تو ہمزہ وصل بھی مضموم ہو گا لیکن اگر مکسور یا مفتوح ہو تو ہمزہ وصل مکسور ہو گا۔ جیسے

تَعْلَمُ	تَكْتُبُ	تَضْرِبُ
سے فعل امر حاضر	سے فعل امر حاضر	سے فعل امر حاضر
اِعْلَمْ	اُكْتُبْ	اِضْرِبْ
اِعْلَمَا	اُكْتُبَا	اِضْرِبَا
اِعْلَمُوا	اُكْتُبُوا	اِضْرِبُوا
اِعْلَمِي	اُكْتُبِي	اِضْرِبِي
اِعْلَمَا	اُكْتُبَا	اِضْرِبَا
اِعْلَمْنَ	اُكْتُبْنَ	اِضْرِبْنَ

امر حاضر کی صورتیں :

پہلی صورت

جس میں امر حاضر کو ہمزہ کی ضرورت نہیں ہو گی۔

الف۔ باب افعال کا امر حاضر جیسے تُكْرِمُ سے اَكْرِمْ (☆)

(☆) تُكْرِمُ اصل میں تُاَكْرِمُ تھا، واحد متکلم کے صیغہ سے ہمزہ کو کسی بنا پر حذف کر دیا گیا پس اسی مناسبت سے باقی تیرہ صیغوں سے بھی حذف کر دیا گیا۔

	باب تفعیل	کاامر حاضر	جیسے	تُحَسِّنُ	سے	حَسِّنْ
	باب مفاعلہ	کاامر حاضر	جیسے	تُكَاتِبُ	سے	كَاتِبْ
ب۔	باب تفاعل	کاامر حاضر	جیسے	تَتَكَاتَبُ	سے	تَكَاتَبْ
	باب تفعّل	کاامر حاضر	جیسے	تَتَصَرَّفُ	سے	تَصَرَّفْ
ج۔	باب فعللة	کاامر حاضر	جیسے	تُدَحْرِجُ	سے	دَحْرِجْ
	باب تفعلل	کاامر حاضر	جیسے	تَتَزَلْزَلُ	سے	تَزَلْزَلْ

دوسری صورت:

جس میں ہمزہ مضموم کی ضرورت ہوگی۔

باب فَعَلَ يَفْعُلُ	کاامر حاضر	جیسے	تَنْصُرُ	سے	اُنْصُرْ
باب فَعُلَ يَفْعُلُ	کاامر حاضر	جیسے	تَشْرُفُ	سے	اُشْرُفْ

تیسری صورت:

جس میں ہمزہ مکسور کی ضرورت ہوگی۔

ثلاثی مجرد، مزیدٌ فیہ اور رباعی مزیدٌ کے تمام ابواب جیسے:

باب فَعَلَ يَفْعِلُ	تَضْرِبُ	سے	اِضْرِبْ
باب فَعَلَ يَفْعَلُ	تَمْنَعُ	سے	اِمْنَعْ
باب افتعال	تَكْتَسِبُ	سے	اِكْتَسِبْ

باب استفعال	تَسْتَخْرِجُ	سے	اِسْتَخْرِجْ
باب افعنلال	تَحْرَنْجِمُ	سے	اِحْرَنْجِمْ
باب انفعال	تَنْكَسِرُ	سے	اِنْكَسِرْ

سوالات:

۱۔ فعل امر حاضر کیسے بنائیں گے؟

۲۔ فعل امر حاضر کا ہمزہ وصل کن جگہوں پر مضموم اور کن جگہوں پر مکسور ہوگا؟

۳۔ کیا تمام افعال کے امر حاضر کے شروع میں آیا ہمزہ وصل کا لایا جانا لازمی ہے؟ وضاحت سے لکھئے۔

۴۔ فعل امر کی تعریف کیجئے۔

مشق (۱):

مندرجہ ذیل افعال میں سے جو ماضی ہیں ان کو مضارع میں اور تمام افعال مضارع کو امر حاضر میں تبدیل کیجئے۔

تَجْمَعُ، تَكْتُبَانِ، تَعَلَّمْتُمْ، تَحْتَرِقِيْنَ، تَصَارَعَا (انہوں نے کشتی کی)، تَدْرُسُ، تَتَوَاضَعُوْنَ، عَظُمْتَ، اِنْقَسَمْتُمَا، تَعْلَمْنَ، تَحْسُنِيْنَ، تَبَاحَثْتُنَّ (تم عورتوں نے بحث کی)، تَصَافَحْتُمَا (ایک دوسرے سے مصافحہ کیا)، تُسَافِرُوْنَ

مشق (۲):

مندرجہ ذیل افعالِ امر کو مضارع میں تبدیل کیجئے؟

تَفَضَّلْ (تشریف رکھیے)، اِجْلِسْ، اِرْکَبْ (سوار ہو جاؤ)، اِشْتَغِلْنَ، اُکْتُبُوا، اِذْهَبَا، اُشْکُرْ، اَرْجِعْ (واپس لوٹائیے)، اِحْمِلْ، اِعْمَلِی، خَافِی، اِفْتَحْ، اِسْتَقْبِلْ

مشق (۳):

نیچے دیئے گئے افعالِ امر کو ماضی اور مضارع میں اس طرح تبدیل کیجئے کہ ان کے صیغے امر کے صیغوں سے مطابقت رکھتے ہوں۔

اِسْتَخْرِجْ، اُکْتُبْنَ، اَسْرِعَا، دَبِّرِی (تدبیر کیجئے)، اِفْتَحُوا، اُدْرُسَا

سترہواں سبق

فعل لازم و متعدّی

فعل لازم

وہ فعل جس کے معنی صرف فاعل پر مکمل ہو جائیں اور اسے مفعول بہ کی ضرورت نہ ہو اسے فعل لازم کہتے ہیں مثلاً جَلَسَ عَلِیٌّ (علی بیٹھا)، قَامَ مُحَمَّدٌ (محمد کھڑا ہوا)، ذَهَبْتُ (میں گیا)، طَارَ الْعُصْفُوْرُ (چڑیا اڑی)۔

فعل متعدی

وہ فعل جس کے معنی فاعل پر پورے نہ ہوں بلکہ مفعول بہ کی بھی ضرورت ہو اسے فعل متعدی کہتے ہیں جیسے اَکَلَ عَلِیٌّ الْخُبْزَ (علی نے روٹی کھائی)، یَقْرَءُ حَمِیْدٌ الدَّرْسَ (حمید سبق پڑھتا ہے)، رَاَیْتُ الْعَالِمَ (میں نے اس عالم کو دیکھا)۔

لازم و متعدی کی پہچان

لازم و متعدی کی پہچان یہ ہے کہ فعل کے اردو ترجمہ سے پہلے 'نے' یا 'نے اور کو' کا اضافہ کرنے سے اگر جملہ صحیح رہے تو اس کو متعدی اور اگر صحیح نہ رہے تو اس کو لازم کہتے ہیں مثلاً ذَھَبَ (وہ گیا)، جس کا واحد متکلم کا صیغہ ذَھَبْتُ (میں گیا) ہے، اگر اس میں 'نے' کا اضافہ کریں مثلاً میں نے گیا تو جملہ صحیح نہیں ہوگا پس یہ فعل لازم ہے لیکن قَرَءَ (اس نے پڑھا) جس کا واحد متکلم کا صیغہ قَرَائْتُ (میں نے پڑھا)، اس میں 'نے' کے ہوتے ہوئے جملہ صحیح ہے پس یہ فعل متعدی ہے۔ اسی طرح قَتَلْتُ بَکْرًا (میں نے بکر کو قتل کیا) اس مثال میں 'نے' اور 'کو' کے ہوتے ہوئے جملہ صحیح ہے۔

فعل لازم و متعدی بنانے کا طریقہ

فعل لازم کو نیچے دیئے گئے تین میں سے کسی ایک طریقہ سے متعدی بناتے ہیں۔

۱۔ ثلاثی مجرد کے فعل لازم کو باب افعال میں تبدیل کر دیں مثلاً کَرُمَ (وہ محترم ہوا) سے اَکْرَمَ زیدٌ فَاضِلاً (زید نے فاضل کا احترام کیا)، جَلَسَ (وہ بیٹھا) سے اَجْلَسَ عَلِیٌّ اَبَاہ' (علی نے اپنے باپ کو بٹھایا)، شَبِعَ (وہ سیر ہوا) سے اَشْبَعَ عَلِیٌّ زَیْدًا (علی نے زید کو سیر کیا)۔ یہ طریقہ استعمال کرنے سے کَرُمَ، جَلَسَ اور شَبِعَ فعل لازم سے متعدی میں تبدیل ہو گئے ہیں۔

۲۔ ثلاثی مجرد کے فعل لازم کو باب تفعیل میں لے جائیں جیسے عَظُمَ (وہ قابل تعظیم ہوا) سے عَظَّمَ عَلِیٌّ اَبَاہ' (علی نے اپنے باپ کی تعظیم کی)، حَسُنَ (وہ نیک ہوا) سے حَسَّنَ عَلِیٌّ نَفْسَہ' (علی نے خود کو نیک بنالیا)۔

۳۔ فعل لازم کو بعض حروف جر کے ذریعے متعدی بناتے ہیں۔

وہ حروف یہ ہیں۔ باء، ل، مِنْ، فِی، عَنْ، عَلٰی

مثلاً ذَھَبَ عَلِیٌّ بِوَلْدِہٖ اِلَی الْمَدْرَسَۃِ (علی اپنے فرزند کو مدرسہ لے گیا)

رَغِبْتُ فِی الْکِتَابِ (مجھے کتاب سے دلچسپی ہوگئی)

سَلَّمْتُ عَلٰی وَالِدِی (میں نے اپنے باپ کو سلام کیا)

تَمَسَّكْ بِالْفَضِیْلَۃِ (اچھا کردار اپنالو)

اَعْرِضْ عَنِ الرَّذِیْلَۃِ (پلیدی سے دوری اختیار کرو)

سوالات:

نیچے دیئے گئے سوالوں کے جواب لکھئے۔

ا۔ فعل متعدی کسے کہتے ہیں؟

۲۔ فعل لازم کسے کہتے ہیں؟

۳۔ فعل لازم کو کیسے متعدی بناتے ہیں؟

۴۔ فعل لازم اور متعدی کی پہچان بتائیے۔

مشق (۱):

مندرجہ ذیل افعال میں لازم اور متعدی کو الگ کیجئے؟

بَعَثَ (اس نے بھیجا)، ذَکَرَ، فَرِحَ (وہ خوش ہوا)، عَمِلَ، اَخْبَرُوا (انہوں نے خبر دی)، سَمِعُوا، هنّاءَ (انہوں نے مبارک باد دی)، عَلِمَ، اِسْتَخْدَمَ، دَخَلَ، اِجْتَمَعَ، جَهَلَ، قَرُبَ، طَلَعَتْ، اَصْلَحَ (اس نے اصلاح کی)، دَرَسَ، اِسْتَخْرَجَ، تَعَلَّمَ (اس نے سیکھا)، جَلَسَ، عَظَّمَ (اس نے تعظیم کی، اس نے بڑا سمجھا)، زَرَعَ، اِسْتَمَعَ، قَطَعَ (اس نے کاٹا)۔

مشق (۲):

مندرجہ ذیل افعال لازم کو متعدی بنایئے؟

بَرَدَ، نَبَتَ (وہ اگا)، وَقَفَ، مَرِضَ (بیمار ہوا)، خَرَجَ، شَبِعَ (وہ سیر ہوا)، کَفَرَ، بَعُدَ (وہ دور ہوا)، ظَهَرَ، نَزَلَ (وہ نیچے اترا)، ضَحِكَ، زَهَدَ (وہ پرہیزکار ہوا)، ذَهَبْتُ، صَعَدَ (وہ چڑھا)، فَضُلَ، فَزِعَ (وہ گھبرایا)، قَعَدَ، فَلَحَ، کَمُلَ، صَدَقَ، کَذَبَ، حقُرَ، صَلُحَ، شَرُفَ

اٹھارواں سبق

فعل معروف اور فعل مجہول

فعل معروف

اس فعل کو کہتے ہیں جس کا فاعل مذکور ہو، اس کو 'مبنی للفاعل اور مبنی للمعلوم' بھی کہتے ہیں جیسے شَرِبَ عَلِیٌّ الْمَاءَ، کَتَبَ عَلِیٌّ الرِّسَالَةَ۔

فعل مجہول

اس فعل کو کہتے ہیں جس کے فاعل کو ذکر نہ کیا گیا ہو بلکہ مفعول بہ کو اس کے فاعل کی جگہ ذکر کیا گیا ہو۔ اس فعل کو 'مبنی للمفعول' کہتے ہیں اور جو مفعول فاعل کی جگہ لایا گیا ہے اسے 'نائب فاعل' کہتے ہیں جیسے شُرِبَ الشَّای، کُتِبَتِ الرِّسَالةِ۔

فعل مجہول بنانے کا طریقہ

ا۔ ماضی سے

ماضی کے فعل معروف کے آخری حرف سے پہلے والے کو (ما قبل آخر) مکسور کر کے اس سے پہلے تمام متحرک حروف کو ضمہ دے دیں گے۔ جیسے

نَصَرَ سے نُصِرَ ، اَحْسَنَ سے اُحْسِنَ

عَظَّمَ سے عُظِّمَ ، اِحْتَرَمَ سے اُحْتُرِمَ

زَلْزَلَ سے زُلْزِلَ ، اِسْتَخْرَجَ سے اُسْتُخْرِجَ

۲۔ مضارع سے

فعل مضارع معروف کے آخر سے پہلے والے حرف (ما قبل آخر) کو فتحہ دیکر حرف مضارع کو ضمہ دے دیں گے۔ جیسے

يَضْرِبُ سے يُضْرَبُ ، يَنْصُرُ سے يُنْصَرُ

يَحْسِنُ سے يُحْسَنُ ، يَعْلَمُ سے يُعْلَمُ

يَعْظِمُ سے يُعْظَمُ ، يُدَحْرِجُ سے يُدَحْرَجُ

يَسْتَخْرِجُ سے يُسْتَخْرَجُ

۲۔ فعل امر حاضر سے

امر حاضر کو مجہول بنانے کیلئے مضارع حاضر مجہول سے پہلے لام امر لے آتے ہیں۔

مثلاً اُنْصُرْ سے لِتُنْصَرْ، لِتُنْصَرَا، لِتُنْصَرُوا، لِتُنْصَرِی، لِتُنْصَرَا، لِتُنْصَرْنَ۔

نوٹ:

۔ فعل لازم مجہول نہیں بن سکتا مگر یہ کہ اس کو متعدی بنا کر مجہول بنایا جائے۔

۔ باب مفاعلہ اور تفاعل کے ماضی میں 'الف' کو 'واؤ' سے بدل دیا جاتا ہے جیسے حَارَبَ سے حُوْرِبَ اور تَعَاهَدَ سے تُعُوْهِدَ فعل مجہول ہوگا۔

۔ فعل معروف کی طرح فعل مجہول کی بھی گردان ہوتی ہے۔

سوالات:

۱۔ فعل متعدی کی تعریف بتائیے۔

۲۔ فعل مجہول کو 'مبنی للمفعول' کہتے ہیں، مثالوں کے ساتھ اس عبارت کی وضاحت کیجئے۔

۳۔ ماضی، مضارع اور امر حاضر میں مجہول بنانے کا طریقہ کیا ہے مثالیں دیکر تشریح کیجئے۔

مشق (۱):

مندرجہ ذیل افعال معروف کو مجہول میں تبدیل کیجئے؟

اَخْبَرَ، اَخَذُوا (انہوں نے لیا)، حَرَثُوا (انہوں نے ہل چلایا)، زَرَعَ (کھیتی کی)، یَحْصُدُ، یَجْمَعُوْنَ، اِمْتَحَنَ (آزمائش کی)، یَرْکَبُ، عَرَفَ، ذَبَحَ (ذبح کیا)، بَشَّرَ (خوشخبری دی)، حَمِدَ (تعریف کی)، شَکَرَ (قدردانی کی)، یُعَاشِرُ (معاشرت کرتا ہے)، کَرِهَ (نفرت کی)، صَالَحَ، اَنْصُرُ، اِذْهَبْ بِهٖ، تَعَلَّمَ، قَاتَلَ

مشق (۲):

نَصَرَ اور سَمِعَ کو مجہول میں تبدیل کر کے ماضی، مضارع اور امر حاضر کی مکمل گردان کیجئے۔

مشق (۳):

نیچے دیئے گئے افعال مجہول سے معروف بنائیے۔

ذُبِحَ، یُوْخَذُ، اُکْرِمَ، اُمْتُحِنَ، یُعَاقَبُ، یُسَاعَدُ، یُقْطَفُ (چنا جاتا ہے)، هُاُبِیَتْ، یُضْرَبُ، اُسْتُخْرِجَ، اُسْتُمِعَ، یُقْطَعُ، یُوْمَرُ، لِتُنْصَرْ، لِتُعَلَّمْ

انیسواں سبق

نون تاکید

نون تاکید

وہ نون جو ایسے فعلوں کے آخر میں آئے جو مستقبل کے معنی دیتے ہیں اسے 'نون تاکید' کہتے ہیں۔ اس کا کام فعل کے معنی کو حتمی اور قطعی بنانا ہے جیسے فعل امر اور وہ فعل مضارع جو مستقبل کے معنی دے۔ مثلاً اُكْتُبْ، لِتَكْتُبْ، هَلْ تَكْتُبْ

نون تاکید دو طرح ہوتی ہے۔

۱۔ نون تاکید ثقیلہ   ۲۔ نون تاکید خفیفہ

نون تاکید ثقیلہ

جس پر تشدید ہوتی ہے اور اسی وجہ سے اس کو 'ثقیلہ' کہتے ہیں۔

نون تاکید خفیفہ

یہ ایک نون ہے اسی وجہ سے اسے 'خفیفہ' کہا جاتا ہے۔

نون تاکید ثقیلہ اور خفیفہ کا فرق

۱۔ نون تاکید ثقیلہ، مذکورہ افعال کے تمام صیغوں کے ساتھ آتی ہے لیکن خفیفہ تثنیہ اور جمع مؤنث کے صیغوں کے ساتھ نہیں آتی۔

۲۔ نون تاکید ثقیلہ، تثنیہ اور جمع مؤنث کے علاوہ دوسرے تمام صیغوں میں مفتوح ہوتی ہے جبکہ تثنیہ اور جمع مؤنث کے صیغوں میں مکسور ہوتی ہے لیکن نون خفیفہ ہمیشہ ساکن رہتی ہے۔

۳۔ نون تاکید خفیفہ، ایک بار تاکید (یعنی ضرور) پر دلالت کرتی ہے لیکن 'نون ثقیلہ' مکرر تاکید (یعنی ضرور بالضرور) کا معنی دیتی ہے۔

نوٹ: نون تاکید کا مذکور معنی فعل مثبت میں صحیح ہے جبکہ فعل منفی میں 'ہر گز' کا معنی دیتا ہے جیسے لَاتَکْذِبَنَّ یعنی ہر گز جھوٹ نہ بولو۔

نون تاکید جب فعل امر کے صیغہ واحد کے ساتھ ملحق ہوں تو فعل امر کا آخری حرف مفتوح ہو جائے جیسے اِضْرِبْ سے اِضْرِبَنَّ یا اِضْرِبَنْ ہو جائے گا اور جب امر کے صیغہ جمع مذکر کے ساتھ ملحق ہو تو جمع کی 'واؤ' گر جائے گی جیسے اِضْرِبُوا سے اِضْرِبُنَّ یا اِضْرِبُنْ ہو جائے گا۔ اسی طرح واحد مؤنث حاضر کے صیغہ سے 'ی' ساقط ہو جائے گی جیسے اِضْرِبِی سے اِضْرِبِنَّ یا اِضْرِبِنْ ہو جائے گا۔ جب نون تاکید ثقیلہ

امر کے جمع مؤنث کے ساتھ ملحق ہو گی تو تین نون اکھٹی ہو جائیں گی لہذا نون جمع اور نون تاکید کے درمیان ایک الف بڑھا دیتے ہیں۔ جس کو الف فارقہ کہا جاتا ہے جیسے اِضْرِبْنَ، اِضْرِبْنَانِّ ہو جائے گا۔

فعل اِعْلَمْ جس کے معنیٰ 'جان لو' ہیں۔ اس کے ساتھ جب نون تاکید ثقیلہ اور خفیفہ آئیں گی تو اس کی گردان یوں ہو گی۔

	مفرد مذکر حاضر	تثنیہ مذکر حاضر	جمع مذکر حاضر	مفردہ مونثہ حاضرہ	تثنیہ مونثہ حاضرہ	جمع مونثہ حاضرہ
ثقیلہ	اِعْلَمَنَّ	اِعْلَمَانِّ	اِعْلَمُنَّ	اِعْلَمِنَّ	اِعْلَمَانِّ	اِعْلَمْنَانِّ
خفیفہ	اِعْلَمَنْ		اِعْلَمُنْ	اِعْلَمِنْ		

لَاتَكْذِبْ یعنی جھوٹ مت بولو، اس کے ساتھ نون تاکید ثقیلہ اور خفیفہ کی گردان اس طرح ہو گی۔

ثقیلہ	لَاتَكْذِبَنَّ	لَاتَكْذِبَانِّ	لَاتَكْذِبُنَّ	لَاتَكْذِبِنَّ	لَاتَكْذِبَانِّ	لَاتَكْذِبْنَانِّ
خفیفہ	لَاتَكْذِبَنْ		لَاتَكْذِبُنْ	لَاتَكْذِبِنْ		

فعل هَلْ تَعْلَمُ (کیا تم جانتے ہو؟) کے ساتھ نون تاکید ثقیلہ اور خفیفہ کا اضافہ ہو جانے کے بعد اس کی گردان یوں ہو گی۔

ثقیلہ	هَلْ تَعْلَمَنَّ	هَلْ تَعْلَمَانِّ	هَلْ تَعْلَمُنَّ	هَلْ تَعْلَمِنَّ	هَلْ تَعْلَمَانِّ	هَلْ تَعْلَمْنَانِّ
خفیفہ	هَلْ تَعْلَمَنْ		هَلْ تَعْلَمُنْ	هَلْ تَعْلَمِنْ		

نوٹ: فعل ماضی کے صیغوں کے آخر میں نون تاکید ہرگز نہیں آتا۔

سوالات:

۱۔ نون تاکید ثقیلہ اور خفیفہ کی تعریف کیجئے۔

۲۔ نون تاکید ثقیلہ اور خفیفہ کے درمیان تمام فرق لکھئے۔

۳۔ الف فارقہ کسے کہتے ہیں؟

۴۔ نون تاکید خفیفہ اگر فعل کے صیغہ واحد کے ساتھ ملحق ہو تو فعل کے آخری حرف پر کیا حرکت ہوگی؟

۵۔ اگر فعل کے جمع مذکر کے صیغہ کے ساتھ آئے تو فعل کے آخری حرف کی حرکت کیا ہوگی؟

۶۔ اگر فعل کے واحد مؤنث حاضر کے صیغہ کے ساتھ آئے تو اس کے آخری حرف کی حرکت کا کیا بنے گا؟

۷۔ نون تاکید کن افعال کے آخر میں آتی ہے؟

مشق (۱):

مندرجہ ذیل افعال کی نون تاکید ثقیلہ کے ساتھ گردانیں کیجئے۔

اِلْعَبْ، لَاتَضْرِبْ، هَلْ يَكْتُبُ، لَايَذْهَبُ، اِجْمَعُوا، اُدْرُسِی

مشق (۲):

نیچے دیئے گئے افعال کی نون تاکید خفیفہ کے ساتھ گردان کیجئے۔

اِذْهَبْ، اُكْتُبْنَ، اِسْمَعْ، لَاتَضْرِبُوا، هَلْ تَضْرِبِيْنَ، هَلْ تَعْلَمُوْنَ، اُكْتُبْ، اِجْمَعْ، اِجْمَعِی، لَاتُسَافِرُ، هَلْ تَكْتُبَانِ

بیسواں سبق

مذکر اور مؤنث

جنس کے لحاظ سے اسم کی دو قسمیں ہیں۔

مؤنث		مذکر	
دَجَاجَةٌ (مرغی)	اِمْرَاَةٌ (عورت)	دِيْكٌ (مرغا)	رَجُلٌ (مرد)

مذکر

وہ اسم ہے جو جنس نر پر دلالت کرے جیسے رَجُلٌ (مرد)، دِيْكٌ (مرغا)

مؤنث

وہ اسم ہے جو جنس مادہ پر دلالت کرے جیسے اِمْرَاَةٌ (عورت)، دَجَاجَةٌ (مرغی)

مؤنث اسماء کے آخر میں مندرجہ ذیل تین علامتوں میں سے اکثر کوئی ایک علامت ہوتی ہے بشرطیکہ وہ علامت کلمہ کا اصلی حرف نہ ہو۔

۱۔ تائے مربوطہ جسے گول (ۃ) کی شکل میں اسم کے آخر میں لکھا جاتا ہے جیسے عَاتِکَۃ، بَقَرَۃ

۲۔ الف ممدودۃ یعنی وہ الف جس کے بعد ہمزہ (ء) ہو جیسے زَھْرَاء، صَحْرَاء

اگر الف ممدودۃ کا ہمزہ کلمہ کا اصلی حصہّ ہو تو وہ مؤنث کی علامت نہیں ہوگا جیسے اِنْشَاء، بَنَّاء

۳۔ الف مقصورہ جیسے لَیْلیٰ، عُلْیَا

اگر الف مقصورہ کلمہ کا اصلی حرف ہو تو علامات تانیث میں اس کو شمار نہیں کیا جائے گا جیسے مُصْطَفیٰ، فَتٰی

مذکر حقیقی

اس اسم کو کہتے ہیں جو انسان وحیوان کی جنس نر کیلئے مخصوص ہو جیسے وَلَدٌ (لڑکا)، ثَوْرٌ (بیل)۔

مذکر مجازی

وہ اسم جو مذکر حقیقی تو نہیں ہوتا مگر مذکر کے حکم میں شامل ہوتا ہے جیسے بَابٌ (دروازہ)، لَیْلٌ (رات)۔

مؤنث حقیقی

ایسا اسم جو انسان اور حیوان کی مادہ جنس پر دلالت کرے جیسے اِمْرَاۃٌ (عورت)، نَاقَۃٌ (اونٹنی)۔

مؤنث مجازی

وہ اسم جو مؤنث حقیقی نہ ہو مگر مؤنث کا حکم اس پر آتا ہو جیسے شَمْسٌ (سورج)، یَدٌ (ہاتھ)۔

مؤنث لفظی

ایسا اسم جس کے آخر میں علامات تانیث میں سے کوئی علامت ملحق ہو چاہے وہ مؤنث پر دلالت کرے جیسے شَجَرَۃٌ، حَمْرَاء، حُبْلٰی یا مذکر پر دلالت کرے جیسے طَلْحَۃٌ، حَمْزَۃٌ، زَکَرِیَّاء

مؤنث معنوی

وہ اسم جس کے آخر میں علامات تانیث میں سے کوئی علامت نہ ہو جیسے زَیْنَبٌ، اَرْضٌ

حقیقی		مجازی		لفظی		معنوی	
مذکر	مؤنث	مذکر	مؤنث	مذکر	مؤنث	مذکر	مؤنث
رِجَالٌ، دِیْكٌ	عَاتِكَةٌ، بَقَرَةٌ	جِدَارٌ، كِتَابٌ	دَارٌ، شَمْسٌ		ثَمَرَةٌ، مُعَاوِیَةٌ		زَیْنَبٌ، نَارٌ

مشق (۱):

اسمائے ذیل میں سے مذکر اور مؤنث بتایئے اور ان کی نوع مشخص کیجئے۔

سَعِیْدٌ، مَرْیَمُ، یَدٌ، بَیْتٌ، سُوْقٌ، كُبْرٰی، شَارِعٌ، حَدِیْقَةٌ، وَلَدٌ، تِلْمِیْذٌ، طَعَامٌ، مَدِیْنَةٌ، دَفْتَرٌ، وَالِدَةٌ، مَكْتَبَةٌ

مشق (۲):

مندرجہ ذیل اسماء میں سے مؤنث جدا کریں۔

اِبْتِدَاء، حُسْنَاء، دُنْیَا، فَتٰی، مُوْسٰی، ذِكْرٰی، تُفَاحَة، عَطْشٰی، خَرْسَاء، عِشَاء، اِعْطَاء، اَعْمٰی، غِنٰی

اکیسواں سبق

واحد، تثنیہ، جمع

واحد

ایسا اسم جو ایک فرد یا چیز دلالت کرے جیسے جَبَلٌ (ایک پہاڑ)، اَلْعُصْفُوْرُ (چڑیا)۔

تثنیہ

وہ اسم جو دو اشخاص یا چیزوں پر دلالت کرے جیسے طِفْلَانِ (دو بچے)، اَلْکِتَابَانِ (دو کتابیں)۔

تثنیہ بنانے کا طریقہ

اسم مفرد کے آخر میں الف اور نون مکسور (انِ) یا ی (یاء) اور نون مکسورہ (ینِ) بڑھا دیں گے اور یاء (ی) سے پہلے والا حرف ہمیشہ مفتوح رہے گا جیسے......

واحد	تثنیہ
رَجُلٌ	رَجُلاَنِ، رَجُلَيْنِ
بَابٌ	بَابَانِ، بَابَيْنِ
عَيْنٌ	عَيْنَانِ، عَيْنَيْنِ

جمع

وہ اسم جو دو سے زیادہ اشخاص یا اشیاء پر دلالت کرے مانند رِجَال ، مَدَارِس

جمع کی قسمیں

۱۔ جمع معنوی ۲۔ جمع لفظی

جمع معنوی

وہ جمع ہے جس کا واحد اسی کلمہ سے نہ ہو اور واحد کی شکل میں ہونے کے باوجود اس میں جمع کے معنی پائے جاتے ہوں اسے "اسم جمع" بھی کہتے ہیں جیسے قَوْمٌ، عَشِيْرَةٌ، قَبِيْلَةٌ، عَسْكَرٌ، جَيْشٌ

جمع لفظی

اس جمع کو کہتے ہیں جس کا واحد اسی کلمہ سے ہو جیسے رِجَالٌ کا واحد رَجُلٌ اور صَادِقُوْنَ کا واحد صَادِقٌ ہے۔

جمع لفظی کی قسمیں

۱۔ جمع سالم ۲۔ جمع مکسر

جمع سالم

اس جمع کو کہتے ہیں جس میں واحد کا ڈھانچہ بر قرار اور سالم ہو جیسے نَاصِرُونَ، مُسلِمُونَ، نَاصِراتٌ، مُسلِمَاتٌ

۱۔ جمع سالم کی قسمیں

الف۔ جمع سالم مذکر ب۔ جمع سالم مؤنث

الف۔ جمع سالم مذکر

وہ جمع ہے جس کے آخر میں (ون) یا(ین) کا اضافہ کرتے ہیں جیسے مُعَلِّمٌ کی جمع مُعَلِّمُوْنَ یامُعَلِّمِیْنَ (دو سے زیادہ استاد) ہو گی۔ یہ جمع بطور خاص مردوں کے اسماء یا صفات کیلئے ہے۔

ب۔ جمع سالم مؤنث

اس جمع کو کہتے ہیں جس کے واحد کے آخر میں (ات) کا اضافہ کر کے اسے جمع بنایا جاتا ہے۔ اس جمع کا تعلق مؤنث کے اسماء و صفات اور ہر اس مصدر سے ہے جس کے حروف تین سے زیادہ ہوں جیسے مُعَلِّمَاتٌ (دو سے زیادہ استانیاں)، مَریَمَاتٌ (دو

سے زیادہ مریم)، اِمْتِحَانَاتٌ (دو سے زیادہ امتحان)۔

جمع مکسر

وہ جمع ہے جس میں مفرد کا ڈھانچہ بر قرار نہ رہے اور اس کے حرفوں کی ترتیب اور ہیئت بدل جائے جیسے رَجُلٌ سے رِجَالٌ، فَرَسٌ سے اَفْرَاسٌ اور بَیْتٌ سے بُیُوْتٌ

جمع مکسر کے بیشمار اوزان ہیں جن کا کوئی خاص قاعدہ نہیں ہے۔ ان میں سے بعض کا وزن مندرجہ ذیل جدول میں پائے جانے والے کلمات ہیں۔

جمع	مفرد	جمع	مفرد	جمع	مفرد
اَشْخَاصٌ	شَخْصٌ	اُمَنَاء	اَمِینٌ	اَدْوِیَةٌ	دَوَاءٌ
هَدَایَا	هَدِیَّةٌ	اَفْکَارٌ	فِکْرٌ	فُقَهَاءٌ	فَقِیهٌ
اَزْمِنَة	زَمَانٌ	زَوَایَا	زَاوِیَةٌ	اَجْزَاء	جُزْء
رُقَبَاء	رَقِیب	حَقَائِق	حَقِیقَة	قَضَایَا	قَضِیَّةٌ
اَشْجَارٌ	شَجَر	اُدَبَاء	اَدِیب	فَضَائِل	فَضِیْلَة
مَزَایَا	مَزِیَّة	آثَار	اَثَر	مَزَارِع	مَزْرَعَة
ذَخَائِر	ذَخِیرَة	بَلَایَا	بَلِیَّة	اُمُور	اَمْرٌ
مَدَارِس	مَدْرَسَة	جَزَائِر	جَزِیْرَة	تَلَامِیْذ	تِلْمِیذ
دُرُوس	دَرْس	مَقَاصِد	مَقْصَد	عَلَائِم	عَلَامَة

جمع	مفرد	جمع	مفرد	جمع	مفرد
تَعَالیم	تعْلیم	عُلُوم	عِلم	مَعَابد	مَعْبَد
اَراضی	اَرْض	تواریخ	تاریخ	عُقُول	عَقْل
مَجَالِس	مَجْلِس	اَهَالی	اَهْل	تَفَاسِیر	تفْسِیر
صُفُوف	صَفّ	نوابِغ	نَابِغَة	صَحَارِی	صَحْرَاء
تَدَابیر	تَدْبیر	حِکَم	حِکْمَة	حَوَادِث	حَادِثہ
دَعَاوی	دَعْوٰی	رَیَاحِین	رَیْحَان	فِتَن	فِتْنَه
فَوَائِد	فَائِدة	فَتَاوٰی	فَتوٰی	عَنَاوِین	عُنْوَان
نُظَّار	ناظر	تُجّار	تاجر	شُعَرَاء	شاعر
فِرَقٌ	فِرْقَة	ضَوَابِط	ضَابِطَة	اَوْلِیَاء	وَلی
سَلَاطِین	سُلْطَان	مِلَل	مِلَّة	رَوَابِط	رَابِطة
اَقْرِبَاء	قَرِیْب	قَوَانِین	قَانُون	عِلَلٌ	عِلَّة
اَبْنِیة	بِنَاء	اَغْنِیاء	غَنِی	دَوَاوِین	دیوان
حُکَّام	حَاکِم	اَغذِیة	غِذَاء	اَصْدِقَاء	صَدِیق
اَکَابِر	کَبِیر	عُمَّال	عَامِل	اَلْسِنة	لِسَان
انبیاء	نَبِی	مَفَاهِیم	مَفْهُوم	حُضَّار	حَاضِر
فَلَاسِفَة	فَیْلَسُوف	وَرَثَة	وَارِث	قُضَاة	قَاضِی

سوالات:

مندرجہ ذیل سوالات کے جواب دیجئے :

۱۔ آیا تمام مفرد اسماء کو جمع مذکر سالم میں تبدیل کیا جاسکتا ہے۔

۲۔ جمع سالم مذکر کی تعریف بیان کیجئے ؟

۳۔ آیا جمع مکسر کا کوئی خاص قاعدہ ہے ؟

۴۔ جمع سالم مؤنث بنانے کا قاعدہ لکھئے۔

مشق (۱):

مندرجہ ذیل واحد کلمات سے تثنیہ بنائیے۔

عَالِمٌ، صَادِقٌ، مُجْتَهِدٌ، مَكْتُوبٌ، عَلِي، صَائِم، طاهِر، جامِع، مُسْتَخْرَج، قائِم، فائِز، كاتِب، مُعْتَدِل، مَحْكُوم، عَادِل، غَافِر

مشق (۲):

مشق (۱) میں دیئے گئے کلمات سے جمع مذکر سالم بنائیے۔

مشق (۳):

مندرجہ ذیل اسماء جمع مکسر میں تبدیل کیجئے۔

شَاعِر، دَرْس، فَاضِل، رَجُل، أُستَاذ، وَرَقة، سَنَد، كِتَاب، دَفْتَر، صَوْت، وَجْه، اَبْ، سَفِير، وَزِير، طَبِيب، بُستَان، حَديقة، مَدْرَسَة، ضَابِطة، رأى

مشق (۴):

الف۔ درج ذیل جمع کے واحد بنائیے۔

اُصُول، طَالِبات، رِجَال، بُیُوت، اَصْوَات، قَوَاعِد، مُعَلِّمُون، عَالِمین، نِکَات، زَارِعُون، عَالِمات، مَعَادِن، قِصَص، فَوَائِد، مَعَابِد، کَسَبَة، فُضَلَاء، مَوارِد

ب۔ درج ذیل اسماء کے واحد بتائیے۔

مُعَلِّمَان، صَفَّین، اُذُنَان، سَاعَتَین، دَفْتَرَان، حَاجِبَین، مِسْطَرَتَان، مُؤمِنَتَان، قُرَانَان، لَوْحَتَان، رُکْبَتَیْن، فَمَان، ضَابِطَتَان، عُنْوانَان

مشق (۵):

درج ذیل جمع کی قسمیں مشخص کیجئے۔

قُضَاة، سَلَاطِین، اُصُول، طَالِبَات، رِجَال، بُیُوت، اَصْوَات، مَسَاکِین، قَوَانِین، عَالِمین، زَارِعُون، عَالِمات، مَعَادِن، کَسَبَة، فُضَلَاء، مَوَارِد، رَیاحِین، فَوائِد، مَعَابِد، اَبْیَات، فُضَلاء

بائیسواں سبق

اسم فاعل

پہلے بتایا جاچکا ہے کہ تمام مشتقات، مصدر سے بنتے ہیں اور مشتقات کی دو قسمیں ہوتی ہیں۔ اسماء اور افعال

اسماء

اسم فاعل، اسم مفعول، صفت مشبہ، صیغہ مبالغہ، اسم آلہ، اسم زمان و مکان، اسم تفضیل، اسم مصغر، مصدر میمی اور مزیدٌ فیہ کے مصادر کا شمار اسماء میں ہوتا ہے۔

افعال

افعال میں فعل ماضی، مضارع اور فعل امر شامل ہیں۔ گذشتہ درسوں میں ان کی خصوصیات بیان ہو چکی ہیں۔

اسم فاعل

وہ اسم مشتق ہے جو اس شخص یا چیز پر دلالت کرے جس سے فعل سرزد ہوا ہو مانند کَاتِب یعنی وہ شخص جو لکھنے کا کام کرتا ہے یا لکھنا اس کی عارضی صفت ہے۔

اسم فاعل بنانے کا طریقہ

اسم فاعل ثلاثی مجرد سے فَاعِلٌ کے وزن پر آتا ہے یعنی فاء الفعل کے بعد الف کا اضافہ اور عین الفعل کو کسرہ دینے سے فَاعِلٌ بن جاتا ہے۔

جیسے نَصَرَ سے نَاصِرٌ، مَنَعَ سے مَانِعٌ، مَدَحَ سے مَادِحٌ، سَمِعَ سے سَامِعٌ بن جائے گا۔ ہر اسم فاعل کے چھ صیغے ہوتے ہیں۔ تین مفرد، تثنیہ اور جمع مذکر کے اور تین مفرد، تثنیہ اور جمع مونث کے۔

اسم فاعل کی گردان کا ایک نمونہ

	مفرد	تثنیہ	جمع
مذکر	نَاصِرٌ	نَاصِرَانِ	نَاصِرُوْنَ
مؤنث	نَاصِرَةٌ	نَاصِرَتَانِ	نَاصِرَاتٌ

لیکن ثلاثی مجرد کے علاوہ ثلاثی مزیدٌ فیہ، رباعی مجرد اور رباعی مزیدٌ فیہ سے اسم فاعل بنانے کا طریقہ یہ ہے کہ حرف مضارع کی جگہ میم مضمومہ لے آئیں اور آخری سے پہلے والے حرف کو کسرہ دے دیں۔

جیسے یُکْرِمُ سے اسم فاعل مُکْرِمٌ ہوگا

یُصَرِّفُ سے اسم فاعل مُصَرِّفٌ ہوگا

یَتَعَمَّدُ سے اسم فاعل مُتَعَمِّدٌ ہوگا

یُدَحْرِجُ سے اسم فاعل مُدَحْرِجٌ ہوگا

یَتَزَلْزَلُ سے اسم فاعل مُتَزَلْزِلٌ ہوگا

یَحْتَرِقُ سے اسم فاعل مُحْتَرِقٌ ہوگا

غیر ثلاثی مجرد کے اسم فاعل کی گردان کا ایک نمونہ

باب	مضارع	اسم فاعل					
		مذکر			مؤنث		
		مفرد	تثنیه	جمع	مفرد	تثنیه	جمع
افعال	يُكْرِمُ	مُكْرِمٌ	مُكْرِمَانِ	مُكْرِمُوْنَ	مُكْرِمَةٌ	مُكْرِمَتَانِ	مُكْرِمَاتٌ
تفعيل	يُصَرِّفُ	مُصَرِّفٌ	مُصَرِّفَانِ	مُصَرِّفُوْنَ	مُصَرِّفَةٌ	مُصَرِّفَتَانِ	مُصَرِّفَاتٌ
مفاعلة	يُرَاسِلُ	مُرَاسِلٌ	مُرَاسِلَانِ	مُرَاسِلُوْنَ	مُرَاسِلَةٌ	مُرَاسِلَتَانِ	مُرَاسِلَاتٌ
افتعال	يَكْتَسِبُ	مُكْتَسِبٌ	مُكْتَسِبَانِ	مُكْتَسِبُوْنَ	مُكْتَسِبَةٌ	مُكْتَسِبَتَانِ	مُكْتَسِبَاتٌ
انفعال	يَنْكَسِرُ	مُنْكَسِرٌ	مُنْكَسِرَانِ	مُنْكَسِرُوْنَ	مُنْكَسِرَةٌ	مُنْكَسِرَتَانِ	مُنْكَسِرَاتٌ
تفعّل	يَتَعَمَّدُ	مُتَعَمِّدٌ	مُتَعَمِّدَانِ	مُتَعَمِّدُوْنَ	مُتَعَمِّدَةٌ	مُتَعَمِّدَتَانِ	مُتَعَمِّدَاتٌ
تفاعُل	يَتَصَافَحُ	مُتَصَافِحٌ	مُتَصَافِحَانِ	مُتَصَافِحُوْنَ	مُتَصَافِحَةٌ	مُتَصَافِحَتَانِ	مُتَصَافِحَاتٌ
افعلال	يَخْضَرُّ	مُخْضَرٌّ	مُخْضَرَّانِ	مُخْضَرُّوْنَ	مُخْضَرَّةٌ	مُخْضَرَّتَانِ	مُخْضَرَّاتٌ
استفعال	يَسْتَخْرِجُ	مُسْتَخْرِجٌ	مُسْتَخْرِجَانِ	مُسْتَخْرِجُوْنَ	مُسْتَخْرِجَةٌ	مُسْتَخْرِجَتَانِ	مُسْتَخْرِجَاتٌ
افعيلال	يَحْمَارُّ	مُحْمَارٌّ	مُحْمَارَّانِ	مُحْمَارُّوْنَ	مُحْمَارَّةٌ	مُحْمَارَّتَانِ	مُحْمَارَّاتٌ
فعللة	يُتَرْجِمُ	مُتَرْجِمٌ	مُتَرْجِمَانِ	مُتَرْجِمُوْنَ	مُتَرْجِمَةٌ	مُتَرْجِمَتَانِ	مُتَرْجِمَاتٌ
تفعلل	يَتَزَلْزَلُ	مُتَزَلْزِلٌ	مُتَزَلْزِلَانِ	مُتَزَلْزِلُوْنَ	مُتَزَلْزِلَةٌ	مُتَزَلْزِلَتَانِ	مُتَزَلْزِلَاتٌ
افعنلال	يَحْرَنْجِمُ	مُحْرَنْجِمٌ	مُحْرَنْجِمَانِ	مُحْرَنْجِمُوْنَ	مُحْرَنْجِمَةٌ	مُحْرَنْجِمَتَانِ	مُحْرَنْجِمَاتٌ
افعلّال	يَقْشَعِرُّ	مُقْشَعِرٌّ	مُقْشَعِرَّانِ	مُقْشَعِرُّوْنَ	مُقْشَعِرَّةٌ	مُقْشَعِرَّتَانِ	مُقْشَعِرَّاتٌ

سوالات:

ان سوالات کے جواب دیجئے:

۱۔ اسم فاعل کی تعریف کیجئے۔

۲۔ مشتق اسماء کون کون سے ہیں؟

۳۔ ثلاثی مجرد سے اسم فاعل بنانے کا طریقہ کیا ہے؟

۴۔ غیر ثلاثی مجرد سے اسم فاعل کیسے بنتا ہے؟

۵۔ اسم فاعل کی گردان کتنے صیغوں میں ہوتی ہے؟

مشق (۱):

مندرجہ ذیل افعال سے اسم افعال بنایئے۔

ذَهَبَ، عَمِلَ، زَرَعَ، اِسْتَمَعَ، اَحْسَنَ، اِجْتَمَعَ، اِسْتَخْدَمَ، عَلِمَ، جَهِلَ، اِكْتَسَبَ، اِسْتَخْرَجَ

مشق (۲):

مشق (۱) کے افعال کے اسمائے فاعل کی گردان کیجئے۔

تیئیسواں سبق

اسم مفعول

اسم مفعول

اس اسم مشتق کو کہتے ہیں جو ایسی چیز یا شخص پر دلالت کرے جس پر فعل واقع ہوا ہے جیسے مَکْتُوْبٌ (لکھا ہوا)، مَکْسُوْرٌ (ٹوٹا ہوا)۔ فعل ثلاثی مجرد سے اسم مفعول مَفْعُوْلٌ کے وزن پر آتا ہے جیسے مَمْنُوْعٌ، مَعْلُوْمٌ، مَاْکُوْلٌ

ثلاثی مجرد کے علاوہ ثلاثی مزیدٌ فیہ، رباعی مجرد اور رباعی مزیدٌ فیہ سے اسم مفعول اس باب کے مضارع مجہول کے وزن پر آتا ہے اور حرف مضارع کی جگہ پر میم مضمومہ لگا دیتے ہیں جیسے مُکْرَمٌ، مُعَظَّمٌ، مُکْتَسَبٌ، مُتَصَرَّفٌ، مُتَضَارَبٌ، مُسْتَخْرَجٌ، مُدَحْرَجٌ

رَغِبَ کا اسم مفعول مَرْغُوبٌ فیه اور ذَهَبَ کا اسم مفعول مَذْهُوبٌ به ہوگا۔

اسم مفعول کو فعل متعدی سے بنایا جاتا ہے۔ اگر فعل لازم سے اسم مفعول بنانا چاہے تو اس کیلئے مناسب حرف جر استعمال کریں گے۔

مرغوبٌ فیہ کی گردان

	مفرد	تثنیہ	جمع
مذکر	مَرْغُوبٌ فيه	مَرْغُوبٌ فيهِما	مَرْغُوبٌ فيهِم
مؤنث	مَرْغُوبٌ فيها	مَرْغُوبٌ فيهِما	مَرْغُوبٌ فيهِنَّ

سوالات:

ان سوالوں کے جواب دیجئے:

۱۔ اسم مفعول کی تعریف کیجئے؟

۲۔ فعل ثلاثی مجرد سے اسم مفعول کیسے بنتا ہے؟

۳۔ ثلاثی مجرد کے علاوہ دوسرے افعال سے اسم مفعول بنانے کا طریقہ کیا ہے؟

۴۔ آیا افعال لازم سے اسم مفعول بنایا جاتا ہے؟ اس کی مکمل وضاحت کیجئے۔

۵۔ اسم مفعول کے کتنے صیغے ہیں؟

مشق (۱):

درج ذیل اسمائے فاعل کے اسمائے مفعول بتائیے۔

فَاتِحَانِ، نَاصِرَةٌ، خَالِقٌ، عَالِمَانِ، عَالِمٌ، غَاصِبُونَ، كَاشِفٌ، خَادِمٌ، شَارِحُونَ، رَازِقٌ، طَالِبَاتٌ، رَاغِبٌ، شَاغِلُونَ، فَاقِدٌ، قَادِرَتَانِ، شَاهِدٌ، حَاكِمَانِ، حَافِظَاتٌ

مشق (۲):

مندرجہ ذیل افعال کے اسم فاعل اور اسم مفعول لکھئے اور ان کی گردان کیجئے۔

جَرَّبَ، ضَرَبَ، اَعْدَمَ، خَالَفَ، سَئَلَ، وَعَدَ، عَلِمَ، اِحْتَكَرَ، اِفْتَتَحَ، اِسْتَعْمَلَ، جَمَعَ

مشق (۳):

درج ذیل کلمات میں سے اسم فاعل اور اسم مفعول الگ کیجئے۔

مَخْتُومٌ، مَظْلُومٌ، مَخْرُومٌ، مُنْعِمٌ، مُفْتَرِسٌ، نَاطِقَةٌ، مُمْتَحَنٌ، مُعْتَزِلٌ، مُنْزِلٌ، مُسْتَخْدَمٌ، مَعْلُومٌ، مَدْيُونٌ

چوبیسواں سبق

صفت مشبہہ

صفت مشبہہ

وہ اسم مشتق ہے جو صفت کے ثابت ودائمی ہونے پر دلالت کرے اور یہ ثلاثی مجرد کے افعال سے بنایا جاتا ہے۔

جیسے شُجاعٌ کہ صفت شجاعت، دلیر انسان میں ثابت وپائدار ہے۔

شَرِیْفٌ کہ صفت شرافت، شریف انسان کے اندر ہمیشہ موجود ہوتی ہے۔

اسم فاعل وصفت مشبہہ میں فرق

معنی کے لحاظ سے صفت مشبہہ اور اسم فاعل میں ایک فرق ہے اسم فاعل عارضی صفتوں پر دلالت کرتا ہے لیکن صفت مشبہہ، ذاتی صفات اور معانی پر دلالت کرتی ہے

مثلاً صَغِیرٌ (چھوٹا)، قَصِیرٌ (چھوٹے قد کا)، سَہْلٌ (آسان)، صُلْبٌ (سخت)، حُلْوٌ (میٹھا)۔

فاعل کا صیغہ اگر دائمی صفت پر دلالت کرے تو وہ صفت مشبہ ہوگی جیسے مَاءٌ طَاهِرٌ، رَجُلٌ فَاضِلٌ

ثلاثی مجرد سے صفت مشبہ کے اوزان

۱۔	فَعِیْلٌ	جیسے	شَرِیْفٌ	(بزرگوار)
۲۔	فَعَلٌ	جیسے	حَسَنٌ	(نیک)
۳۔	فَعُولٌ	جیسے	ذَلُولٌ	(رام)
۴۔	فَعْلٌ	جیسے	صَعْبٌ	(دشوار)
۵۔	فَعْلَانٌ	جیسے	عَطْشَانٌ	(پیاسا)
۶۔	فَعَالٌ	جیسے	جَبَانٌ	(ڈرپوک)
۷۔	فَعِلٌ	جیسے	خَشِنٌ	(سخت مزاج، اکھڑا طبیعت کا)
۸۔	اَفْعَلُ (☆)	جیسے	اَسْوَدٌ	(سیاہ)
۹۔	فُعَالٌ	جیسے	شُجَاعٌ	(بہادر)

☆ یہ وزن صرف ان افعال سے بنتا ہے جو رنگ اور عیب و نقص پر دلالت کرتے ہیں۔

غیر ثلاثی مجرد کے افعال لازم سے صفت مشبہ کو اس فعل کے فاعل کے وزن پر بنایا جاتا ہے جیسے اِعْتَدَلَ سے مُعْتَدِلٌ، اِطْمَاَنَّ سے مُطْمَئِنٌّ

سوالات:

ان سوالوں کے جواب دیجئے۔

۱۔ صفت مشبہ کسے کہتے ہیں؟

۲۔ صفت مشبہ اور اسم فاعل میں معنی کے لحاظ سے کیا فرق ہے؟

۳۔ صفت مشبہ کو کن افعال سے بنایا جاتا ہے؟

۴۔ صفت مشبہ کے اوزان لکھیے۔

مشق (۱):

مندرجہ ذیل عبارت میں سے صفت مشبہ کو معین کیجئے۔

۱۔ اِنَّ اللّٰهَ بِالنَّاسِ لَرَؤُوْفٌ رَحِيْمٌ

۲۔ هُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيْمُ

۳۔ لَآاِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ

۴۔ اَلْمُؤْمِنُ حَسَنُ الْمَعُوْنَةِ خَفِيفُ الْمَؤُوْنَةِ

۵۔ قَانِعٌ بِمَا رَزَقَهُ اللّٰهُ

۶۔ قَالَ الصَّادِقُ علیه السّلام: اِنَّا لَنُحِبُّ مَنْ كَانَ عَاقِلاً، فَقِيهاً، حَلِيماً، مُدارِياً، صَبُوراً، صَادِقاً، وَفِيّاً

مشق (۲):

ان افعال سے صفت مشبہہ بنایئے۔

مَرِضَ، خَشُنَ، عَذُبَ، حَلُمَ، فَقُهَ، لَؤُمَ، شَرِهَ، وَرِعَ، عَطِشَ، ذَلَّ، جَبُنَ، شَجُعَ، شَرُفَ، حَسُنَ، صَعُبَ، سَوِدَ

مشق (۳):

مندرجہ ذیل افعال سے ان دووزنوں پر صفت مشبہہ بنایئے۔

الف. رَفَعَ، جَمُلَ، قَدِمَ، غَلُظَ، غَنِيَ، عَتُقَ اور صَحَّ سے فَعِيلٌ کے وزن پر

ب. سَوِدَ، عَرِجَ، كَحُلَ، خَرِصَ، عَوِرَ، حَمِقَ، عَمِيَ، حَمُرَ سے اَفْعَلُ کے وزن پر

پچیسواں سبق

مبالغہ کے صیغے

صیغہ مبالغہ

وہ اسم مشتق ہے جو کسی چیز میں صفت کی زیادتی پر دلالت کرے۔

جب کبھی یہ بتانا مقصود ہو کہ موصوف کے اندر کوئی صفت معمولی حد سے زیادہ مقدار میں پائی جاتی ہے تو اس کیلئے خاص اوزان استعمال کئے جاتے ہیں جن کو "مبالغہ کے صیغے" کہا جاتا ہے مثلاً جو شخص معمولی حد تک حسد کرے اسے حاسد کہتے ہیں اور جو جھوٹ بولے اسے کاذب کہا جاتا ہے لیکن کوئی شخص جب ان دو چیزوں میں حد سے گزر جائے تو اس کو حَسُود اور کَذَّاب کہا جاتا ہے۔

صیغہ مبالغہ کے اوزان

اس کے اوزان سماعی ہیں اور صرف ثلاثی مجرد سے بنائے جاتے ہیں۔

مشہور اوزان یہ ہیں :

فِعِّيْلٌ	جیسے	صِدِّيْقٌ	(بڑا سچا)
فَعِيْلٌ	جیسے	عَلِيْمٌ	(بہت دانا)
فَعَّالٌ	جیسے	عَلَّامٌ	(بہت جاننے والا)
فَعَّالَةٌ	جیسے	عَلَّامَةٌ	(بہت بڑا عالم)
مِفْعَالٌ	جیسے	مِفْضَالٌ	(بڑا بزرگ)
فُعَّالٌ	جیسے	كُبَّارٌ	(بہت بڑا)
فَيْعُولٌ	جیسے	قَيُّوْمٌ	(پایدار، وہ ذات جو خود بخود قائم ہو)
فُعُّوْلٌ	جیسے	قُدُّوْسٌ	(بہت پاکیزہ)
فَعِلٌ	جیسے	حَذِرٌ	(بہت ڈرپوک)

بعض کلمات کے آخر میں حرف (ة) جیسے علامۃ (بہت زیادہ جاننے والا) مبالغہ میں زیادتی کیلئے آتا ہے اور یہ مؤنث کی علامت نہیں ہے بلکہ مذکر و مؤنث دونوں میں یکساں طور پر استعمال ہوتا ہے جیسے رَجُلٌ عَلَّامَةٌ، اِمْرَاةٌ عَلَّامَةٌ کبھی یہی حرف (ة)

اسم فاعل کے ساتھ ملحق ہو کر مبالغہ کا معنی دیتا ہے جیسے رَاوِی سے رَاوِیَّۃٌ (بہت روایت بیان کرنے والا)۔

صیغہ مبالغہ کا وزن فَعَّالٌ کبھی صاحب صنعت و حرفت کیلئے استعمال ہوتا ہے جیسے خَیَّاط، نَجَّار، عَطَّار، طَبَّاخ، حَدَّاد

سوالات:

مندرجہ ذیل سوالوں کے جواب دیجئے:

۱۔ صیغہ مبالغہ کی تعریف بتایئے۔

۲۔ صیغہ مبالغہ کے اوزان لکھیے۔

۳۔ آیا صیغہ مبالغہ کے اوزان سماعی ہیں اور کن افعال سے بنتے ہیں؟

۴۔ مبالغہ میں زیادتی پیدا کرنے کیلئے کیا کرتے ہیں؟

مشق (۱):

مندرجہ ذیل عبارت میں مبالغے کے صیغے معین کیجئے۔

۱۔ اِنَّ رَبَّكَ هُوَ الْخَلَّاقُ الْعَلِيمُ

۲۔ اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الرَّزَّاقُ ذُو الْقُوَّةِ الْمَتِين

۳۔ اِنَّ اللّٰهَ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيْم

۴۔ اِنَّ اللّٰہَ لَیْسَ بِظَلَّامٍ لِلْعَبِیدِ

۵۔ یَاسَتَّارَ الْعُیُوبِ وَ یَا غَفَّارَ الذُّنُوبِ وَ یَا عَلَّامَ الْعُیُوبِ

مشق (۲):

مندرجہ ذیل افعال سے مبالغہ کے صیغے بنایئے۔

کَذَبَ، عَلِمَ، ضَحِكَ، اَكَلَ، كَفَرَ، فَعَلَ، طَوُلَ، قَدُسَ، صَبَغَ، فَلَحَ، حَمَلَ، حَفَرَ، طَيَرَ

مشق (۳):

مندرجہ ذیل مبالغ کے صیغوں کے اوزان لکھیے :

جَبَّار، وَهَّاج، طَرُوب، رَؤُوف، رَاوِيَّة، اَكُولُ، مِفْضَال، كَرَّار، سَكِّير، طَوَّاف، عَلاَّمَة، مِجْزَاع، وَدُود، شَكُور، خَدُوم، نَهَام

چھبیسواں سبق

اسم تفضیل

اسم تفضیل

وہ اسم مشتق ہے جو کسی شخص یا چیز میں دوسرے شخص یا چیز کی نسبت صفت کی زیادتی پر دلالت کرے۔ اسم تفضیل کو صرف افعال ثلاثی مجرد سے اَفْعَل کے وزن پر بنایا جاتا ہے جیسے اَعْظَم، اکْمَل، اَعْلَم، اَفْضَل، اَجْمَل

افعل وصفی

وہ اسم جو ایسے فعل سے مشتق ہو جو کسی صفت جیسے رنگ یا عیب پر دلالت کرے تو یہ صفت مشبہہ کے اوزان میں سے ایک ہے جیسے اَحْمَر، اَبْیَض، اَحْوَل، اَعْوَج۔
اسم تفضیل کے صیغہ 'افعل' کا مؤنث 'فُعلیٰ' کے وزن پر آتا ہے جیسے اَفْضَل سے

فُضلیٰ اور اسم تفضیل وصفی کا مؤنث 'فُعلاءُ' کے وزن پر آتا ہے جیسے اَحْمَر سے حُمْرَاء۔

جب 'خَیْر و شَر'، بہتر اور بدتر کے معنی میں استعمال ہوں تو وہ اسم تفضیل ہونگے، جو اصل میں اَخْیَر اور اَشَرّ کے وزن پر تھے جیسے خَیْرُ الْمَوَاهِبِ الْعَقَل وَ شَرُّ الْمَصَائِبِ الْجَهْل (بہترین عطیہ عقل ہے اور بدترین مصیبت نادانی ہے)۔

سوالات:

ان سوالوں کے جواب دیجئے۔

۱۔ افعل تفضیل کی تعریف کیجئے۔

۲۔ اسم تفضیل وصفی کی تعریف کیا ہے؟

۳۔ افعل تفضیل کے مونث کا وزن بتایئے۔

۴۔ افعل وصفی کے مونث کے بنانے کا طریقہ کیا ہے؟

مشق (۱):

مندرجہ ذیل جملوں میں اسم تفضیل کو معین کیجئے۔

۱۔ اَللّٰهُ اَکْبَر

۲۔ اَللّٰهُ اَعْلَم

۳۔ تَبَارَكَ اللّٰهُ اَحْسَنُ الْخَالِقِيْنَ

۴۔ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِين

۵۔ اَلعَقلُ اَحْسَنُ حِلْيَة

۶۔ لَاخُلُقَ اَقْبَح مِنَ الْكِبْر

۷۔ لَابَلِيَّةَ اَعْظَمُ مِنَ الْحَسَد

۸۔ لَامَالَ اَنْفَعُ مِنَ الْقِنَاعَة

۹۔ وَ لَاجَهْلَ اَضَرُّ مِنَ الْعُجْب

۱۰۔ اَظْهَرُ مِنَ الشَّمْسِ

۱۱۔ اَبْعَدُ الإِحْتِمَالَات

۱۲۔ اَحْسَنُ الوُجُوهُ

۱۳۔ اِنَّ اَكْرَمَكُم عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقَاكُم

مشق (۲):

ان کلمات میں افعل تفضیل کو 'افعل وصفی' سے الگ کیجئے۔

اَصْلَح، اَفْضَل، اَحْمَر، اَلْكَن، اَظْهَر، اَكْثَر، اَقْرَب، اَبْعَد، اَغْلَب، اَكْبَر،
اَحْمَق، اَصْفَر

مشق (۳):

ان کلمات سے اسم تفضیل بنائیے۔

حَقیر، عظیم، طویل، قصیر، جمیل، شَهیر، قَلیل، کَثیر، کَامل، فاضِل، فاسِد، سَعید، شَریف، سریع، رفیع، مجید، ظاهر، واضح

مشق (۴):

مندرجہ ذیل کلمات کے مونث بتائیے۔

اَخْرَس، اَفْضَل، اَحمَر، اَسْود، اَصفر، اَقرَب، اکبر، اَحمَق، اَعرج، اَفصَح

ستائیسواں سبق

اسمِ مصغّر

اسمِ مصغّر

وہ اسم ہے جو کسی نام کی علامت یا کسی شخص یا چیز کے چھوٹے اور حقیر ہونے پر دلالت کرے جیسے حُسَیْنٌ، رُجَیْلٌ(چھوٹا آدمی)، دُرَیْہِمٌ (چھوٹا درہم)۔

تین حرفی اسم میں تصغیر فُعَیْلٌ کے وزن پر آئے گی جس کا طریقہ یہ ہے کہ پہلے حرف کو ضمہ اور دوسرے حرف کو فتحہ دیکر اس کے بعد 'ی' کا اضافہ کردیں گے۔

جیسے اَسَدٌ سے اُسَیدٌ، قُفْلٌ سے قُفَیْلٌ، فَرَسٌ سے فُرَیْسٌ اور ولدٌ سے وُلَیْدٌ۔

چار حرفی اسم میں پہلے حرف کو ضمہ اور دوسرے حرف کو فتحہ دیکر ایک 'ی' کا اضافہ کریں گے اور یاء کے بعد والے حرف کو کسرہ دیں گے۔ جیسے جَعْفَرٌ سے جُعَیْفِرٌ، مُحْسِنٌ سے مُحَیْسِنٌ، دِرْھَمٌ سے دُرَیْہِمٌ۔

اگر اسم کا چوتھا حرف 'تاء' یا 'الف ممدودہ' یا 'الف مقصورہ' ہو تو یائے تصغیر کے بعد والے حرف کو فتحہ دیں گے۔ جیسے طَلْحَةٌ سے طُلَيْحَةٌ، حُبْلٰی سے حُبَيْلٰی اور حَمْرَاءُ سے حُمَيْرَاءُ ہوگا۔

اگر اسم پانچ حرفی ہو تو پانچویں حرف کو حذف کر کے چار حرفی کی طرح مصغر بنائیں گے۔ جیسے سَفَرْجَلٌ سے سُفَيْرَجٌ۔

سوالات:

۱۔ اسم مصغر کی تعریف بتائیے۔

۲۔ اسم خماسی سے اسم مصغر کیسے بناتے ہیں؟

۳۔ اسمائے ثلاثی سے اسم مصغر بنانے کا طریقہ بتائیے۔

مشق (۱):

مندرجہ ذیل اسمائے کے مصغر بنائیے؟

دِرْهَمٌ، جَبَلٌ، سَبْعٌ، رَجُلٌ، عَبْدٌ، سَكْرَانٌ، سَلْمَانٌ، اَرْضٌ، شَمْسٌ، نَهْرٌ، فَرَسٌ، مَسْجِدٌ، مَدْرَسَةٌ، نِعْمَةٌ، كَلْبٌ، صَفْرَاءُ، سَفَرْجَلٌ، قُنْفُذٌ

مشق (۲):

درج ذیل اسمائے مصغر کو مکبر میں تبدیل کیجئے؟

جُمَيْلٌ، سُمَيْعٌ، كُوَيْكِبٌ، خُبَيْزٌ، فُرَيْسٌ، قُفَيْلٌ، نُوَيْرَةٌ، مُحَيْسِنٌ، جُعَيْفِرٌ، دُرَيْهِمٌ، طُلَيْحَةٌ، حُبَيْلٰی، حُمَيْرَاءُ، سُفَيْرَجٌ، وُلَيْدٌ، رُجَيْلٌ، اُسَيْدٌ

اٹھائیسواں سبق

سالم، مہموز، مضاعف، معتل

(اسم اور فعل میں)

سالم

ہر وہ اسم و فعل جس کے حروف اصلی میں ہمزہ، حرف علت اور دو حروف ایک جنس کے نہ ہوں اس کو 'سالم' کہتے ہیں۔ جیسے رَجُلٌ، نَصَرَ

مہموز

جس اسم اور فعل کے حروف اصلی میں سے کوئی حرف ہمزہ ہو تو اس کو 'مہموز' کہتے ہیں۔ جیسے مصدر اَمْرٌ سے اَمَرَ



مضاعف

جس اسم اور فعل کے اندر اس کے دو اصلی حرف ایک جنس کے ہوں تو اس کو 'مضاعف' کہتے ہیں۔ جیسے مَدٌّ سے مَدَّ اور زَلْزَلَةٌ سے زَلْزَلَ

معتل

ہر اسم اور فعل جس کے اصلی حرفوں میں سے کوئی حرف، حرف علت ہو اس کو 'معتل' کہتے ہیں۔ واؤ، الف اور یاء کو حروف علت کہتے ہیں اور دوسرے حروف صحیح کہلاتے ہیں۔

مثال یا معتل الفاء

اگر حروف علت فاء کلمہ کی جگہ پر ہو تو اسے 'معتل الفاء یا مثال' کہیں گے۔ جیسے وَعْدٌ سے وَعَدَ

اجوف یا معتل العین

اگر حروف علت عین کلمہ کی جگہ پر ہو تو اسے 'معتل العین یا اجوف' کہتے ہیں۔ جیسے مصدر قَوْلٌ سے قَالَ

ناقص یا معتل اللام

اگر حروف علت لام کلمہ کی جگہ پر ہو تو اسے 'معتل اللام یا ناقص' کہتے ہیں۔
جیسے رَمْیٌ سے رَمٰی (☆)

لفیف مفروق و مقرون

اگر کلمہ کے دو اصلی حروف، حروف علت ہوں تو اس کو 'لفیف' کہتے ہیں۔ چنانچہ اگر وہ فاء الفعل اور لام الفعل کی جگہ پر ہوں تو اسے 'لفیف مفروق' کہتے ہیں۔ جیسے مصدر وَقْیٌ سے وَقٰی اور اگر حروف علت عین الفعل اور لام الفعل کی جگہ ہوں تو اسے 'لفیف مقرون' کہتے ہیں۔ جیسے مصدر طَیٌّ سے طَوٰی

پس اسماء وافعال کی کل سات قسمیں ہیں۔

شعر میں ملاحظہ کیجئے : صحیح است و مثال است ومضاعف
لفیف و ناقص و مهموز و اجوف

(☆) یہ الف واؤ یا یاء سے بدل کر بنا ہے لہذا اسے 'الف منقلبہ' کہا جاتا ہے۔



اسم و فعل کی اقسام

صحیح					معتل				
سالم	مضاعف	مہموز			مثال	اجوف	ناقص	لفیف	
		الفاء	العین	اللام				مفروق	مقرون
ضَرَبَ	مَدَّ	اَمَرَ	سَئَلَ	قَرَءَ	وَعَدَ	قَالَ	رَمٰی	طَوٰی	وَقٰی
ضَرْبٌ	مَدٌّ	اَمْرٌ	سُؤَالٌ	قِرائتٌ	وَعْدٌ	قَوْلٌ	رَمْیٌ	طَیٌّ	وَقْیٌ

سوالات:

ان سوالوں کے جواب دیجئے۔

۱۔ جن کلموں کا تیسرا حرف اصلی حرف علت ہو تو ان کو کیا کہتے ہیں؟

۲۔ فعل اجوف کسے کہتے ہیں؟ اس کی مثال دیجئے۔

۳۔ فعل سالم اور مضاعف میں کیا فرق ہے؟ مثال دیکر واضح کیجئے۔

مشق (۱):

مندرجہ ذیل جملوں میں سے صحیح اور معتل کو الگ کیجئے۔

طَلَعَتِ الشَّمْسِ، اَفَلَ الْكَوَاكَب، يَزَارُ الأَسَد، وَرَدَ الْمَاء، جَاعَ الطِفل،

سَعَی التَّاجِر، یَرْوِی عَنِ الْمُحَدِّث، قَصَدْتُ الوَطَن، ثَارَ الْغُبَار، اَمَرَ الطَّبِیب، حَضَرَ العَالِم

مشق (۲):

درس کو پیش نظر رکھتے ہوئے مندرجہ ذیل افعال میں ہر ایک کی نوع معین کیجئے۔

وَدَّ، وَاَدَ، جَدَّ، نَفَعَ، سَارَ، سَمَا، وَطَأَ، وَفیٰ، وَثَبَ، اَخَذَ، مَلَّ، قَرَءَ، اَویٰ، حَثَّ، جَارَ، سَئَلَ



انتیسواں سبق

ادغام، اعلال، ابدال

کلمات کے بعض حروف میں جو تبدیلیاں ہوتی ہیں انکی تین قسمیں ہیں۔

۱۔ ادغام

۲۔ اعلال

۳۔ ابدال

ادغام

دو ایک جیسے اور ہم جنس حرفوں کو ملا کر ایک مشدد حرف میں تبدیل کر دینے کو 'ادغام' کہتے ہیں جیسے مَدٌّ اور اَحَبٌّ جو اصل میں مَدَدَ اور اَحْبَبَ تھے۔

شرائط ادغام

ادغام کی دو شرطیں ہیں۔

۱۔ پہلا حرف ساکن اور دوسرا متحرک ہو جیسے مَدْدٌ

۲۔ دو ہم جنس حرفوں کے درمیان کوئی اور حرف نہ آجائے

جیسے زلزل، وسوس، معدود، جدید

پس 'مضاعف رباعی' میں ہرگز ادغام نہیں ہوگا۔

ادغام کی اقسام

ادغام کی تین قسمیں ہیں۔

۱۔ واجب

۲۔ ممتنع

۳۔ جائز

۱۔واجب

ادغام اس صورت میں واجب ہے کہ دونوں حرف متحرک ہوں یا پہلا ساکن اور دوسرا متحرک ہو جیسے مَدَّ یَمُدُّ مَدًّا کہ اصل میں مَدَدَ، یَمْدُدُ، مَدَدًا تھے۔

اگر پہلا حرف متحرک ہو تو اس کی حرکت حذف کردی جائے گی لیکن اگر اس سے



پہلا حرف صحیح اور ساکن ہو تو اس کی حرکت اس حرف صحیح کو دی جائے گی۔
جیسے مَدَّ یَمُدُّ اصل میں مَدَدَ، یَمْدُدُ تھا۔

۲۔ ممتنع

ادغام اس صورت میں ممتنع ہے کہ جب دو ہم جنس حرفوں میں سے دوسرا حرف، متحرک ضمیر رفع(۱) کے ساتھ متصل ہونے کی بنا پر ساکن ہو گیا ہو۔ پس فعل ماضی، ثلاثی مضاعف کے چھٹے صیغے سے چودہویں صیغہ تک اور مضارع وامر حاضر کے جمع مؤنث کے صیغوں میں ادغام ممنوع ہو گا جیسے مَدَدْنَ .... مَدَدْنَا، یَمْدُدْنَ، اُمْدُدْنَ

۳۔ جائز

ادغام اس صورت میں جائز ہے کہ ہم جنس حرفوں میں دوسرا حرف، حالت جزم یا مبنی ہونے کے سبب ساکن ہو جائے جیسے لَمْ یَمْدُدْ، لَمْ یَمُدَّ،(۲) مُدَّ، اُمْدُدْ، لِیَمُدَّ، لِیَمْدُدْ

---

(۱) متحرک ضمائر رفع یہ ہیں۔ نَ، تَ، تُمَا، تُمْ، تِ، تُنَّ، تُ، نَا

(۲) ادغام کی صورت میں اگر عین الفعل مضموم ہو تو لام الفعل پر تینوں حرکتیں جائز ہیں لیکن فتحہ زیادہ فصیح ہے جیسے لَمْ یَمُدَّ، لَمْ یَمُدُّ، لَمْ یَمُدِّ، مُدَّ، مُدِّ، مُدُّ اور اگر عین الفعل مضموم نہ ہو تو صرف فتحہ وکسرہ جائز ہیں، فتحہ پھر بھی فصیح تر ہے جیسے لَمْ یَفِرَّ، لَمْ یَفِرِّ، لَمْ یَفْرِرْ، فِرَّ، فِرِّ، اِفْرِرْ

نوٹ:

مضاعف ثلاثی مجرد کے ان تین ابواب سے آیا ہے۔

۱۔ فَعَلَ یَفعُلُ جیسے مَرَّ یَمُرُّ

۲۔ فَعَلَ یَفعِلُ جیسے فَرَّ یَفِرُّ

۳۔ فَعَلَ یَفعَلُ جیسے بَرَّ یَبَرُّ

مذکورہ قواعد ادغام ثلاثی مزیدٌ فیہ کے باب افعال، انفعال، افتعال اور استفعال کے مضاعف کی صورت میں بھی جاری ہوں گے جیسے اَعَدَّ، اِنسَدَّ، اِمتَدَّ، اِستَعَدَّ اور اسی طرح باب افعلال میں بھی جاری ہوں گے جیسے اِحمَرَّ، یَحمَرُّ

سوالات:

ان سوالوں کے جواب دیجئے۔

۱۔ ادغام کسے کہتے ہیں؟

۲۔ ادغام کی کتنی قسمیں ہیں؟

۳۔ کیا رباعی مضاعف کے افعال میں ادغام ہوتا ہے؟ اس کی دلیل بتایئے؟

۴۔ ادغام کن افعال میں پایا جاتا ہے؟



مشق (۱):

صَبَّ، اَحَبَّ اوراِستَعَدَّ سے فعل ماضی اور مضارع کی گردانیں کیجئے۔

مشق (۲):

مندرجہ ذیل کلمات میں سے ہرایک کی اصل اوران کے ادغام کی کیفیت بتائیے۔

مُمْتَدٌّ، مُجِدٌّ، مُستَمِرٌّ، مُحِبٌّ، مُستَعِدٌّ، مَصَبٌّ

مشق (۳):

افعال مضارع یَمُرُّ، یَستَعِدُّ، تَهِبُّ اوریَهِزُّ سے فعل امر حاضر بنائیے اوران کی مکمل گردانیں کیجئے۔

مشق (۴):

مَدَّ کو باب افعال، افتعال اور تفعّل، سَدَّ کو باب تفعیل، انفعال، حَبَّ کو باب تفعّل، افعال، تفاعل، مفاعلہ، تفعیل، استفعال اور صَبَّ کو باب افعال، تفعّل، تفاعل اور انفعال میں لے جاکر ہرایک کے ماضی، مضارع اور اسم فاعل لکھئے؟

تیسواں سبق

اعلال

اعلال

کسی کلمہ میں حرف علت یا ہمزہ پر واقع ہونے والی تبدیلی کو "اعلال" کہتے ہیں۔

اقسام اعلال

۱۔ اعلال با سکون

۲۔ اعلال با قلب

۳۔ اعلال با حذف

۱۔ اعلال با سکون

یہ اس صورت میں ہے جب حرف علت متحرک ہو اور حرکت کرنے یا حذف



کرنے کی بنا پر ساکن ہو جائے جیسے یَقُوْمُ اور یَدْعُوْ جو اصل میں یَقْوُمُ اور یَدْعُوُ تھا۔

۲۔ اعلال با قلب

ایک حرف علت کو دوسرے حرف علت میں بدلنے کو "اعلال با قلب" کہتے ہیں جیسے صَادَ اور دَعَا جو اصل میں صَیَدَ اور دَعَوَ تھے۔

۳۔ اعلال با حذف

کلمہ سے حرف علت حذف کرنے کو "اعلال با حذف" کہتے ہیں جیسے لَمْ یَخَفْ جو اصل میں لَمْ یَخَافُ تھا۔

مثال کی قسمیں

مثال واوی	مثال یائی
وَعَدَ یَعِدُ	یَمُنَ یَیْمُنُ

فعل ماضی مثال کی گردان

فعل ماضی مثال کی گردان بالکل فعل سالم کی طرح ہوتی ہے اور اس میں کسی طرح کی تعلیل نہیں ہوتی۔

مثال واوی		
وَعَدَ	وَعَدَا	وَعَدُوا
وَعَدَتْ	وَعَدَتَا	وَعَدْنَ
وَعَدْتَ	وَعَدْتُمَا	وَعَدْتُمْ
وَعَدْتِ	وَعَدْتُمَا	وَعَدْتُنَّ
وَعَدْتُ	وَعَدْنَا	

مثال یائی		
يَمُنَ	يَمُنَا	يَمُنُوا
يَمُنَتْ	يَمُنَتَا	يَمُنَّ
يَمُنْتَ	يَمُنْتُمَا	يَمُنْتُمْ
يَمُنْتِ	يَمُنْتُمَا	يَمُنْتُنَّ
يَمُنْتُ	يَمُنَّا	

مثال میں اعلال

۱۔ مضارع مثال واوی اگر يَفْعِلُ کے وزن پر ہو یا حرف حلقی (۱) ہونے کی صورت میں يَفْعَلُ کے وزن پر ہو تو اس میں سے واؤ حذف ہو جائے گی جیسے يَوْقِفُ اور يَوْهَبُ۔ يَقِفُ اور يَهَبُ ہو جائے گے لیکن جب اس کو مجہول میں تبدیل کیا جائے تو واؤ واپس آجائے گی جیسے يُوعَدُ، يُوهَبُ۔

۲۔ امر حاضر میں سے واؤ حذف ہو جائے گی جیسے قِفْ، هَبْ

۳۔ مثال واوی کا مصدر ثلاثی مجرد اگر فِعْلٌ کے وزن پر ہو تو اس میں سے حرف علت حذف ہو جائے گا اور اس کی بجائے مصدر کے آخر میں تائے مربوطہ

---

(۱) حروف حلقی: ہمزہ (ء)، ہاء (ہ)، عین (ع)، حاء (ح)، غین (غ) اور خاء (خ) ہیں۔ یہ تمام حروف، حلق سے نکلتے ہیں۔

لے آئیں گے جیسے وِعْدٌ اور وِصْلٌ، عِدَةٌ اور صِلَةٌ ہو جائیں گے۔

۴۔ مثال واوی میں اگر ساکن واؤ سے پہلے والا حرف مکسور ہو تو وہ واؤ، یاء میں بدل جائے گی جیسے اِوْجَل، اِوْجَاد، اِسْتِوْصَال اور مِوْزَان، اِیْجَل، اِیْجَاد، اِسْتِیصَال اور مِیزَان ہو جائیں گے۔

۵۔ مثال یائی میں اگر ساکن یاء سے پہلے والا حرف مضموم ہو تو اسے واؤ میں بدل دیا جائے گا جیسے مُیْسِرٌ اور یُیْقِنُ، مُوْسِرٌ اور یُوْقِنُ ہو جائیں گے۔

۶۔ اگر فعلِ مثال کو باب افتعال میں لے جائیں گے تو اس باب کے تمام صیغوں میں حرف علت 'ت' میں بدل جائے گا اور اس 'ت' کو باب افتعال کی 'ت' میں ادغام (۱) کریں گے جیسے اِتَّصَلَ اور اِتَّسَرَ جو اصل میں اِوْتَصَلَ اور اِیْتَسَرَ تھے۔

---

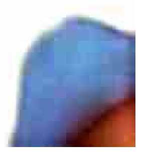
(۱) بعض نحویوں نے اس کو ابدال کی بحث میں ذکر کیا ہے۔

مثال واوی اور یائی کی گردان کے چند نمونے

۱۔ مثال واوی فَعَلَ يَفْعِلُ کے وزن پر مصدر اَلْوَعْدُ سے

ماضی		مضارع		امر حاضر	با نون تاکید		مضارع	
معلوم	مجہول	معلوم	مجہول		ثقیلہ	خفیفہ	مجزوم	منصوب
وَعَدَ	وُعِدَ	يَعِدُ	يُوْعَدُ				لَمْ يَعِدْ	لَنْ يَعِدَ
وَعَدَا	وُعِدَا	يَعِدَانِ	يُوْعَدَانِ				لَمْ يَعِدَا	لَنْ يَعِدَا
وَعَدُوا	وُعِدُوا	يَعِدُوْنَ	يُوْعَدُوْنَ				لَمْ يَعِدُوا	لَنْ يَعِدُوا
وَعَدَتْ	وُعِدَتْ	تَعِدُ	تُوْعَدُ				لَمْ تَعِدْ	لَنْ تَعِدَ
وَعَدَتَا	وُعِدَتَا	تَعِدَانِ	تُوْعَدَانِ				لَمْ تَعِدَا	لَنْ تَعِدَا
وَعَدْنَ	وُعِدْنَ	يَعِدْنَ	يُوْعَدْنَ				لَمْ يَعِدْنَ	لَنْ يَعِدْنَ
وَعَدْتَ	وُعِدْتَ	تَعِدُ	تُوْعَدُ	عِدْ	عِدَنَّ	عِدَنْ	لَمْ تَعِدْ	لَنْ تَعِدَ
وَعَدْتُمَا	وُعِدْتُمَا	تَعِدَانِ	تُوْعَدَانِ	عِدَا	عِدَانِّ		لَمْ تَعِدَا	لَنْ تَعِدَا
وَعَدْتُمْ	وُعِدْتُمْ	تَعِدُوْنَ	تُوْعَدُوْنَ	عِدُوا	عِدُنَّ	عِدُنْ	لَمْ تَعِدُوا	لَنْ تَعِدُوا
وَعَدْتِ	وُعِدْتِ	تَعِدِيْنَ	تُوْعَدِيْنَ	عِدِيْ	عِدِنَّ	عِدِنْ	لَمْ تَعِدِيْ	لَنْ تَعِدِيْ
وَعَدْتُمَا	وُعِدْتُمَا	تَعِدَانِ	تُوْعَدَانِ	عِدَا	عِدَانِّ		لَمْ تَعِدَا	لَنْ تَعِدَا
وَعَدْتُنَّ	وُعِدْتُنَّ	تَعِدْنَ	تُوْعَدْنَ	عِدْنَ	عِدْنَانِّ		لَمْ تَعِدْنَ	لَنْ تَعِدْنَ
وَعَدْتُ	وُعِدْتُ	أَعِدُ	أُوْعَدُ				لَمْ أَعِدْ	لَنْ أَعِدَ
وَعَدْنَا	وُعِدْنَا	نَعِدُ	نُوْعَدُ				لَمْ نَعِدْ	لَنْ نَعِدَ

اسم فاعل	وَاعِدٌ	وَاعِدَانِ	وَاعِدُوْنَ	وَاعِدَةٌ	وَاعِدَتَانِ	وَاعِدَاتٌ
اسم مفعول	مَوْعُوْدٌ	مَوْعُوْدَانِ	مَوْعُوْدُوْنَ	مَوْعُوْدَةٌ	مَوْعُوْدَتَانِ	مَوْعُوْدَاتٌ



٢۔ فَعِلَ يَفْعَلُ سے اَلْوَجَل مصدر کی گردانیں

ماضی	مضارع	فعل امر حاضر	با نون تاکید ثقیلہ	با نون تاکید خفیفہ	مضارع مجزوم	مضارع منصوب
وَجِلَ	يَوْجَلُ				لَمْ يَوْجَلْ	لَنْ يَوْجَلَ
وَجِلَا	يَوْجَلَانِ				لَمْ يَوْجَلَا	لَنْ يَوْجَلَا
وَجِلُوا	يَوْجَلُونَ				لَمْ يَوْجَلُوا	لَنْ يَوْجَلُوا
وَجِلَتْ	تَوْجَلُ				لَمْ تَوْجَلْ	لَنْ تَوْجَلَ
وَجِلَتَا	تَوْجَلَانِ				لَمْ تَوْجَلَا	لَنْ تَوْجَلَا
وَجِلْنَ	يَوْجَلْنَ				لَمْ يَوْجَلْنَ	لَنْ يَوْجَلْنَ
وَجِلْتَ	تَوْجَلُ	اِيْجَلْ	اِيْجَلَنَّ	اِيْجَلَنْ	لَمْ تَوْجَلْ	لَنْ تَوْجَلَ
وَجِلْتُمَا	تَوْجَلَانِ	اِيْجَلَا	اِيْجَلَانِّ		لَمْ تَوْجَلَا	لَنْ تَوْجَلَا
وَجِلْتُمْ	تَوْجَلُونَ	اِيْجَلُوا	اِيْجَلُنَّ	اِيْجَلُنْ	لَمْ تَوْجَلُوا	لَنْ تَوْجَلُوا
وَجِلْتِ	تَوْجَلِيْنَ	اِيْجَلِي	اِيْجَلِنَّ	اِيْجَلِنْ	لَمْ تَوْجَلِي	لَنْ تَوْجَلِي
وَجِلْتُمَا	تَوْجَلَانِ	اِيْجَلَا	اِيْجَلَانِّ		لَمْ تَوْجَلَا	لَنْ تَوْجَلَا
وَجِلْتُنَّ	تَوْجَلْنَ	اِيْجَلْنَ	اِيْجَلْنَانِّ		لَمْ تَوْجَلْنَ	لَنْ تَوْجَلْنَ
وَجِلْتُ	اَوْجَلُ				لَمْ اَوْجَلْ	لَنْ اَوْجَلَ
وَجِلْنَا	نَوْجَلُ				لَمْ نَوْجَلْ	لَنْ نَوْجَلَ

اسم فاعل	وَاجِلٌ	وَاجِلَانِ	وَاجِلُونَ	وَاجِلَةٌ	وَاجِلَتَانِ	وَاجِلَاتٌ
اسم مفعول	مَوْجُولٌ مِنْهُ	مَوْجُولٌ مِنْهُمَا	مَوْجُولٌ مِنْهُمْ	مَوْجُولٌ مِنْهَا	مَوْجُولٌ مِنْهُمَا	مَوْجُولٌ مِنْهُنَّ

۳۔ فَعَلَ يَفْعِلُ کے وزن پر الیَسر مصدر کی گردانیں

فعل ماضی	فعل مضارع	فعل امر حاضر	با نون ثقیلہ	با نون خفیفہ	مضارع مجزوم	مضارع منصوب	ماضی مجہول	مضارع مجہول
يَسَرَ	يَيْسِرُ				لَمْ يَيْسِرْ	لَنْ يَيْسِرَ	يُسِرَ بِهٖ	يُوْسَرُ بِهٖ
يَسَرَا	يَيْسِرَانِ				لَمْ يَيْسِرَا	لَنْ يَيْسِرَا	يُسِرَ بِهِمَا	يُوْسَرُ بِهِمَا
يَسَرُوْا	يَيْسِرُوْنَ				لَمْ يَيْسِرُوْا	لَنْ يَيْسِرُوْا	يُسِرَ بِهِمْ	يُوْسَرُ بِهِمْ
يَسَرَتْ	تَيْسِرُ				لَمْ تَيْسِرْ	لَنْ تَيْسِرَ	يُسِرَ بِهَا	يُوْسَرُ بِهَا
يَسَرَتَا	تَيْسِرَانِ				لَمْ تَيْسِرَا	لَنْ تَيْسِرَا	يُسِرَ بِهِمَا	يُوْسَرُ بِهِمَا
يَسَرْنَ	يَيْسِرْنَ				لَمْ يَيْسِرْنَ	لَنْ يَيْسِرْنَ	يُسِرَ بِهِنَّ	يُوْسَرُ بِهِنَّ
يَسَرْتَ	تَيْسِرُ	اِيْسِرْ	اِيْسِرَنَّ	اِيْسِرَنْ	لَمْ تَيْسِرْ	لَنْ تَيْسِرَ	يُسِرَ بِكَ	يُوْسَرُ بِكَ
يَسَرْتُمَا	تَيْسِرَانِ	اِيْسِرَا	اِيْسِرَانِّ		لَمْ تَيْسِرَا	لَنْ تَيْسِرَا	يُسِرَ بِكُمَا	يُوْسَرُ بِكُمَا
يَسَرْتُمْ	تَيْسِرُوْنَ	اِيْسِرُوْا	اِيْسِرُنَّ	اِيْسِرُنْ	لَمْ تَيْسِرُوْا	لَنْ تَيْسِرُوْا	يُسِرَ بِكُمْ	يُوْسَرُ بِكُمْ
يَسَرْتِ	تَيْسِرِيْنَ	اِيْسِرِيْ	اِيْسِرِنَّ	اِيْسِرِنْ	لَمْ تَيْسِرِيْ	لَنْ تَيْسِرِيْ	يُسِرَ بِكِ	يُوْسَرُ بِكِ
يَسَرْتُمَا	تَيْسِرَانِ	اِيْسِرَا	اِيْسِرَانِّ		لَمْ تَيْسِرَا	لَنْ تَيْسِرَا	يُسِرَ بِكُمَا	يُوْسَرُ بِكُمَا
يَسَرْتُنَّ	تَيْسِرْنَ	اِيْسِرْنَ	اِيْسِرْنَانِّ		لَمْ تَيْسِرْنَ	لَنْ تَيْسِرْنَ	يُسِرَ بِكُنَّ	يُوْسَرُ بِكُنَّ
يَسَرْتُ	اَيْسِرُ				لَمْ اَيْسِرْ	لَنْ اَيْسِرَ	يُسِرَ بِيْ	يُوْسَرُ بِيْ
يَسَرْنَا	نَيْسِرُ				لَمْ نَيْسِرْ	لَنْ نَيْسِرَ	يُسِرَ بِنَا	يُوْسَرُ بِنَا

اسم فاعل	يَاسِرٌ	يَاسِرَانِ	يَاسِرُوْنَ	يَاسِرَةٌ	يَاسِرَتَانِ	يَاسِرَاتٌ
اسم مفعول	مَيْسُوْرٌ بِهٖ	مَيْسُوْرٌ بِهِمَا	مَيْسُوْرٌ بِهِمْ	مَيْسُوْرٌ بِهَا	مَيْسُوْرٌ بِهِمَا	مَيْسُوْرٌ بِهِنَّ

مشق (۱):

مندرجہ ذیل کلمات کی اصل اور صیغہ بتائیے اور جو تبدیلیاں ہوئی ہیں ان کو لکھئے ؟

صِلُوا، يَعِدُ، يَصِفُونَ، اِتِّزَان، اِيْجَاب، اِتَّخَذَ، زِنَة، اِتَّفَقُوا، اِيْصَال، اَصِلُ، اِتِّعَاظ، مُتَّصِفِينَ، تَضِعِينَ، هِبَة، اِسْتِيْضَاح، نَجِدُ، يَتَّجِهُ، قِفَا، ضَعِي، مُتَّحِد

مشق (۲):

مندرجہ ذیل افعال ماضی کے مضارع معروف و مجہول اور امر حاضر لکھئے۔

وَجَدْتُنَّ، وَعَدْتُ، وَضَعْتُمَا، وَهَبْتُمْ، وَقَدْتُنَّ، وَرِثْتَ، وَزَنْتُمَا، وَصَفْتِ، وَلَدْتِ، وَعَظْتُنَّ

مشق (۳):

ثلاثی مجرد کے نیچے دیئے گئے افعال سے باب افتعال کے فعل ماضی، مضارع، امر حاضر اور اسم فاعل لکھئے۔

وَصَلَ، وَصَفَ، يَسَرَ، وَقَدَ، وَهَبَ، وَكَلَ، يَئِسَ

مشق (۴):

فعل وَضَحَ اور يَسَرَ کو باب افعال اور استفعال میں لے جائیے اور ان کے ماضی، مضارع، امر حاضر اور اسم فاعل کو مکمل طور پر لکھئے۔

اکتیسواں سبق

اجوف میں تعلیل

اجوف کی قسمیں

اجوف واوی	اجوف یائی
قَالَ یَقُوْلُ	بَاعَ یَبِیْعُ

۱۔ ثلاثی مجرد میں ماضی معروف اجوف کا واؤ یا (ی) یاء اگر متحرک اور اس سے پہلے والا مفتوح ہو تو اس واؤ یا یاء کو الف سے بدل دیا جائے گا جیسے قَامَ اور صَادَ جو اصل میں قَوَمَ اور صَيَدَ تھے۔

ماضی کے چھٹے صیغے سے آخر تک دو ساکن حرفوں کے اجتماع کی بنا پر عین



الفعل کو حذف کر دیں گے اور فاء الفعل کو کسرہ دیں گے لیکن اگر مضارع یَفْعُلُ کے وزن پر ہو تو اس میں فاء الفعل مضموم ہو جائے گا جیسے خِفْنَ، صِدْنَ اور قُمْنَ جو اصل میں خَافْنَ، صَاذْنَ، قَامْنَ تھے۔

۲۔ مضارع میں اگر عین الفعل واؤ مضموم یا یاء مکسور اور ان دونوں سے پہلا حرف صحیح ساکن ہو تو عین الفعل کی حرکت اس سے پہلے والے حرف کو دیدی جائے گی جیسے یَقْوُمُ اور یَصْیِدُ، یَقُوْمُ اور یَصِیْدُ ہو جائیں گے۔ اگر عین الفعل کی حرکت فتحہ ہو تو واؤ یا یاء کو الف سے بدل دیا جائے گا جیسے یَنْوَمُ اور یَہْیَبُ بدل کر یَنَامُ اور یَہَابُ ہوجائیں گے۔

فعل اجوف کے جمع مؤنث کے تمام صیغوں سے حرف علت اجتماع ساکنین کی وجہ سے گر جائے گا جیسے یَقُوْمْنَ اور یَصِیْدْنَ بدل کر یَقُمْنَ اور یَصِدْنَ ہو جائیں گے۔

۳۔ امر حاضر اور مضارع مجزوم میں اگر دو حرف ساکن یکجا ہو جائیں تو حرف علت حذف ہو جائے گا جیسے قُوْلْ، صِیْدْ، خَافْ، لِیَقُوْمْ، لاَتَصِیْدْ، لَمْ تَخَافْ جو حرف علت گر جانے کے بعد قُلْ، صِدْ، خَفْ، لِیَقُمْ، لاَتَصِدْ اور لَمْ تَخَفْ ہو جائیں گے۔ جن صیغوں میں دو ساکن حرف جمع نہ ہوئے ہوں ان میں حرف علت بھی لوٹ آئے گا جیسے قُوْلُوا، صِیْدَا، خَافِی، لَمْ

تَقُوْلُوا، لاَتَصِيدَا، لَمْ تَخَافِي اور جب نون تاکید ان کے ساتھ ملحق ہو تو عین الفعل بھی لوٹ آئے گا جیسے خَفْ سے خَافَنَّ، قُل سے قُوْلَنَّ اور صِدْ سے صِيدَنَّ۔

مذکورہ قواعد ثلاثی مزید فیہ کے باب افعال، انفعال، افتعال اور استفعال میں بھی جاری ہوں گے جیسے اَضَاعَ يُضِيعُ، اِنْصَاعَ يَنْصَاعُ، اِبْتَاعَ يَبْتَاعُ، اِسْتَمَالَ يَسْتَمِيْلُ۔

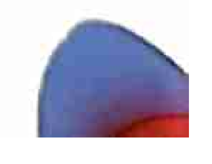
۴۔ اسم فاعل کے صیغہ میں عین الفعل (واؤ یا یاء) ہمزہ سے بدل جائے گا جیسے قَاوِلٌ اور صَايِدٌ سے قَائِلٌ اور صَائِدٌ ہو جائے گا۔

۵۔ اجوف واوی کے صیغہ اسم مفعول سے کہ جس میں دو واؤ اکھٹی ہو جاتی ہیں اسم مفعول کے واؤ کو حذف کر کے پہلے واؤ سے پہلے والے حرف کو مضموم بنادیں گے جیسے مَقْوُوْلٌ کہ جو مَقُوْلٌ ہو جائے گا۔

اجوف یائی کے اسم مفعول میں اسم مفعول کی واؤ حذف ہو جائے گی اور یاء سے پہلے والا حرف مکسور ہو جائیگا جیسے مَصْيُوْدٌ، مَصِيْدٌ ہو جائیگا۔

۶۔ ماضی مجہول میں حرف علت ساکن، فاء کلمہ مکسور اور واؤ یاء سے بدل جائے گی جیسے قُوِلَ اور بُيِعَ سے قِيلَ اور بِيْعَ۔

چھٹے صیغہ سے آخر تک اس کی گردان بھی ماضی معروف کی طرح ہو گی۔



صرف فرق یہ ہوگا کہ جو فاء کلمہ مکسور تھا وہ مضموم اور جو مضموم تھا وہ مکسور ہو جائے گا جیسے بِعْنَ، خِفْنَ، قُلْنَ کا مجہول بُعْنَ، خُفْنَ اور قِلْنَ ہوگا۔

مضارع مجہول میں واؤ یا یاء کو الف سے بدل دیا جائے گا جیسے یَقُوْلُ اور یُصْیَدُ سے یُقَالُ اور یُصَادُ ہو جائے گا۔

۷۔ اجوف کے باب افعال اور استفعال کے مصادر سے حرف علت حذف کر کے ان کے آخر میں تائے مربوطہ (ۃ) ملحق کی جائے گی جیسے اِقْوَام، اِنْیَال، اِسْتِقْوَام اور اِسْتِنْیَال بدل کر اِقَامَۃ، اِنَالَۃ، اِسْتِقَامَۃ اور اِسْتِنَالَۃ ہو جائیں گے۔

اور ان دو ابواب کے مضارع واوی کا عین کلمہ یاء سے بدل جائے گا جیسے یُقْوِمُ اور یَسْتَقْوِمُ بدل کر یُقِیمُ اور یَسْتَقِیمُ ہو جائیں گے۔

۸۔ اجوف واوی میں مجرد کے ان مصادر سے جو فعال کے وزن پر ہوں اور باب انفعال و افتعال کے مصادر سے واؤ کو یاء سے بدل دیا جائے گا جیسے قِوَام، اِنْقِوَاد اور اِشْتِوَاق بدل کر قِیَام، اِنْقِیَاد اور اِشْتِیَاق ہو جائیں گے۔

اجوف واوی اور یائی کی گردان کے کچھ نمونے

ا۔ القَوْل سے فَعَلَ یَفْعُلُ کی گردان

ماضی		مضارع		امر حاضر	با نون تاکید		مضارع	
معلوم	مجہول	معلوم	مجہول		ثقیلہ	خفیفہ	مجزوم	منصوب
قَالَ	قِيْلَ	يَقُوْلُ	يُقَالُ				لَمْ يَقُلْ	لَنْ يَقُوْلَ
قَالَا	قِيْلَا	يَقُوْلَانِ	يُقَالَانِ				لَمْ يَقُوْلَا	لَنْ يَقُوْلَا
قَالُوْا	قِيْلُوْا	يَقُوْلُوْنَ	يُقَالُوْنَ				لَمْ يَقُوْلُوْا	لَنْ يَقُوْلُوْا
قَالَتْ	قِيْلَتْ	تَقُوْلُ	تُقَالُ				لَمْ تَقُلْ	لَنْ تَقُوْلَ
قَالَتَا	قِيْلَتَا	تَقُوْلَانِ	تُقَالَانِ				لَمْ تَقُوْلَا	لَنْ تَقُوْلَا
قُلْنَ	قُلْنَ	يَقُلْنَ	يُقَلْنَ				لَمْ يَقُلْنَ	لَنْ يَقُلْنَ
قُلْتَ	قُلْتَ	تَقُوْلُ	تُقَالُ	قُلْ	قُوْلَنَّ	قُوْلَنْ	لَمْ تَقُلْ	لَنْ تَقُوْلَ
قُلْتُمَا	قُلْتُمَا	تَقُوْلَانِ	تُقَالَانِ	قُوْلَا	قُوْلَانِّ		لَمْ تَقُوْلَا	لَنْ تَقُوْلَا
قُلْتُمْ	قُلْتُمْ	تَقُوْلُوْنَ	تُقَالُوْنَ	قُوْلُوْا	قُوْلُنَّ	قُوْلُنْ	لَمْ تَقُوْلُوْا	لَنْ تَقُوْلُوْا
قُلْتِ	قُلْتِ	تَقُوْلِيْنَ	تُقَالِيْنَ	قُوْلِيْ	قُوْلِنَّ	قُوْلِنْ	لَمْ تَقُوْلِيْ	لَنْ تَقُوْلِيْ
قُلْتُمَا	قُلْتُمَا	تَقُوْلَانِ	تُقَالَانِ	قُوْلَا	قُوْلَانِّ		لَمْ تَقُوْلَا	لَنْ تَقُوْلَا
قُلْتُنَّ	قُلْتُنَّ	تَقُلْنَ	تُقَلْنَ	قُلْنَ	قُلْنَانِّ		لَمْ تَقُلْنَ	لَنْ تَقُلْنَ
قُلْتُ	قُلْتُ	أَقُوْلُ	أُقَالُ				لَمْ أَقُلْ	لَنْ أَقُوْلَ
قُلْنَا	قُلْنَا	نَقُوْلُ	نُقَالُ				لَمْ نَقُلْ	لَنْ نَقُوْلَ

اسم فاعل	قَائِلٌ	قَائِلَانِ	قَائِلُوْنَ	قَائِلَةٌ	قَائِلَتَانِ	قَائِلَاتٌ
اسم مفعول	مَقُوْلٌ	مَقُوْلَانِ	مَقُوْلُوْنَ	مَقُوْلَةٌ	مَقُوْلَتَانِ	مَقُوْلَاتٌ

۲۔ الصَّیْد سے فَعَلَ یَفْعِلُ کی گردان

فعل ماضی		فعل مضارع		امر حاضر	با نون تاکید		مضارع	
معلوم	مجہول	معلوم	مجہول		ثقیلہ	خفیفہ	مجزوم	منصوب
صَادَ	صِيدَ	يَصِيدُ	يُصَادُ				لَمْ يَصِدْ	لَنْ يَصِيدَ
صَادَا	صِيدَا	يَصِيدَانِ	يُصَادَانِ				لَمْ يَصِيدَا	لَنْ يَصِيدَا
صَادُوا	صِيدُوا	يَصِيدُونَ	يُصَادُونَ				لَمْ يَصِيدُوا	لَنْ يَصِيدُوا
صَادَتْ	صِيدَتْ	تَصِيدُ	تُصَادُ				لَمْ تَصِدْ	لَنْ تَصِيدَ
صَادَتَا	صِيدَتَا	تَصِيدَانِ	تُصَادَانِ				لَمْ تَصِيدَا	لَنْ تَصِيدَا
صِدْنَ	صُدْنَ	يَصِدْنَ	يُصَدْنَ				لَمْ يَصِدْنَ	لَنْ يَصِدْنَ
صِدْتَ	صُدْتَ	تَصِيدُ	تُصَادُ	صِدْ	صِيدَنَّ	صِيدَنْ	لَمْ تَصِدْ	لَنْ تَصِيدَ
صِدْتُمَا	صُدْتُمَا	تَصِيدَانِ	تُصَادَانِ	صِيدَا	صِيدَانِّ		لَمْ تَصِيدَا	لَنْ تَصِيدَا
صِدْتُمْ	صُدْتُمْ	تَصِيدُونَ	تُصَادُونَ	صِيدُوا	صِيدُنَّ	صِيدُنْ	لَمْ تَصِيدُوا	لَنْ تَصِيدُوا
صِدْتِ	صُدْتِ	تَصِيدِينَ	تُصَادِينَ	صِيدِي	صِيدِنَّ	صِيدِنْ	لَمْ تَصِيدِي	لَنْ تَصِيدِي
صِدْتُمَا	صُدْتُمَا	تَصِيدَانِ	تُصَادَانِ	صِيدَا	صِيدَانِّ		لَمْ تَصِيدَا	لَنْ تَصِيدَا
صِدْتُنَّ	صُدْتُنَّ	تَصِدْنَ	تُصَدْنَ	صِدْنَ	صِدْنَانِّ		لَمْ تَصِدْنَ	لَنْ تَصِدْنَ
صِدْتُ	صُدْتُ	أَصِيدُ	أُصَادُ				لَمْ أَصِدْ	لَنْ أَصِيدَ
صِدْنَا	صُدْنَا	نَصِيدُ	نُصَادُ				لَمْ نَصِدْ	لَنْ نَصِيدَ

اسم فاعل	صَائِدٌ	صَائِدَانِ	صَائِدُونَ	صَائِدَةٌ	صَائِدَتَانِ	صَائِدَاتٌ
اسم مفعول	مَصِيدٌ	مَصِيدَانِ	مَصِيدُونَ	مَصِيدَةٌ	مَصِيدَتَانِ	مَصِيدَاتٌ

۳۔ اَلخوف مصدر سے فَعَلَ یَفْعَلُ کی گردانیں

فعل ماضی		فعل مضارع		فعل امر	با نون تاکید		مضارع	
معلوم	مجہول	معلوم	مجہول		ثقیلہ	خفیفہ	مجزوم	منصوب
خَافَ	خِيْفَ مِنْهُ	يَخَافُ	يُخَافُ مِنْهُ				لَمْ يَخَفْ	لَنْ يَخَافَ
خَافَا	خِيْفَ مِنْهُمَا	يَخَافَانِ	يُخَافُ مِنْهُمَا				لَمْ يَخَافَا	لَنْ يَخَافَا
خَافُوْا	خِيْفَ مِنْهُمْ	يَخَافُوْنَ	يُخَافُ مِنْهُمْ				لَمْ يَخَافُوْا	لَنْ يَخَافُوْا
خَافَتْ	خِيْفَ مِنْهَا	تَخَافُ	يُخَافُ مِنْهَا				لَمْ تَخَفْ	لَنْ تَخَافَ
خَافَتَا	خِيْفَ مِنْهُمَا	تَخَافَانِ	يُخَافُ مِنْهُمَا				لَمْ تَخَافَا	لَنْ تَخَافَا
خِفْنَ	خِيْفَ مِنْهُنَّ	يَخَفْنَ	يُخَافُ مِنْهُنَّ				لَمْ يَخَفْنَ	لَنْ يَخَفْنَ
خِفْتَ	خِيْفَ مِنْكَ	تَخَافُ	يُخَافُ مِنْكَ	خَفْ	خَافَنَّ	خَافَنْ	لَمْ تَخَفْ	لَنْ تَخَافَ
خِفْتُمَا	خِيْفَ مِنْكُمَا	تَخَافَانِ	يُخَافُ مِنْكُمَا	خَافَا	خَافَانِّ		لَمْ تَخَافَا	لَنْ تَخَافَا
خِفْتُمْ	خِيْفَ مِنْكُمْ	تَخَافُوْنَ	يُخَافُ مِنْكُمْ	خَافُوْا	خَافُنَّ	خَافُنْ	لَمْ تَخَافُوْا	لَنْ تَخَافُوْا
خِفْتِ	خِيْفَ مِنْكِ	تَخَافِيْنَ	يُخَافُ مِنْكِ	خَافِيْ	خَافِنَّ	خَافِنْ	لَمْ تَخَافِيْ	لَنْ تَخَافِيْ
خِفْتُمَا	خِيْفَ مِنْكُمَا	تَخَافَانِ	يُخَافُ مِنْكُمَا	خَافَا	خَافَانِّ		لَمْ تَخَافَا	لَنْ تَخَافَا
خِفْتُنَّ	خِيْفَ مِنْكُنَّ	تَخَفْنَ	يُخَافُ مِنْكُنَّ	خَفْنَ	خَفْنَانِّ		لَمْ تَخَفْنَ	لَنْ تَخَفْنَ
خِفْتُ	خِيْفَ مِنِّيْ	أَخَافُ	يُخَافُ مِنِّيْ				لَمْ أَخَفْ	لَنْ أَخَافَ
خِفْنَا	خِيْفَ مِنَّا	نَخَافُ	يُخَافُ مِنَّا				لَمْ نَخَفْ	لَنْ نَخَافَ

اسم فاعل	خَائِفٌ	خَائِفَانِ	خَائِفُوْنَ	خَائِفَةٌ	خَائِفَتَانِ	خَائِفَاتٌ
اسم مفعول	مَخُوْفٌ	مَخُوْفَانِ	مَخُوْفُوْنَ	مَخُوْفَةٌ	مَخُوْفَتَانِ	مَخُوْفَاتٌ



مشق (۱):

مندرجہ ذیل افعال سے ماضی، مضارع اور امر حاضر کی پوری گردانیں کیجئے۔

سَارَ، عَادَ، نَالَ، عَانَ، كَانَ

مشق (۲):

درج ذیل کلمات کی نوع معین کیجئے اور ان کے اندر ہونے والی تبدیلی کو لکھئے۔

خِفْنَ، اِسْتِقَامَة، اِعَادَةٌ، لَمْ يَبِعْ، قُمْتُنَّ، مَصِيدٌ، قَائِمٌ، اِفَاضَة، اِسْتِعَاذَةٌ، مُعِينٌ، تَنَامِينَ، مُجَابٌ، اَقِمْ، عِدْنَ، لَاتَخَفْنَ

مشق (۳):

مندرجہ ذیل افعال کو باب افعال اور استفعال میں لیجا کر ان کے ماضی، مضارع، امر حاضر، اسم فاعل، اسم مفعول اور مصدر بتائیے۔

قَامَ، عَادَ، عَانَ، نَالَ

مشق (۴):

مندرجہ ذیل افعال مضارع کی ایک بار حرف جزم کے ساتھ اور ایک بار بغیر حرف جزم کے گردان لکھئے۔

يَنَالُ، يَخِيطُ، يَقُولُ، يَهَابُ

مشق (۵):

حَالَ، غَابَ، عَادَ، بَاعَ اور جَابَ کو باب افتعال میں لیجاکر ان کے ماضی، مضارع، امر حاضر، مصدر اور اسم فاعل و مفعول لکھئے۔

مشق (٦):

قَادَ، صَاعَ، زَاحَ، سَاقَ اور سَابَ کو باب انفعال میں لیجاکر ان کے ماضی، مضارع، امر حاضر، مصدر اور اسم فاعل لکھئے۔



بتیسواں سبق

ناقص میں تعلیل

ناقص کی قسمیں

ناقص واوی	ناقص یائی
دَعَا یَدْعُوْ	حَکٰی یَحْکِی

۱۔ اگر فعل ماضی ناقص فَعَلَ کے وزن پر ہو یعنی مفتوح العین ہو تو جس واو یا یاء کا ماقبل مفتوح ہو اسے الف سے بدل دیا جاتا ہے (۱)۔ جب غیر الف اس کے ساتھ متصل ہو تو تبدیل شدہ الف اپنی اصلی حالت میں آجائیگا جیسے دَعَوَا، حَکَیَا

---

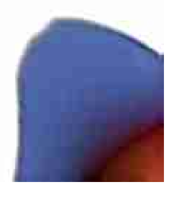
(۱) اگر یہ الف واؤ کی جگہ ہو تو بڑا الف ہوگا جیسے دَعَا، غَزَا، سَمَا اور اگر یاء کے بدلے ہو تو چھوٹا ہوگا جیسے رَمٰی، یَرضٰی، مُرتَضٰی

اگر اس کے آخر میں ضمیر واؤ یا مونث کی تاء آجائے تو دو ساکنوں کے جمع ہو جانے کی وجہ سے لام الفعل حذف ہو جائے گا جیسے دَعَوْا، حَكَوْا، دَعَتْ، حَكَتْ جن کی اصل دَعَاوْا، حَكَاوْا، دَعَاتْ، حَكَاتْ تھی۔

تثنیہ مونث کے صیغوں سے بھی اسی طرح حذف کیا جائے مثلاً دَعَتَا اور حَكَتَا اور دیگر صیغوں میں سے تبدیل شدہ الف اپنی اصلی حالت میں لوٹ آئے گا جیسے دَعَوْنَ، حَكَيْنَ سے دَعَوْنَا اور حَكَيْنَا تک۔

۲۔ اگر فعل ماضی فَعِلَ کے وزن پر ہو اور واوی ہو تو واؤ کو یاء سے بدل دیا جائے گا اور یہ قاعدہ فَعَلَ کے ماضی مجہول میں بھی جاری ہو گا جیسے رُضِيَ اور دُعِيَ جو اصل میں رُضِوَ اور دُعِوَ تھے اور ان کے جمع مذکر غائب سے یاء گر جائے گی اور وہ رُضُوا اور دُعُوا ہو جائیں گے۔ جس کی تفصیل یہ ہے کہ رُضُوا اصل میں رُضِيُوا تھا، ضمہ چونکہ یاء پر بھاری (ثقیل) ہو تا ہے لہذا وہ گر جائے گا اور رُضِيْوا ہو جائے گا۔ اس کی بعد چونکہ دو ساکن جمع ہو گئے ہیں لہذا لام الفعل گر جائے گا اور رُضِوا ہو جائے گا پھر کسرہ ضمہ میں تبدیل ہو کر رُضُوا ہو گا یہی قاعدہ دُعُوا میں بھی جاری ہے۔

ماضی کے فَعُلَ کے وزن پر ہونے کی صورت میں صرف جمع مذکر غائب کے صیغہ سے لام الفعل حذف ہو گا جیسے سَرُوا جو اصل میں سَرُوُوا بر وزن شَرُفُوا تھا۔



۳۔ فعل مضارع ناقص اگر یَفْعُلُ یا یَفْعِلُ کے وزن پر ہو تو لام الفعل کا ضمہ گر جائے گا جیسے یَرْجُو اور یَقْضِی جو اصل میں یَرْجُوُ اور یَقْضِیُ تھے۔ جہاں دو ساکن یکجا ہو جائیں حرف علت حذف ہو جائے گا جیسے یَرْجُوْنَ و یَقْضُوْنَ جو اصل میں یَرْجُوُوْنَ اور یَقْضِیُوْنَ تھے۔

اگر مضارع یَفْعُلُ کے وزن پر ہو تو مفرد کے صیغوں میں واؤ اور یاء ، الف میں اور واوی کے دوسرے صیغوں میں واؤ، یاء سے بدل جائے گا چونکہ جہاں بھی واؤ چوتھے نمبر پر یا اس کے بعد ہو اور اس کا ماضی مضموم نہ ہو تو اسے یاء سے بدل دیتے ہیں جیسے یَرْضٰی، یَرْضَیَانِ، یَرْضَیْنَ جہاں دو ساکن جمع ہو جائیں وہاں سے الف گر جائے گا جیسے یَرْضَوْنَ، تَرْضَوْنَ جو اصل میں یَرْضَاوْنَ اور تَرْضَاوْنَ تھے۔

یہ قاعدہ فعل مضارع مجہول میں بھی جاری ہو گا جیسے یُدْعٰی، یُدْعَیَانِ، یُدْعَوْنَ

۴۔ امر حاضر کے صیغہ واحد مذکر اور مضارع مجزوم کے چار مفرد صیغوں میں لام الفعل گر جائے گا جیسے اُدْعُ، اِقْضِ، اِرْضَ، لِیَدْعُ، لَاتَقْضِ، لَمْ نَرْضَ، لَمْ اَسْعَ

۵۔ مضارع مجزوم کے مفرد کے صیغوں اور امر حاضر واحد مذکر کے صیغہ میں جب نون تاکید آجائے تو لام الفعل لوٹ آئے گا جیسے اُدْعُوَنَّ، لَاتَرْمِیَنَّ

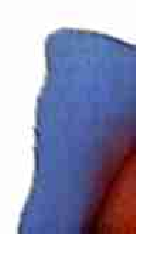
۶۔ جمع مذکر غائب و حاضر اور واحد مونث حاضر کے مضارع کے صیغوں اور واحد مونث اور جمع مذکر کے امر حاضر کے صیغوں کی تاکید نون کے ساتھ ہونے کی صورت میں اگر ناقص کا عین کلمہ مفتوح ہو تو واؤ اور یاء کی ضمیر باقی رہے گی۔ واؤ مضموم ہو جائے گا اور یاء مکسور جیسے مضارع کے هَلْ تَرْضَوْنَ، لَايَرْضَوْنَ، هَلْ تَرْضَيْنَ اور امر حاضر کے اِرْضَوا، اِرْضَی نون تاکید کے ساتھ هَلْ تَرْضَوُنَّ، لَايَرْضَوُنَّ، هَلْ تَرْضَيِنَّ اور اِرْضَوُنَّ اور اِرْضَيِنَّ ہو جائیں گے۔

یہ قاعدہ مزیدٌ فیہ کے ناقص افعال جو مفتوح العین ہوں اور نون تاکید کے ساتھ ہوں ان میں بھی جاری ہوگا جیسے يَتَعَدَّوْنَ اور تَعَدَّوا جو نون تاکید کے بعد يَتَعَدَّوُنَّ اور تَعَدَّوُنَّ ہو جائیں گے۔

اسی طرح ثلاثی مجرد میں بھی جاری ہوگا کہ مجہول ہونے کی بنا پر عین الفعل مفتوح ہو جاتا ہے جیسے يُدْعَوْنَ اور تُرْمَيْنَ کہ نون تاکید کے بعد يُدْعَوُنَّ اور تُرْمَيِنَّ ہو جائیں گے۔

۷۔ اسم فاعل کا حرف واؤ یاء سے بدل جائیگا جیسے اَلدَّاعِي جس کی اصل اَلدَّاعِوُ تھی۔ اگر اسم فاعل پر رفع یا جر کی تنوین ہو تو اجتماع ساکنین کی بنا پر لام کلمہ حذف ہو جائے گا جیسے رَامٍ اور دَاعٍ جن کی اصل رَامِيٌ اور دَاعِيٌ تھی۔

۸۔ واوی کے اسم مفعول میں جہاں دو واؤ جمع ہو جاتے ہیں، وہ ایک دوسرے



میں ادغام ہو جائیں گے جیسے مَدْعُوٌّ اور مَغْزُوٌّ

یائی کے اسم مفعول میں زائد واؤ اور لام الفعل کا حرف یاء ایک جگہ جمع ہو گئے ہیں چونکہ ان سے پہلے والا حرف ساکن ہے لہٰذا واؤ کو یاء سے بدل کر یاء کو یاء میں مدغم کر دیا جائے گا اور اس کا ما قبل مکسور ہو جائیگا جیسے مَرْضِيٌّ اور مَقْضِيٌّ جو اصل میں مَرْضُوِیٌ اور مَقْضُوِیٌ تھے اور ناقص واوی کے صیغہ فعیل میں بھی واؤ کو یاء سے بدل کر یاء کو لام الفعل والی یاء میں مدغم کر دیا جائے گا جیسے عَلِيٌّ اور صَفِيٌّ جو اصل میں عَلِيْوٌ اور صَفِيْوٌ تھے۔

نوٹ: ناقص مجرد کے قواعد تعلیل اس کے افعال مزیدٌ فیہ میں بھی جاری ہونگے۔

۹۔ ناقص کے باب تفعّل اور تفاعل کے مصدر میں ضمہ، کسرہ سے اور واؤ، یاء میں بدل جائے گا جیسے اَلتَّدَاعِی، اَلتَّرَامِی اور اَلتَرَجِّی، اَلتَّأَنِّی جو اصل میں اَلتَّدَاعُو، اَلتَّرَامِی اور اَلتَّرَجُّو اور اَلتَّأَنِّی تھے۔ رفع و جر کی تنوین کے ساتھ لام کلمہ اجتماع ساکنین کی وجہ سے حذف ہو جائے گا جیسے تَدَاعٍ اور تَرَامٍ جو اصل میں تَدَاعِیٌ و تَرَامِیٌ تھے۔

۱۰۔ ناقص واوی اور یائی کا لام الفعل اگر کلمہ کے آخر میں اور الف زائدہ کے بعد واقع ہو تو واؤ اور یاء ہمزہ سے بدل جائیں گے جیسے دُعَاء، اِجْرَاء، سَمَاء اور اِسْتِسْقَاء جن کی اصل دُعَاوْ، اِجرَایْ، سَمَاوْ اور اِسْتِسْقَایْ تھی۔

فعل ناقص کی گردان کے چند نمونے

۱۔ الغزو سے فَعَلَ یَفْعُلُ کے وزن پر گردان

ماضی		مضارع		امر حاضر	با نون تاکید		مضارع	
معلوم	مجہول	معلوم	مجہول		ثقیلہ	خفیفہ	مجزوم	منصوب
غَزَا	غُزِیَ	یَغْزُو	یُغْزٰی				لَمْ یَغْزُ	لَنْ یَغْزُوَ
غَزَوَا	غُزِیَا	یَغْزُوَانِ	یُغْزَیَانِ				لَمْ یَغْزُوَا	لَنْ یَغْزُوَا
غَزَوْا	غُزُوْا	یَغْزُوْنَ	یُغْزَوْنَ				لَمْ یَغْزُوْا	لَنْ یَغْزُوْا
غَزَتْ	غُزِیَتْ	تَغْزُو	تُغْزٰی				لَمْ تَغْزُ	لَنْ تَغْزُوَ
غَزَتَا	غُزِیَتَا	تَغْزُوَانِ	تُغْزَیَانِ				لَمْ تَغْزُوَا	لَنْ تَغْزُوَا
غَزَوْنَ	غُزِیْنَ	یَغْزُوْنَ	یُغْزَیْنَ				لَمْ یَغْزُوْنَ	لَنْ یَغْزُوْنَ
غَزَوْتَ	غُزِیْتَ	تَغْزُو	تُغْزٰی	اُغْزُ	اُغْزُوَنَّ	اُغْزُوَنْ	لَمْ تَغْزُ	لَنْ تَغْزُوَ
غَزَوْتُمَا	غُزِیْتُمَا	تَغْزُوَانِ	تُغْزَیَانِ	اُغْزُوَا	اُغْزُوَانِّ		لَمْ تَغْزُوَا	لَنْ تَغْزُوَا
غَزَوْتُمْ	غُزِیْتُمْ	تَغْزُوْنَ	تُغْزَوْنَ	اُغْزُوْا	اُغْزُنَّ	اُغْزُنْ	لَمْ تَغْزُوْا	لَنْ تَغْزُوْا
غَزَوْتِ	غُزِیْتِ	تَغْزِیْنَ	تُغْزَیْنَ	اُغْزِیْ	اُغْزِنَّ	اُغْزِنْ	لَمْ تَغْزِیْ	لَنْ تَغْزِیْ
غَزَوْتُمَا	غُزِیْتُمَا	تَغْزُوَانِ	تُغْزَیَانِ	اُغْزُوَا	اُغْزُوَانِّ		لَمْ تَغْزُوَا	لَنْ تَغْزُوَا
غَزَوْتُنَّ	غُزِیْتُنَّ	تَغْزُوْنَ	تُغْزَیْنَ	اُغْزُوْنَ	اُغْزُوْنَانِّ		لَمْ تَغْزُوْنَ	لَنْ تَغْزُوْنَ
غَزَوْتُ	غُزِیْتُ	اَغْزُو	اُغْزٰی				لَمْ اَغْزُ	لَنْ اَغْزُوَ
غَزَوْنَا	غُزِیْنَا	نَغْزُو	نُغْزٰی				لَمْ نَغْزُ	لَنْ نَغْزُوَ

اسم فاعل	غَازٍ	غَازِیَانِ	غَازُوْنَ	غَازِیَةٌ	غَازِیَتَانِ	غَازِیَاتٌ
اسم مفعول	مَغْزُوٌّ	مَغْزُوَّانِ	مَغْزُوُّوْنَ	مَغْزُوَّةٌ	مَغْزُوَّتَانِ	مَغْزُوَّاتٌ

۲۔ فَعَلَ یَفْعِلُ کے وزن پر الرمی سے گردانیں

ماضی		مضارع		امر حاضر	با نون تاکید		مضارع	
معلوم	مجہول	معلوم	مجہول		ثقیلہ	خفیفہ	مجزوم	منصوب
رَمٰی	رُمِیَ	یَرْمِیْ	یُرْمٰی				لَمْ یَرْمِ	لَنْ یَرْمِیَ
رَمَیَا	رُمِیَا	یَرْمِیَانِ	یُرْمَیَانِ				لَمْ یَرْمِیَا	لَنْ یَرْمِیَا
رَمَوْا	رُمُوْا	یَرْمُوْنَ	یُرْمَوْنَ				لَمْ یَرْمُوْا	لَنْ یَرْمُوْا
رَمَتْ	رُمِیَتْ	تَرْمِیْ	تُرْمٰی				لَمْ تَرْمِ	لَنْ تَرْمِیَ
رَمَتَا	رُمِیَتَا	تَرْمِیَانِ	تُرْمَیَانِ				لَمْ تَرْمِیَا	لَنْ تَرْمِیَا
رَمَیْنَ	رُمِیْنَ	یَرْمِیْنَ	یُرْمَیْنَ				لَمْ یَرْمِیْنَ	لَنْ یَرْمِیْنَ
رَمَیْتَ	رُمِیْتَ	تَرْمِیْ	تُرْمٰی	اِرْمِ	اِرْمِیَنَّ	اِرْمِیَنْ	لَمْ تَرْمِ	لَنْ تَرْمِیَ
رَمَیْتُمَا	رُمِیْتُمَا	تَرْمِیَانِ	تُرْمَیَانِ	اِرْمِیَا	اِرْمِیَانِّ		لَمْ تَرْمِیَا	لَنْ تَرْمِیَا
رَمَیْتُمْ	رُمِیْتُمْ	تَرْمُوْنَ	تُرْمَوْنَ	اِرْمُوْا	اِرْمُنَّ	اِرْمُنْ	لَمْ تَرْمُوْا	لَنْ تَرْمُوْا
رَمَیْتِ	رُمِیْتِ	تَرْمِیْنَ	تُرْمَیْنَ	اِرْمِیْ	اِرْمِنَّ	اِرْمِنْ	لَمْ تَرْمِ	لَنْ تَرْمِیْ
رَمَیْتُمَا	رُمِیْتُمَا	تَرْمِیَانِ	تُرْمَیَانِ	اِرْمِیَا	اِرْمِیَانِّ		لَمْ تَرْمِیَا	لَنْ تَرْمِیَا
رَمَیْتُنَّ	رُمِیْتُنَّ	تَرْمِیْنَ	تُرْمَیْنَ	اِرْمِیْنَ	اِرْمِیْنَانِّ		لَمْ تَرْمِیْنَ	لَنْ تَرْمِیْنَ
رَمَیْتُ	رُمِیْتُ	اَرْمِیْ	اُرْمٰی				لَمْ اَرْمِ	لَنْ اَرْمِیَ
رَمَیْنَا	رُمِیْنَا	نَرْمِیْ	نُرْمٰی				لَمْ نَرْمِ	لَنْ نَرْمِیَ

اسم فاعل	رَامٍ	رَامِیَانِ	رَامُوْنَ	رَامِیَةٌ	رَامِیَتَانِ	رَامِیَاتٌ
اسم مفعول	مَرْمِیٌّ	مَرْمِیَّانِ	مَرْمِیُّوْنَ	مَرْمِیَّةٌ	مَرْمِیَّتَانِ	مَرْمِیَّاتٌ

۳۔ فَعِلَ یَفْعَلُ کے وزن پر الرضوان سے گردانیں

ماضی معلوم	ماضی مجہول	مضارع معلوم	مضارع مجہول	امر حاضر	با نون تاکید ثقیلہ	با نون تاکید خفیفہ	مضارع مجزوم	مضارع منصوب
رَضِیَ	رُضِیَ	یَرْضٰی	یُرْضٰی				لَمْ یَرْضَ	لَنْ یَرْضٰی
رَضِیَا	رُضِیَا	یَرْضَیَانِ	یُرْضَیَانِ				لَمْ یَرْضَیَا	لَنْ یَرْضَیَا
رَضُوْا	رُضُوْا	یَرْضَوْنَ	یُرْضَوْنَ				لَمْ یَرْضَوْا	لَنْ یَرْضَوْا
رَضِیَتْ	رُضِیَتْ	تَرْضٰی	تُرْضٰی				لَمْ تَرْضَ	لَنْ تَرْضٰی
رَضِیَتَا	رُضِیَتَا	تَرْضَیَانِ	تُرْضَیَانِ				لَمْ تَرْضَیَا	لَنْ تَرْضَیَا
رَضِیْنَ	رُضِیْنَ	یَرْضَیْنَ	یُرْضَیْنَ				لَمْ یَرْضَیْنَ	لَنْ یَرْضَیْنَ
رَضِیْتَ	رُضِیْتَ	تَرْضٰی	تُرْضٰی	اِرْضَ	اِرْضَیَنَّ	اِرْضَیَنْ	لَمْ تَرْضَ	لَنْ تَرْضٰی
رَضِیْتُمَا	رُضِیْتُمَا	تَرْضَیَانِ	تُرْضَیَانِ	اِرْضَیَا	اِرْضَیَانِّ		لَمْ تَرْضَیَا	لَنْ تَرْضَیَا
رَضِیْتُمْ	رُضِیْتُمْ	تَرْضَوْنَ	تُرْضَوْنَ	اِرْضَوْا	اِرْضَوُنَّ	اِرْضَوُنْ	لَمْ تَرْضَوْا	لَنْ تَرْضَوْا
رَضِیْتِ	رُضِیْتِ	تَرْضَیْنَ	تُرْضَیْنَ	اِرْضَیْ	اِرْضَیِنَّ	اِرْضَیِنْ	لَمْ تَرْضَیْ	لَنْ تَرْضَیْ
رَضِیْتُمَا	رُضِیْتُمَا	تَرْضَیَانِ	تُرْضَیَانِ	اِرْضَیَا	اِرْضَیَانِّ		لَمْ تَرْضَیَا	لَنْ تَرْضَیَا
رَضِیْتُنَّ	رُضِیْتُنَّ	تَرْضَیْنَ	تُرْضَیْنَ	اِرْضَیْنَ	اِرْضَیْنَانِّ		لَمْ تَرْضَیْنَ	لَنْ تَرْضَیْنَ
رَضِیْتُ	رُضِیْتُ	اَرْضٰی	اُرْضٰی				لَمْ اَرْضَ	لَنْ اَرْضٰی
رَضِیْنَا	رُضِیْنَا	نَرْضٰی	نُرْضٰی				لَمْ نَرْضَ	لَنْ نَرْضٰی

اسم فاعل	رَاضٍ	رَاضِیَانِ	رَاضُوْنَ	رَاضِیَةٌ	رَاضِیَتَانِ	رَاضِیَاتٌ
اسم مفعول	مَرْضِیٌّ	مَرْضِیَّانِ	مَرْضِیُّوْنَ	مَرْضِیَّةٌ	مَرْضِیَّتَانِ	مَرْضِیَّاتٌ



مشق (۱):

مندرجہ ذیل افعال کو ماضی، مضارع، امر حاضر اور اسم فاعل کے تمام صیغوں میں گردان کریں۔

رَخُوَ، سَرىٰ، قَفَا، دَرىٰ، فَنِيَ، كَبَا

مشق (۲):

درج ذیل افعال کے باب افعال، باب تفعیل اور باب استفعال کے ماضی، مضارع، امر حاضر اور اسم فاعل لکھیے۔

قَفَا، هَدٰى، رَخُوَ، خَبَا

مشق (۳):

مندرجہ ذیل کلمات کی قسم معین کر کے ان میں جو تبدیلی ہوئی ہے اس کو بیان کیجیے؟

يَكْبُوْنَ، هَادٍ، تَقْضِيْنَ، مُسْتَرْخُوْنَ، تَصْبُوْنَ، يُسْقَوْنَ، لَاتَقْفُ، مَهْدِيٌّ، سَرُوا، مَرْجُوٌّ، مَقْضِيَّةٌ

مشق (۴):

درج ذیل افعال کی مضارع میں گردان کریں اور عامل جزم (لَمْ) لگا کر دوبارہ گردان کریں۔

قَفٰى، سَهَا، هَدٰى، صَبَا

تینتیسواں سبق

لفیف میں تعلیل

لفیف مقرون

لفیف مقرون میں صرف تعلیل ناقص کے قواعد جاری ہونگے یعنی عین الفعل جو حرف علت ہے اس میں کوئی تعلیل نہیں ہو گی۔ جیسے طَوٰی یَطْوِی اِطْوِ مَطْوِیٌّ

لفیف مفروق

لفیف مفروق میں فعل مثال اور ناقص دونوں کی تعلیل واقع ہو گی۔ جیسے وَقٰی یَقِی قِ واقٍ مَوْقِیٌّ



لفیف مفروق کی گردان کے نمونے

ا۔ فَعِلَ یَفْعِلُ کے وزن پر الولی سے گردانیں

ماضی		مضارع		امر حاضر	با نون تاکید		مضارع	
معلوم	مجهول	معلوم	مجهول		ثقیله	خفیفه	مجزوم	منصوب
وَلِیَ	وُلِیَ	یَلِی	یُولٰی				لَمْ یَلِ	لَنْ یَلِیَ
وَلِیَا	وُلِیَا	یَلِیَانِ	یُولَیَانِ				لَمْ یَلِیَا	لَنْ یَلِیَا
وَلُوا	وُلُوا	یَلُوْنَ	یُولَوْنَ				لَمْ یَلُوا	لَنْ یَلُوا
وَلِیَتْ	وُلِیَتْ	تَلِی	تُولٰی				لَمْ تَلِ	لَنْ تَلِیَ
وَلِیَتَا	وُلِیَتَا	تَلِیَانِ	تُولَیَانِ				لَمْ تَلِیَا	لَنْ تَلِیَا
وَلِیْنَ	وُلِیْنَ	یَلِیْنَ	یُولَیْنَ				لَمْ یَلِیْنَ	لَنْ یَلِیْنَ
وَلِیْتَ	وُلِیْتَ	تَلِی	تُولٰی	لِ	لِیَنَّ	لِیَنْ	لَمْ تَلِ	لَنْ تَلِیَ
وَلِیْتُمَا	وُلِیْتُمَا	تَلِیَانِ	تُولَیَانِ	لِیَا	لِیَانِّ		لَمْ تَلِیَا	لَنْ تَلِیَا
وَلِیْتُمْ	وُلِیْتُمْ	تَلُوْنَ	تُولَوْنَ	لُوا	لُنَّ	لُنْ	لَمْ تَلُوا	لَنْ تَلُوا
وَلِیْتِ	وُلِیْتِ	تَلِیْنَ	تُولَیْنَ	لِی	لِنَّ	لِنْ	لَمْ تَلِی	لَنْ تَلِی
وَلِیْتُمَا	وُلِیْتُمَا	تَلِیَانِ	تُولَیَانِ	لِیَا	لِیَانِّ		لَمْ تَلِیَا	لَنْ تَلِیَا
وَلِیْتُنَّ	وُلِیْتُنَّ	تَلِیْنَ	تُولَیْنَ	لِیْنَ	لِیْنَانِّ		لَمْ تَلِیْنَ	لَنْ تَلِیْنَ
وَلِیْتُ	وُلِیْتُ	اَلِی	اُولٰی				لَمْ اَلِ	لَنْ اَلِیَ
وَلِیْنَا	وُلِیْنَا	نَلِی	نُولٰی				لَمْ نَلِ	لَنْ نَلِیَ

اسم فاعل	وَالٍ	وَالِیَانِ	وَالُوْنَ	وَالِیَةٌ	وَالِیَتَانِ	وَالِیَاتٌ
اسم مفعول	مَوْلِیٌّ	مَوْلِیَّانِ	مَوْلِیُّوْنَ	مَوْلِیَّةٌ	مَوْلِیَّتَانِ	مَوْلِیَّاتٌ

۲۔فَعِلَ یَفْعَلُ کے وزن پر الوجی کی گردانیں

ماضی		مضارع		امر حاضر	با نون تاکید		مضارع	
معلوم	مجہول	معلوم	مجہول		ثقیلہ	خفیفہ	مجزوم	منصوب
وَجِیَ	وُجِیَ	یَوْجٰی	یُوجٰی				لَمْ یَوْجَ	لَنْ یَوْجٰی
وَجِیَا	وُجِیَا	یَوْجَیَانِ	یُوجَیَانِ				لَمْ یَوْجَیَا	لَنْ یَوْجَیَا
وَجُوا	وُجُوا	یَوْجَوْنَ	یُوجَوْنَ				لَمْ یَوْجَوا	لَنْ یَوْجَوا
وَجِیَتْ	وُجِیَتْ	تَوجٰی	تُوجٰی				لَمْ تَوجَ	لَنْ تَوجٰی
وَجِیَتَا	وُجِیَتَا	تَوجَیَانِ	تُوجَیَانِ				لَمْ تَوجَیَا	لَنْ تَوجَیَا
وَجِیْنَ	وُجِیْنَ	یَوْجَیْنَ	یُوجَیْنَ				لَمْ یَوْجَیْنَ	لَنْ یَوْجَیْنَ
وَجِیْتَ	وُجِیْتَ	تَوجٰی	تُوجٰی	اِیجَ	اِیجَیَنَّ	اِیجَیَنْ	لَمْ تَوجَ	لَنْ تَوجٰی
وَجِیْتُمَا	وُجِیْتُمَا	تَوجَیَانِ	تُوجَیَانِ	اِیجَیَا	اِیجَیَانِّ		لَمْ تَوجَیَا	لَنْ تَوجَیَا
وَجِیْتُمْ	وُجِیْتُمْ	تَوجَوْنَ	تُوجَوْنَ	اِیجَوا	اِیجَوُنَّ	اِیجَوُنْ	لَمْ تَوجَوا	لَنْ تَوجَوا
وَجِیْتِ	وُجِیْتِ	تَوجَیْنَ	تُوجٰی	اِیجَیْ	اِیجَیِنَّ	اِیجَیِنْ	لَمْ تَوجَیْ	لَنْ تَوجَیْ
وَجِیْتُمَا	وُجِیْتُمَا	تَوجَیَانِ	تُوجَیَانِ	اِیجَیَا	اِیجَیَانِّ		لَمْ تَوجَیَا	لَنْ تَوجَیَا
وَجِیْتُنَّ	وُجِیْتُنَّ	تَوجَیْنَ	تُوجَیْنَ	اِیجَیْنَ	اِیجَیْنَانِّ		لَمْ تَوجَیْنَ	لَنْ تَوجَیْنَ
وَجِیْتُ	وُجِیْتُ	اَوجٰی	اُوجٰی				لَمْ اَوجَ	لَنْ اَوجٰی
وَجِیْنَا	وُجِیْنَا	نَوجٰی	نُوجٰی				لَمْ نَوجَ	لَنْ نَوجٰی

اسم فاعل	وَاجٍ	وَاجِیَانِ	وَاجُونَ	وَاجِیَةٌ	وَاجِیَتَانِ	وَاجِیَاتٌ
اسم مفعول	مَوْجِیٌّ	مَوْجِیَّانِ	مَوْجِیُّونَ	مَوْجِیَّةٌ	مَوْجِیَّتَانِ	مَوْجِیَّاتٌ

لفیف مقرون کی گردانوں کے نمونے

۱۔ مصدر الشی سے فَعَلَ یَفْعِلُ کے وزن پر گردانیں

ماضی		مضارع		امر حاضر	با نون تاکید		مضارع	
معلوم	مجہول	معلوم	مجہول		ثقیلہ	خفیفہ	مجزوم	منصوب
شَوٰی	شُوِیَ	یَشْوِی	یُشْوٰی				لَمْ یَشْوِ	لَنْ یَشْوِیَ
شَوَیَا	شُوِیَا	یَشْوِیَانِ	یُشْوَیَانِ				لَمْ یَشْوِیَا	لَنْ یَشْوِیَا
شَوَوْا	شُوُوْا	یَشْوُوْنَ	یُشْوَوْنَ				لَمْ یَشْوُوْا	لَنْ یَشْوُوْا
شَوَتْ	شُوِیَتْ	تَشْوِی	تُشْوٰی				لَمْ تَشْوِ	لَنْ تَشْوِیَ
شَوَتَا	شُوِیَتَا	تَشْوِیَانِ	تُشْوَیَانِ				لَمْ تَشْوِیَا	لَنْ تَشْوِیَا
شَوَیْنَ	شُوِیْنَ	یَشْوِیْنَ	یُشْوَیْنَ				لَمْ یَشْوِیْنَ	لَنْ یَشْوِیْنَ
شَوَیْتَ	شُوِیْتَ	تَشْوِی	تُشْوٰی	اِشْوِ	اِشْوِیَنَّ	اِشْوِیَنْ	لَمْ تَشْوِ	لَنْ تَشْوِیَ
شَوَیْتُمَا	شُوِیْتُمَا	تَشْوِیَانِ	تُشْوَیَانِ	اِشْوِیَا	اِشْوِیَانِّ		لَمْ تَشْوِیَا	لَنْ تَشْوِیَا
شَوَیْتُمْ	شُوِیْتُمْ	تَشْوُوْنَ	تُشْوَوْنَ	اِشْوُوْا	اِشْوُنَّ	اِشْوُنْ	لَمْ تَشْوُوْا	لَنْ تَشْوُوْا
شَوَیْتِ	شُوِیْتِ	تَشْوِیْنَ	تُشْوَیْنَ	اِشْوِی	اِشْوِنَّ	اِشْوِنْ	لَمْ تَشْوِی	لَنْ تَشْوِی
شَوَیْتُمَا	شُوِیْتُمَا	تَشْوِیَانِ	تُشْوَیَانِ	اِشْوِیَا	اِشْوِیَانِّ		لَمْ تَشْوِیَا	لَنْ تَشْوِیَا
شَوَیْتُنَّ	شُوِیْتُنَّ	تَشْوِیْنَ	تُشْوَیْنَ	اِشْوِیْنَ	اِشْوِیْنَانِّ		لَمْ تَشْوِیْنَ	لَنْ تَشْوِیْنَ
شَوَیْتُ	شُوِیْتُ	اَشْوِی	اُشْوٰی				لَمْ اَشْوِ	لَنْ اَشْوِیَ
شَوَیْنَا	شُوِیْنَا	نَشْوِی	نُشْوٰی				لَمْ نَشْوِ	لَنْ نَشْوِیَ

اسم فاعل	شَاوٍ	شَاوِیَانِ	شَاوُوْنَ	شَاوِیَةٌ	شَاوِیَتَانِ	شَاوِیَاتٌ
اسم مفعول	مَشْوِیٌّ	مَشْوِیَّانِ	مَشْوِیُّوْنَ	مَشْوِیَّةٌ	مَشْوِیَّتَانِ	مَشْوِیَّاتٌ

۲۔ مصدر القوۃ سے فَعِلَ یَفْعَلُ کے وزن پر گردانیں

ماضی	مضارع	امر حاضر	با نون تاکید		مضارع	
معلوم	معلوم		ثقیلہ	خفیفہ	مجزوم	منصوب
قَوِیَ	یَقْوٰی				لَمْ یَقْوَ	لَنْ یَقْوٰی
قَوِیَا	یَقْوَیَانِ				لَمْ یَقْوَیَا	لَنْ یَقْوَیَا
قَوُوا	یَقْوَوْنَ				لَمْ یَقْوَوْا	لَنْ یَقْوَوْا
قَوِیَتْ	تَقْوٰی				لَمْ تَقْوَ	لَنْ تَقْوٰی
قَوِیَتَا	تَقْوَیَانِ				لَمْ تَقْوَیَا	لَنْ تَقْوَیَا
قَوِیْنَ	یَقْوَیْنَ				لَمْ یَقْوَیْنَ	لَنْ یَقْوَیْنَ
قَوِیْتَ	تَقْوٰی	اِقْوَ	اِقْوَیَنَّ	اِقْوَیَنْ	لَمْ تَقْوَ	لَنْ تَقْوٰی
قَوِیْتُمَا	تَقْوَیَانِ	اِقْوَیَا	اِقْوَیَانِّ		لَمْ تَقْوَیَا	لَنْ تَقْوَیَا
قَوِیْتُمْ	تَقْوَوْنَ	اِقْوَوْا	اِقْوَوُنَّ	اِقْوَوُنْ	لَمْ تَقْوَوْا	لَنْ تَقْوَوْا
قَوِیْتِ	تَقْوَیْنَ	اِقْوَیْ	اِقْوَیِنَّ	اِقْوَیِنْ	لَمْ تَقْوَیْ	لَنْ تَقْوَیْ
قَوِیْتُمَا	تَقْوَیَانِ	اِقْوَیَا	اِقْوَیَانِّ		لَمْ تَقْوَیَا	لَنْ تَقْوَیَا
قَوِیْتُنَّ	تَقْوَیْنَ	اِقْوَیْنَ	اِقْوَیْنَانِّ		لَمْ تَقْوَیْنَ	لَنْ تَقْوَیْنَ
قَوِیْتُ	اَقْوٰی				لَمْ اَقْوَ	لَنْ اَقْوٰی
قَوِیْنَا	نَقْوٰی				لَمْ نَقْوَ	لَنْ نَقْوٰی

اسم فاعل	قَاوٍ	قَاوِیَانِ	قَاوُوْنَ	قَاوِیَةٌ	قَاوِیَتَانِ	قَاوِیَاتٌ
اسم مفعول	مَقْوِیٌّ	مَقْوِیَّانِ	مَقْوِیُّوْنَ	مَقْوِیَّةٌ	مَقْوِیَّتَانِ	مَقْوِیَّاتٌ

مشق (۱):

مندرجہ ذیل کلمات کی قسم اور اس میں واقع شدہ تعلیل لکھئے۔

وَقِّی، بَاعَ، یَرْجُو، یَهَابُ، یَزْکُو، دَعَا، اِسْتَدْعٰی، دَعَوا، یُقِیمُ، مَهْدِیٌّ، اِشْتَاقَ، اِنْقَادَ، صَائِمٌ، یَقِفُ، یَقِفُوا، بِعْتُ، رَاضٍ، اِحْكِ، یُسْعَوْنَ، یَسْعُونَ، مَرْضِیٌّ، اِعَادَةٌ، اِیجَادٌ، اِتَّبِعُوا

مشق (۲):

مندرجہ ذیل مصدروں سے فعل ماضی، مضارع، امر حاضر، اسم فاعل اور اسم مفعول بنایئے اور ان کی مکمل گردان کیجئے؟

اَلْوِقَایَةُ، اَلدُّعَاء، اَلطَّیّ، اَلجَرْی، اَلْهَوَایة، اَلْوَعی، اَلإیصال، اَلْعَودَةُ، اَلإستفادة

مشق (۳):

درج ذیل افعال معتل کو باب افعال میں لے جاکر ان سے ماضی، مضارع، امر حاضر اور اسم مفعول کی گردان کیجئے۔

وَعَدَ، قَامَ، طَارَ، رَضِیَ، وَجٰی، هَوٰی

مشق (۴):

نیچے دیئے گئے افعال معتل کو باب تفعیل میں لے جاکر ان سے ماضی، مضارع، امر حاضر، اسم فاعل اور اسم مفعول کی گردان کیجئے۔

ثَنٰی، وَصٰی، قَوٰی، سَوِیَ

مشق (۵):

مندرجہ ذیل افعال معتل کو باب افتعال میں لے جاکر ماضی، مضارع، امر حاضر اور اسم فاعل کی گردان کیجئے۔

وَهَبَ، يَسِرُ، جَابَ، خَارَ، حَبَی، هَدٰی

مشق (٦):

ان افعال معتل کو باب انفعال میں لے جاکر ماضی، مضارع، امر حاضر اور اسم فاعل کی گردان کیجئے۔

قَادَ، مَحٰی، زَوٰی، حَنٰی

مشق (۷):

نیچے دیئے گئے افعال معتل کو باب استفعال میں لے جاکر ماضی، مضارع، امر حاضر

اور اسم فاعل کی گردان کیجئے۔

جَابَ، قَامَ، خَبٰی، سَقَیَ، وَصَلَ

مشق (۸):

ان افعال معتل کو باب تفعّل میں لے جا کر ماضی، مضارع، امر حاضر اور اسم فاعل کی گردان کیجئے۔

مَنٰی، عَدَا، جَنَی، وَعَدَ، قَالَ

مشق (۹):

مندرجہ ذیل افعال معتل کو باب تفاعل میں لے جا کر ماضی، مضارع، امر حاضر اور اسم فاعل کی گردان کیجئے۔

صَبَا، رَمٰی، بَاعَ، وَعَدَ، قَامَ، سَمَا، دَعَا

مشق (۱۰):

سورہ الشمس کو پڑھیئے اور اس میں جو افعال معتل ہیں ان کی گردان کیجئے۔

چونتیسواں سبق

مہموز میں اعلال

اس سے مراد وہ تبدیلیاں ہیں جو صرف ہمزہ (ء) میں رونما ہوتی ہیں۔ ہمزہ میں اہم تبدیلیاں مندرجہ ذیل مقامات پر ہوتی ہیں۔

۱۔ ہمزہ ساکن اگر ہمزہ مفتوح کے بعد آئے تو اسے الف میں بدل دیا جائے گا جیسے اٰمَنَ جو اصل میں أأْمَنَ تھا۔ اگر ہمزہ ساکن ہمزہ مضموم کے بعد آئے تو واؤ سے بدل جائے گا جیسے أُوْتِیَ جو اصل میں أُأْتِیَ تھا اور اگر ہمزہ ساکن ہمزہ مکسور کے بعد آئے تو اسے یاء سے بدل دیا جائے گا جیسے اِیْمَان جو اصل میں إِأْمَان تھا۔

۲۔ أَکَلَ اور أَخَذَ کا فعل امر حاضر کُلْ اور خُذْ ہے۔ جن میں سے فاء کلمہ کا ہمزہ وجوب کی بنا پر حذف ہوا ہے اور أَمَرَ کے امر حاضر سے فاء کلمہ کا ہمزہ

جواز کی بنا پر حذف ہو کر مُرْ اوراُو مُرْ ہو گیا ہے جو اصل میں اُؤمُرْ تھا۔

۳۔ فعل سَئَلَ کے امر حاضر سے بھی ہمزہ کو حذف کر دینا جائز ہے جیسے اِسْئَلْ سے سَلْ

۴۔ فعل رَأیَ کے مضارع سے ہمزہ کو حذف کرنا واجب ہے جیسے یَرْأی کی جگہ پر یَرٰی اسی طرح باب افعال میں بھی اس کا ہمزہ گر جائے گا جیسے اَرٰی، یُرِی جو اصل میں اَرْأیٰ، یُرْئِیُ تھا۔

مشق (۱):

ان افعال سے ماضی، مضارع، امر حاضر، اسم فاعل اور اسم مفعول کی گردانیں کیجئے؟

جَاءَ، هَنَأَ، اَمِنَ، اَخَذَ، اَمَلَ، وَصَلَ، وَعَظَ، وَرِثَ، يَئِسَ، اَمَرَ، أكَلَ، وَأَدَ، اَوَى، رَأَى، سَئَلَ

مشق (۲):

ان افعال کو باب افعال اور افتعال میں لے جا کر ان سے ماضی، مضارع، امر حاضر، اسم فائل اور اسم مفعول کی گردانیں کیجئے۔

اَمِنَ، وَعَدَ، يَسِرَ، وَصَلَ، اَخَذَ، يَقِظَ

مشق (۳):

مندرجہ ذیل افعال کو ابواب مزیدٌ فیہ میں بدل کر ان کے ماضی، مضارع،

امر حاضر، اسم فاعل اور اسم مفعول کی گردانیں کیجئے۔

اَثَرَ کو باب افعال، افتعال، تفعّل، تفعیل اور استفعال میں لے جایئے۔

رَأیَ کو باب افعال، مفاعلہ، تفعّل، افتعال، تفاعل اور استفعال میں تبدیل کیجئے۔

اَوَیٰ کو باب افعال، تفعّل، تفعیل، افتعال، تفاعل اور استفعال سے بدل دیجئے۔

مشق (۴):

سورہ الشّمس کی تلاوت کیجئے اور اس میں جو افعال مہموز ہیں ان کی گردانیں لکھئے۔

مشق (۵):

اَمَرَ کو باب افعال، تفعیل، افتعال، تفاعل اور استفعال میں

زَارَ کو باب افعال اور تفعّل میں

ھَنَأَ کو باب افعال، تفعیل، تفعّل، افتعال اور استفعال میں

وَادَ کو باب تفعّل اور افتعال میں

وَایَ کو باب افتعال، تفاعل اور استفعال میں

اَزَّ کو باب تفعّل اور افتعال میں

اَزَرَ کو باب مفاعلہ، تفعّل، افتعال اور تفعیل میں

أدَبَ کو باب تفعیل، مفاعلہ، تفعّل اور تفاعل میں بدل کر ان کے ماضی، مضارع، امر حاضر اور اسم فاعل کی گردانیں کیجئے۔

پینتیسواں سبق

ابدال

ابدال :

ایک حروف کو دوسرے حرف سے بدلنے کو "ابدال" کہتے ہیں جس کا تعلق صحیح حروف سے ہے۔

حروف صحیحہ میں ابدال کی اہم ترین قسمیں

۱۔ باب تفعّل اور تفاعل کے مضارع میں جہاں دو تاء یکے بعد دیگرے آجاتی ہیں ان میں سے ایک کو حذف کر دینا جائز ہے۔ جیسے تَتَنَزَّلُ سے تَنَزَّلُ، لَاتَتَعَاوَنُوا سے لَاتَعَاوَنُوا

۲۔ باب افتعال کے فاء کلمہ کی جگہ اگر ص، ض، ط اور ظ میں سے کوئی ایک

حرف ہو تو باب افتعال کے تاء کو طاء سے بدل دیا جائے گا جیسے اِصْطَلَحَ، اِضْطَرَبَ، اِطَّلَعَ، اِظْطَلَمَ جو اصل میں اِصْتَلَحَ، اِضْتَرَبَ، اِطْتَلَعَ اور اِظْتَلَمَ تھے۔

۳۔ اگر باب افتعال کے فاء کلمہ کی جگہ د، ذ، ز میں سے کوئی حرف ہو تو باب افتعال کے تاء کو دال میں بدل دیں گے جیسے اِدَّرَأَ، اِذْدَکَرَ اور اِزْدَحَمَ جو اصل میں اِدْتَرَأَ، اِذْتَکَرَ اور اِزْتَحَمَ تھے۔

۴۔ اگر باب تفعّل اور تفاعل کے فاء کلمہ کی جگہ ت، ث، د، ذ، ز، س، ش، ص، ض، ط، ظ میں سے کوئی ایک حرف ہو تو جائز ہے کہ باب تفعّل اور تفاعل کے زائد حرف تاء کو فاء کلمہ کے ہم جنس حرف سے بدل کر ایک دوسرے میں ادغام کر دیں گے اور اس کے ماضی کی ابتداء میں ہمزہ وصل کا اضافہ کر دیا جائے گا جیسے تَثَاقَلَ سے اِثَّاقَلَ، یَتَثَاقَلُ سے یَثَّاقَلُ، مُتَثَاقِلٌ سے مُثَّاقِلٌ، تَدَثَّرَ سے اِدَّثَّرَ، یَتَدَثَّرُ سے یَدَّثَّرُ، مُتَدَثِّرٌ سے مُدَّثِّرٌ

۵۔ اسی طرح اگر باب افتعال کے عین کلمہ کی جگہ مذکورہ حروف میں سے کوئی حرف ہو تو اس میں کبھی کبھی ابدال کے بعد ادغام ہوتا ہے جیسے یَخِصِّمُوْنَ جو اصل میں یَخْتَصِمُوْنَ تھا۔

سوالات:

مندرجہ ذیل سوالوں کے جواب دیجئے۔

۱۔ ابدال کی تعریف بیان کیجئے۔

۲۔ ابدال کن حروف میں ہوتا ہے؟

۳۔ ابدال کس صورت میں واجب اور کس صورت میں جائز ہے؟

مشق (۱):

مندرجہ ذیل افعال کو باب افتعال میں منتقل کیجئے اور اس باب میں ان کے ماضی، مضارع، امر حاضر، اسم فاعل اور اسم مفعول کی گردان کیجئے۔

ذَكَرَ، صَلُحَ، طَرَدَ، زَادَ، زَانَ، صَادَ، ضَرَبَ، زَحُمَ، طَلَعَ، ظَلَمَ، دَرَأَ

مشق (۲):

نیچے دیئے گئے افعال کو باب تفعیل میں لے جاکر اس میں ان کے ماضی، مضارع، امر حاضر اور اسم فاعل کی گردان کیجئے۔

دَثَرَ، طَهُرَ، ذَكَرَ، سَرَعَ، شَجُعَ، صَعَدَ، طَرَقَ، زَمَلَ، تَرُبَ

مشق (۳):

ان افعال کو باب تفاعل میں لے جاکر ان کے ماضی، مضارع، امر حاضر، اسم فاعل و مفعول کی گردان کیجئے۔

ثَقُلَ، دَرَكَ، تَبِعَ، ذَبِحَ، زَارَ، سَرَعَ، شَعَرَ، صَعَدَ، ضَرَعَ، طَبِقَ

چھتیسواں سبق

اسم زمان و مکان

اسم زمان

وہ اسم مشتق ہے جو وقوع فعل کے وقت پر دلالت کرے جیسے مَغْرِب (غروب کا وقت)، مَوْعِد (وعدے کا وقت)۔

اسم مکان

وہ اسم مشتق ہے جو وقوع فعل کی جگہ کو ظاہر کرے جیسے مَطْبَخ (باورچی خانہ)، مَعْبَد (عبادت گاہ)۔



اسم زمان و مکان کی بناوٹ

۱۔ اسم زمان و مکان کو فعل ثلاثی مجرد سے بنایا جاتا ہے اور اس کے دو وزن ہیں۔ مَفْعَل اور مَفْعِل

۲۔ جس فعل کا مضارع یَفْعُلُ یا یَفْعَلُ کے وزن پر ہو، اس کا اسم زمان و مکان مَفْعَل کے وزن پر آتا ہے جیسے کَتَبَ یَکْتُبُ سے مَکْتَبٌ، جَمَعَ یَجْمَعُ سے مَجْمَعٌ

۳۔ جس فعل کا مضارع یَفْعِلُ کے وزن پر ہو اس کا اسم زمان و مکان مَفْعِل کے وزن پر آتا ہے جیسے ضَرَبَ یَضْرِبُ سے مَضْرِبٌ، جَلَسَ یَجْلِسُ سے مَجْلِسٌ

۴۔ اگر ثلاثی مجرد مثال ہو تو اس سے مَفْعِل کے وزن پر آئے گا جیسے مَوْعِدٌ، مَوْضِعٌ، مَوْسِمٌ، مَوْجِلٌ، مَیْسِرٌ

۵۔ اگر معتل اللام یعنی ناقص ہو تو ہمیشہ مَفْعَل کے وزن پر آئے گا جس کا حرف علت الف مقصورہ (یٰ) میں بدل جائے گا جیسے مَرْمیٰ، مَجْریٰ، مَرْعیٰ جن کی اصل مَرْمَیٌ، مَجْرَیٌ اور مَرْعَیٌ تھی۔

نوٹ: یاد رہے کہ اسم زمان و مکان کو افعال لفیف سے معتل اللام اور افعال

مضاعف واجوف سے صحیح کے مانند بنایا جائے گا جیسے مَوْقیٰ، مَاْوٰی، مَمَرٌّ، مَقَالٌ، مَسِیرٌ

۶۔ بعض ایسے اسمائے زمان و مکان ہیں جو خلافِ قاعدہ استعمال ہوتے ہیں۔ جیسے مَفْرِق، مَسْجِد، مَغْرِب، مَشْرِق، مَطْلِع، مَجْزِر، مَرْفِق، مَسْکِن، مَنْسِك، مَنْبِت اور مَسْقِط

ان گیارہ کلموں میں عین کلمہ کو مفتوح پڑھنا بھی جائز ہے۔

۷۔ غیر ثلاثی مجرد کے اسم زمان و مکان اس باب کے اسم مفعول کے وزن پر آتے ہیں۔ جیسے مُسْتَوْدَعٌ، مُصَلّٰی، مُخْتَبَرٌ، مَقَامٌ

ان کی تشخیص جملوں کے معنی سے دی جاسکے گی۔

سوالات:

ان سوالوں کے جواب لکھئے :

۱۔ اسم زمان کی تعریف کیجئے۔

۲۔ اسم مکان کی تعریف کیا ہے؟

۳۔ جن افعال کے مضارع کا عین کلمہ مضموم یا مفتوح ہو ان سے اسم زمان و مکان کس وزن پر آئے گا؟



۴۔ افعال ناقص کے اسم زمان و مکان کا وزن بتایئے۔

۵۔ غیر ثلاثی مجرد میں اسم زمان و مکان کا وزن کیا ہے ؟

مشق (۱)

درج ذیل جملوں میں اسم زمان و مکان کو معین کیجئے۔

۱۔ اَلدُّنْیَا مَزْرَعَةُ الآخِرَةِ

۲۔ قَلْبُ الاُمِّ کَنْزُ المَحَبَّةِ و مَنْبَعُ الرَّأفَةِ وَ الرَّحْمَةِ و مَخزَنُ الْعُطُوفَةِ

۳۔ اَلدُّنْیَا مَسْجِدُ اَولِیَاءِ اللهِ و مَهْبِطُ وَحْیِهِ وَ مَتْجَرُ اَولِیَائِهِ

۴۔ اَلْمُتَّقُونَ مَوْعِدُهُمُ الجَنَّة

۵۔ اَلدُّنْیَا مَزَلَّةُ الاَقْدَام

مشق (۲):

ان افعال سے اسم زمان و مکان بنایئے۔

خَرَجَ، اِجْتَمَعَ، اِنْصَرَفَ، دَرَسَ، کَتَبَ، حَصَلَ، صَدَرَ، بَدَأَ، حَفَلَ، عَبَرَ، اِسْتَثْنٰی، تَقَدَّمَ، دَخَلَ، نَزَلَ، اِنْتَهٰی، بَعَثَ، حَفَظَ، نَظَرَ

سینتیسواں سبق

اسم آلہ اور مصدر میمی

اسم آلہ

وہ اسم مشتق ہے جو کسی اوزار یا ہتھیار کا نام ہو، اس کو فعل ثلاثی مجرد سے بناتے ہیں جیسے مِفْتَاحٌ (کنجی)، مِخْیَطٌ (سوئی)۔

اسم آلہ کی بناوٹ

اسم آلہ کے تین اوزان ہیں۔

مِفْعَالٌ	مِفْعَلٌ	مِفْعَلَةٌ
مِحْرَاثٌ (کھیتی کا آلہ)، مِنْشَارٌ (آرا)	مِبْرَدٌ (ریتی)، مِنْحَتٌ (تیشہ)	مِکْنَسَةٌ (جھاڑو)، مِمْسَحَةٌ (ربڑ)



نوٹ: فَاسٌ (تیشہ) اور سِکِّین (چھری، چاقو) جیسے اسامی، آلات جامد کہے جاتے ہیں۔

مصدر میمی

تمام افعال کا ایک اور مصدر بھی ہے جس کے شروع میں حرف میم ہوتا ہے اس کو مصدر میمی کہتے ہیں اور یہ قیاسی ہے۔

۱۔ ثلاثی مجرد کے افعال میں اس کا وزن مَفْعَل ہے جیسے مَأکَل، مَشْرَب لیکن جہاں عین الفعل مکسور ہو یا فعل کے اصلی حروف میں سے پہلا حرف واؤ ہو تو اس صورت میں اس کا وزن مَفْعِل ہو گا جیسے مَوْعِد، مَرْجِع، مَوْرِد

۲۔ ناقص کے تمام افعال میں اس کا وزن مَفْعِل ہو گا۔

۳۔ غیر ثلاثی مجرد میں یہ اسم مفعول کے وزن پر آئے گا جیسے مُحْسَن یعنی اِحسَان، مُدَحْرَج یعنی دَحْرَجَة

سوالات:

درج ذیل سوالوں کے جواب دیجئے :

۱۔ اسم آلہ کسے کہتے ہیں ؟

۲۔ آیاافعال ثلاثی مجرد کے مصدر کو پہچاننے کا کوئی طریقہ ہے ؟

۳۔ افعال ثلاثی مجرد سے مصدر میمی کیسے بنتا ہے ؟

۴۔ غیر ثلاثی مجرد کا مصدر میمی کیسے بنایا جاتا ہے ؟

۵۔ اسم آلہ کے اوزان بتایئے۔

مشق (۱):

مندرجہ ذیل افعال سے مصدر میمی بتایئے۔

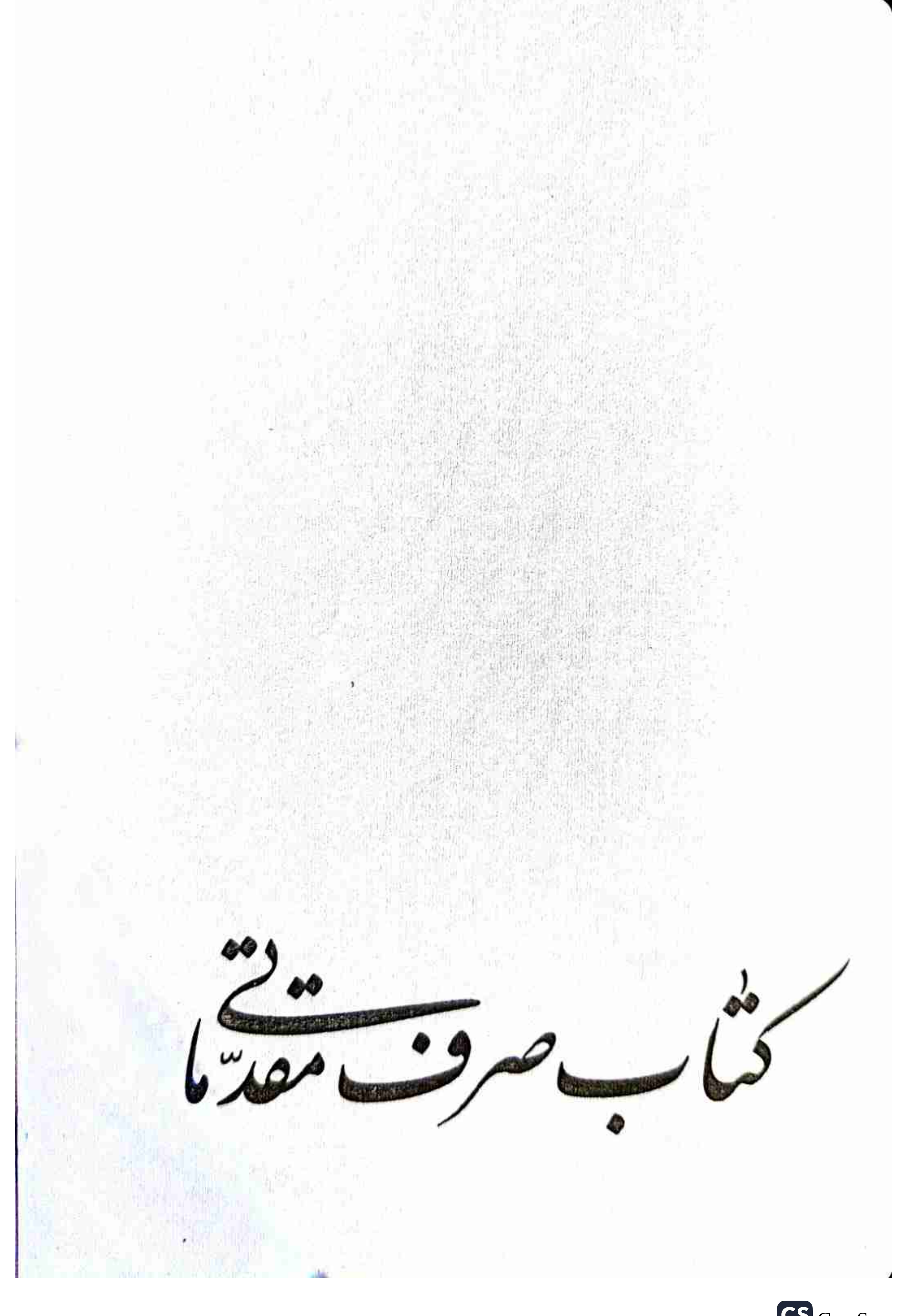
عَبَرَ، مَرَّ، اِسْتَشْفٰی، تَقَدَّمَ، قَصَدَ، وَصَلَ، نَظَرَ، سَمِعَ، نَزَلَ، دَخَلَ، حَلَّ، دَرَسَ، كَتَبَ، اِخْتَبَرَ، صَبَّ، حَفِظَ، اِقْتَطَفَ، اِنْتَظَمَ، رَكِبَ، اِنْصَرَفَ، بَدَءَ، اِنْتَهٰی، هَبَّ، اِجْتَمَعَ، وَعَدَ، طَلَعَ، اَخْرَجَ

مشق (۲):

ان افعال سے اسم آلہ بنایئے۔

نَشَرَ، نَحَتَ، نَسَجَ، نَقَرَ، جَهَزَ، رَصَدَ، نَفَخَ، فَتَحَ، نَقَشَ، قَرَضَ، خَيَطَ، قَصَّ، كَنَسَ، ضَرَبَ، بَرَدَ




کتاب صرف مقدماتی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ ربّ العالمین والصّلوۃ علی سیّدنا محمّد وآلہ الطیّبین

ولعنۃ اللہ علی اعدائہم اجمعین الی یوم الدّین۔

مقدمہ

۱۔ علم صرف کی تعریف

علم صرف یہ بتاتا ہے کہ کس طرح ایک کلمہ کو مختلف صورتوں میں لایا جائے تاکہ اس سے مختلف معانی حاصل کیے جاسکیں۔ مثلاً کلمہ عِلْمٌ (جاننے کے معنی میں) کو صرفی قوانین کے مطابق عَلِمَ، یَعْلَمُ، اِعْلَمْ وغیرہ کی صورت میں لاتے ہیں تاکہ اس نے جانا، وہ جانے گا اور جان لو کے معانی حاصل ہو سکیں یا مثلا کلمہ رَجُلٌ (مرد) کو رِجَالٌ اور رُجَیْلٌ کی صورت میں لاتے ہیں تاکہ مردوں (جمع) اور چھوٹا مرد (اسم تصغیر) کے معانی حاصل ہو سکیں۔

۲۔ علم صرف کا فائدہ

ہر زبان میں بہت سے کلمات ایک دوسرے سے لئے جاتے ہیں مثلاً زبان فارسی میں یہ کلمات : گفتم، گفتی، گفت، گفتیم، گفتید، گفتند، میگفتم، خواھم گفت وغیرہ مادہ گفتن سے لئے گئے ہیں (یعنی یہ کلمات گفتن سے بنائے جاتے ہیں) اسی بنا پر علم صرف کو حاصل کرنا چاہیئے تاکہ کلمات کو پہچان سکیں اور ان کے معانی سمجھ سکیں اور نیز مطلوبہ معانی کیلئے مناسب کلمات بنا سکیں۔ جو کچھ بیان کیا گیا اس سے واضح ہو گیا کہ علم صرف کا فائدہ کلمہ اور اس کے معنی کو پہچاننا اور کلمہ کو بنانے پر قدرت حاصل کرنا ہے۔

۳۔ کلمہ کی تعریف

کلمہ وہ مفرد لفظ ہے جو معنی دار ہو اور اس لفظ کو مُسْتَعْمَلْ بھی کہتے ہیں اور بے معنی لفظ کو مُھْمَل کہا جاتا ہے۔

۴۔ کلمہ کی اقسام

عربی کے کلمات، دوسری زبانوں کے کلمات کی طرح تین قسموں میں تقسیم ہوتے ہیں۔ فعل، اسم اور حرف۔

فعل وہ کلمہ ہے جو مستقل معنی پر دلالت کرے اور اس معنی کے زمان کو بھی بتائے

جیسے حَسُنَ (وہ اچھا ہوا) یَذْھَبُ (وہ ایک مرد جائے گا) اِذْھَبْ (جاؤ)۔

اسم وہ کلمہ ہے جو مستقل معنی پر دلالت کرے اور اس کا زمانہ نہ بتائے جیسے عِلْم (جاننا) مَال (ثروت)۔

حرف وہ کلمہ ہے جس کے معنی مستقل نہیں بلکہ دیگر کلمات کے درمیان ربط ہوتا ہے جیسے دَخَلْتُ فِی الْمَدْرَسَۃِ میں فِی اور خَرَجْتُ مِنَ الدَّار میں مِنْ۔

توجہ فرمائیے:

حرف کی شکل وصورت کبھی تبدیل نہیں ہوتی اس لئے علم صرف میں حرف سے بحث نہیں ہوتی اور جہاں بھی لفظ کلمہ لایا جائے وہاں مراد فقط فعل اور اسم ہے۔ اسی بنا پر کتاب کے مباحث کو دو حصوں، فعل اور اسم کے عنوان میں بیان کیا گیا ہے۔

سوالات:

۱۔ علم صرف کی تعریف کیا ہے؟

۲۔ علم صرف کس چیز کے بارے میں بحث کرتا ہے؟

۳۔ کلمہ اور لفظ مہمل میں کیا فرق ہے؟

۴۔ اسم اور فعل کی تعریف کیجئے۔

۵۔ علم صرف میں حرف سے کیوں بحث نہیں ہوتی؟

۵۔ جامد و مشتق

کلمہ یا جامد ہوتا ہے یا مشتق۔

جامد وہ کلمہ ہے جو کسی دوسرے کلمہ سے نہ لیا گیا ہو یعنی اس کے حروف شروع ہی سے حروف تہجی سے لئے گئے ہوں جیسے حَجَر (پتھر)، عِلم (جاننا)۔

مشتق وہ کلمہ ہے جو کسی دوسرے کلمے سے لیا گیا ہو جیسے عَالِم (جاننے والا)، عَلِمَ (اس ایک مرد نے جانا)۔

جس کلمہ سے مشتق لیا گیا ہے اسے اس کلمہ کی اصل کہتے ہیں۔ اصل اور اس کے مشتقات (اصل سے نکلنے والے کلمات) کو کلماتِ ہم جنس کہتے ہیں۔

۶۔ حروف اصلی اور زائد

کلمہ کے حروف میں سے جو حرف تمام کلماتِ ہم جنس میں پایا جائے اس کو حرف اصلی اور وہ حرف جو بعض میں پایا جائے، تمام کلمات میں نہیں اس کو حرف زائد کہتے ہیں مثلاً ان کلمات میں عِلْمٌ، عالِمٌ، مَعْلُومٌ وغیرہ ع.ل.م اصلی حروف ہیں اور باقی حروف زائد ہیں۔

۷۔ کلمہ کی بنائیں[۱]

عربی زبان میں کلمے کی چھ بنائیں ہیں کیونکہ یا اس میں تین حرف اصلی ہوتے ہیں اسے ثلاثی کہتے ہیں یا چار حرف اصلی ہوتے ہیں اس کو رباعی کہتے ہیں یا پانچ حرف اصلی ہوتے ہیں اس کو خماسی کہتے ہیں۔ ان تین قسموں میں سے ہر ایک میں یا کلمہ حرف زائد کے بغیر ہوتا ہے، اس کو مجرد کہتے ہیں یا اس میں حرف زائد ہوتا ہے اس کو مزیدفیہ کہتے ہیں۔ مندرجہ ذیل مثالوں کی جانب توجہ فرمائیے۔

ثلاثی		رباعی		خماسی	
مجرد	مزیدٌفیه	مجرد	مزیدٌفیه	مجرد	مزیدٌفیه
عَلِمَ	اَعْلَمَ	دَحْرَجَ	تَدَحْرَجَ		
رَجُلٌ	رِجَالٌ	جَعْفَرٌ	جَعافِرِ	سَفَرجَلٌ	خَنْدَرِیسٌ

توجہ فرمائیے:

کلمہ کا خماسی ہونا اسم کے ساتھ مخصوص ہے۔ فعل یا ثلاثی ہوتا ہے یا رباعی۔

۱۔ حروف اصلی و زائد اور ان کی تعداد کے لحاظ سے کلمے کی اقسام۔ (مترجم)

سوالات:

۱۔ مشتق اور جامد کے درمیان فرق بیان کیجئے؟

۲۔ نیچے دئے ہوئے الفاظ کے مجموعے میں حروف اصلی اور زاید کو معین کیجئے۔

خُروج، خارِج، اِخْراج، مَخْرَج، خَرْج، خَراج، خَرّاج، مَخارِج

صَبْر، اِصْطِبار، صَبُور، صابرین، یَصْبِرُ، اِصْبِر، صابِر

۳۔ اسم کی کتنی بنائیں ہیں اور فعل کی کتنی بنائیں ہیں؟ ہر بناء کیلئے چند نئی مثالیں پیش کیجئے؟

۸۔وزن

کلمہ کے حروف اصلی اور حروف زائد کو پہچاننے کیلئے تین حروف (ف۔ع۔ل) کو ترتیب سے حروف اصلی کی جگہ پر استعمال کیا جاتا ہے مثلا کہا جاتا ہے کہ کَتَبَ، فَعَلَ کے وزن پر اور عَلِمَ، فَعِلَ کے وزن پر ہے۔وہ کلمہ جس میں اصلی حروف تین سے زیادہ ہوں اس میں لام کا وزن تکرار ہوتا ہے جیسے دِرْهَمٌ کا وزن فِعْلَلٌ ہے اور سَفَرْجَلٌ، فَعَلْلَلٌ کے وزن پر ہے۔ کلمات کے وزن جاننے کا فائدہ حروف کی ایسی تشخیص ہے (کہ کونسے حروف اصلی ہیں اور کونسے زائد) کہ جس کے ذریعہ کلمہ کی نوع اور بنا کو پہچانا جا سکے۔

تبصرہ:

کلمہ میں جو حرف 'ف' کے مقابل میں آئے اسے فاء الفعل، جو حرف 'ع' کے مقابل میں آئے اسے عین الفعل اور جو حرف 'ل' کے مقابل میں آئے اسے لام الفعل کہتے ہیں۔

۹۔ صحیح، معتل، مہموز، مضاعف، سالم

حروف اصلی کی کیفیت کے اعتبار سے کلمہ کی تین تقسیمات ہیں۔

ا۔ صحیح و معتل

وہ کلمہ جس کے اصلی حروف میں سے کوئی بھی حرف علت نہ ہو اس کو صحیح کہتے ہیں اور وہ کلمہ جس کے اصلی حروف میں ایک یا چند حرفِ علت ہوں اس کو معتل کہتے ہیں۔ حروف علت تین ہیں واو، یاء اور الف۔ اس کے علاوہ دیگر حروف کو صحیح کہتے ہیں۔ اس بنا پر کلمات صحیح جیسے سَلِمَ و سالِمٌ اور معتل جیسے قَوْلٌ (کہنا)، یُسْر (آسانی)، باعَ (اس نے بیچا)۔

معتل کی سات قسمیں ہیں:

ا۔ معتل الفاء جس کو مثال کہتے ہیں جیسے یَسَرَ اور وَقْت

۲۔ معتل العین جس کو اجوف کہتے ہیں جیسے خافَ اور بَیْع

۳۔ معتل اللام جس کو ناقص کہتے ہیں جیسے دَعا اور رَمْی

۴۔ معتل الفاء واللام جس کو لفیف مفروق کہتے ہیں جیسے وَقٰی اور وَحْی

۵۔ معتل العین واللام جس کو لفیف مقرون کہتے ہیں جیسے لَوٰی اور حَیّ

۶۔ معتل الفاء والعین جس کو لفیف مقرون کہتے ہیں جیسے وَیْل

۷۔ معتل الفاء والعین واللام جیسے واو اور یاء جو دراصل وَوَو اور یَیَی تھے۔

۲۔ مہموز و غیر مہموز

وہ کلمہ جس کے ایک یا چند حروف اصلی ہمزہ ہوں اسے مہموز کہتے ہیں۔ مہموز کی تین قسمیں ہیں مہموز الفاء جیسے اَمَرَ، مہموز العین جیسے سَئَلَ، مہموز اللام جیسے بَرَءَ۔

۳۔ مضاعف اور غیر مضاعف

وہ کلمہ جس کے عین الفعل اور لام الفعل یا فاء الفعل اور عین الفعل ہم جنس ہوں (یعنی دونوں ایک ہی حرف ہوں) اس کو مضاعف کہتے ہیں جیسے مَدَّ، حَجَّ، بَبْر

تتمہ:

وہ کلمہ جو نہ معتل ہو نہ مہموز ہو اور نہ مضاعف اسے سالم کہتے ہیں جیسے ضَرَبَ اور بَقَرَ۔

تبصرہ ۱:

اوپر بیان کی گئی تقسیمات ثلاثی کے ساتھ مخصوص ہیں رباعی اور خماسی میں یہ تقسیمات نہیں ہیں، فقط زَلْزَلَ اور سَلْسَلَ جیسے کلمات کو مضاعف کہا گیا ہے۔

تبصرہ ۲:

حرف علت اگر ساکن ہو تو اسے حرف لین کہتے ہیں جیسے قَوْل، دار حرف لین سے پہلے والے حرف کی حرکت اگر حرف لین کے ساتھ مناسب ہو تو اسے حرف مَدّ کہتے ہیں جیسے دار، امیر۔ واو کے ساتھ مناسب حرکت ضمّہ (پیش) ہے، یاء کے ساتھ کسرہ (زِیر) ہے اور الف کے ساتھ فتحہ (زَبَر) ہے۔ اس بنا پر الف ہمیشہ حرف مدّ ہے۔

تبصرہ ۳:

مضاعفِ ثلاثی میں ادغام ہو سکتا ہے۔ ادغام یہ ہے کہ (ایک جیسے) دو حرف جو ایک دوسرے کے ساتھ ہیں ان کو ایک مخرج سے اس طرح ادا کریں کہ تلفظ میں ان کے درمیان فاصلہ نہ آئے۔ اس صورت میں حرفِ اول کو مُدْغَم اور دوسرے حرف کو مُدْغَمٌ فیه کہتے ہیں اور غالباً دونوں کو ایک حرف کی صورت میں اور کبھی کبھی ایک دوسرے سے جدا لکھتے ہیں۔ جیسے مَدَدَ ۔ مَدّ، اَلْرَجُل ۔ اَلرَّجُل

تبصرہ ۴ :

ہمزہ اور حرفِ علت ہمیشہ تبدیلی کی زد میں ہیں۔ ہمزہ کی تبدیلی کو تخفیف کہتے ہیں اور اس کی دو صورتیں ہیں : قلب اور حذف۔

تخفیف قلبی:

جب بھی کلمہ میں ہمزہ ء ساکن، متحرک ہمزہ کے بعد آئے تو ساکن ہمزہ کو حرف مد میں تبدیل کر دیتے ہیں جیسے اِئْمان سے ایمان لیکن اگر ساکن ہمزہ، ہمزہ کے علاوہ کسی اور متحرک حرفِ کے بعد آئے تو اسے حرف مد میں تبدیل کرنا جائز ہے واجب نہیں ہے جیسے شُؤْم سے شُوم۔

تخفیف حذفی:

اس کا کوئی مشخص قاعدہ نہیں ہے اور یہ سماعی ہے جیسے اُؤْخُذ سے خُذْ، اُؤْکُل سے کُلْ۔

حرف علت کی تبدیلی کو اعلال کہتے ہیں اور اعلال تین قسم کا ہوتا ہے سکون، قلب اور حذف۔ ان میں سے ہر ایک خاص قواعد کے مطابق اور معین شرائط میں جاری ہوتا ہے۔

سوالات:

۱۔ نیچے دیئے ہوئے کلمات میں سے ہمزہ کی تخفیف کن کلمات میں جائز ہے اور کن کلمات میں واجب؟ اور کیوں؟

ءَءْدَمَ، ءَءْداب، مُؤَدَّب، ءَءْخَر، ءَءْمَنَ، اُؤْتِیَ، بارِئ، اِءْذان، ءَءْذَر، مِئزَر، تَاسیس، مُؤاخات، مُؤمِن، یُؤمِن، مُؤیِّد، فِئَه، بَاس، سائِر، جائِز، مَسائِل

۲۔ مندرجہ ذیل اصطلاحات کے معنیٰ بتائیے۔

حرف علت، اعلال، حرف صحیح، حرف لین، حرف مدہ، کلمہ، مضاعف، مہموز، صحیح، معتل، مثال، اجوف، ناقص، لفیف مفروق، لفیف مقرون، سالم۔

پہلا حصہ

فعل

مقدمہ

ا۔ تعریف اور تقسیم

فعل وہ کلمہ ہے جو گذشتہ، حال یا مستقبل کے زمانے میں کسی کام کے واقع ہونے یا کسی حالت کے پیدا ہونے پر دلالت کرے۔ کام کا واقع ہونا جیسے ضَرَبَ اس نے مارا، یَضْرِبُ وہ مار رہا ہے یا مارے گا، اِضْرِبْ تو مار اور کسی حالت کا پیدا ہونا جیسے حَسُنَ وہ اچھا ہوا، یَحْسُنُ وہ اچھا ہو جائے گا، اُحْسُنْ تو اچھا ہو جا۔

فعل کی تین قسمیں ہیں۔ ماضی، مضارع، امر۔

فعل ماضی وہ فعل ہے جو گزرے ہوئے زمانے میں کسی کام کے واقع ہونے یا

حالت کے پیدا ہونے پر دلالت کرے۔ جیسے ضَرَبَ اور حَسُنَ۔

فعلِ مضارع وہ فعل ہے جو زمانِ حال یا مستقبل میں کسی کام یا حالت کے واقع ہونے پر دلالت کرے جیسے یَضْرِبُ و یَحْسُنُ۔

فعل امر وہ فعل ہے جو ایجادِ فعل یا ایجادِ حالت کے طلب کرنے پر دلالت کرے جیسے اِضْرِبْ و اُحْسُنْ۔

۲۔ فعل کی اصل (مصدر)

فعل مصدر سے لیا جاتا ہے۔ مصدر وہ کلمہ ہے جو صرف کسی کام یا حالت کے واقع ہونے پر دلالت کرے جیسے خُروج یعنی خارج ہونا، حُسْن یعنی اچھا ہونا۔

وہ چیز جو براہ راست مصدر سے لی جاتی ہے وہ فعلِ ماضی ہے اور فعل مضارع، ماضی سے بنایا جاتا ہے اور امر، مضارع سے۔

مصدر ---> ماضی ---> مضارع ---> امر

۳۔ معلوم و مجہول

فعل یا معلوم ہوتا ہے یا مجہول۔

فعلِ معلوم وہ فعل ہے جس کا فاعل کلام میں مذکور ہو جیسے ضَرَبَ زَیْدٌ بکْراً (زید نے بکر کو مارا) اور فعل مجہول وہ فعل ہے جس کا فاعل ذکر نہ کیا گیا ہو اور فعل کی

نسبت مفعول کو دی گئی ہو۔ اس صورت میں مفعول کو چونکہ فاعل کی جگہ رکھا جاتا ہے اس لئے اسے نائب الفاعل کہتے ہیں جیسے ضُرِبَ بَکْرٌ (بکر مارا گیا)۔

فعل مجہول کو براہ راست مصدر سے نہیں لیا جاتا بلکہ اس کا ماضی، ماضی معلوم سے، مضارع، مضارع معلوم سے اور امر، مضارع مجہول سے بنایا جاتا ہے۔

ماضی معلوم --> ماضی مجہول

مضارع معلوم --> مضارع مجہول --> امر مجہول

۴۔ فعل کے صیغے

فاعل اور نائب فاعل یا غائب ہوتا ہے یا مخاطب ہوتا ہے یا متکلم۔ اسی مناسبت سے فعل کو ان تین حالتوں میں ترتیب کے ساتھ غائب، مخاطب اور متکلم کہتے ہیں۔

فعلِ غائب اور مخاطب، فاعل اور نائب فاعل کے مذکر اور مؤنث ہونے سے یا مفرد، تثنیہ اور جمع ہونے سے تبدیل ہوتا ہے اور ان میں سے ہر مورد میں ایک خاص صورت رکھتا ہے۔ فعل متکلم فقط فاعل اور نائب فاعل کے مفرد اور غیرِ مفرد ہونے کی صورت میں تبدیل ہوتا ہے اور اس کی فقط دو صورتیں ہیں۔ اوپر بیان کی گئی صورتوں میں سے ہر ایک کو صیغہ کہتے ہیں، جس کا لغوی معنیٰ 'بناوٹ' ہے اور صیغہ کو فاعل یا نائب فاعل کے اعتبار سے نام دیتے ہیں۔ مثلاً کہتے ہیں کہ مفرد مذکر غائب کا صیغہ، تثنیہ مذکر غائب کا صیغہ، جمع مذکر غائب کا صیغہ اور اسی طرح......

صیغہ، تثنیہ مذکر غائب کا صیغہ، جمع مذکر غائب کا صیغہ اور اسی طرح......

جو کچھ بیان کیا گیا اس سے واضح ہو گیا کہ فعل غائب کے چھ صیغے ہیں اور فعل مخاطب کے بھی چھ صیغے ہیں اور فعلِ متکلم کے دو صیغے ہیں۔ نیتجتاً ہر فعل کے چودہ (۱۴) صیغے ہوتے ہیں۔

غائب		مخاطب		متکلم	
مذکر	مؤنث	مذکر	مؤنث	مذکر	مؤنث
۱۔ مفرد	۴۔ مفرد	۷۔ مفرد	۱۰۔ مفرد	۱۳۔ مفرد (وحدہ)	
۲۔ تثنیہ	۵۔ تثنیہ	۸۔ تثنیہ	۱۱۔ تثنیہ	۱۴۔ غیر مفرد (مع الغیر)	
۳۔ جمع	۶۔ جمع	۹۔ جمع	۱۲۔ جمع		

۵۔ پہلے حصہ کے مباحث

کتاب کے اس حصہ کے مطالب تین عنوانات کے ضمن میں بیان کئے جائیں گے۔

۱۔ ثلاثی مجرد

۲۔ ثلاثی مزید

۳۔ رباعی

وضاحت:

فعلِ مجرد اس فعل کو کہتے ہیں جسکے ماضی کے پہلے صیغہ میں حرف زائد نہ ہو اور فعلِ مزید فیہ اس فعل کو کہتے ہیں جسکے ماضی کے پہلے صیغہ میں حرف زائد ہو۔

سوالات:

۱۔ فاعل، نائب فاعل، معلوم و مجہول کو مندرجہ ذیل جملوں میں معین کیجئے۔

قَرَءَ زیدٌ الکتابَ، قُرِءَ الْکِتابُ، کَتَبْتُ الدَّرْسَ، کُتِبَ الدَّرْسُ، اَکَلَتْ فاطِمةُ الْخُبْزَ، اُکِلَ الْخُبْزُ، شَرِبْتُ الْما ءَ، شُرِبَ الْما ءُ، عُرِفَ زَیدٌ، سَئَلَ التِلْمیذُ، نَصَرَ علیٌ، قُتِلَ الْحُسَینُ (ع)

۲۔ فعل غائب، فعل مخاطب اور فعل متکلم کی تعریف کیجئے اور ہر ایک کیلئے (اردو میں) مثال بتائیے۔

۳۔ یہ بتائیے کہ فعل معلوم اور مجہول کی اقسام میں سے ہر ایک کس سے بنتی ہے؟

مبحث اول

ثلاثی مجرد

فعل ثلاثی مجرد	
معلوم	مجہول
ماضی	ماضی
مضارع	مضارع
امر	امر

پہلا سبق-ماضی معلوم

ثلاثی مجرد کا ماضی معلوم مصدر سے بنایا جاتا ہے۔اسے مصدر سے بنانے کیلئے مصدر کے حرف زائد کو (اگر ہو تو) گرا دیتے ہیں۔ پھر فاء الفعل اور لام الفعل کو فتحہ (زَبَر) دیتے ہیں اور عین الفعل کو بھی حرکت دیتے ہیں (عین الفعل کی حرکت سماعی ہے) اس بنا پر فعل ثلاثی مجرد کے معلوم کا ماضی تین میں سے ایک وزن پر ہوگا فَعَلَ، فَعِلَ،

فَعُلَ جیسے ذَھابٌ (جانا) سے ذَھَبَ (وہ گیا)، عِلْمٌ (جاننا) سے عَلِمَ (اس نے جانا)، حُسْنٌ (اچھا ہونا) سے حَسُنَ (وہ اچھا ہوا)۔

صیغے: اوپر بیان کئے گئے تین وزنوں میں سے ہر ایک پہلا صیغہ ہے۔ دوسرے ۱۳ صیغے پہلے صیغے سے اس طرح نکلتے (بنتے) ہیں کہ تمام صیغے مندرجہ ذیل صورت میں آتے ہیں۔

فَعَلَ	فَعَلا	فَعَلُوا	فَعَلَتْ	فَعَلَتا	فَعَلْنَ
فَعَلْتَ	فَعَلْتُما	فَعَلْتُم	فَعَلْتِ	فَعَلْتُما	فَعَلْتُنَّ
	فَعَلْتُ			فَعَلْنا	

فَعِلَ اور فَعُلَ کی صرف (گردان) بھی اسی طرح ہے۔(۱)

ضمائر: جو کچھ بیان کیا گیا اس سے معلوم ہوا کہ ثلاثی مجرد معلوم کے ماضی کے صیغوں کی علامات بالترتیب یہ ہیں۔ "ا، و، تْ، تا، نَ، تَ، تُما، تُم، تِ، تُما، تُنَّ، تُ، نا" ان علامات میں سے ہر ایک کو ضمیر کہتے ہیں سوائے چوتھے اور پانچویں صیغے کی ت کے جو فقط تانیث کی علامت ہے، ضمیر نہیں ہے۔

۱۔ ایک کلمہ کو مختلف صورتوں میں لانے کو صرف کرنا کہتے ہیں۔ اس بنا پر فعل کو صرف کرنے کا معنی یہ ہے کہ فعل کے چودہ صیغوں کو ذکر کیا جائے۔

پہلے اور چوتھے صیغے کی ضمیر بالترتیب ھُوَ اور ھِیَ ہے چونکہ یہ ضمیر مقدر (چھپی ہوئی) ہوتی ہے اس لئے اسے ضمیر مستتر اور دوسری ضمیروں کو ضمیر بارز کہتے ہیں۔

ضمیر اسم کی جگہ پر آتی ہے۔ اس لئے اگر فعل کے بعد فاعل بطور اسم ظاہر لایا جائے تو وہ فعل ضمیر بارز یا مستتر سے خالی ہوگا جیسے ہم کہتے ہیں، ذَهَبَ الرَّجُل، ذَهَبَ الرَّجُلَان، ذَهَبَ الرِّجال، قَالَتْ هِندٌ، قالتْ النِّساء۔

سوالات:

۱۔ فعل کی تعریف کیجئے۔

۲۔ ثلاثی مجرد معلوم کے ماضی کے تین وزن کیوں ہیں؟

۳۔ ثلاثی مجرد معلوم کے ماضی میں مندرجہ ذیل علامات کن صیغوں کے ساتھ مخصوص ہیں؟ بتایئے؟

و، تَا، نَ، تَ، تُما، تِ، تُ۔

۴۔ مندرجہ ذیل افعال کی گردان کیجئے۔

سَئَلَ، عَظُمَ، شَهِدَ۔

دوسرا سبق- مضارع معلوم

ثلاثی مجرد کا مضارع معلوم اس کے ماضی معلوم سے لیا جاتا ہے۔ اس کا طریقہ یہ ہے کہ ماضی کے پہلے صیغے کے شروع میں یاء مفتوح لاتے ہیں اور فاء الفعل کو ساکن اور لام الفعل کو مضموم کردیتے ہیں۔ مضارع کے بھی عین الفعل کی حرکت سماعی ہے اور ممکن ہے کہ مفتوح ہو یا مکسور ہو یا مضموم ہو۔ اس بنا پر ثلاثی مجرد معلوم کے مضارع کے بھی تین وزن ہیں: يَفْعَلُ، يَفْعِلُ، يَفْعُلُ جیسے ذَهَبَ سے يَذْهَبُ (وہ جارہا ہے یا جائے گا) ضَرَبَ سے يَضْرِبُ (وہ مارتا ہے یا مارے گا)، قَتَلَ سے يَقْتُلُ (وہ قتل کرتا ہے یا کرے گا)۔

صیغے: مندرجہ بالا تینوں اوزان میں سے ہر ایک، مضارع کا پہلا صیغہ ہے۔ دوسرے ۱۳ صیغے پہلے صیغے سے اس طرح نکلتے ہیں کہ تمام صیغے مندرجہ ذیل صورت میں آتے ہیں۔

يَفْعَلُ	يَفْعَلانِ	يَفْعَلُونَ	تَفْعَلُ	تَفْعَلانِ	يَفْعَلْنَ
تَفْعَلُ	تَفْعَلانِ	تَفْعَلُونَ	تَفْعَلِينَ	تَفْعَلانِ	تَفْعَلْنَ
	اَفْعَلُ			نَفْعَلُ	

دوسرے دو وزن یعنی يَفْعِلُ اور يَفْعُلُ کی گردان بھی اسی طرح ہے۔

توجہ فرمائیے:

یاء، تاء، ہمزہ، اور نون (حروف اَتَیْن) جو فعل مضارع کے شروع میں آتے ہیں ان کو حروف مضارع یا علاماتِ فعل مضارع کہتے ہیں۔ یہ حروف اس مضارع میں کہ جس کے ماضی میں چار حروف ہوں، مضموم ہوتے ہیں اور اگر ماضی میں چار حروف سے کم یا زیادہ ہوں تو یہ حروف مفتوح ہوتے ہیں۔

ضمائر:

تثنیہ کے صیغوں میں الف، جمع مذکر کے صیغوں میں واو، جمع مؤنث کے صیغوں میں نون، مفرد مؤنث مخاطب کے صیغے میں یاء، فاعل کی ضمائر بارز ہیں۔ ۱، ۴، ۷، ۱۳ اور ۱۴ کے صیغوں میں ضمیر فاعل مستتر ہے یعنی پہلے صیغے ھُوَ، چوتھے میں ھیَ، ساتویں میں اَنْتَ، تیرھویں میں اَنَا اور چودھویں میں نحنُ مستتر ہے۔ پہلے اور چوتھے میں ضمیر کا استتار جائزی اور باقی ذکر شدہ صیغوں میں واجبی ہے۔

توجہ فرمائیے:

فعل مضارع میں جمع مؤنث کے دو صیغے مبنی اور باقی صیغے معرب ہیں۔ معرب صیغے خود بخود مرفوع ہوتے ہیں۔ ۱، ۴، ۷، ۱۳ اور ۱۴ نمبر صیغوں میں علامتِ رفع لام الفعل کا ضمۃ (پیش) ہے۔ تثنیہ جمع مذکر اور مفرد مؤنث مخاطب کے صیغوں میں آخر

کا نون علامتِ رفع ہے اور اس نون کو نون عوضِ رفع کہتے ہیں۔

جمع مونث کے دو صیغوں (۶ و ۱۲) میں نونِ مفتوحہ ضمیر ہے نہ علامت رفع۔

بعض اوقات فعل مضارعِ معرب کے صیغوں پر کوئی عامل آجاتا ہے جو اسے مجزوم یا منصوب کر دیتا ہے۔ مضارع مجزوم اور منصوب سے سبق ۱۵ اور ۱۶ میں بحث ہوگی۔

سوالات:

۱۔ فعل مضارع کی تعریف کیجئے۔

۲۔ ثلاثی مجرد معلوم کے مضارع کے کتنے وزن ہیں؟ کیوں؟

۳۔ ثلاثی مجرد معلوم کا مضارع کس چیز سے بنتا ہے اور کس طرح؟

تیسرا سبق - ثلاثی مجرد کے ابواب

فَعَلَ کا مضارع تین اوزان میں سے کسی ایک پر آتا ہے یَفْعَلُ، یَفْعِلُ، یَفْعُلُ اور فَعِلَ کا دو وزن پر یَفْعَلُ، یَفْعِلُ اور فَعُلَ کا مضارع فقط یَفْعُلُ کے وزن پر آتا ہے۔

ماضی مضارع کی ان اقسام میں سے ہر ایک کو "باب" کہتے ہیں۔ اس بنا پر فعل ثلاثی مجرد کے چھ ابواب ہیں۔

فعل ثلاثی مجرد معلوم میں ماضی مضارع کے چھ ابواب اس طرح آتے ہیں۔

باب		نمبر	مثال
فَعَلَ (عین الفعل مفتوح)	جیسے :	۱۔	فَعَلَ يَفْعَلُ مَنَعَ يَمْنَعُ
		۲۔	فَعَلَ يَفْعِلُ ضَرَبَ يَضْرِبُ
		۳۔	فَعَلَ يَفْعُلُ نَصَرَ يَنْصُرُ
فَعِلَ (عین الفعل مکسور)	جیسے :	۴۔	فَعِلَ يَفْعَلُ سَمِعَ يَسْمَعُ
		۵۔	فَعِلَ يَفْعِلُ حَسِبَ يَحْسِبُ
فَعُلَ (عین الفعل مضموم)	جیسے :	۶۔	فَعُلَ يَفْعُلُ كَرُمَ يَكْرُمُ

چوتھا سبق۔امر معلوم

فعل امر مضارع سے بنتا ہے البتہ اس طرح نہیں کہ امر کا پہلا صیغہ مضارع سے لیا جائے اور اس کے باقی صیغے پہلے صیغے سے لئے جائیں۔بلکہ امر کے صیغوں میں سے ہر ایک مضارع کے اسی صیغے سے بنایا جاتا ہے۔ غائب کے چھ صیغے اور متکلم کے دو صیغے مضارع کے شروع میں لام امر لا کر بنائے جاتے ہیں۔ مخاطب کے چھ صیغے

مضارع کے صیغوں میں خاص قسم کی تبدیلی کے ذریعہ بنائے جاتے ہیں۔ لہذا آٹھ صیغوں کو امر بلام یا امر غائب و متکلم اور چھ صیغوں کو امر بہ صیغہ یا امر حاضر کہتے ہیں۔

صیغے: فعل امر کے غائب اور متکلم کے صیغوں کو بنانے کیلئے لام مکسور جسے لام امر کہتے ہیں مضارع کے شروع میں لا کر آخر سے علامتِ رفع کو گرا دیتے ہیں۔ مخاطب کے صیغوں کو بنانے کیلئے پہلے مضارع مخاطب کے ہر صیغے کے شروع سے حرف مضارع کو گرا دیں گے۔ اس کے بعد دیکھیں گے کہ حرف مضارع کے بعد والا حرف اگر متحرک ہو تو اسی سے امر کو بنائیں گے (اور کوئی چیز ہمیں شروع میں اضافہ کرنے کی ضرورت نہیں ہے) اور اگر بعد والا حرف ساکن ہو تو ایک متحرک ہمزہ شروع میں لائیں گے۔ تیسرے مرحلہ میں ہم دیکھیں گے کہ اگر عین الفعل مضموم ہے تو شروع میں ہمزہ مضموم اور اگر عین الفعل مضموم نہیں ہے تو پھر ہمزہ کو مکسور لائیں گے۔ چوتھے مرحلے میں علامتِ رفع کو صیغے کے آخر سے گرا دیں گے۔ اس بنا پر یَفْعَلُ سے امر کے صیغوں کی تصریف اس طرح ہوگی۔

لِيَفْعَلْ	لِيَفْعَلَا	لِيَفْعَلُوا	لِتَفْعَلْ	لِتَفْعَلَا	لِيَفْعَلْنَ☆
اِفْعَلْ	اِفْعَلَا	اِفْعَلُوا	اِفْعَلِي	اِفْعَلَا	اِفْعَلْنَ☆
	لِاَفْعَلْ			لِنَفْعَلْ	

☆ صیغہ ۶ اور ۱۲ کا نون مفتوحہ ضمیر ہونے کی بنا پر ہمیشہ ثابت رہتا ہے۔

اور یَفْعِلُ سے امر کے صیغوں کی تصریف اس طرح ہوگی۔

لِيَفْعِلْ	لِيَفْعِلَا	لِيَفْعِلُوا	لِتَفْعِلْ	لِتَفْعِلَا	لِيَفْعِلْنَ
اِفْعِلْ	اِفْعِلَا	اِفْعِلُوا	اِفْعِلِي	اِفْعِلَا	اِفْعِلْنَ
	لِاَفْعِلْ			لِنَفْعِلْ	

اور یَفْعُلُ سے اس طرح ہوگی۔

لِيَفْعُلْ	لِيَفْعُلَا	لِيَفْعُلُوا	لِتَفْعُلْ	لِتَفْعُلَا	لِيَفْعُلْنَ
اُفْعُلْ	اُفْعُلَا	اُفْعُلُوا	اُفْعُلِي	اُفْعُلَا	اُفْعُلْنَ
	لِاَفْعُلْ			لِنَفْعُلْ	

ضمائر: فعل امر کے ضمائر کی کیفیت فعل مضارع جیسی ہے اور دیگر افعال کے ضمائر یعنی ثلاثی مزید معلوم، رباعی مجرد معلوم، رباعی مزید معلوم اور ان تمام افعال کے مجہول، ثلاثی مجرد معلوم کے ضمائر کی طرح ہیں۔ ماضی ماضی کی طرح اور مضارع وامر مضارع کی طرح۔ البتہ یہ بات روشن ہے کہ فعل معلوم میں ضمیر فاعل کی ہوتی ہے اور فعل مجہول میں ضمیر نائب فاعل کی ہوتی ہے۔

سوالات:

۱۔ فعل امر کی تعریف کیجئے۔

۲۔ فعل امر کے مضارع سے اشتقاق کی کیفیت بیان کیجئے۔

۳۔ امر غائب اور امر حاضر بنانے کا قاعدہ بیان کیجئے۔

۴۔ مندرجہ ذیل صیغوں کا امر بتایئے۔

يَذْهَبُ، يَعْلَمُوْنَ، نَعْلَمُ، اَذْهَبُ، تَذْهَبِينَ، تَذْهَبانِ، يَذْهَبانِ، يَعْلَمْنَ، تَعْلَمْنَ، تَذْهَبُ، تَعْلَمُ۔

پانچواں سبق-ماضی مجہول

یہ بات گذر گئی کہ ماضی مجہول کو ماضی معلوم سے لیا جاتا ہے۔ اس طرح کہ ماضی معلوم کے آخر سے پہلے والے حرف کو اگر مکسور نہ ہو تو مکسور کر دیا جائے اور اس سے پہلے والے متحرک حروف کو (جو ثلاثی مجرد میں صرف فاء الفعل ہے) مضموم کر دیا جائے جیسے ضَرَبَ (اس نے مارا) سے ضُرِبَ (اس ایک مرد کو مارا گیا)، عَلِمَ (اس نے جانا) سے عُلِمَ (جانا گیا)۔

اس بنا پر ثلاثی مجرد کے ماضی مجہول کا ایک ہی وزن ہے اور وہ فُعِلَ ہے۔ ماضی مجہول کے صیغوں کو ماضی معلوم ہی کی طرح بناتے ہیں۔ فرق صرف یہ ہے کہ یہاں پر صیغوں اور ضمائر کا مختلف ہونا فاعل کی بجائے نائب فاعل کے مختلف ہونے کی وجہ

سے ہے۔(اس جہت میں دوسرے مجہول افعال ماضی مجہول کی طرح ہیں)۔ صیغوں کی تصریف اس طرح ہوتی ہے۔

فُعِلَ	فُعِلَا	فُعِلُوْا	فُعِلَتْ	فُعِلَتَا	فُعِلْنَ
فُعِلْتَ	فُعِلْتُمَا	فُعِلْتُمْ	فُعِلْتِ	فُعِلْتُمَا	فُعِلْتُنَّ
	فُعِلْتُ			فُعِلْنَا	

سوالات:

۱۔ ماضی مجہول کی تعریف کیجئے۔

۲۔ فعل مجہول میں صیغوں کا مختلف ہونا، نائب فاعل کے مختلف ہونے کی وجہ سے ہے، اس مطلب کی وضاحت کیجئے۔

۳۔ اَکَلَ، قَتَلَ اور عَلِمَ کے مجہول کی تصریف کیجئے۔

چھٹا سبق۔مضارع مجہول

مضارع مجہول، مضارع معلوم سے بنایا جاتا ہے اس طرح کہ اگر حرف مضارع مضموم نہ ہو تو اسے مضموم اور آخر سے پہلے والے حرف کو مفتوح کریں گے اگر پہلے مفتوح نہ ہو جیسے یَعْلَمُ (وہ جانتا ہے) سے یُعْلَمُ (وہ جانا جائے گا یعنی معلوم ہو جائے گا)، یَضْرِبُ (وہ مارتا ہے یا مارے گا) سے یُضْرَبُ (اس ایک مرد کو مارا جائے گا)، یَنْصُرُ (وہ مدد کرتا ہے یا کرے گا) سے یُنْصَرُ (اس کی مدد کی جائے گی)۔

اس بنا پر ثلاثی مجرد کے ماضی مجہول کی طرح مضارع مجہول کا بھی فقط ایک ہی وزن ہے اور وہ یُفْعَلُ ہے۔ مضارع مجہول کے صیغوں کو بنانے کا طریقہ وہی مضارع معلوم کی طرح ہے اور اس کی تصریف اس طرح ہے۔

یُفْعَلُ	یُفْعَلَانِ	یُفْعَلُوْنَ	تُفْعَلُ	تُفْعَلَانِ	یُفْعَلْنَ
تُفْعَلُ	تُفْعَلَانِ	تُفْعَلُوْنَ	تُفْعَلِیْنَ	تُفْعَلَانِ	تُفْعَلْنَ
	اُفْعَلُ			نُفْعَلُ	

سوالات:

۱۔ مضارع مجہول کی تعریف کیجئے۔

۲۔ ثلاثی مجرد کے مضارع مجہول کے کتنے وزن ہیں کیوں؟

۳۔ مندرجہ ذیل افعال کے مجہول بتایئے۔

یَاْکُلُ، یَعْلَمُ، یَاْمُرُ، یَکْتُبُ

۴۔ مضارع معلوم اور مجہول کے اشتقاق میں کیا فرق ہے بتایئے۔

ساتواں سبق۔امر مجہول

امر مجہول، مضارع مجہول سے بنایا جاتا ہے اور امر معلوم ہی کی طرح اس کا ہر صیغہ مضارع کے اسی صیغے سے بنایا جاتا ہے۔ اس کا طریقہ یہ ہے کہ لام امر مکسور شروع

میں لگا کر علامت رفع کو آخر سے گرا دیا جائے جیسے یُعْلَمُ (وہ معلوم ہو جائے گا) سے لِیُعْلَمْ (چاہیئے کہ معلوم کیا جائے)، تُضْرَبُ (تجھے مارا جائے گا) سے لِتُضْرَبْ (اس کو مارا جانا چاہیئے)۔

اس بنا پر امر مجہول کے تمام صیغوں کو لام امر کے ساتھ بنایا جاتا ہے اور اس کی تصریف اس طرح ہوتی ہے۔

لِیُفْعَلْ	لِیُفْعَلَا	لِیُفْعَلُوا	لِتُفْعَلْ	لِتُفْعَلَا	لِیُفْعَلْنَ
لِتُفْعَلْ	لِتُفْعَلَا	لِتُفْعَلُوا	لِتُفْعَلِی	لِتُفْعَلَا	لِتُفْعَلْنَ
	لِأُفْعَلْ			لِنُفْعَلْ	

سوالات:

۱۔ امر معلوم اور مجہول کے صیغوں کو بنانے میں باہم کیا فرق ہے؟

۲۔ یَعْلَمُ اور یَکْتُبُ کے امر معلوم اور مجہول کی تصریف کیجئے۔

آٹھواں سبق۔ مضاعف

مضاعف کی تعریف پہلے گذر چکی ہے کہ یہ وہ کلمہ ہے جس کے فاء اور عین یا عین اور لام ہم جنس حروف ہوں لیکن عربی زبان میں کوئی ایسا فعل جس کے فاء اور عین ہم جنس ہوں نہیں سنا گیا۔ اس بنا پر فعل مضاعف اس فعل میں منحصر ہے جس کے عین

الفعل اور لام الفعل ایک جیسے ہوں جیسے مَدَدَ (اس نے کھینچا) اور سَدَدَ (اس نے روک دیا)۔ فعل مضاعف کے کچھ صیغوں میں ادغام واجب، کچھ صیغوں میں جائز اور کچھ صیغوں میں ممنوع ہے، جس کی تفصیل اس طرح ہے۔

ماضی: ماضی کے پہلے پانچ صیغوں میں ادغام واجب اور باقی صیغوں میں ممنوع ہے۔ فعل مَدَّ کی تصریف جو فَعَلَ کے وزن پر ہے اس طرح ہوتی ہے۔

ماضی معلوم

مَدَّ	مَدَّا	مَدُّوا	مَدَّتْ	مَدَّتَا	مَدَدْنَ
مَدَدْتَ	مَدَدْتُمَا	مَدَدْتُمْ	مَدَدْتِ	مَدَدْتُمَا	مَدَدْتُنَّ
	مَدَدْتُ			مَدَدْنَا	

ماضی مجہول

مُدَّ	مُدَّا	مُدُّوا	مُدَّتْ	مُدَّتَا	مُدِدْنَ
مُدِدْتَ	مُدِدْتُمَا	مُدِدْتُمْ	مُدِدْتِ	مُدِدْتُمَا	مُدِدْتُنَّ
	مُدِدْتُ			مُدِدْنَا	

مضارع: فعل مضارع کے جمع مونث کے دو صیغوں میں ادغام ممتنع ہے اور باقی صیغوں میں واجب ہے۔ فعل یَمُدُّ (کھینچتا ہے یا کھینچے گا) جو یفْعُلُ کے وزن پر ہے، اس کی تصریف اس طرح ہوتی ہے۔

مضارع معلوم

يَمُدُّ	يَمُدَّانِ	يَمُدُّوْنَ	تَمُدُّ	تَمُدَّانِ	يَمْدُدْنَ
تَمُدُّ	تَمُدَّانِ	تَمُدُّوْنَ	تَمُدِّيْنَ	تَمُدَّانِ	تَمْدُدْنَ
	اَمُدُّ			نَمُدُّ	

مضارع مجہول

يُمَدُّ	يُمَدَّانِ	يُمَدُّوْنَ	تُمَدُّ	تُمَدَّانِ	يُمْدَدْنَ
تُمَدُّ	تُمَدَّانِ	تُمَدُّوْنَ	تُمَدِّيْنَ	تُمَدَّانِ	تُمْدَدْنَ
	اُمَدُّ			نُمَدُّ	

امر : فعل امر کے ۱، ۴، ۷، ۱۳ اور ۱۴ نمبر صیغوں میں ادغام جائز ہے اور ۶ و ۱۲ میں ممتنع اور باقی صیغوں میں واجب ہے۔ ادغام کرنے کیلئے حرف دوّم کو حرکت دینا پڑے گی جو فتحہ یا کسرہ ہو سکتی ہے۔ اگر عین الفعل مضموم ہو تو پھر فتحہ، کسرہ اور ضمہ تینوں حرکتیں دی جا سکتی ہیں۔ اس بنا پر مضموم العین کو چار طریقوں سے اور مضموم العین کے علاوہ دوسرے افعال کو تین طریقوں سے پڑھنا جائز ہے۔

ادغام کی صورت میں امر حاضر کے پہلے پانچ صیغوں میں ہمزۂ امر گر جاتا ہے کیونکہ فاء الفعل، عین الفعل کی حرکت سے متحرک ہو جاتا ہے اور ہمزہ کی ضرورت نہیں رہتی۔

یَعَضُّ (وہ کاٹے گا) جو یَفْعَلُ کے وزن پر ہے، اس کے امر معلوم کے صیغوں کی تصریف اس طرح ہوتی ہے۔

لِيَعْضَضْ لِيَعَضَّ لِيَعَضِّ	لِيَعَضَّا	لِيَعَضُّوا	لِتَعْضَضْ لِتَعَضَّ لِتَعَضِّ	لِتَعَضَّا	لِيَعْضَضْنَ
اِعْضَضْ عَضَّ عَضِّ	عَضَّا	عَضُّوا	عَضِّيْ	عَضَّا	اِعْضَضْنَ
	لِاَعْضَضْ لِاَعَضَّ لِاَعَضِّ			لِنَعْضَضْ لِنَعَضَّ لِنَعَضِّ	

یَفِرُّ (وہ فرار کرے گا) جو یَفْعِلُ کے وزن پر ہے، اس کے امرِ معلوم کی تصریف اس طرح ہوتی ہے۔

لِيَفْرِرْ لِيَفِرَّ لِيَفِرِّ	لِيَفِرَّا	لِيَفِرُّوا	لِتَفْرِرْ لِتَفِرَّ لِتَفِرِّ	لِتَفِرَّا	لِيَفْرِرْنَ
اِفْرِرْ فِرَّ فِرِّ	فِرَّا	فِرُّوا	فِرِّيْ	فِرَّا	اِفْرِرْنَ
	لِاَفْرِرْ لِاَفِرَّ لِاَفِرِّ			لِنَفْرِرْ لِنَفِرَّ لِنَفِرِّ	

يَمُدُّ (وہ کھینچے گا) سے فعل امر معلوم کی گردان، جو يَفْعُلُ کے وزن پر ہے۔

لِيَمْدُدْ لِيَمُدَّ لِيَمُدِّ لِيَمُدُّ	لِيَمُدَّا	لِيَمُدُّوا	لِتَمْدُدْ لِتَمُدَّ لِتَمُدِّ لِتَمُدُّ	لِتَمُدَّا	لِيَمْدُدْنَ
أُمْدُدْ مُدَّ مُدِّ مُدُّ	مُدَّا	مُدُّوا	مُدِّيْ	مُدَّا	أُمْدُدْنَ
	لِأَمْدُدْ لِأَمُدَّ لِأَمُدِّ لِأَمُدُّ			لِنَمْدُدْ لِنَمُدَّ لِنَمُدِّ لِنَمُدُّ	

سوالات اور مشق:

۱۔ ادغام کسے کہتے ہیں؟

۲۔ عَضَّ (بروزن فَعِلَ) اور مَدَّ وفَرَّ (بروزن فَعَلَ) کی گردان کیجئے۔

۳۔ يَمُدُّ، يَفِرُّ اور يَعَضُّ کی گردان کیجئے۔

۴۔ يَمُدُّ، يَفِرُّ اور يَعَضُّ کے امر کی گردان کیجئے۔

۵۔ مَدَّ کے ماضی مجہول، فَرَّ کے مضارع مجہول اور عَضَّ کے امر مجہول کی گردان کیجئے۔

نواں سبق۔ مہموز

مہموز تین قسم کا ہوتا ہے۔

۱۔ مہموز الفاء جیسے أَمَرَ (اس نے حکم دیا)۔

۲۔ مہموز العین جیسے سَئَلَ (اس نے سوال کیا)۔

۳۔ مہموز اللام جیسے قَرَءَ (اس نے پڑھا)۔

دوسری اور تیسری قسم بلا امتیاز سالم کی طرح ہے لیکن پہلی قسم میں ہمزہ کی تخفیف کے قاعدے جاری ہوتے ہیں جس کی تفصیل اس طرح ہے کہ مضارع اور امر کے تیرہویں (۱۳) صیغوں میں اور امر معلوم کے ۷ سے ۱۲ تک کے صیغوں میں ہمزہ کی وجوبا تخفیف ہوتی ہے اور مضارع وامر کے باقی صیغوں میں تخفیف جائز ہے جیسے......

مضارع معلوم

يَأمُرُ	يَأمُرَانِ	يَأمُرُوْنَ	تَأمُرُ	تَأمُرَانِ	يَأمُرْنَ
تَأمُرُ	تَأمُرَانِ	تَأمُرُوْنَ	تَأمُرِيْنَ	تَأمُرَانِ	تَأمُرْنَ
	اٰمُرُ			نَأمُرُ	

امر معلوم

لِيَأمُرْ	لِيَأمُرَا	لِيَأمُرُوا	لِتَأمُرْ	لِتَأمُرَا	لِيَأمُرْنَ
أُؤْمُرْ	أُؤْمُرَا	أُؤْمُرُوا	أُؤْمُرِي	أُؤْمُرَا	أُؤْمُرْنَ
	لِاٰمُرْ			لِنَأمُرْ	



مضارع مجہول

يُؤْمَرُ	يُؤْمَرَانِ	يُؤْمَرُوْنَ	تُؤْمَرُ	تُؤْمَرَانِ	يُؤْمَرْنَ
تُؤْمَرُ	تُؤْمَرَانِ	تُؤْمَرُوْنَ	تُؤْمَرِيْنَ	تُؤْمَرَانِ	تُؤْمَرْنَ
	أُؤْمَرُ			نُؤْمَرُ	

امر مجہول

لِيُؤْمَرْ	لِيُؤْمَرَا	لِيُؤْمَرُوْا	لِتُؤْمَرْ	لِتُؤْمَرَا	لِيُؤْمَرْنَ
لِتُؤْمَرْ	لِتُؤْمَرَا	لِتُؤْمَرُوْا	لِتُؤْمَرِيْ	لِتُؤْمَرَا	لِتُؤْمَرْنَ
	لِأُؤْمَرْ			لِنُؤْمَرْ	

دسواں سبق - اعلال کے قواعد

جیسا کہ پہلے بتایا جا چکا ہے کہ حروف علت تغیر پذیر ہیں۔ حروفِ علت کی تبدیلی اور تغیر کو اعلال کہتے ہیں۔ اس سے پہلے کہ ہم فعل معتل کی اقسام کو سمجھیں یہ ضروری ہے کہ حرفِ علت پر آنے والی تبدیلیوں کو پہچانیں۔ یہ تبدیلیاں ان قواعد کے اندر رہتے ہوئے ہوتی ہیں جو قواعدِ اعلال کے نام سے معروف ہیں۔

پہلا قاعدہ:

متحرک واو اور یاء اگر کلمہ کا عین الفعل واقع ہوں اور ان سے پہلے والا حرف صحیح و ساکن ہو تو ان کی حرکت ان سے پہلے والے حرف کو دے دی جاتی ہے جیسے يَقْوُلُ

سے یَقُوْلُ، یَبْیِعُ سے یَبِیْعُ، یَخْوَفُ سے یَخَافُ

دوسرا قاعدہ:

مضموم یا مکسور واو اور یاء کلمہ کے درمیان واقع ہوں اور عین الفعل یا لام الفعل ہوں اور ان سے پہلے والا حرف صحیح اور متحرک ہو تو پہلے والے حرف کی حرکت کو سلب کرنے کے بعد ان کی حرکت کو ان سے پہلے والے حرف پر دے دیتے ہیں جیسے قُوِلَ سے قِوْلَ (قِیلَ)، بُیِعَ سے بِیْعَ، یَدْعُوُوْنَ سے یَدْعُوْوْنَ (یَدْعُوْنَ)، رَضِیُوا سے رَضُیْوْا (رَضُوا)

تیسرا قاعدہ:

واوِ مضموم جس سے پہلے مضموم ہو اور یاء مضموم یا مکسور جس سے پہلے مکسور ہو اگر کلمہ کے آخر میں آجائیں تو ان کی حرکت گر جاتی ہے جیسے یَدْعُوُ سے یَدْعُوْ، یَرمِیُ سے یَرْمِی، رَامِیِ سے رَامِیْ

چوتھا قاعدہ:

ساکن واو جس سے پہلے مکسور ہو وہ یاء میں تبدیل ہو جاتی ہے جیسے قُوِلَ سے قِوْلَ سے قِیلَ، مِوْزان سے مِیزان



پانچواں قاعدہ :

اس صورت میں کہ جب واو لام الفعل ہو اور اس سے پہلے مکسور ہو تو واو یاء میں تبدیل ہو جاتی ہے جیسے دُعِوَ سے دُعِیَ، دُعِوْنَ سے دُعِینَ، دَاعِو سے دَاعِی (دَاعِیْنْ سے دَاعٍ) بر خلاف رَخْوَ اور رَجْوَ (رَجا)

چھٹا قاعدہ:

اس صورت میں کہ جب واو لام الفعل ہو اور اس سے پہلے والا حرف مفتوح ہو تو واو، یاء میں تبدیل ہو جاتی ہے اس شرط کے ساتھ کہ واو کلمہ کا چوتھا یا اس کے بعد کا حرف ہو جیسے یُدْعَوُ سے یُدْعَیُ (سے یُدْعٰی)، یُدْعَوْنَ سے یُدْعَیْنَ بر خلافِ دَعَوَ (دَعَا)

اس بات پر توجہ ضروری ہے کہ یہ قاعدہ اعلال کے آٹھویں قاعدے پر مقدم ہے یعنی جہاں پر دونوں قاعدے جاری ہو سکتے ہوں وہاں پر پہلے اس قاعدے کو جاری کرتے ہیں اس کے بعد آٹھویں قاعدے کو۔

ساتواں قاعدہ:

ساکن یاء جس سے پہلے والا حرف مضموم ہو وہ واو میں تبدیل ہو جاتی ہے اس شرط کے ساتھ کے وہ فاء الفعل ہو جیسے یُیْسِرُ سے یُوسِرُ، مُیْسِر سے مُوسِر

آٹھواں قاعدہ:

واؤ اور یاء متحرک ہوں اور ان سے پہلے والا حرف مفتوح ہو تو وہ الف میں تبدیل ہو جاتے ہیں (اس شرط کے ساتھ کہ ان کی حرکت عارضی نہ ہو) اور اسی طرح ہے جب واؤ اور یاء اصل میں متحرک ہوں اور اعلال سکونی کے قاعدے کی وجہ سے ساکن ہو گئے ہوں (یَخْوَفُ سے) یَخَوْفُ سے یَخَافُ، (یُبْیَعُ سے) یُبَیْعُ سے یُبَاعُ

تبصرہ: یہ قاعدہ فاء الفعل میں جاری نہیں ہوتا جیسے یَوَدُّ اور تَیَسَّرَ

نواں قاعدہ:

وہ الف جس سے پہلے والا حرف مضموم ہو، واؤ میں تبدیل ہو جاتا ہے اور وہ الف جس سے پہلے والا حرف مکسور ہو وہ یاء میں تبدیل ہو جاتا ہے جیسے قابَلَ سے قُابِلَ سے قُوبِلَ، مِصْباح سے مُصَیْبِاح سے مُصَیْبِیح

دسواں قاعدہ:

التقاء ساکنین میں سے حرف علت گر جاتا ہے جیسے قُوْلْ سے قُلْ، بِیْعْ سے بِعْ، خَافْ سے خَفْ

گیارہواں سبق - مثال

مثال کی دو قسمیں ہیں۔

۱) واوی جیسے وَعَدَ (اس نے وعدہ کیا)

۲) یائی جیسے یَسَرَ (آسان ہوا)

ثلاثی مجرد کے مثال واوی میں دو خصوصی قاعدے ہیں۔

۱۔ اگر اس کا مصدر فِعْل کے وزن پر ہو تو غالباً فاء الفعل کے واو کی حرکت کو اس کے بعد والے حرف پر منتقل کرنے کے بعد واو کو گرا دیتے ہیں اور اس کے بجائے آخر میں تاء لائی جاتی ہے جیسے وِعْد (وعدہ کرنا) سے عِدَة، وِصْل سے صِلَة بر خلاف وِزْر بعض اوقات مثال واوی سے فَعْل کے وزن پر آنے والے مصدر میں بھی مندرجہ بالا قاعدہ جاری ہوتا ہے جیسے وَسْع سے سَعة، وَضْع سے ضَعَة، لیکن غالباً جاری نہیں ہوتا جیسے وَقْت، وَزْن اور......

۲۔ اگر مثال کا مضارع معلوم یَفْعِلُ (مکسور العین) کے وزن پر ہو تو فاء الفعل حذف ہو جاتا ہے جیسے یَوْعِدُ سے یَعِدُ۔ یہ قاعدہ بعض مفتوح العین مضارع میں بھی جاری ہوتا ہے جیسے یَوْسَعُ سے یَسَعُ، یَوْضَعُ سے یَضَعُ، یَوْقَعُ سے یَقَعُ، یَوْدَعُ سے یَدَعُ، یَوْزَعُ سے یَزَعُ، یَوْطَأُ سے یَطَأُ،

یَوْذَرُ سے یَذَرُ، یَوْهَبُ سے یَهَبُ (یَوْسَعُ اوریَوْضَعُ بھی سنا گیا ہے)۔

اس قسم کے افعال کا امر معلوم بھی مضارع معلوم کی طرح ہوتا ہے یعنی اس کا فاء الفعل محذوف ہوتا ہے جیسے لِیَعِدْ لِیَعِدا لِیَعِدُوا...... عِدْ عِدا عِدُوا...... البتہ مضارع مجہول اور امرِ مجہول میں واو حذف نہیں ہوتا، کہا جاتا ہے یُوعَدُ یُوْعَدانِ...... لِیُوْعَدْ لِیُوعَدا......

سوالات اور مشق:

۱۔ معتل کی تعریف کیجئے اور اس کی اقسام بیان کیجئے۔

۲۔ مندرجہ ذیل مصادر اصل میں کیا تھے؟

هِبَة، سَعَة، جِدَة، مِقَة، دِيَة

۳۔ یَعِدُ کے مضارع معلوم، یَصِلُ کے مضارع مجہول، یَهَبُ کے امرِ معلوم اور یَضَعُ کے امرِ مجہول کی گردان کیجئے۔

بارھواں سبق-اجوف

ثلاثی مجرد کے اجوف کا مخصوص قانون:

اجوف (واوی یا یائی) کا مضارع معلوم اگر مضموم العین (یَفْعُلُ) ہو تو اس صورت میں اس کے ماضی معلوم اور ماضی مجہول کے چھٹے اور اس کے بعد کے تمام صیغے مضموم

الفاء ہو جائیں گے اور اگر مضارع معلوم، مفتوح العین (یفعَلُ) یا مکسور العین (یَفعِلُ) ہو تو اس صورت میں ششم سے لیکر بقیہ تمام صیغے، مکسور الفاء ہو جائیں گے۔

لہذا کلمہ اَلْقَوْل (کہنا) جو فَعَلَ یَفْعُلُ کے وزن پر ہے، اس کے ماضی معلوم و مجہول کی ہم اس طرح گردان کریں گے۔

ماضی معلوم

قُلْنَ	قَالَتَا	قَالَتْ	قَالُوا	قَالَا	قَالَ
قُلْتُنَّ	قُلْتُمَا	قُلْتِ	قُلْتُمْ	قُلْتُمَا	قُلْتَ
	قُلْنَا			قُلْتُ	

ماضی مجہول

قُلْنَ	قِيْلَتَا	قِيْلَتْ	قِيْلُوا	قِيْلَا	قِيْلَ
قُلْتُنَّ	قُلْتُمَا	قُلْتِ	قُلْتُمْ	قُلْتُمَا	قُلْتَ
	قُلْنَا			قُلْتُ	

کلمہ اَلْبَیْع (بیچنا) جس کا وزن فَعَلَ یَفْعِلُ کے وزن پر ہے، اس کے ماضی معلوم و مجہول کی گردان اس طرح ہوتی ہے۔

ماضی معلوم

بِعْنَ	بَاعَتَا	بَاعَتْ	بَاعُوا	بَاعَا	بَاعَ
بِعْتُنَّ	بِعْتُمَا	بِعْتِ	بِعْتُمْ	بِعْتُمَا	بِعْتَ
	بِعْنَا			بِعْتُ	

ماضی مجہول

بِيْعَ	بِيْعَا	بِيْعُوْا	بِيْعَتْ	بِيْعَتَا	بُعْنَ
بُعْتَ	بُعْتُمَا	بُعْتُمْ	بُعْتِ	بُعْتُمَا	بُعْتُنَّ
	بُعْتُ			بُعْنَا	

اور کلمہ اَلْخَوْف (ڈرنا) کے ماضی معلوم کی کہ جس کا وزن فَعِلَ يَفْعَلُ ہے، اس طرح گردان ہوتی ہیں۔

ماضی معلوم

خَافَ	خَافَا	خَافُوْا	خَافَتْ	خَافَتَا	خِفْنَ
خِفْتَ	خِفْتُمَا	خِفْتُمْ	خِفْتِ	خِفْتُمَا	خِفْتُنَّ
	خِفْتُ			خِفْنَا	

تنبیہ: اعلال کے عمومی قوانین کو ذہن میں رکھتے ہوئے، اجوف کے صیغوں میں جو تبدیلیاں واقع ہوئی ہیں وہ ان گردانوں سے واضح ہو جائیں گی۔

سوالات اور مشق:

۱۔ قَامَ يَقُوْمُ (اجوف واوی) کے ماضی معلوم و مجہول، نیز سَارَ يَسِيْرُ (اجوف یائی) کے ماضی معلوم و مجہول کی گردان کیجئے۔

۲۔ پہلے سوال میں موجود افعال کے امر معلوم اور امر مجہول کی گردان کیجئے۔

تیرہواں سبق-ناقص

ثلاثی مجرد کے ناقص کا مخصوص قانون صرف ایک عدد ہے۔ وہ یہ کہ امر اور مضارع مجزوم کے صیغہ نمبر ۱، ۴، ۷، ۱۳، ۱۴ میں کہ جہاں علامتِ رفع لام الفعل کا ضمہ ہے، خود لام الفعل حذف ہو جاتا ہے نیز اعلال کے قوانین جاری ہونے کے سبب، ناقص میں بہت سی تبدیلیاں واقع ہوتی ہیں، اسی وجہ سے چند صیغوں کی گردان درج ذیل ہے۔

کلمۂ الدُّعاء (بلانا اور دعوت کرنا) ناقص واوی ہے نیز اس کا وزن فَعَلَ یَفْعُلُ ہے۔

ماضی معلوم

دَعَا	دَعَوَا	دَعَوْا	دَعَتْ	دَعَتَا	دَعَوْنَ
دَعَوْتَ	دَعَوْتُمَا	دَعَوْتُمْ	دَعَوْتِ	دَعَوْتُمَا	دَعَوْتُنَّ
	دَعَوْتُ			دَعَوْنَا	

مضارع معلوم

يَدْعُو	يَدْعُوَانِ	يَدْعُوْنَ	تَدْعُو	تَدْعُوَانِ	يَدْعُوْنَ
تَدْعُو	تَدْعُوَانِ	تَدْعُوْنَ	تَدْعِيْنَ	تَدْعُوَانِ	تَدْعُوْنَ
	اَدْعُو			نَدْعُو	

امر معلوم

لِيَدْعُ	لِيَدْعُوَا	لِيَدْعُوْا	لِتَدْعُ	لِتَدْعُوَا	لِيَدْعُوْنَ
اُدْعُ	اُدْعُوَا	اُدْعُوْا	اُدْعِی	اُدْعُوَا	اُدْعُوْنَ
	لَاَدْعُ			لِنَدْعُ	

ماضی مجہول

دُعِیَ	دُعِیَا	دُعُوْا	دُعِیَتْ	دُعِیَتَا	دُعِیْنَ
دُعِیْتَ	دُعِیْتُمَا	دُعِیْتُمْ	دُعِیْتِ	دُعِیْتُمَا	دُعِیْتُنَّ
	دُعِیْتُ			دُعِیْنَا	

مضارع مجہول

یُدْعٰی	یُدْعَیَانِ	یُدْعَوْنَ	تُدْعٰی	تُدْعَیَانِ	یُدْعَیْنَ
تُدْعٰی	تُدْعَیَانِ	تُدْعَوْنَ	تُدْعَیْنَ	تُدْعَیَانِ	تُدْعَیْنَ
	اُدْعٰی			نُدْعٰی	

امر مجہول

لِیُدْعَ	لِیُدْعَیَا	لِیُدْعَوْا	لِتُدْعَ	لِتُدْعَیَا	لِیُدْعَیْنَ
لِتُدْعَ	لِتُدْعَیَا	لِتُدْعَوْ	لِتُدْعَیْ	لِتُدْعَیَا	لِتُدْعَیْنَ
	لِاُدْعَ			لِنُدْعَ	

کلمہ اَلرَّمی (پھینکنا) ناقص یائی اور فَعَلَ یَفْعِلُ کے وزن پر ہے۔

ماضی معلوم

رَمیٰ	رَمَیَا	رَمَوْا	رَمَتْ	رَمَتَا	رَمَیْنَ
رَمَیْتَ	رَمَیْتُمَا	رَمَیْتُمْ	رَمَیْتِ	رَمَیْتُمَا	رَمَیْتُنَّ
	رَمَیْتُ			رَمَیْنَا	

مضارع معلوم

یَرْمِی	یَرْمِیَانِ	یَرْمُوْنَ	تَرْمِی	تَرْمِیَانِ	یَرْمِیْنَ
تَرْمِی	تَرْمِیَانِ	تَرْمُوْنَ	تَرْمِیْنَ	تَرْمِیَانِ	تَرْمِیْنَ
	اَرْمِی			نَرْمِی	

امر معلوم

لِیَرْمِ	لِیَرْمِیَا	لِیَرْمُوْا	لِتَرْمِ	لِتَرْمِیَا	لِیَرْمِیْنَ
اِرْمِ	اِرْمِیَا	اِرْمُوْا	اِرْمِی	اِرْمِیَا	اِرْمِیْنَ
	لِاَرْمِ			لِنَرْمِ	

ماضی مجہول

رُمِیَ	رُمِیَا	رُمُوْا	رُمِیَتْ	رُمِیَتَا	رُمِیْنَ
رُمِیْتَ	رُمِیْتُمَا	رُمِیْتُمْ	رُمِیْتِ	رُمِیْتُمَا	رُمِیْتُنَّ
	رُمِیْتُ			رُمِیْنَا	

مضارع مجہول

يُرْمَيْنَ	تُرْمَيَانِ	تُرْمٰى	يُرْمَوْنَ	يُرْمَيَانِ	يُرْمٰى
تُرْمَيْنَ	تُرْمَيَانِ	تُرْمَيْنَ	تُرْمَوْنَ	تُرْمَيَانِ	تُرْمٰى
	نُرْمٰى			أُرْمٰى	

امر مجہول

لِيُرْمَيْنَ	لِتُرْمَيَا	لِتُرْمَ	لِيُرْمَوْا	لِيُرْمَيَا	لِيُرْمَ
لِتُرْمَيْنَ	لِتُرْمَيَا	لِتُرْمَىْ	لِتُرْمَوْا	لِتُرْمَيَا	لِتُرْمَ
	لِنُرْمَ			لِأُرْمَ	

سوالات اور مشق:

۱۔ يَبْكِي اور يَعْلُو کے امرِ معلوم نیز يَخْلُو اور يَجْرِي کے امرِ مجہول کی گردان کیجئے۔

۲۔ درج ذیل افعال کے ماضی ومضارع کی گردان کیجئے۔

بَدَا يَبْدُو ، مَشٰى يَمْشِي ، مَحَا يَمْحُو



چودھواں سبق۔ لفیف

جیسا کہ معلوم ہو چکا ہے لفیف کی دو اقسام ہیں۔

۱۔ لفیف مفروق مثلاً وَقیٰ

۲۔ لفیف مقرون مثلاً لَوِیٰ

اگر لفیف مفروق کے فاء الفعل کو مد نظر رکھا جائے تو یہ مثال کی مانند ہے۔ اور اگر لام الفعل کو مد نظر رکھا جائے تو ناقص کی مانند ہے۔ لہٰذا اعلال کے وہ قوانین جو مثال اور ناقص سے متعلق ہیں، لفیف مفروق میں جاری ہوں گے مثلاً کلمہ اَلْوَقْی (حفاظت کرنا) لفیف مفروق ہے اور فَعَلَ یَفْعِلُ کے وزن پر ہے۔ اس کا ماضی معلوم وَقٰی، مضارع معلوم یَقِی، امر معلوم لِیَقِ، قِ...... (یہ لفیف مفروق کے امر معلوم کا ساتواں صیغہ اور امرِ مخاطب معلوم کا پہلا صیغہ ہے۔ اگر یفعِلُ کے وزن پر ہو اور اس کی فاء الفعل واو ہو تو مثال اور ناقص کے خصوصی قاعدے جاری ہونے کی وجہ سے، ایک حرفی ہو جاتا ہے جیسے یَفِی (وفا کرتا ہے) سے فِ، یَاِی (وعدہ دیتا ہے) سے اِ۔) اور مجہول بالترتیب وُقِیَ، یُوْقٰی، لِیُوْقَ ہوگا۔

لفیف مقرون بھی عین الفعل کے لحاظ سے اجوف کی طرح ہے اور لام الفعل کے اعتبار سے ناقص کی طرح ہے لیکن اس میں فقط ناقص کے احکام جاری ہوتے ہیں اور عین الفعل میں نہ فقط یہ کہ اجوف کا خصوصی قاعدہ جاری نہیں ہوتا بلکہ اعلال کے

عمومی قواعد بھی جاری نہیں ہوتے مثلاً اَللَّوی (لپیٹنا) لفیف مقرون، فَعَلَ یَفْعِلُ کے باب سے ہے اس کا ماضی معلوم لَوٰی، مضارع معلوم یَلْوِیْ، امر معلوم لِیَلْوِ، اِلْوِ...... ہے اس کا مجہول ترتیب کے ساتھ اس طرح ہے لُوِیَ، یُلْوٰی، لِیُلْوَ......

تنبیہ: چونکہ ایسا کوئی فعل موجود نہیں جس کے تینوں حروفِ اصلی حروفِ علت ہوں لہذا معتل الفاء والعین واللام کے بارے میں ہم بحث نہیں کریں گے۔

سوالات اور مشق:

۱۔ لفیف مقرون میں کون سے قوانین جاری ہیں؟ اس کے عین الفعل کا کیا حکم ہے؟

۲۔ مندرجہ ذیل افعال کے ماضی معلوم، مجہول، مضارع اور امر کی گردان کیجئے۔ وَفٰی یَفِی، وایٰ یَئِی

۳۔ لفیف مفروق کا امر کس صورت میں صرف ایک حرف پر مشتمل ہوگا؟ وجہ بتایئے؟

۴۔ لفیف مفروق میں کون سے قوانین جاری ہوتے ہیں۔

پندرہواں سبق - مضارع مجزوم

لم، لمّا، لام امر، لاء نہی اور حروف شرط جب فعل مضارع پر داخل ہوتے ہیں تو اس کو مجزوم کر دیتے ہیں۔ فعل مضارع مجزوم ہونے کی صورت میں، اس کے آخر میں موجود علامتِ رفع حذف ہو جاتی ہے۔ لہذا پانچ صیغوں ۱، ۴، ۷، ۱۳، ۱۴ میں لام الفعل کا ضمہّ اور تثنیہ، جمع مذکر اور مفرد مونث مخاطب کے صیغوں میں نون عوضِ رفع گر جاتا ہے اور کیونکہ جمع مؤنث غائب و مخاطب دونوں مبنی ہیں لہذا ان کی ظاہری شکل و صورت میں کبھی تبدیلی نہیں ہوتی۔

ناقص کے مجزوم میں پانچ صیغوں ۱، ۴، ۷، ۱۳، ۱۴ سے خود لام الفعل گر جاتا ہے اور اجوف کے مجزوم میں انہی پانچ صیغوں کا عین الفعل التقائے ساکنین کی وجہ سے گر جاتا ہے۔

مضاعف کے مضارع کا حکم وہی ہے جو اس کے امر کا ہے لہذا گذشتہ صفحات پر رجوع کیجئے۔ گردان درج ذیل ہے۔

مضارع مجزوم - صحیح

لَمْ يَضْرِبْ	لَمْ يَضْرِبَا	لَمْ يَضْرِبُوا	لَمْ تَضْرِبْ	لَمْ تَضْرِبَا	لَمْ يَضْرِبْنَ
لَمْ تَضْرِبْ	لَمْ تَضْرِبَا	لَمْ تَضْرِبُوا	لَمْ تَضْرِبِي	لَمْ تَضْرِبَا	لَمْ تَضْرِبْنَ
	لَمْ أَضْرِبْ			لَمْ نَضْرِبْ	

مضارع مجزوم-اجوف

لَمْ يَقُلْ	لَمْ يَقُوْلاَ	لَمْ يَقُوْلُوا	لَمْ تَقُلْ	لَمْ تَقُوْلاَ	لَمْ يَقُلْنَ
لَمْ تَقُلْ	لَمْ تَقُوْلاَ	لَمْ تَقُوْلُوا	لَمْ تَقُوْلِیْ	لَمْ تَقُوْلاَ	لَمْ تَقُلْنَ
	لَمْ أَقُلْ			لَمْ نَقُلْ	

مضارع مجزوم-ناقص

لَمْ يَدْعُ	لَمْ يَدْعُوَا	لَمْ يَدْعُوا	لَمْ تَدْعُ	لَمْ تَدْعُوَا	لَمْ يَدْعُوْنَ
لَمْ تَدْعُ	لَمْ تَدْعُوَا	لَمْ تَدْعُوا	لَمْ تَدْعِیْ	لَمْ تَدْعُوَا	لَمْ تَدْعُوْنَ
	لَمْ أَدْعُ			لَمْ نَدْعُ	

مضارع مجزوم-مضاعف

لَمْ يَمْدُدْ لَمْ يَمُدَّ لَمْ يَمُدِّ لَمْ يَمُدُّ	لَمْ يَمُدَّا	لَمْ يَمُدُّوا	لَمْ تَمْدُدْ لَمْ تَمُدَّ لَمْ تَمُدِّ لَمْ تَمُدُّ	لَمْ تَمُدَّا	لَمْ يَمْدُدْنَ
لَمْ تَمْدُدْ لَمْ تَمُدَّ لَمْ تَمُدِّ لَمْ تَمُدُّ	لَمْ تَمُدَّا	لَمْ تَمُدُّوا	لَمْ تَمُدِّیْ	لَمْ تَمُدَّا	لَمْ تَمْدُدْنَ
	لَمْ أَمْدُدْ لَمْ أَمُدَّ لَمْ أَمُدِّ لَمْ أَمُدُّ			لَمْ نَمْدُدْ لَمْ نَمُدَّ لَمْ نَمُدِّ لَمْ نَمُدُّ	

بقیہ حروف جازمہ بھی اسی طرح ہیں۔ نیز فعل مضارع مجزوم کے مذکورہ بالا احکام مضارع معلوم و مجہول دونوں پر لاگو ہوتے ہیں۔

مذکورہ بالا حروفِ جازمہ جس طرح فعل کی ظاہری شکل و صورت کو تبدیل کر دیتے ہیں اسی طرح فعل کے معنی کو بھی بدل دیتے ہیں۔ ان حروف کی معنوی تاثیر اس طرح سے ہے۔ لَمْ اور لَمّا مضارع کے معنی کو ماضی منفی میں تبدیل کر دیتے ہیں۔ مثلاً لَمْ یَضْرِبْ (اس ایک مرد نے نہیں مارا)، لَمّا یَضْرِبْ (اس مرد نے ابھی تک نہیں مارا ہے)۔ لَمْ ولَمّا کے ہمراہ موجود فعل مضارع کو فعل جحد بھی کہتے ہیں۔

لام امر فعل مضارع کے خبری معنی کو انشائی معنی (کسی کام کے انجام دینے کو طلب کرنا) میں تبدیل کر دیتا ہے۔ لِیَضْرِبْ (وہ مرد مارے) لام امر کے ہمراہ فعل مضارع کو فعل امر کہتے ہیں۔(۱)

لاء نہی بھی فعل مضارع کے خبری معنی کو انشائی معنی (کسی کام کو انجام دینے سے روکنا) میں تبدیل کر دیتا ہے۔ لاَ یَضْرِبْ (وہ ایک مرد نہ مارے)۔ لاء نہی کے ہمراہ فعل مضارع کو فعل نہی کہتے ہیں۔

۱۔ گذشتہ صفحات میں یہ بات واضح ہو چکی ہے کہ فعل مضارع اگر معلوم ہو تو لام امر اس کے آٹھ صیغوں میں آئے گا، مجہول ہونے کی صورت میں تمام صیغوں میں لام امر آئے گا۔

حروف شرط کسی چیز کے وجود کو کسی دوسری چیز کے وجود سے مشروط کرتے ہیں اور اس کی دو اقسام ہیں۔ بعض اقسام فعل مضارع کو مستقبل سے مخصوص کر دیتی ہیں اور بعض فعل مضارع کو ماضی میں بدل دیتی ہیں۔ پہلی قسم کی مثال جیسے اِنْ اور دوسری قسم کی مثال جیسے لَوْ۔ اِنْ تَضرِبْ اَضرِبْ (اگر تو مارے گا تو میں بھی ماروں گا)، لَوْ تَضرِبْ اَضرِبْ (اگر تو نے مارا ہوتا تو میں بھی مارتا)۔

سوالات اور مشق:

۱۔ مندرجہ ذیل دو فعلوں کی لَمْ کے ساتھ گردان کیجئے۔

یَامَنُ، یَسِیرُ

۲۔ مندرجہ ذیل دو فعلوں کی لَمّا کے ساتھ گردان کیجئے۔

یَخرُجُ، یَهدِی

۳۔ مندرجہ ذیل جملات کے معانی بتایئے۔

لَمْ اَسْاَلْ، لَم اُوْمَرْ، لَم تَكتُبْنَ، لَمْ تَكتُبُوا، لِیَقرئا، لَم تَدْخلی، لَمْ نُؤخَذْ، لَم نَعُدْ، لَمّا نُوعَدْ، لَم یَصبِرْ، لَمّا تَخرُجْ، لَمّا نَخرُجْ

۴۔ یَحْمَدُ اور یَسُرُّ کے مجہول و معلوم کی لام امر کے ساتھ گردان کیجئے۔

۵۔ یَغِیبُ اور یَدْعُو کو لاء نہی کے ساتھ گردان کیجئے۔



سولھواں سبق۔ مضارع منصوب

اَنْ، لَنْ، کَیْ اور اِذَنْ میں سے کوئی بھی حرف اگر فعل مضارع سے پہلے آجائے تو مضارع منصوب ہو جاتا ہے۔ فعل مضارع کے منصوب ہونے کی صورت میں، پانچ صیغوں ۱، ۴، ۷، ۱۳ اور ۱۴ میں لام الفعل مفتوح ہو جاتا ہے اور تثنیہ، جمع مذکر اور مفرد مونث مخاطب کے صیغوں سے نونِ عوض رفع گر جاتا ہے۔ جمع مؤنث کے دو صیغے مبنی ہونے کی وجہ سے نصبی حالت میں بھی تبدیل نہیں ہوتے۔

فعل ناقص الفی (یعنی وہ ناقص جس کے آخر میں الفِ مقلبہ ہو جیسے یَرْضیٰ اور یُدْعٰی) کے پانچ صیغوں ۱، ۴، ۷، ۱۳، ۱۴ میں لام الفعل کا فتحہ مقدر ہوتا ہے لیکن ناقص واوی اور یائی میں جیسے یَدْعُو اور یَرْمِی میں آشکار اور ظاہر ہوتا ہے۔

مضارع منصوب۔ صحیح

اَنْ یَضْرِبَ	اَنْ یَضْرِبَا	اَنْ یَضْرِبُوْا	اَنْ تَضْرِبَ	اَنْ تَضْرِبَا	اَنْ یَضْرِبْنَ
اَنْ تَضْرِبَ	اَنْ تَضْرِبَا	اَنْ تَضْرِبُوْا	اَنْ تَضْرِبِیْ	اَنْ تَضْرِبَا	اَنْ تَضْرِبْنَ
	اَنْ اَضْرِبَ			اَنْ نَضْرِبَ	

مضارع منصوب۔ ناقص واوی

اَنْ یَدْعُوَ	اَنْ یَدْعُوَا	اَنْ یَدْعُوْا	اَنْ تَدْعُوَ	اَنْ تَدْعُوَا	اَنْ یَدْعُوْنَ
اَنْ تَدْعُوَ	اَنْ تَدْعُوَا	اَنْ تَدْعُوْا	اَنْ تَدْعِیْ	اَنْ تَدْعُوَا	اَنْ تَدْعُوْنَ
	اَنْ اَدْعُوَ			اَنْ نَدْعُوَ	

مضارع منصوب-ناقص یائی

اَنْ یَرْضٰی	اَنْ یَرْضَیَا	اَنْ یَرْضَوا	اَنْ تَرْضٰی	اَنْ تَرْضَیَا	اَنْ یَرْضَیْنَ
اَنْ تَرْضٰی	اَنْ تَرْضَیَا	اَنْ تَرْضَوا	اَنْ تَرْضٰی	اَنْ تَرْضَیَا	اَنْ تَرْضَیْنَ
	اَنْ اَرْضٰی			اَنْ نَرْضٰی	

دیگر حروف ناصبہ بھی اسی طرح عمل کرتے ہیں۔ مذکورہ بالا احکام فعل مضارع معلوم و مجہول دونوں پر لاگو ہوتے ہیں۔ حروف ناصبہ فعل مضارع کے معنی پر بھی اثر ڈالتے ہیں۔

اَنْ فعل مضارع کو مصدر کے معنی میں تبدیل کر دیتا ہے۔ یعنی فعل مضارع کو ایسا معنی عطا کرتا ہے کہ فعل مضارع کی جگہ پر اسی فعل کا مصدر لایا جا سکتا ہے مثلاً اَرَدْتُ اَنْ اَعِیبَھا یعنی اَرَدْتُ عَیْبَھا (سورہ کہف، آیت ۷۹)۔

لَنْ مضارع کے معنی کو مستقبل میں تبدیل کرنے کے علاوہ منفی بھی کر دیتا ہے جیسے لَنْ تَرَانِی یامُوسٰی یعنی اے مُوسٰیؑ تم مجھے ہرگز نہ دیکھ سکو گے۔ (سورہ اعراف، آیت ۱۴۳)۔

کَیْ فعل مضارع کو اپنے ماقبل کیلئے سبب قرار دیتا ہے جیسے فَرَدَدْنٰاہُ اِلٰی اُمِّہٖ کَیْ تَقَرَّ عَیْنُھا (قصص، آیت ۱۳) ہم نے اس کو (موسیٰؑ) اس کی ماں کی جانب لوٹایا تاکہ اس کی آنکھیں ٹھنڈی ہو جائیں۔

اِذَنْ فعل مضارع کو کسی چیز کی جزاء یا کسی مذکورہ مضمون کا جواب قرار دیتا ہے جیسے اگر کوئی کہے اَزُوْرُكَ (میں تم سے ملاقات کروں گا) تو ہم کہیں گے اِذَنْ اُكْرِمَكَ (تب پھر میں تمہارا احترام کروں گا)۔

سوالات اور مشق

۱۔ يَظْلِمُ، يَجُوْزُ، يُعْصٰى اور يَهْدِي کی لَنْ کے ساتھ گردان کیجئے۔

مبحث دوم

ثلاثی مزید

تمہید:

فعل ثلاثی مزید کو ثلاثی مجرد سے لیا جاتا ہے یعنی ثلاثی مزید کے ماضی معلوم کے پہلے صیغے کو ثلاثی مجرد کے ماضی معلوم کے پہلے صیغے سے لیا جاتا ہے لیکن ماضی معلوم کے باقی صیغوں کو اسی ثلاثی مزید کے پہلے صیغے سے بنایا جاتا ہے نیز ثلاثی مزید کے دیگر مشتقات کو اسی ثلاثی مزید کے ماضی معلوم سے بنایا جاتا ہے۔ ☆

☆ حروف اصلی ثلاثی مجرد ← ماضی معلوم ثلاثی مزید ← ماضی مجہول

مضارع معلوم ← امر معلوم

مصدر

مضارع مجہول ← امر مجہول



لہذا فعل ثلاثی مزید وہ فعل ہے جس کے ماضی معلوم کے پہلے صیغے میں تین اصلی حروف اور ایک یا ایک سے بیشتر حرفِ زائد ہوتے ہیں۔ ثلاثی مزید بنانے کیلئے جن حروف کا ثلاثی مجرد میں اضافہ کیا جاتا ہے وہ چند مخصوص حروف ہیں، جو فعل ثلاثی مجرد میں ایک مخصوص جگہ پر لگائے جاتے ہیں۔ یہ بھی ممکن ہے کہ اس نئے کلمے (یعنی فعل ثلاثی مزید) کے حروف کی حرکات بھی نئی ہوں۔ ان تمام تبدیلیوں کو ثلاثی مزید کے ان اوزان کے ذریعے پہچانا جاسکتا ہے جو بعد میں ذکر کیے جائیں گے۔

ماضی ثلاثی مزید کے مشہور اوزان دس ہیں۔ اس کا مضارع بھی دس اوزان پر مشتمل ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ غیر ثلاثی مجرد میں ہر ماضی کیلئے مضارع کا صرف ایک وزن ہے اور ہر وزن کا مصدر بھی قیاسی اور معین ہے۔

فعل ثلاثی مزیدٌ فیہ کے مشہور دس ابواب

	ابواب	وزن ماضی مضارع مصدر	مثال ماضی مضارع مصدر
۱۔	باب افعال	اَفْعَلَ یُفْعِلُ اِفْعَالاً	جیسے اَکْرَمَ یُکْرِمُ اِکْرَاماً
۲۔	باب تفعیل	فَعَّلَ یُفَعِّلُ تَفْعِیْلاً	جیسے صَرَّفَ یُصَرِّفُ تَصْرِیْفاً
۳۔	باب مفاعلة	فَاعَلَ یُفَاعِلُ مُفَاعَلَةً	جیسے ضَارَبَ یُضَارِبُ مُضَارَبَةً

مذکورہ تین ابواب میں ہر ایک کے ماضی میں صرف ایک حرف زیادہ ہے۔

	ابواب	وزن ماضی مضارع مصدر	مثال ماضی مضارع مصدر
۴۔	باب افتعال	اِفْتَعَلَ یَفْتَعِلُ اِفْتِعَالاً	جیسے اِکْتَسَبَ یَکْتَسِبُ اِکْتِسَاباً
۵۔	باب انفعال	اِنْفَعَلَ یَنْفَعِلُ اِنْفِعَالاً	جیسے اِنْصَرَفَ یَنْصَرِفُ اِنْصِرَافاً
۶۔	باب تفعّل	تَفَعَّلَ یَتَفَعَّلُ تَفَعُّلاً	جیسے تَصَرَّفَ یَتَصَرَّفُ تَصَرُّفاً
۷۔	باب تفاعُل	تَفَاعَلَ یَتَفَاعَلُ تَفَاعُلاً	جیسے تَضَارَبَ یَتَضَارَبُ تَضَارُباً
۸۔	باب افعِلال	اِفْعَلَّ یَفْعَلُّ اِفْعِلَالاً	جیسے اِحْمَرَّ یَحْمَرُّ اِحْمِرَاراً

ان پانچ ابواب میں سے ہر ایک کے ماضی میں دو حرف زیادہ ہیں۔

	ابواب	وزن ماضی مضارع مصدر	مثال ماضی مضارع مصدر
۹۔	باب استفعال	اِسْتَفْعَلَ یَسْتَفْعِلُ اِسْتِفْعَالاً	جیسے اِسْتَخْرَجَ یَسْتَخْرِجُ اِسْتِخْرَاجاً
۱۰۔	باب افعیلال	اِفْعَالَّ یَفْعَالُّ اِفْعِیْلَالاً	جیسے اِحْمَارَّ یَحْمَارُّ اِحْمِیْرَاراً

ان دو ابواب میں ہر ایک کی ماضی میں تین حرف زیادہ ہیں۔

مذکورہ بالا ہر ماضی اور مضارع کو باب کہتے ہیں اور ہر باب کا نام اس کے مصدر پر رکھتے ہیں مثلاً کہا جاتا ہے۔باب افعال، باب تفعیل، باب مفاعلہ وغیرہ لہذا ثلاثی مزید کے مشہور ابواب دس ہیں۔

ثلاثی مزید میں، مضارع معلوم کی مانند، مصدر بھی ماضی سے لیا جاتا ہے جیسا کہ اس کی طرف اشارہ ہو چکا ہے۔ مختصر یہ کہ ماضی مضارع اور مصدر بنانے کیلئے متعلقہ باب کے وزن کو مدنظر رکھنا چاہیئے اور اس کے وزن کے مطابق حروف زائد کا اضافہ اور حروف کو ساکن یا متحرک کرنا چاہیئے۔(توجہ فرمایئے)۔



ثلاثی مزید میں، ماضی مجہول، مضارع مجہول، امر معلوم و مجہول اور دیگر صیغے بنانے کا وہی طریقہ ہے جو ثلاثی مجرد میں بیان کیا جاچکا ہے نیز ضمائر کی کیفیت بھی ثلاثی مجرد کی مانند ہے۔ ادغام، تخفیفِ ہمزہ، اعلال کے عمومی قواعد اور ناقص کا خصوصی قاعدہ یہ سب ثلاثی مزید کے تمام ابواب میں جاری ہوں گے۔

اس کے علاوہ درج ذیل اعلال کے دو قاعدے بھی جاری ہوں گے۔

۱۔ اگر واو اور یاء، الف زائدہ کے بعد اور کلمہ کے آخر میں قرار پائیں تو ہمزہ میں تبدیل ہو جائیں گے جیسے اِرْخاو سے اِرْخاء، اِجْرای سے اِجْراء

۲۔ یاء سے پہلے حرفِ مضموم ہو اور یاء لام الفعل واقع ہو تو یاء اپنے سے پہلے والے حرف کو مکسور کر دیتی ہے جیسے تَرَجُّی سے تَرَجِّی (مصدرِ ناقص بابِ تفعُّل)، تَبَانُی سے تَبَانِی (مصدر ناقص باب تفاعُل)۔

سوالات:

۱۔ فعل ثلاثی مزید کے تمام اشتقاقات کو بیان کیجئے۔

۲۔ اگر فعل ثلاثی مزید میں ہمیں ماضی، مضارع یا مصدر میں سے کسی ایک کا وزن معلوم ہو تو کیا ہم بقیہ دو کا وزن معلوم کر سکتے ہیں ؟ اور کیوں ؟

۳۔ ان افعال کے مضارع تحریر کیجئے۔

اَفْعَلَ ـــ اِفْعَلَّ ـــ اِفْتَعَلَ ـــ اِسْتَفْعَلَ ـــ فَاعَلَ

پہلا سبق- ثلاثی مزید کے مشہور ابواب

باب افعال جیسے کَرُمَ ---> اَکْرَمَ یُکْرِمُ اِکْرام

ماضی معلوم :	اَکْرَمَ	اَکْرَما	اَکْرَمُوا	......
مضارع معلوم :	یُکْرِمُ	یُکْرِمانِ	یُکْرِمُونَ	......
ماضی مجھول:	اُکْرِمَ	اُکْرِما	اُکْرِمُوا	......
مضارع مجھول:	یُکْرَمُ	یُکْرَمانِ	یُکْرَمُونَ	......
امر معلوم:	لِیُکْرِمْ	لِیُکْرِما	لِیُکْرِمُوا	......
	اَکْرِمْ	اَکْرِما	اَکْرِمُوا	......
امر مجھول:	لِیُکْرَمْ	لِیُکْرَما	لِیُکْرَمُوا	

مثال:	اَوْعَدَ	یُوعِدُ	اِیعاد	لِیُوعِدْ	اَوْعِدْ	......
اجوف:	اَقامَ	یُقِیمُ	اِقامَۃ	لِیُقِمْ	اَقِمْ	......
مھموز الفاء اور ناقص:	آتٰی	یُؤتِی	اِیتاء	لِیُؤتِ	آتِ	......

باب تفعیل جیسے صَرَفَ ---> صَرَّفَ یُصَرِّفُ تَصْرِیف

ماضی معلوم :	صَرَّفَ	صَرَّفَا	صَرَّفُوا	......
مضارع معلوم :	یُصَرِّفُ	یُصَرِّفانِ	یُصَرِّفُونَ	......
امر معلوم :	لِیُصَرِّفْ	لِیُصَرِّفا	لِیُصَرِّفُوا	......
	صَرِّفْ	صَرِّفا	صَرِّفُوا	......
ماضی مجھول :	صُرِّفَ	صُرِّفَا	صُرِّفُوا	......
مضارع مجھول :	یُصَرَّفُ	یُصَرَّفانِ	یُصَرَّفُونَ	......

امر مجهول : لِيُصرَّفْ لِيُصَرَّفَا لِيُصَرَّفُوا ......

مضاعف : مَدَّدَ يُمَدِّدُ تَمْدِيد لِيُمَدِّدْ ...... مَدِّدْ

اجوف : حَوَّلَ يُحَوِّلُ تَحويل لِيُحَوِّلْ ...... حَوِّلْ

لفيف : وَصّىٰ يُوَصّي تَوْصِيَة لِيُوَصِّ ...... وَصِّ

باب مُفاعَلَه جیسے ضَرَبَ -->ضَارَبَ يُضَارِبُ مُضَارَبَة و ضِراب

ماضی معلوم : ضارَبَ ضارَبا ضارَبُوا ......

مضارع معلوم : يُضارِبُ يُضارِبانِ يُضارِبونَ ......

امر معلوم : لِيُضارِبْ لِيُضارِبا لِيُضارِبُوا ......

ضَارِب ضَارِبَا ضَارِبُوا ......

ماضی مجهول : ضُورِبَ ضُورِبا ضُورِبُوا ......

مضارع مجهول : يُضارَبُ يُضارَبانِ يُضارَبُونَ ......

امر مجهول : لِيُضارَبْ لِيُضارَبا لِيُضارَبُوا ......

مضاعف : ضارَّ يُضارُّ مُضارَّة و ضِرار

(لِيُضارِرْ لِيُضارَّ لِيُضارَّ) ......

(ضارِرْ ضارَّ ضارَّ) ......

مهموز : آمَرَ يُؤامِرُ مُؤامَرَة لِيُؤامِرْ آمِرْ ......

اجوف : قاوَمَ يُقاوِمُ مُقاوَمَة لِيُقاوِمْ قاوِمْ ......

لفيف : ساوىٰ يُساوي مُساواة لِيُساوِ ساوِ ......

باب اِفْتِعال جیسے کَسَبَ --> اِکْتَسَبَ یَکْتَسِبُ اِکْتِساب

مضاعف :	اِمْتَدَّ	یَمْتَدُّ	اِمْتِداد
	لِیَمْتَدِد	لِیَمْتَدَّ	لِیَمْتَدُّ
	(اِمْتَدِدْ	اِمْتَدَّ	اِمْتَدُّ)
اجوف :	اِعْتادَ	یَعْتادُ	اِعْتِیاد
	لِیَعْتَدْ	......	اِعْتَدْ
ناقص :	اِرْتَضٰی	یَرْتَضِی	اِرْتِضاء
	لِیَرْتَضِ	اِرْتَضِ	......

باب اِنْفِعال جیسے صَرَفَ --> اِنْصَرَفَ یَنْصَرِفُ اِنْصِراف

باب تَفَعُّل جیسے صَرَفَ --> تَصَرَّفَ یَتَصَرَّفُ تَصَرُّف

مضاعف :	تَخَلَّلَ	یَتَخَلَّلُ	تَخَلُّل	لِیَتَخَلَّلْ	......	تَخَلَّلْ	......
مثال :	تَوَهَّمَ	یَتَوَهَّمُ	تَوَهُّم	لِیَتَوَهَّمْ	......	تَوَهَّمْ	......
ناقص :	تَعَدّٰی	یَتَعَدّٰی	تَعَدِّی	لِیَتَعَدَّ	......	تَعَدَّ	......
لفیف :	تَوَلّٰی	یَتَوَلّٰی	تَوَلِّی	لِیَتَوَلَّ	......	تَوَلَّ	......

باب تَفاعُل جیسے ضَرَبَ --> تَضَارَبَ یَتَضارَبُ تَضارُب

مثال :	تَواعَدَ	یَتَواعَدُ	تَواعُد	لِیَتَواعَدْ	تَواعَدْ	......
اجوف :	تَعاوَنَ	یَتَعاوَنُ	تَعاوُن	لِیَتَعاوَنْ	تَعاوَنْ	......
ناقص :	تَراضٰی	یَتَراضٰی	تَراضِی	لِیَتَراضَ	تَراضَ	......

لفیف : تَساوٰی یَتَساوٰی تَساوِی لِیَتَساوَ تَساوَ ......

مجہول : تُعُوِنَ یُتَعاوَنُ لِیُتَعاوَنْ ......

باب اِفْعِلال جیسے حُمرَة --> اِحْمَرَّ یَحْمَرُّ اِحْمِرار

ماضی معلوم : اِحْمَرَّ اِحْمَرّا اِحْمَرُّوا

اِحْمَرَّتْ اِحْمَرَّتا اِحْمَرَرْنَ اِحْمَرَرْتَ ......

مضارع معلوم : یَحْمَرُّ یَحْمَرّانِ یَحْمَرُّونَ

تَحْمَرُّ تَحْمَرّانِ یَحْمَرِرْنَ ......

امر معلوم : (لِیَحْمَرِرْ لِیَحْمَرَّ لِیَحْمَرِّ) لِیَحْمَرّا لِیَحْمَرُّوا ......

(اِحْمَرِرْ اِحْمَرَّ اِحْمَرِّ) اِحْمَرّا ......

باب اسْتِفْعال جیسے خَرَجَ --> اِسْتَخْرَجَ یَسْتَخْرِجُ اِسْتِخْراج

ماضی معلوم : اِسْتَخْرَجَ اِسْتَخْرَجا اِسْتَخْرَجُوا ......

مضارع معلوم : یَسْتَخْرِجُ یَسْتَخْرِجانِ یَسْتَخْرِجُونَ ......

امر معلوم : لِیَسْتَخْرِجْ لِیَسْتَخْرِجا لِیَسْتَخْرِجُوا ......

اِسْتَخْرِجْ اِسْتَخْرِجا اِسْتَخْرِجُوا ......

ماضی مجہول : اُسْتُخْرِجَ اُسْتُخْرِجا اُسْتُخْرِجُوا ......

مضارع مجہول : یُسْتَخْرَجُ یُسْتَخْرَجانِ یُسْتَخْرَجُونَ ......

مضاعف : اِسْتَمَدَّ یَسْتَمِدُّ اِسْتِمْداد

(لِیَسْتَمْدِدْ لِیَسْتَمِدَّ لِیَسْتَمِدِّ) لِیَسْتَمِدّا لِیَسْتَمِدُّوا

(اِسْتَمْدِدْ اِسْتَمِدَّ اِسْتَمِدِّ) ......

مثال :	اِسْتَوْضَحَ	يَسْتَوْضِحُ	اِسْتِيضاح
	لِيَسْتَوْضِحْ	......	اِسْتَوْضِحْ ......
اجوف :	اِسْتَقامَ	يَسْتَقِيمُ	اِسْتِقامَة
	لِيَسْتَقِمْ	......	اِسْتَقِمْ ......

باب افعيلال جیسے حُمْرَة ---> اِحْمَارَّ يَحْمَارُّ اِحميرار

ماضی معلوم :	اِحْمارَّ	......	اِحْمارَرْنَ ......
مضارع معلوم :	يَحْمارُّ	......	يَحْمارِرْنَ ......
امر معلوم :	(لِيَحْمارِرْ	لِيَحْمارَّ	لِيَحْمارُّ) ......

دوسرا سبق-ابواب کے معانی

فعل مجرد کو کسی غرض اور فائدہ کی خاطر مزید فیہ میں تبدیل کیا جاتا ہے مثلاً ......

باب افعال زیادہ تر فعل لازم کو فعل متعدی کرنے کی خاطر بنایا جاتا ہے جیسے ذَهَبَ بکرٌ (بکر گیا) سے اَذْهَبَ زیدٌ بکراً (زید نے بکر کو روانہ کر دیا)۔

باب تفعیل بھی زیادہ تر فعل لازم کو متعدی بنانے کیلئے استعمال ہوتا ہے مثلاً فَرِحَ زیدٌ (زید خوش ہوا) سے فَرَّحَ زیدٌ سعیداً (زید نے سعید کو خوش کیا)۔

باب مفاعلہ زیادہ تر دو اشخاص کو یا دو چیزوں کے ایک دوسرے کے مقابل میں کسی فعل میں شریک ہونے پر دلالت کرتا ہے جیسے ضَارَبَ زیدٌ بکراً (زید اور بکر نے

ایک دوسرے کو مارا)۔

باب افتعال زیادہ تر مطاوعہ یعنی تاثیر قبول کرنے کے معنی دیتا ہے مثلاً جَمَعْتُ النَّاسَ فَاجْتَمَعُوْا (میں نے لوگوں کو جمع کیا اور لوگ جمع ہو گئے)۔

باب انفعال صرف مطاوعہ کے معنی ہی میں استعمال ہوتا ہے جیسے کَسَرْتُ الْخَشَبَ فَانْکَسَرَ (میں نے لکڑی کو توڑا اور وہ ٹوٹ گئی)۔

باب تفعُّل زیادہ تر مطاوعہ کے معنی میں آتا ہے جیسے اَدَّبْتُہٗ فَتَادَّبَ (میں نے اس کو ادب سکھایا پس اس نے ادب سیکھا)۔

باب تفاعُل زیادہ تر مشارکت کے معنی میں استعمال ہوتا ہے جیسے تَعاوَنَ زیدٌ وَ بکرٌ (زید اور بکر نے ایک دوسرے کی مدد کی)۔

باب افعِلال زیادہ تر فاعل کو فعل کے معنی میں داخل کرنے کیلئے استعمال ہوتا ہے جیسے اِسْوَدَّ اللَّیْلُ (رات تاریکی میں داخل ہو گئی)۔

باب استِفعال زیادہ تر طلب کے معنی میں استعمال ہوتا ہے جیسے اَسْتَغْفِرُ اللهَ (خدا تعالی سے مغفرت طلب کرتا ہوں)۔

باب افعیلال تدریج اور مبالغہ کے معنی میں استعمال ہوتا ہے جیسے اِحْمَارَّ الحَدید (لوہا تدریج بہت زیادہ سرخ ہو گیا)۔

سوالات:

۱۔ ثلاثی مزید کے مذکورہ دس ابواب میں سے ہر باب کیلئے ایک عدد مثال (کتاب میں موجود مثالوں کے علاوہ، یعنی ہر باب کے صیغہ اول ماضی، صیغہ اول مضارع اور مصدر) ذکر کیجئے۔

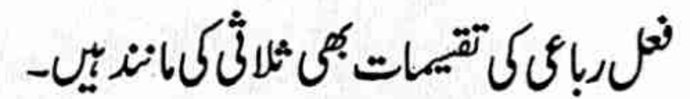
۲۔ اپنی ذکر کردہ مثالوں میں سے ہر باب کے کسی بھی ایک فعل کی گردان کیجئے۔ (مثلاً باب افعال کا مضارع معلوم، باب تفعیل کا ماضی مجہول، باب مفاعلہ کا امر معلوم وغیرہ)۔

۳۔ مذکورہ ابواب میں سے ہر ایک کے معنی کیلئے اپنی طرف سے دو مثالیں ذکر کیجئے۔

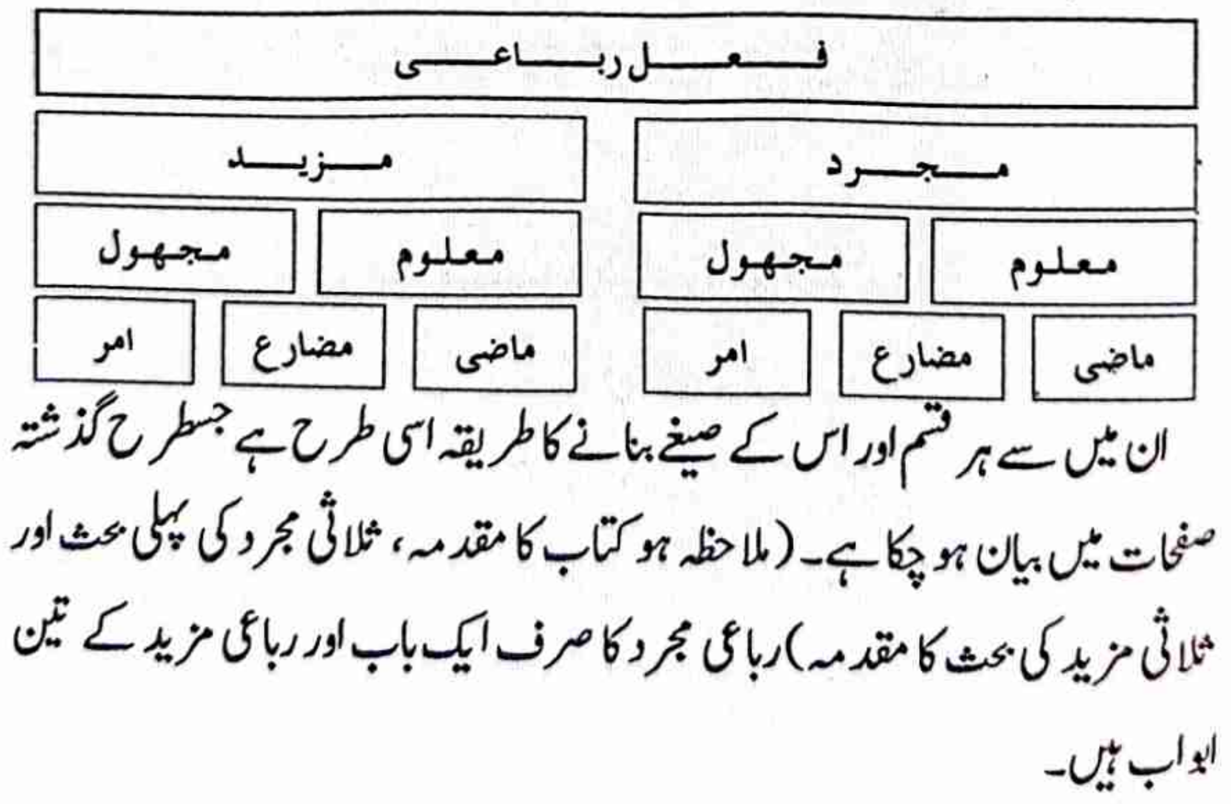
مبحث سوم

رباعی

مقدمہ:



فعل رباعی کی تقسیمات بھی ثلاثی کی مانند ہیں۔



ان میں سے ہر قسم اور اس کے صیغے بنانے کا طریقہ اسی طرح ہے جسطرح گذشتہ صفحات میں بیان ہو چکا ہے۔ (ملاحظہ ہو کتاب کا مقدمہ، ثلاثی مجرد کی پہلی بحث اور ثلاثی مزید کی بحث کا مقدمہ) رباعی مجرد کا صرف ایک باب اور رباعی مزید کے تین ابواب ہیں۔

پہلا سبق-رباعی مجرد

رباعی مجرد کا ماضی فَعْلَلَ کے وزن پر ہے۔ اس کا مضارع یُفَعْلِلُ اور مصدر فَعْلَلَة ہے کبھی بعض افعال میں فِعْلال کے وزن پر بھی اس باب کا مصدر آتا ہے مثلاً دَحْرَجَ یُدَحْرِجُ دِحْراج (لڑھکانا)۔

ماضی مجھول:	دُحْرِجَ	......	
مضارع مجھول:	یُدَحْرَجُ	......	
امر معلوم:	لِیُدَحْرِجْ	...... دَحْرِجْ	......
امر مجھول:	لِیُدَحْرَجْ	......	

سوالات :

۱۔ فعلِ رباعی کی مختلف قسموں کے اشتقاق کو بیان کیجئے۔

۲۔ مندرجہ ذیل کلمات باب رباعی مجرد کے کسی ایک صیغے سے تعلق رکھتے ہیں آپ بقیہ دو کا ذکر کیجئے۔

زَمْزَمَةَ، یُزَخْرِفُ، یُشَقْشِقُ، شَرْشَرَةَ، زَحْلَفَة، دَادَا

مذکورہ بالا کلمات میں سے اگر کوئی فعل ماضی ہے تو آپ مضارع اور مصدر بتائیے اگر مصدر ہے تو ماضی اور مضارع تحریر کیجئے۔

۳۔ باب زَلْزَلَ کے ماضی معلوم، مضارع معلوم اور امر کی گردان کیجئے۔

دوسرا سبق - رباعی مزید

ابواب رباعی مزید درج ذیل ہیں :

۱۔ باب تَفَعْلُل: تَفَعْلَلَ يَتَفَعْلَلُ تَفَعْلُل

جیسے دَحْرَجَ --> تَدَحْرَجَ يَتَدَحْرَجُ تَدَحْرُج

لِيَتَدَحْرَجْ تَدَحْرَجْ ......

۲۔ باب اِفْعِنْلاَل: اِفْعَنْلَلَ يَفْعَنْلِلُ اِفْعِنْلاَل

جیسے حَرْجَمَ --> اِحْرَنْجَمَ يَحْرَنْجِمُ اِحْرِنْجام

لِيَحْرَنْجِمْ اِحْرَنْجِمْ ......

۳۔ باب اِفْعِلاَّل: اِفْعَلَلَّ يَفْعَلِلُّ اِفْعِلاَّل

جیسے قُشَعْرِيْرة --> اِقْشَعَرَّ يَقْشَعِرُّ اِقْشِعْرار

امر معلوم: لِيَقْشَعْرِرْ لِيَقْشَعِرَّ لِيَقْشَعِرُّ لِيَقْشَعِرًا ......

اِقْشَعْرِرْ اِقْشَعِرَّ اِقْشَعِرُّ اِقْشَعِرًا ......

ابواب کے معانی :

باب تَفَعْلُل اور اِفْعِنْلاَل مطاوعہ اور باب اِفْعِلاَّل مبالغہ و تاکید کے معنی دیتے ہیں۔

مشق:

۱۔ مندرجہ ذیل افعال کے ماضی معلوم، مضارع معلوم اور امر معلوم کی گردان کیجیے۔ تَزَلْزَلَ، اِحْرَنْجَمَ، اِقْشَعَرَّ

دوسرا حصّہ

اسم

مقدمہ

ا۔اسم کی تعریف

اسم (جیساکہ مقدمہ کتاب میں بھی ذکر ہو چکا ہے) ایسا کلمہ ہے جو مستقل معنی پر دلالت کرتا ہے لیکن اس معنی کو کسی بھی زمانے سے مخصوص نہیں کرتا۔اب اگر اسم کسی ایسے معنی پر دلالت کرے جو خود اپنا خارجی وجود رکھتا ہو تو اسے 'اسم ذات یا اسم عین' کہتے ہیں مثلاً زید، کتاب، ضارب لیکن اگر اسم کسی ایسے معنی پر دلالت کرے جو خارجی وجود پانے کیلئے کسی دوسری چیز کا محتاج ہو تو اسے 'اسم معنی' کہتے ہیں جیسے ضَرْب، عَشَرَہ، بَیاض وغیرہ۔

۲۔ اسم کے اوزان

کتاب کے گذشتہ صفحات میں یہ بات گذر چکی ہے کہ اسم کے تین اوزان ہیں ثلاثی، رباعی اور خماسی، نیز یہ تینوں اوزان مجرد اور مزید فیہ میں تقسیم ہوتے ہیں۔

اسم ثلاثی مجرد کے اوزان

اسم	بروزن	معنی
فَلْسٌ	فَعْلٌ	پیسہ
فَرَسٌ	فَعَلٌ	گھوڑا
كَتِفٌ	فَعِلٌ	کندھا
عَضُدٌ	فَعُلٌ	بازو
حِبْرٌ	فِعْلٌ	روشنائی
عِنَبٌ	فِعَلٌ	انگور
قُفْلٌ	فُعْلٌ	تالا
صُرَدٌ	فُعَلٌ	ایک طرح کا پرندہ (لٹورا)
عُنُقٌ	فُعُلٌ	گردن
اِبِلٌ	فِعِلٌ	اونٹ



اسم رباعی مجرد کے اوزان

اسم	بروزن	معنی
جَعْفَرٌ	فَعْلَلٌ	چھوٹی نہر
دِرْهَمٌ	فِعْلَلٌ	چاندی کا سکہ
قِمَطْرٌ	فِعَلْلٌ	صندوقچہ
زِبْرِجٌ	فِعْلِلٌ	سونا، گلکاری کی زینت
بُرْثُنٌ	فُعْلُلٌ	شیر کا پنجہ
جُخْدَبٌ	فُعْلَلٌ	

اسم خماسی مجرد کے اوزان

اسم	بروزن	معنی
سَفَرْجَلٌ	فَعَلَّلٌ	بہی
قُزَعْمِلٌ	فُعَلِّلٌ	توانا اونٹ
جَحْمَرِشٌ	فَعْلَلِلٌ	بوڑھی عورت
قِرْطَعْبٌ	فِعْلَلٌ	بہت کم

ثلاثی مزید فیہ مثلاً رِجال

رباعی مزید فیہ مثلاً عُصْفُور

خماسی مزید فیہ مثلاً سَلْسَبِيل

۳۔اعلال کے وہ قواعد جو اسم سے مخصوص ہیں :

پہلا قاعدہ: واؤاور یاء تین مقامات پر ہمزہ میں تبدیل ہو جاتے ہیں۔

ا۔ اگر اسم کے آخر میں الف زائدہ کے بعد واقع ہوں مثلاً رِضاوٌ --->رضاء، اِجرای --->اِجراء۔

۲۔ اگر وزن فاعِل کے الف کے بعد واقع ہوں مثلاً قاوِل ---> قائل، بایِع ---> بائِع۔

۳۔ اگر فَعائِل یا اسی سے ملتے جلتے دیگر وزن کے الف کے بعد واقع ہو جیسے مَفاعِل وغیرہ مثلاً عَجاوِز (عَجُوز کی جمع) ---> عَجائز، اَواوِل (اَوّل کی جمع) ---> اَوائل، فرایِد ---> فرائد۔

دوسرا قاعدہ: چار صورتوں میں واؤ،یاء میں تبدیل ہو جاتی ہے۔

ا۔ اگر کسی اسم میں یاء کے ساتھ واقع ہو اور ان میں سے پہلا ساکن ہو مثلاً سَیْوِد ---> سَیِّد، مَرْمُوْی ---> مَرْمُیٌ (---> مَرْمِیٌ)۔

۲۔ اگر کسی اسم میں کسرہ کے بعد اور الف سے پہلے واقع ہو مثلاً قِوام ---> قِیام، رِواض (رَوضۃ کی جمع) ---> رِیاض۔

۳۔ اگر کسی اسم کے آخر میں واقع ہو اور اس سے پہلے ضمہ ہو مثلاً تَرَجُّوُ (باب تَفَعُّل کا مصدر) ---> تَرَجُّیْ (---> تَرَجِّیْ)، تَداعُوْ (باب تَفَاعُل کا مصدر)

---> تَداعُی (---> تداعِیْ)۔

۴۔فُعْلیٰ کے وزن پر آنے والے کسی اسم کا لام الفعل واقع ہو نیز صفت کے معنی بھی دیتا ہو مثلاً دُنْویٰ ---> دُنییٰ(---> دُنْیا)،عُلْویٰ ---> عُلْیی(---> عُلْیا)۔

تیسرا قاعدہ: یاء ایک صورت میں واو میں تبدیل ہو جاتی ہے،وہ یہ کہ فَعلیٰ کے وزن پر آنے والے اسم کا لام الفعل واقع ہو نیز وہ اسم موصوف کے معنیٰ دیتا ہو مثلاً فَتْیٰ ---> فَتْویٰ، تَقْیٰ ---> تَقْویٰ۔

چوتھا قاعدہ: اگر کسی اسم میں یاء فاء الفعل واقع نہ ہو اور اس سے پہلے ضمہ ہو تو ضمہ کسرہ میں تبدیل ہو جاتا ہے مثلاً مَبُیْع ---> مَبِیْع، مَرْمُیٌ ---> مَرْمِیٌ، تَرَجُّی ---> تَرَجِّی۔

۴۔اسم کی تقسیمات :

اسم کی چند تقسیمات ہیں۔

۱۔ مصدر اور غیر مصدر

۲۔ جامد اور مشتق

۳۔ مذکر اور مونث

۴۔ متصرف اور غیر متصرف

۵۔ معرفہ اور نکرۃ

مندرجہ بالا تقسیمات میں سے ہر ایک کی علیحدہ بحث ہو گی لہذا اسم والے حصے میں پانچ ابحاث ہوں گی۔

سوالات اور مشق:

۱۔ اسم کی تعریف کیجئے۔ نیز اسم فعل اور حرف کا فرق بتائیے۔

۲۔ اقسام اور تقسیمات میں کیا فرق ہے؟ دونوں کی ایک ایک مثال دیجئے۔

مبحث اول

مصدر اور غیر مصدر

مصدر وہ اسم ہے جو کسی کام یا حالت پر دلالت کرے مثلاً قَتْل اور حُسْن، اور مصدر کی تین اقسام ہیں۔ مصدر اصلی، مصدر میمی اور مصدر صناعی۔

پہلا سبق۔ مصدر اصلی

مصدر اصلی کو دو گروہ میں تقسیم کیا جا سکتا ہے۔

الف) فعل ثلاثی مجرد کا مصدر

ب) ثلاثی مجرد کے علاوہ بقیہ افعال کا مصدر

ثلاثی مجرد کے افعال کے مصادر کسی معین قاعدے قانون کے تحت نہیں آتے لہٰذا ہر مصدر کے وزن کو ذہن نشین کرنا پڑتا ہے مثال کے طور پر جَلَسَ --> جُلُوس، فَرِحَ --> فَرَح، کَرُمَ --> کَرَم، فَصُحَ --> فَصاحَة، سَهُل

---> سُهُولَة، زَكُمَ ---> زُكام، نَفَرَ ---> نِفار، اَمَرَ ---> اِمارَة، حَمُرَ ---> حُمْرَة، جالَ ---> جَوَلان، غَلٰی ---> غَلَیان وغیرہ وغیرہ۔

اس کے بر خلاف بقیہ افعال یعنی ثلاثی مزید، رباعی مجرد اور رباعی مزید کے اوزان ثابت اور معین ہیں، ان کا ذکر حصہ ء اول میں گذر چکا ہے۔

سوالات:

۱۔ فعل اور مصدر کا فرق بتائیے۔

۲۔ ثلاثی مجرد کے دس مصادر (کتاب میں موجود مصادر کے علاوہ) بیان کیجئے۔

۳۔ مندرجہ ذیل افعال کے مصادر بتائیے۔

اَرْفَقَ، سَوّیٰ، عادیٰ، اِغْتَرَّ، اِنْفَكَّ، تَسَلّٰی، تَوالیٰ، اِسْتَكَنَ، اِصْفَرَّ، اِبْیاضَّ، تَسوَّرَ، تَزَلْزَلَ، اِقْشَعَرَّ۔

دوسرا سبق۔ مصدر میمی

تمام افعال (ثلاثی، رباعی، مجرد یا مزید فیہ) کا اصلی مصدر کے علاوہ ایک اور مصدر بھی ہوتا ہے اور اس کے شروع میں میم زائدہ ہونے کی وجہ سے اسے مصدر میمی کہا جاتا ہے۔

فعل ثلاثی مجرد کا مصدر میمی زیادہ تر مَفْعَل کے وزن پر ہے اور کبھی مَفْعِل کے وزن

پر بھی آتا ہے جیسے ضَرَبَ --> مَضْرَب، مَرَّ --> مَمَرّ، اَخَذَ --> مَاخَذ، قالَ --> مَقال، وَعَدَ --> مَوْعِد، جاءَ --> مَجِیْئ، حاضَ --> مَحِیض۔

ثلاثی مجرد کے علاوہ دیگر افعال کا مصدر میمی، مضارع مجہول کے وزن پر آتا ہے یعنی مضارع مجہول میں حرف مضارع کو ہٹا کر اس کی جگہ میم لے آتے ہیں جیسے اَکْرَمَ --> مُکْرَم، صَرَّفَ --> مُصَرَّف، دَحْرَجَ --> مُدَحْرَج وغیرہ۔

امیر المومنین علیہ السلام نے امام مجتبیٰ علیہ السلام کو وصیت کرتے ہوئے فرمایا:

لَیْسَ بَعْدَ الْمَوْتِ مُسْتَعْتَبٌ و لا الی الدّنیا مُنْصَرَفٌ۔ (نہج البلاغہ، خط ۳۱)

تیسرا سبق۔ مصدر صناعی

مصدر صناعی وہ مصدر ہے جو اسم کے آخر میں یاء مشدّد اور تاء اضافہ کر کے بنایا جاتا ہے جیسے جاھِل --> جاھلیَّة، حَیْوان --> حَیْوانِیَّة، اِنسان --> اِنسانِیَّة وغیرہ۔ لہٰذا اسی طرح پاکستان سے پاکستانِیَّة (پاکستانی ہونا) اور یہ وہی مصدری معنی ہے۔

چوتھا سبق۔ اسم مصدر

اسم مصدر وہ کلمہ ہے کہ جو مصدر سے حاصل شدہ کام اور اس کے نتیجے پر دلالت

کرتا ہے (۱) مثلاً کلمہ حُبّ کہ جو مَحَبّت سے حاصل شدہ چیز ہے، بُغض جو بَغاضة سے حاصل شدہ چیز ہے اور غُسْل جو غَسْل کا نتیجہ ہے۔ کسی فعل کے اسم مصدر کا ہونا نیز اس کا وزن، دونوں سماعی ہیں یعنی ایسا ہرگز نہیں کہ ہر فعل، مصدر کے علاوہ اسم مصدر بھی رکھتا ہو اور ہر فعل جو اسم مصدر رکھتا ہو اس کے وزن کو تلاش کرنے کے بعد ذہن نشین کرنا چاہیئے۔

سوالات اور مشق:

۱۔ ثلاثی مجرد کے دس افعال اور ثلاثی مزید کے تمام ابواب کے مصدر میمی ذکر کیجئے۔

۲۔ دس اسماء کے مصدر صناعی بنائیے۔

۳۔ اردو یا عربی کے دس اسم مصدر ذکر کیجئے۔

۱۔ مثلاً اردو زبان میں کھلانا سے کھلائی، دھلانا سے دھلائی، پیٹنا سے پٹائی وغیرہ۔ (مترجم)

مبحث دوم

جامد اور مشتق

اسم جامد وہ اسم ہے جو کسی کلمہ سے نہ لیا گیا ہو جیسے رَجُل ودِرْهَمْ اور اسم مشتق وہ اسم ہے جو کسی دوسرے کلمے سے لیکر بنایا گیا ہو جیسے عالِم، مَعْلوم و عَلِیم یہ تینوں کلمات عِلْم سے لئے گئے ہیں۔ اسم جامد کے بارے میں کوئی خاص بحث نہیں ہے لہذا اس مبحث میں تمام گفتگو اسم مشتق کے بارے میں ہو گی اور اسم مشتق کی آٹھ اقسام میں سے ہر ایک کی علیحدہ سبق میں بحث کریں گے۔ یہ آٹھ اقسام یہ ہیں۔ اسم فاعل، اسم مفعول، صفت مشبہ، اسم تفضیل، اسم مبالغہ، اسم مکان، اسم زمان اور اسم آلت۔

توجّہ: مندرجہ بالا تمام مشتقات فعل مضارع سے لئے جاتے ہیں۔

پہلا سبق۔ اسم فاعل

اسم فاعل وہ اسم ہے جو کسی کام کو انجام دینے والے پر دلالت کرے اور یہ مضارع

معلوم سے لیا جاتا ہے۔ ثلاثی مجرد کا اسم فاعل فَاعِل کے وزن پر آتا ہے جیسے ضَرَبَ یَضْرِبُ سے ضَارِب، عَلِمَ یَعْلَمُ سے عَالِم۔ دیگر افعال (جیسے ثلاثی مزید فیہ، رباعی مجرد اور رباعی مزید فیہ) کے اسم فاعل مضارع معلوم کے وزن پر آتے ہیں یعنی مضارع معلوم میں حرف مضارع کو حذف کرنے کے بعد اس کی جگہ ایک میم زائدہ مضمومہ لاتے ہیں اور آخری سے پہلے والے حرف کو مکسور کر دیتے ہیں اگر پہلے مکسور نہ ہو جیسے اَکْرَمَ یُکْرِمُ سے مُکْرِم، دَحْرَجَ یُدَحْرِجُ سے مُدَحْرِج و......

اسم فاعل کے چھ صیغے ہیں۔ مندرجہ بالا صیغہ، پہلا صیغہ تھا، یہ صیغہ مفرد مذکر کے لئے استعمال ہوتا ہے۔ دوسرا تثنیہ مذکر کیلئے، تیسرا جمع مذکر کیلئے، چوتھا مفرد مونث کیلئے، پانچواں تثنیہ مونث کیلئے اور چھٹا جمع مونث کیلئے استعمال کیا جاتا ہے۔

مثال کے طور پر چند ابواب کے اسم فاعل کے صیغوں کی گردان درج ذیل ہے۔

ثلاثی مجرد:	فاعِلٌ	فاعِلان	فاعِلُونَ
	فاعِلَةٌ	فاعِلَتَان	فاعِلاتٌ
باب افعال:	مُفْعِلٌ	مُفْعِلانَ	مُفْعِلُونَ
	مُفْعِلَةٌ	مُفْعِلَتان	مُفْعِلاتٌ
باب تفعیل:	مُفَعِّلٌ	مُفَعِّلان	مُفَعِّلُونَ
	مُفَعِّلَةٌ	مُفَعِّلَتَان	مُفَعِّلاتٌ

سوالات اور مشق:

۱۔ جامد و مشتق کی تعریف کیجئے۔

۲۔ مشتق اسماء کس صیغے سے لئے جاتے ہیں؟

۳۔ مندرجہ ذیل افعال کے اسم فاعل ذکر کیجئے۔

یَذْهَبُ، یُوجِرُ، یُصَدِّقُ، یُعانِدُ، یَخْتَرِعُ، یَنْصَرِفُ، یَتَصَرَّفُ،
یَتَصاعَدُ، یَسْتَخْرِجُ، یَخْضَرُّ، یُدَحْرِجُ، یَتَزَلْزَلُ، یَحْرَنْجِمُ

۴۔ مندرجہ ذیل افعال کے اسم فاعل کی گردان کیجئے؟

یَذْهَبُ، یُعانِدُ، یَتَصَرَّفُ، یَسْتَخْرِجُ، یَتَزَلْزَلُ

دوسرا سبق۔اسم مفعول

اسم مفعول کسی ایسے شخص یا چیز پر دلالت کرتا ہے جس پر کوئی کام انجام دیا گیا ہو اور یہ مضارع مجہول سے لیا جاتا ہے جیسے مَضْرُوبٌ جسے مارا گیا ہو اور مَاکُولٌ جسے کھایا گیا ہو۔

ثلاثی مجرد کا اسم مفعول، مَفْعُولٌ کے وزن پر ہے مثلاً یَنْصُرُ سے مَنْصُوْرٌ، یَقْتُلُ سے مَقْتُولٌ۔ بقیہ افعال کا اسم مفعول ان کے مضارع مجہول کے وزن پر آتا ہے یعنی حرف مضارع کو ہٹا کر اس کی جگہ ایک میم مضمومہ کا اضافہ کر دیتے ہیں جیسے یُکْرَمُ



سے مُکْرَمٌ، یُسْتَخْرَجُ سے مُسْتَخْرَجٌ، یُدَحْرَجُ سے مُدَحْرَجٌ و......

اسم مفعول کے بھی چھ صیغے ہیں اور استعمال کے لحاظ سے جو ترتیب اسم فاعل کے صیغوں کی تھی وہی اسم مفعول کے چھ صیغوں کی بھی ہے۔

ثلاثی مجرد (اسم مفعول):	مَفْعُولٌ	مَفْعُولَانِ	مَفْعُولُونَ
	مَفْعُولَةٌ	مَفْعُولَتَانِ	مَفْعُولَاتٌ
باب افعال:	مُفْعَلٌ	مُفْعَلَانِ	مُفْعَلُونَ
	مُفْعَلَةٌ	مُفْعَلَتَانِ	مُفْعَلَاتٌ
باب تفعیل:	مُفَعَّلٌ	مُفَعَّلَانِ	مُفَعَّلُونَ
	مُفَعَّلَةٌ	مُفَعَّلَتَانِ	مُفَعَّلَاتٌ

تیسرا سبق۔صفت مشبہ

صفت مشبہ کسی شخص یا شئے میں موجود صفت پر دلالت کرتی ہے نیز ہمیں یہ بھی بتاتی ہے کہ یہ صفت اس شئے یا شخص کیلئے ثابت ہے جیسے کَرِیم، شُجاع، عَلیل۔ کوئی فعل ثلاثی مجرد اگر رنگ، عیب یا زینت کے معنی میں ہو تو اس کی صفت مشبہ اَفْعَل کے وزن پر آتی ہے جیسے حَمُرَ سے اَحْمَر، عَرَجَ سے اَعْرَج، بَلَجَ سے اَبْلَج لیکن اگر مندرجہ بالا تین معنی میں سے کسی بھی معنی کا حامل نہ ہو تو اس صورت میں

ایسے ثلاثی مجرد کے صفت مشبہ کا کوئی مخصوص و معین وزن نہیں ہے جیسے شَرُفَ سے شَرِیف، شَجُعَ سے شُجاع، جَبُنَ سے جَبان، سادَ سے سَیّد وغیرہ

لیکن بقیہ افعال (ثلاثی مزید، رباعی مجرد اور رباعی مزید) کی صفت مشبہ اسم فاعل کے وزن پر آتی ہے بشرطیکہ معنیٰ کا ثبوت اور دوام مقصود ہو جیسے اِنْقَطَعَ سے مُنْقَطِع، اِعْتَدَلَ سے مُعْتَدِل، اِستَقَامَ سے مُسْتَقِیم و......

مشق:

۱۔ مندرجہ ذیل افعال کے مجہول سے اسم مفعول بنایئے۔

یَظْلِمُ، یَخْتارُ، یَنْقَلِبُ

۲۔ مندرجہ بالا افعال کے اسم مفعول کی گردان کیجئے۔

۳۔ مندرجہ ذیل افعال کی صفت مشبہ ذکر کیجئے۔

باضَ، عَوِر، بَهَجَ، اِنْبَسَطَ، اِعْتَلَّ، اِسْتَدارَ، اَشْرَق

چوتھا سبق-اسم تفضیل

اسم تفضیل ہمیں یہ بتاتا ہے کہ کوئی صفت کسی چیز یا شخص میں اس کے غیر سے زیادہ ہے مثلاً زَیْدٌ اَفْضَلُ مِنْ اَخِیْه (زید اپنے بھائی سے زیادہ بافضیلت ہے)۔

ثلاثی مجرد کے وہ افعال جو رنگ، عیب یا زینت کے معنیٰ میں ہوں، ان سے اسم

تفصیل نہیں بن سکتا نیز ثلاثی مجرد کے علاوہ کسی دوسرے فعل سے بھی اسم تفصیل نہیں آتا۔

اسم تفصیل اَفْعَل کے وزن پر آتا ہے اور اس وزن کو مفرد، تثنیہ، جمع مذکر اور مؤنث سب کیلئے استعمال کیا جا سکتا ہے مثلاً زَیْدٌ اَفْضَلُ مِنْ......، اَلزَّیْدَان اَفْضَلُ مِنْ......، اَلزَّیْدُونَ اَفْضَلُ مِنْ......، فَاطِمَةُ اَفْضَلُ مِنْ...... وغیرہ وغیرہ لیکن اگر اسم تفصیل کو "ال" کے ساتھ لائیں تو مطابقت ضروری ہے جیسے اَلزَّیْدَانِ اَلاَفْضَلانِ، فَاطِمَةُ الْفُضْلی، اَلْفَواطِمُ الْفُضْلَیات و......

پانچواں سبق-اسم مبالغہ

اسم مبالغہ کو صیغہ مبالغہ بھی کہتے ہیں۔اسم مبالغہ کسی فاعل کے، کسی فعل کو زیادہ انجام دینے یا زیادہ مقدار میں کسی صفت کے مالک ہونے پر دلالت کرتا ہے جیسے عَلاّم، حَمّال۔

اسم مبالغہ بہت سے ثلاثی مجرد افعال سے بنایا جاتا ہے لیکن ثلاثی مجرد کے علاوہ بقیہ افعال میں بہت کم افعال ایسے ہیں جن سے اسم مبالغہ بنایا جائے، خلاصہ یہ کہ اسم مبالغہ کے وزن کا کوئی مخصوص قاعدہ نہیں ہے اور محض سماعی ہے جیسے کَذَبَ سے کَذوب، رَحِمَ سے رَحیم، قَامَ سے قَیّوم، جَلَدَ سے جَلاّد، اَعْطٰی سے مِعْطاء،

اَنْذَرَ سے نَذِیر، اَدْرَکَ سے دَرّاک وغیرہ وغیرہ

سوالات:

۱۔ ان افعال کے اسم تفصیل بنایئے۔ یَغْفُلُ، یَکْثُرُ، یَقِلُّ، یَدُومُ

۲۔ مندرجہ بالا بنائے ہوئے اسم تفصیل کو ایک مرتبہ ال کے ہمراہ اور ایک مرتبہ ال کے بغیر جملے میں استعمال کیجئے۔

۳۔ ان افعال کے اسم مبالغہ بتایئے۔

عَطِرَ، جَلَدَ، کَذَبَ، جَزِعَ، صَدَقَ، فَهِمَ، وَدَّ، عادَ

چھٹا سبق۔اسم مکان

اسم مکان کسی فعل کے واقع ہونے کی جگہ پر دلالت کرتا ہے اور ثلاثی مجرد میں زیادہ تر مَفْعَل کے وزن پر اور کبھی مَفعِل کے وزن پر آتا ہے جیسے یَطْبَخُ سے مَطْبَخ، جَرٰی سے مَجْرٰی، رَعٰی سے مَرْعٰی، یَضْرِبُ سے مَضْرِب، یَعِدُ سے مَوْعِد۔

ثلاثی مجرد کے علاوہ اسم مکان، اس فعل کے اسم مفعول کے وزن پر آتا ہے لہذا اس صورت میں صیغے کی شناخت کرنا یعنی یہ سمجھنا کہ مذکورہ صیغہ اسم مفعول ہے یا اسم مکان، صرف قرائن کی مدد سے ممکن ہے جیسے یُجْتَمَعُ سے مُجْتَمَع، یُسْتَقَرُّ سے مُسْتَقَرّ و......

ساتواں سبق-اسم زمان

اسم زمان کسی فعل کے واقع ہونے کے زمانے اور وقت پر دلالت کرتا ہے جیسے مَغْرِبُ الشَّمْسِ ساعَةَ كذا۔ ثلاثی مجرد اور غیر ثلاثی مجرد میں اس کا وزن بالکل اسم مکان کی مانند ہے لہذا اسم زمان، اسم مکان، اسم مفعول اور مصدر میمی کو پہچاننا (کیونکہ ان سب کا وزن ایک جیسا ہے) قرینے کی مدد سے ممکن ہے یعنی قرینے کے ذریعے ان صیغوں کے استعمال کو سمجھایا جاسکتا ہے۔

آٹھواں سبق-اسم آلۃ

اسم آلۃ اس اوزار اور آلے پر دلالت کرتا ہے جس کے ذریعے کوئی فعل انجام دیا گیا ہو اور افعال ثلاثی مجرد میں مِفعَل، مِفعَلة اور مِفعال کے وزن پر آتا ہے مثلاً نَشَرَ الْخَشَبَ سے مِنشَر، مِنشَرَة، مِنشار اور فَتَحَ البَاب سے مِفتَح، مِفتَحَة، مِفتاح۔ ثلاثی مجرد کے علاوہ کسی دوسرے فعل سے اسم آلۃ نہیں بنایا جاسکتا۔

سوالات:

۱۔ ان افعال کے اسم زمان اور اسم مکان بنائیے۔

وَلَدَ، ذَهَبَ، شَرِبَ، سَعى، قَتَلَ، اَوى، صَلّى، اِغْتَسَلَ، غَسَلَ، اِستَشفى، فَرَّ، قَرَّ، اِنْقَلَبَ، كَسَبَ

۲۔ ان افعال کا اسم آلۃ بتائیے۔ كَسَحَ، طَرَقَ، لَعِقَ

مبحث سوم

مذکر اور مونث

مذکر اور مونث دونوں کی دو قسمیں ہیں۔ حقیقی اور مجازی

اسم مذکر حقیقی وہ اسم ہے جو مردوں یا نر حیوانات کیلئے استعمال ہوتا ہے جیسے رَجُل، جَمَل اور اسم مونث حقیقی وہ اسم ہے جو خواتین یا مادہ حیوانات کیلئے استعمال ہوتا ہے جیسے اِمرَاۃ، ناقَة لیکن مذکر مجازی اور مونث مجازی وہ مذکر اور مونث ہیں جن کو فرض کرتے ہوئے مذکر یا مونث قرار دیا گیا ہو۔ ایسے مذکر اور مونث حقیقتاً مذکر یا مونث نہیں ہوتے۔ مذکر مجازی جیسے قَلَم، جِدار اور مونث مجازی جیسے دار، غُرْفَة۔

ایک اور نظر سے اسم مذکر کی دو اقسام ہیں :

۱۔ وہ اسم مذکر کہ جس میں علامت تانیث اضافہ کر کے اسے مونث بنایا جا سکے۔

علامت تانیث تین عدد ہیں۔ تائے مربوطہ (گول تاء (ۃ) جو تاء مبسوطہ یعنی تاء

کشیدہ (ت) کے مقابل میں ہے)، الف مقصورہ اور الف ممدودۃ جیسے عالِم سے عالِمَة، غَضْبان سے غَضْبٰی، اَحْمَر سے حَمْراء۔

۲۔ وہ اسم مذکر جس میں علامت تانیث اضافہ نہیں کرسکتے ہیں اور اس کی تین قسم ہیں۔

الف : وہ مذکر جس کا سرے سے مونث ہی نہیں جیسے کتاب، قلم۔

ب : وہ مذکر جس کا مونث ایک مخصوص لفظ ہے جیسے اَب و اُم، اَخ و اُخت، دیك و دَجاج، ثَوْر و بَقَرَة۔

ج : وہ الفاظ جو مذکر اور مونث دونوں کیلئے استعمال ہوتے ہیں جیسے رَجُلٌ مِنْطِیق، اِمْرَاۃٌ مِنْطِیق۔ اس کے علاوہ مبالغہ کے دیگر بہت سارے اوزان۔

اسم مونث کی بھی ایک اور لحاظ سے دو اقسام ہیں : لفظی اور معنوی۔

مونث لفظی وہ مونث ہے جس کے آخر میں کوئی ایک علامت تانیث موجود ہو یعنی تائے مربوطہ، الف ممدودۃ یا الف مقصورہ مثلاً تَمْرَة، حُبْلٰی، صَحْراء اور مونث معنوی وہ مونث ہے جس میں علامت تانیث نہ ہو جیسے مَرْیَم، بِئْر۔

سوالات:

۱۔ ان مذکر اسماء میں سے مذکر حقیقی اور مجازی کو جدا کیجئے۔

شجر، دیك، زید، ابن، لیل، شهر

۲۔ ان مؤنث اسماء میں سے مونث حقیقی اور مجازی کو جدا کیجئے۔

ارض، زینب، عین، نار، دار، هند، شاة

۳۔ ان مونث اسماء میں سے لفظی اور معنوی کو الگ کیجئے۔

کلثوم، رقیة، رباب، اُم، عَمَّة، اخت، قوس، صحراء، سَلْمیٰ، دواة، نمل، نحل، حمراء، نخلة، رُجْعی، سوءیٰ

مبحث چہارم

متصرف اور غیر متصرف

اسم متصرف وہ اسم ہے جس کو تثنیہ، جمع، مصغر اور منسوب بنایا جا سکے۔ جو اسم اس طرح نہ ہو وہ غیر متصرف ہے لہذا اس بحث میں ہم مندرجہ بالا چار صورتوں کے بارے میں گفتگو کریں گے۔

پہلا سبق۔ تثنیہ

تثنیہ ایک ہی جنس سے تعلق رکھنے والے دو افراد پر دلالت کرتا ہے۔ کسی اسم کا تثنیہ بنانے کیلئے ضروری ہے کہ علامت تثنیہ کو اس اسم کے آخر میں اضافہ کریں۔ علامت تثنیہ، الف اور نون مکسورہ انِ یا یاء ما قبل مفتوح اور نون مکسورہ (ینِ) ہے جیسے رَجُلٌ سے رَجُلَانِ یا رَجُلَیْنِ۔

دوسرا سبق۔ جمع

جمع ایک ہی جنس سے تعلق رکھنے والے دو سے زیادہ افراد پر دلالت کرتا ہے۔ جمع کی تین اقسام ہیں۔ جمع مذکر سالم، جمع مؤنث سالم اور جمع مُکَسَّر۔

جمع مذکر سالم کی علامت، واو سے پہلے حرفِ مضموم اور نونِ مفتوحہ یا یاء سے پہلے حرف مکسور اور نون مفتوحہ ہے۔ جو اسم مفرد کے آخر میں لائے جاتے ہیں۔ فقط وہی اسم، جمع مذکر سالم بن سکتا ہے جو مذکر ہو، اس میں تاء موجود نہ ہو اور عقل و شعور رکھنے والے کیلئے استعمال ہوتا ہو نیز اگر اس اسم کے معنی میں موصوفی پہلو ہو تو اس صورت میں اس کا عَلَم ہونا ضروری ہے اور اگر اس اسم کے معنی میں صفتی پہلو ہو تو اس کا مونث تاء کے ذریعے بنایا جاتا ہو مثلاً زَیْد سے اَلزَّیْدُوْنَ یا اَلزَّیْدِینَ، مُسْلِم سے مُسْلِمُونَ یا مُسْلِمِینَ۔ لہذا ھند اور ضاربة مونث ہونے کی وجہ سے، طلحة (اگرچہ مرد کا نام ہے) تاء موجود ہونے کی وجہ سے، غَنَم عقل و شعور نہ رکھنے والے کا اسم ہونے کی وجہ سے، رَجُل اسم علَم نہ ہونے کی وجہ سے اور اَحْمَر تاء کے بغیر مونث بننے کی وجہ سے جمع مذکر سالم نہیں بن سکتے۔

جمع مونث سالم کی علامت، الف اور تاء مبسوطہ ہے، ان حروف کا اسم مفرد کے آخر میں اضافہ کیا جاتا ہے۔ مذکورہ بالا طریقے سے اس اسم کی جمع مونثِ سالم بنائی جاتی ہے جو عَلَم مونث ہو جیسے ھند سے ھندات یا اس کے آخر میں علامت تانیث ہو

جیسے ضارِبَة سے ضاربات، حُبْلی سے حُبْلَیات، صَحْراء سے صَحْراوات یا وہ مذکر اور غیر ذوی العقول کا اسم ہو جیسے مَطبوع سے مَطبوعات یا تین حرف سے زیادہ پر مشتمل مصدر ہو جیسے سُؤال سے سُؤالات۔

توجہ: مذکورہ بالا دونوں انواع کو اس لئے سالم کہا جاتا ہے کیونکہ جمع مکسر کے برخلاف، ان کے مفرد کا وزن جمع بنانے کے دوران کسی تبدیلی اور تغیر کا شکار نہیں ہوتا۔

جمع مکسر کی کوئی مخصوص علامت نہیں ہے۔ اس کے اوزان کی شناخت صرف ذہن نشین کر کے ہی ممکن ہے۔ جمع مکسر کے اوزان بہت زیادہ ہیں، چند ایک درج ذیل ہیں۔

اَفْعال	جیسے	قُفْل	سے	اَقْفال
اَفْعُل	جیسے	شَهر	سے	اَشْهُر
اَفْعِلَة	جیسے	زمان	سے	اَزْمِنَة
فِعْلَة	جیسے	غُلام	سے	غِلْمَة
فِعال	جیسے	قَصْعَة	سے	قِصاع
فِعَل	جیسے	قِطْعَة	سے	قِطَع
فُعَل	جیسے	جُمْلَة	سے	جُمَل

فَعائِل	جیسے	رِسالَہ	سے	رَسائِل
فَواعِل	جیسے	شاھد	سے	شَواھِد
مَفاعِل	جیسے	مَشْرِق	سے	مَشارِق

سوالات:

۱۔ تثنیہ اور جمع مذکر سالم کی علامت میں کیا فرق ہے؟

۲۔ ان کلمات کا تثنیہ بنائیے۔

سُؤال، کتاب، قَلَم، یَوْم، عام

۳۔ ان کلمات میں سے کس کس کی جمع مذکر سالم بنائی جاسکتی ہے اور کس کس کی نہیں بنائی جاسکتی؟

سعید، سائل، عالم، علی، معاویۃ، مریم، مرء، مرأة، محمد، زید، زینب، اخضر

۴۔ ممکن ہونے کی صورت میں ان کلمات کی جمع مونث سالم بنائیے۔

معلوم، امتحان، عالمۃ، کبری، خضراء، زینب، سعاد، خصومۃ، جلسۃ، منصوب، مرفوع، مجرور، مقتول، ماکول

۵۔ کتاب میں مذکورہ جمع مکسر کے ہر وزن کیلئے تین نئی مثالیں ذکر کیجئے۔

تیسرا سبق۔ منسوب

اسم منسوب، صاحبِ اسم کے کسی چیز، شخص یا جگہ سے نسبت رکھنے پر دلالت کرتا ہے۔ اس کی علامت یائے مشدد ما قبل مکسور ہے کہ جس کا اسم کے آخر میں اضافہ کیا جاتا ہے، اس یاء کو یائے نسبت کہتے ہیں جیسے پاکستانیؒ، اسلامیؒ، علویؒ

چوتھا سبق۔ مصغّر

مصغر وہ کلمہ ہے جو اپنے معنیٰ میں کسی قسم کی کمی اور قلت کو ظاہر کرے جیسے جُبَیْل (چھوٹا پہاڑ)، عُبَیْد (ذلیل عبد)، قُبَیْلَ الظھر (ظہر سے تھوڑی دیر پہلے)، حُسَیْن (چھوٹا حسن یعنی کم سن)۔ تصغیر کی علامت یائے ساکنہ ہے جو اسم کے دوسرے حرف کے بعد لائی جاتی ہے۔ اس یائے ساکنہ کو لانے کے بعد مصغر کا پہلا حرف مضموم اور دوسرا مفتوح ہو جاتا ہے لیکن اگر کسی کلمے کے حروف پہلے سے ہی تین سے زیادہ ہوں تو اس صورت میں زیادہ تر حرفِ تصغیر کے بعد والا حرف مکسور ہو جاتا ہے جیسے رَجُل سے رُجَیْل، حَسَن سے حُسَیْن، دِرْھَم سے دُرَیْھِم، مَرْیَم سے مُرَیِّم۔

سوالات:

۱۔ ان کلمات کے منسوب بنائیے۔

روح، عِلم، خُمَیْن، حُسَیْن، احمد، نجف، محمّد، صادق، صلوات

۲۔ مصغر بنائیے۔ اَوْس، سَھْل، جَبْر، فَرْش، بَرّ، اَسَد، ثَعْلَب، زَھْر، مَسْجِد، بَعِیر

مبحث پنجم

معرفہ اور نکرہ

معرفہ وہ اسم ہے جس کا مصداق اور معنی معین ہو جیسے **محمد، مکّہ** اور نکرہ وہ اسم ہے جس کا مصداق اور معنی معین نہ ہو جیسے **رَجُل، قَرْیَۃ**۔

اسم نکرہ کی نکرہ ہونے کے لحاظ سے کوئی تقسیم نہیں لیکن اسم معرفہ کی سات اقسام ہیں۔ **علَم، معرف باللام، ضمیر، اسم اشارہ، موصول، مضاف** اور **منادیٰ**۔

عَلَم، وہ اسم معرفہ ہے جو کسی معین فرد پر دلالت کرنے کیلئے بنایا گیا ہو جیسے **علی، مکّہ**۔

معرف باللام، وہ اسم معرفہ ہے جو الف لام کا اضافہ ہونے کی وجہ سے کسی معین فرد پر دلالت کرے مثلاً ضَرَبَنِی الرَّجُلُ یعنی مجھے اس فلان مرد نے مارا۔

ضمیر، وہ اسم معرفہ ہے جو کسی معین فرد یا افراد پر دلالت کرتی ہے، چاہے یہ افراد یا فرد غائب ہوں، مخاطب ہوں یا متکلم۔

ضمیر کے چودہ صیغے ہیں، چھ صیغے غائب کیلئے، چھ مخاطب کیلئے اور دو متکلم کیلئے۔

غائب اور مخاطب میں سے ہر ایک کے تین صیغے مذکر (مفرد، تثنیہ، جمع) اور تین مونث (مفرد، تثنیہ، جمع) کیلئے ہیں۔ متکلم کے دو صیغوں میں سے ایک صیغہ مفرد (واحد متکلم) اور ایک جمع (متکلم مع الغیر) کیلئے ہے۔

ضمیر کے صیغوں کی گردان درج ذیل ہے۔

هُوَ	هُمَا	هُمْ	هِيَ	هُمَا	هُنَّ
أَنْتَ	أَنْتُمَا	أَنْتُمْ	أَنْتِ	أَنْتُمَا	أَنْتُنَّ
	أَنَا			نَحْنُ	

اسم اشارہ، وہ معرفہ ہے جو کسی معنی کے معین فرد یا افراد پر اشارہ کے طور دلالت کرے اس کے چھ صیغے ہیں۔

	مذکر	مؤنث
مفرد	ذا	ذِه
تثنیہ	ذانِ یا ذَیْنِ	تَانِ یا تَیْنِ
جمع	أُولی و أُولاءِ	أُولی و أُولاءِ

اسم اشارہ کے شروع میں زیادہ تر 'ھ' کا اضافہ کیا جاتا ہے۔ اس ھاء کو ھائے تنبیہ

کہتے ہیں جیسے هَذا الرّجل، هذانِ الرّجلان، هؤلاءِ الرّجال، هذِهِ المَرْاَة، هاتانِ الْمَراتَان، هؤلاءِ النِّساء۔

کسی نزدیک جگہ کی طرف اشارے کیلئے هُنَا، درمیانی فاصلے کیلئے هُناكَ اور بہت زیادہ فاصلے کیلئے هُنالِك استعمال کیا جاتا ہے۔

موصول، وہ اسم معرفہ ہے جو اپنے بعد ذکر ہونے والے جملے کے ذریعے کسی معین فرد یا افراد پر دلالت کرے۔ موصول کے بعد ذکر ہونے والے جملے کو موصول کا صلہ کہتے ہیں۔ جیسے آیت شریفہ ﴿تبَارَكَ الَّذِی بِیَدِهِ الْمُلْكُ﴾ میں موجود الذی۔

اسم اشارہ کی مانند، اسم موصول کے بھی چھ صیغے ہیں۔

	مذکر	مؤنث
مفرد	اَلَّذِی	اَلَّتی
تثنیه	اَللَّذان، اَللَّذَیْنِ	اَللَّتان، اَللَّتَیْنِ
جمع	اَلَّذِیْنَ	اَللاَّتی

چند اسم موصول ایسے بھی ہیں جو سب کیلئے استعمال ہوتے ہیں (مذکر، مونث، مفرد، تثنیہ، جمع) ان موصولات کو موصول مشترک کہتے ہیں۔ انہی موصولات میں سے ایک مَنْ ہے۔ یہ صاحب عقل و شعور کیلئے استعمال ہوتا ہے، مَا عقل و شعور نہ رکھنے والی اشیاء کے لئے استعمال ہوتا ہے جیسے ﴿یُسَبِّحُ لله مَنْ فِی السَّماواتِ وَ

مَنْ فِی الأَرضِ﴾ اور ﴿لَهُ مَا فِی السَّماواتِ وَ الأَرضِ﴾۔

مضاف وہ اسم ہے جو اپنے مضاف الیہ سے معرفہ ہونے کو کسب کرتا ہے۔ بالفاظ دیگر جب بھی کوئی اسم نکرہ کسی اسم معرفہ کی طرف مضاف ہو تو وہ معرفہ ہو جاتا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ ایسی صورت میں اسم نکرہ کسی چیز یا شخص پر بطور مُعَیّن دلالت کرتا ہے اور اس کے معنی بطور معین معلوم ہو جاتے ہیں جیسے غلامُ زیدٍ، کتابُ سَعیدٍ۔

منادیٰ وہ اسم ہے جو حرف نداء کے بعد واقع ہونے اور موردِ نداء قرار پانے کی وجہ سے معرفہ ہو نداء کیلئے چند حروف استعمال ہوتے ہیں انہی میں سے یَا اور اَیَا ہے جیسے یاشُرْطِیُّ، اَیَا سائِقُ۔

سوالات اور مشق:

۱۔ معرفہ اور نکرہ کی تعریف کیجئے۔

۲۔ مندرجہ ذیل میں سے کونسے اسماء عَلَم ہیں؟

کتاب، قرآن، انجیل، موسیٰ، عیسیٰ، سلطان، نمرود، اتاترك، پاستور، عالم، مخترع، آئن اسٹائن، کسری، قیصر، قریش، قم، ایران

۳۔ معرف باللام کیلئے پانچ مثالیں ذکر کیجئے۔

۴۔ ضمیر کے چودہ صیغوں کیلئے ایک ایک جملہ بنائیے۔

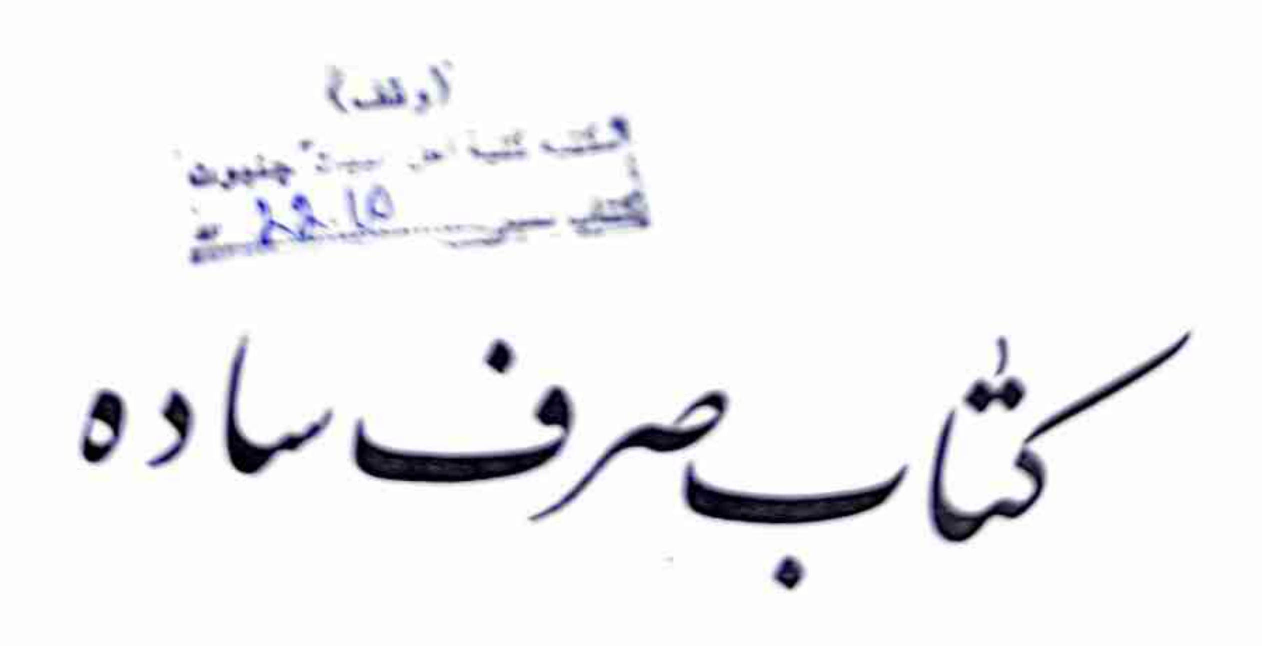
۵۔ اسم اشارہ کے ہر صیغے کو ایک جملے میں استعمال کیجئے۔

۶۔ اسم موصول پر مشتمل قرآن کریم سے دس آیات کا ذکر کیجئے؟

۷۔ پانچ ایسی مثالیں ذکر کریں جس میں اضافے کی وجہ سے نکرہ مضاف، معرفہ میں تبدیل ہو گیا ہو۔

۸۔ پانچ ایسی مثالیں ذکر کیجئے جس میں اسمِ نکرہ، منادیٰ ہونے کی وجہ سے معرفہ بن گیا ہو۔

والحمد للہ اولاً و آخراً


کتاب صرف سادہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ علی سیدنا محمد وآلہ الطیبین

ولعنۃ اللہ علی اعدائہم اجمعین الی یوم الدین۔

مقدمہ

۱۔ علم صرف کی تعریف

علم صرف ہمیں یہ سکھاتا ہے کہ کس طرح کلمہ کو مختلف صورتوں میں ڈھالا جائے تاکہ مختلف معانی حاصل ہو سکیں مثال کے طور پر کلمہ عِلْم (جاننا) کو صرفی قواعد کے تحت عَلِمَ یَعْلَمُ اِعْلَمْ کی مختلف صورتوں میں ڈھالا گیا تو مختلف معانی جانا، جانے گا اور جانو حاصل ہوئے یا کلمہ رَجُلٌ (مرد) کو رِجَالٌ اور رُجَیْلٌ کی صورت میں ڈھالا تو بہت سے مرد اور چھوٹا مرد کے معانی حاصل ہوئے۔

۲۔ علم صرف کا فائدہ

اکثر زبانوں میں بہت سے کلمات کو ایک دوسرے سے حاصل کیا جاتا ہے جیسے فارسی میں گ فتم، گفتی، گفت، گفتیم، گفتید، گفتند، می گفتیم ...... خواهم گفت ...... یہ سب کلمات ایک مادہ (گفتن) سے حاصل کئے گئے ہیں۔ اسی بنا پر ہم کہتے ہیں کہ علم صرف کا سیکھنا ایک ضروری امر ہے تاکہ کلمات کی شناخت کر سکیں اور ان کے معانی تک رسائی ممکن ہو نیز مطلوبہ معانی کے لئے مناسب کلمات بنا سکیں۔ یہاں سے یہ بات واضح ہوئی کہ علم صرف کا فائدہ کلمہ اور اس کے معنی کی شناخت اور کلمہ سازی پر عبور حاصل کرنا ہے۔

۳۔ علم صرف کا موضوع

اس ضمن میں یہ بھی معلوم ہوا کہ موضوع علم صرف کلمہ ہے یعنی یہ علم کلمہ کی بناوٹ اور اس کی خصوصیات سے بحث کرتا ہے۔

۴۔ کلمہ کی تعریف

کلمہ وہ مفرد لفظ ہے جو معنی رکھتا ہو اسے مُستَعمَل بھی کہا جاتا ہے اور بے معنی لفظ کو مُہمَل کہا جاتا ہے۔

۵۔ کلمہ کی اقسام

عربی زبان کے کلمات، دوسری زبانوں کے کلمات کی طرح تین قسموں میں تقسیم ہوتے ہیں۔ فعل، اسم، اور حرف۔

فعل وہ کلمہ ہے جو ایک مستقل معنی پر دلالت کرے اور اس معنی کے زمانے کو بھی بتلائے جیسے حَسُنَ (نیک ہوا)، یَذْھبُ (جاتا ہے یا جائے گا)، اِذْھَبْ (جاؤ)۔

اسم وہ کلمہ ہے جو ایک مستقل معنی پر دلالت کرے لیکن معنی کے زمان پر دلالت نہ کرے جیسے عِلْم (جاننا)، مَال (دولت)۔

حرف وہ کلمہ ہے جو کسی مستقل معنی پر دلالت نہیں کرتا بلکہ حرف ایک کلمے کو دوسرے کلمے سے ربط دینے کیلئے استعمال ہوتا ہے مثلاً فی (میں) اس جملے میں (دَخَلتُ فِی المدرسةِ) اور مِنْ (سے) اس جملے میں (خَرَجْتُ مِنَ الدّارِ)۔

توجه فرمائیے:

شکل اور صورت کے اعتبار سے حرف ہمیشہ ثابت رہتا ہے اس لئے علم صرف میں حرف سے بحث نہیں کی جاتی اور اس میں لفظ کلمہ سے مراد فقط فعل اور اسم ہوتا ہے اسی وجہ سے اس کتاب کے مباحث کو دو حصوں میں عنوان کیا گیا ہے فعل اور اسم اور ان کے بعد متفرقہ مطالب کو خاتمہ میں ذکر کیا گیا ہے۔

سوالات اور مشق:

۱۔ علم صرف کونسا علم ہے؟

۲۔ علم صرف کس چیز سے بحث کرتا ہے؟

۳۔ علم صرف پڑھنے سے آپ کا کیا مقصد ہے؟

۴۔ لفظ مُہْمَل اور مُسْتَعْمَل کی تعریف کریں اور ان کی بعض مثالیں بھی بیان کریں۔

۵۔ کلمہ اور لفظ مہمل کے درمیان فرق واضح کریں۔

۶۔ اسم اور فعل کی تعریف بیان کریں۔

۷۔ اسم، فعل اور حرف کو عنوان بناتے ہوئے مندرجہ ذیل کلمات کی تقسیم بندی کیجئے۔

ضُحٰی (چاشت)، شَعْر (بال)، مِنْ (سے)، یَاتِی (آئے گا)، اَسَد (شیر)، کَبِیْر (بڑا)، مَسْجِد، صُبْح، لَاتَشْرَبْ (نہ پی)، رَجُل (مرد)، حَتّٰی (تک)، اِعْلَمْ (جانو)، نَصَرْتُم (آپ نے مدد کی)، عِشَاء (شروع رات)، حَسَن، اَحْمَد، دَحْرَجَ (اس نے لڑھکایا)، عِلْم (جاننا)، یَقْتُلُ (قتل کرے گا)، لِ (کیلئے)، شَارِع (سڑک)، زُقَاق (گلی)، نَمَا (اس نے نمو کیا)، نَامَ (وہ سویا)، سَمَاء (آسمان)، لَیْل (رات)، ذَهَاب

(جانا)، نَہار (دن)، بَقَر (گائے)، طائِر (پرندہ)، اِلیٰ (تک)، جِن و مَلَك

۸۔ مندرجہ بالا تقسیم بندی کی ہر قسم میں مزید کلمات کا اضافہ کیجئے۔

۹۔ فعل اور اسم کے درمیان معنی کے اعتبار سے کیا فرق ہے؟

۱۰۔ علم صرف میں حرف سے بحث کیوں نہیں کی جاتی ہے؟

۶۔ جامد اور مشتق

کلمہ کو دو قسموں میں تقسیم کیا گیا ہے جامد اور مشتق۔

جامد وہ کلمہ ہے جو کسی دوسرے کلمہ سے حاصل نہ کیا گیا ہو یعنی اس کے حروف شروع سے ہی حروف تہجی سے حاصل کئے گئے ہوں جیسے حَجَر (پتھر)، عِلْم (جاننا)، عَسٰی (امید ہے)۔

مشتق وہ کلمہ ہے جو کسی دوسرے کلمہ سے حاصل کیا گیا ہو جیسے معلوم (وہ جو جان لیا گیا)، عَالِم (جاننے والا)، عَلِمَ (جانا)۔

وہ کلمہ جس سے مشتق کو لیا گیا ہو (جامد ہو یا مشتق) اسے کلمہ کی اصل کہتے ہیں۔ ایک اصل سے متعدد کلمات حاصل کئے جا سکتے ہیں۔ اصل اور اس کے مشتقات کو کلماتِ ہم جنس کہتے ہیں۔

۷۔ حروف اصلی اور زائد

کلمہ کے جن حروف کو اس کے تمام ہم جنس کلمات میں لایا جائے، انھیں حروف اصلی اور جنھیں بعض میں لایا جائے، انھیں حروف زائد کا نام دیا جاتا ہے جیسے عِلْم، عَالِم، مَعْلُوم، عَلِيْم، اَعْلَم و ...... ع ل م کو حروف اصلی اور دوسرے حروف کو زائد کہتے ہیں۔

۸۔ کلمہ کی بنائیں

عربی زبان میں کلمہ کی چھ بنائیں ہیں کیونکہ یا تو کلمہ میں تین حروف اصلی ہوں گے اسے (ثلاثی) کہتے ہیں یا چار حروف اصلی ہوں گے اس کو (رباعی) کا نام دیا گیا ہے یا اس میں پانچ حروف اصلی ہوں گے اس کو (خماسی) کا نام دیا گیا ہے۔ اگر ان تین قسموں میں حروف زائد نہ پایا جائے تو اس کو (مجرد) کہتے ہیں اور اگر پایا جائے تو اسے (مزیدفیہ) کہتے ہیں۔ مندرجہ ذیل مثالوں پر توجہ کیجئے :

خماسی		رباعی		ثلاثی	
مزیدٌفیه	مجرد	مزیدٌفیه	مجرد	مزیدٌفیه	مجرد
		تَدَحْرَجَ	دَحْرَجَ	اَعْلَمَ	عَلِمَ
خَنْدَرِيسٌ	سَفَرجَلٌ	جَعافِر	جَعْفَرٌ	رِجَالٌ	رَجُلٌ

توجہ فرمائیے: خماسی فقط اسم کیلئے مخصوص ہے اور فعل ثلاثی ہو گا یا رباعی۔

سوالات اور مشق:

۱۔ مشتق اور جامد، اصل اور مشتق، اصل اور جامد کے درمیان فرق بیان کیجئے۔

۲۔ تین ہم جنس کلمات کے تین گروہ ذکر کیجئے۔

۳۔ مندرجہ ذیل کلمات میں سے حروف اصلی اور زائد کو معین کیجئے۔

خُروج، خارِج، اِخْراج، مَخْرَج، خَرْج، خَراج، خَرّاج، مَخارِج

صَبْر، اِصْطِبار، صَبُور، صابرین، یَصْبِرُ، اِصْبِر، صابِر

سُؤال، مَسْئَلَة، سائِل، مَسائِل، مَسْؤُول، سُؤالات

۴۔ مندرجہ ذیل کلمات کی بناء کو معین کیجئے۔

حَسَن، حُسَيْن، صابِر، صَبْر، دِرْهَم، دَراهِم، دُرَيْهِم، خَرْج، خُرُوج، خارِج، قِمَطْر، قِرْطَعْب، بُرْثُن، صَدَقَ، صَدیق

۵۔ اسم اور فعل کی بنائیں بتایئے اور ان میں سے ہر ایک کے لیئے چند نئی مثالیں دیجئے۔

۹۔ وزن اور ان کے قواعد

کسی کلمہ کے حروف اصل کو حروف زائد سے تشخیص دینے کیلئے تین حروف (ف

ع ل) کو ترتیب کے ساتھ حروف اصلی کی جگہ رکھتے ہیں۔ مثال کے طور پر کَتَبَ بروزن فَعَلَ اور عَلِمَ بروزن فَعِلَ اور اسی طرح کلمات کے اوزان معلوم کرنے کیلئے مندرجہ ذیل قواعد کواجراء کیا جاتا ہے۔

۱۔ حروف اصلی کے مقابل ف ع ل کو رکھا جاتا ہے اور اگر کلمہ میں اصلی حروف تین سے زائد ہوں تو لام الفعل کو مکرر کیا جاتا ہے اسی بنا پر ثلاثی کاوزن ایک لام رکھتا ہے اور رباعی کاوزن دولام رکھتا ہے اور خماسی کاوزن تین لام رکھتا ہے مثال کے طور پر سَئَلَ کاوزن فَعَلَ، دِرْهَم کاوزن فِعْلَل، سَفَرْجَل کاوزن فَعَلْلَل ہے۔

۲۔ اگر کسی کلمہ میں حرف زائد ہو لیکن وہ حرف زائد حرف اصلی کا ہم شکل ہو جیسے سَلَّمَ و جَلْبَبَ تو خود حرف اصلی کو مکرر کیا جاتا ہے جیسے سَلَّمَ فَعَّلَ اور جَلْبَبَ فَعْلَلَ، لیکن اگر ایسا نہ ہو تو خود حرف زائد کو وزن میں داخل کردیا جاتا ہے جیسے عَالِم بروزن فَاعِل اور مَعْلُوْم بروزن مَفعُول۔

۳۔ حروف وزن میں سے ہر حرف کی حرکت وہی ہوگی جو اس کے مقابل میں قرار پانے والے حرف کیلئے ہے۔ عَلِمَ کاوزن فَعِلَ اور عَلِیْم کاوزن فَعِیْل اور عُلُوْم کاوزن فُعُول ہوگا۔ اگر کلمہ پر اعلال کے قواعد (یہ قواعد بعد میں آنے والے ہیں) اثر انداز ہونے سے حرکات میں تبدیلی رونما ہو چکی ہو تو حرکات اصل کو اساس بنایا جائے گا مثال کے طور پر کہا جاتا ہے قَالَ کاوزن فَعَلَ ہے اس لئے کہ اصل میں قَوَلَ تھا نیز

یَمُدُّ کاوزن یَفْعُلُ ہے اس لئے کہ اصل میں یَمْدُدُ تھااور اسی طرح......

۴۔ کلمہ میں اگر دوایک جنس کے حروف (حروف مشدد) پائے جائیں تو اس کے ہم جنس کلمات کی جانب مراجعہ کرتے ہوئے دیکھا جائے کہ دونوں اصلی ہیں یادونوں زائد ہیں یاایک اصلی دوسرا زائد۔ پہلی قسم میں وزن کو حرف مشدد کے بغیر لاتے ہیں جیسے مَرَّ (گذرا) فَعَلَ کے وزن پر اور دوسری قسم میں وزن میں خود حرف مشدد کو لاتے ہیں جیسے اِجْلِوَّاز (ایک دوسرے کے ساتھ چپکنا) اس کاوزن اِفْعِوَّال ہے اور تیسری قسم میں اگر قابل تشخیص نہ ہو کہ کونسا حرف زائد ہے پہلایادوسرا تووزن کے ف ع ل میں سے جو بھی اس حرف کے مقابل ہو گا اسی کو مشدد کر دیا جائے گا جیسے سَلَّمَ کاوزن فَعَّلَ اور اِحْمَرَّ کاوزن اِفْعَلَّ ہے۔ اور اگر معلوم ہو کہ کونسازائد ہے اور کونسا اصلی ہے تووزن کو حرفِ مشدد کے بغیر لائیں گے جیسے سَیِّد کاوزن فَیْعِل ہے اور عَلِیّ کاوزن فَعِیْل۔

۵۔ اگر کلمہ کے بعض حروف قواعد اعلال وغیرہ کے اجراء سے حذف (قواعد بعد میں آئیں گے) ہو چکے ہوں تووزن میں سے بھی جو حرف ان کے مقابل ہوں گے ان کو حذف کر دیا جائے گا جیسے قُلْ (قَالَ یَقُولُ سے) اس کاوزن فُل اور هَبْ (وَهَبَ یَهَبُ سے) اس کاوزن عَلْ اور فِ (وَفٰی یفِی سے) اس کاوزن عِ ہے۔

۶۔ اگر کلمہ میں قلب (قلب مکانی) ہو چکی ہو یعنی اس کے فاء عین اور لام کی

اصل ترتیب میں تبدیلی رونما ہوئی ہو تو وزن (ف ع ل) میں بھی تبدیلی آجاتی ہے جیسے جَاہ کا وزن عَفَلَ ہے اس لئے کہ جب اس کے کلمات ہم جنس کی طرف توجہ کی گئی جیسے وَجْہ، وَجیہ، وَجَاھَت وغیرہ تو معلوم ہوتا ہے کہ 'ج' عین الفعل اور '۱' جو منقلب ہے واو سے فاء الفعل کی جگہ تھا۔

البتہ ان قواعد کے جاننے کے بعد اس کا فائدہ یہ ہے کہ ہم حروف کلمات کو تشخیص دے کر کلمہ کی نوع اور بناء کی شناخت کر سکتے ہیں۔(۱)

---

۱) وزن دو موارد میں قابل استفادہ ہوتا ہے :

۱۔ مقام تعلیم: استاد جب شاگرد کو کسی کلمہ کے حروف اصلی اور زائد کی نشاندہی کروانا چاہتا ہے تو صرف اس کا وزن بتا دینے سے شاگرد سمجھ جاتا ہے کہ کونسا حرف زائد اور کونسا اصلی ہے اور ایک ایک حرف کے بارے میں بتانے کی ضرورت نہیں ہوتی کہ یہ اصلی ہے یا زائد۔

۲۔ مقام تعلّم: اس مقام میں اوزان کا جاننا اس اعتبار سے حروف اصلی کو حروف زائد سے تشخیص دینے کا وسیلہ بنتا ہے کہ علماء صرف نے کلمہ کی بناؤں (ابنیہ) کی خاص تقسیم بندی کی ہے جیسا کہ واضح کیا جا چکا اور ہر بناء کیلئے اوزان بیان کئے ہیں۔ طالب علم ان اوزان کو حفظ کرتے ہوئے اور ان کو نظر میں رکھتے ہوئے ہم جنس کلمات کی جانب رجوع کئے بغیر ہی کسی کلمہ کے حروف اصلی کو حروف زائد سے تشخیص دے سکتا ہے۔

(شرح رضی الدین استرابادیؒ بر شافیہ ابن حاجب چھاپ بیروت جلد ۱ صفحہ ۱۲)

تبصرہ: کلمہ کا وہ حرف جو (ف) کے مد مقابل ہو فاء الفعل، جو (عین) کے مد مقابل ہو عین الفعل اور جو (ل) کے مد مقابل ہو لام الفعل کہلاتا ہے۔ البتہ رباعی میں لام الفعل کو لام الفعل اول و دوم اور خماسی کے تین لام الفعل کو اول، دوم اور سوم کا نام دیا جاتا ہے۔

سوالات اور مشق:

۱۔ وزن کی تعریف کیجئے؟

۲۔ پہلے اور تیسرے قاعدے کو استعمال کرتے ہوئے پہلے گروہ کے کلمات کے اوزان، شروع کے تین قاعدوں کو استعمال کرتے ہوئے دوسرے گروہ کے کلمات کے اوزان، شروع کے چار قاعدوں کی رعایت کرتے ہوئے تیسرے گروہ کے کلمات کے اوزان اور تمام قواعد کا لحاظ رکھتے ہوئے، ان کلمات کے اوزان معین کیجئے جو چوتھے گروہ میں موجود ہیں۔

پہلا گروہ: کَرُمَ، کَتَبَ، فَرَس، قُفْل، کَتِف، عَضُد، صَعْب، عِنَب، ضِرْس

دوسرا گروہ: عَالِم، عُلَمٰاء، عَلامَة، مَخارِج، خُرُوج، اِسْلام، مُسْلِم، دَراهِم، دُرَيْهِم، دِخْراج، تَدَحْرَجَ

تیسرا گروہ: اِسْتَمَدَّ، تَمَدُّن، عَلَوِیّ، غَفّار، تَعَلُّم، خَرّاج، سَلَّمَ، قَرار، مَقَرّ، مِدَاد، مَدّ، جَيِّد، مُدُن، لَيِّن، نَبِيّ، وَفِيّ، خُدّام، جَبّار، قَوِيّ، جَعْفَرِیّ

چوتھا گروہ: قِ (وَقْی، وِقَایَة)، سَلْ (سَئَلَ و سُؤال)، حَادی (واحِد، وَحْدَة، تَوْحید)، اَیِسَ (یَاس، یَؤُس، یَائِسَة)، طَامَنَ (طَمْاَنَ، اِطْمَاَنَّ، اِطْمِئنان)

۳۔ اوزان کے تمام قواعد کو ذہن میں رکھتے ہوئے مندرجہ ذیل کلمات کے اوزان معین کیجئے؟

اِسْتِعْلام، مُعَلِّم، مُتَعَلِّم، اِحْسَان، اِسْتِحْسَان، تَحْسِین، تکامُل، اِسْتِکْمال، کَمال، کُمَیْل، مُکَمِّل، کُمَّلین

۴۔ مندرجہ ذیل کلمات کے فاء، عین اور لام الفعل کو معین کیجئے۔

کَلام، تَکَلُّم، اِسْتِسْلام، اِسْتِغْفار، غَفّار، صَبُور، سُؤال، تَقَوُّل، فَعّال، سَفَرْجَل، رُجَیْل، دِرْهَم، زِبْرِج، صَدْر، کَریم

۵۔ اسم رباعی مجرد چھ اوزان رکھتا ہے: فَعْلَل، فِعْلِل، فُعْلُل، فِعَلّ، فِعْلَل، فُعْلَل اور اسم خماسی مجرد چار اوزان رکھتا ہے: فَعَلْلَل، فُعَلْلِل، فَعْلَلِل، فِعْلَلْل ان اوزان کو دیکھتے ہوئے مندرجہ ذیل کلمات کی ابنیہ کو معین کیجئے۔

جَعَافِر، قُذَعْمِلْ، دَرَاهِم، زِبْرِج، قِرْمِز، جَحْمَرِش، ثَعْلَب

۶۔ مندرجہ ذیل وزن شدہ کلمات کے حروف اصلی اور زائد کو معین کیجئے۔

اِحْمَارٌ ـ اِفْعالٌ، تَوَکُّل ـ تَفَعُّل، اِسْتِیحاش ـ اِسْتِفْعال، اِجارَة ـ

اِفالَۃ و فِعالَۃ، صَبُور ۔ فَعُول، میثاق ۔ مِفْعال، تَوْکیل ۔ تَفْعیل، تَقاعُد ۔ تَفاعُل، تِجارَۃ ۔ فِعالَۃ، جَوَلان ۔ فَعَلان، کَرٰاهِیَۃ ۔ فَعٰالِیَۃ، ضَرُورَۃ ۔ فَعُولَۃ، جَهْوَرَ ۔ فَعْوَلَ، حَوْقَلَ ۔ فَوْعَلَ، شَیْطَنَۃ ۔ فَیْعَلَۃ، تَمَسْکُن ۔ تَمَفْعُل، اِسْتَحیٰ ۔ اِسْتَفَلَ، مَقْضِیّ ۔ مَفْعُول، مَهْدِی ۔ مَفْعُول، یَخْشَوْنَ ۔ یَفْعَوْنَ، مَلِیّ ۔ فَعیل، مَبیع ۔ مَفْعِلْ

۱۰۔ صحیح، معتل، مہموز، مضاعف، سالم

حروف اصلی کی کیفیت کے لحاظ سے کلمہ کی تین تقسیمات ہیں۔(۱)

۱۔ صحیح اور معتل

صحیح وہ کلمہ ہے جس کے حروف اصلی میں کوئی حرف علت نہ پایا جائے اسی بنا پر اگر کلمہ کے حروف اصلی میں ایک یا زیادہ حروف علت ہوں تو اس کو معتل کہا جاتا ہے۔ حرف علت واو، یاء اور الف (۲) ہیں۔ اور تمام دوسرے حروف کو صحیح کہتے ہیں۔ صحیح جیسے سَلِمَ، سَالِم اور معتل جیسے یَسَرَ (آسان ہوا)، بَاعَ (بیچا)، رَمٰی (پھینکا)۔

۱۔ شرح رضی جلد ا صفحہ ۳۳

۲۔ واو، یاء اور الف یہ تین حروف ہمیشہ حرف علت ہیں۔ یہ تین حروف واو، یاء اور الف حروف مبنی میں جیسے لَوْ، فِی، مَا اور اسم مبنی میں جیسے هُوَ، اَیْنَ، اِذَا میں نوعاً اصلی ہیں (یعنی کسی اور حرف

معتل کی سات قسمیں ہیں :

۱۔ معتل الفاء جسے مثال کہتے ہیں جیسے یَسَرَ اور وَقْت

۲۔ معتل العین جسے اجوف کہتے ہیں جیسے خَافَ اور بَیْع

۳۔ معتل اللام جسے ناقص کہتے ہیں جیسے دَعا اور رَمی

۴۔ معتل الفاء واللام جسے لفیف مفروق کہتے ہیں جیسے وَفٰی اور وَحْی

۵۔ معتل العین واللام جسے لفیف مقرون کہتے ہیں جیسے لَوٰی اور حَیّ

۶۔ معتل الفاء والعین اسے بھی لفیف مقرون کہتے ہیں جیسے وَیْل

۷۔ معتل الفاء والعین واللام جیسے واو اور یاء جو اصل میں (وَوَو) اور (یَیَی) تھے۔

۲۔ مھموز اور غیر مھموز

مھموز وہ کلمہ ہے جس کے اصلی حروف میں سے ایک یا زیادہ ہمزہ ہوں جیسے اَمَرَ، سَئَلَ، بَرِئَ اور خود مھموز کو تین قسموں میں تقسیم کیا گیا ہے۔ مھموز الفاء جیسے اَمَرَ اور آمِر، مھموز العین جیسے سَئَلَ اور سَائِل، مھموز اللام جیسے بَرَءَ اور بَارِئُ

سے منقلب نہیں ہوئے) البتہ سارے افعال میں اور اسم معرب میں الف اصلی نہیں ہوتا جیسے دَعَا جو اصل میں دَعَوَ تھا اور فتٰی جو اصل میں فَتَیَ تھا لیکن واو اور یاء کبھی اصلی ہوتے ہیں جیسے قَوْل اور بَیْع میں اور کبھی غیر اصلی ہوتے ہیں جیسے یُوْقِنُ (علم لاتا ہے) جو اصل میں یُیْقِنُ تھا اور مِیزَان (ترازو) جو اصل میں مِوْزَان تھا۔
(شرح رضی جلد ۳: ٦٦)

۳۔ مضاعف اور غیر مضاعف

مضاعف وہ کلمہ ہے جس میں عین الفعل اور لام الفعل یا فاء الفعل اور عین الفعل ہم جنس ہوں جیسے مدَّ، حَجَّ، بَبْر، دَدَن (لہو ولعب)۔(۱)

تتمہ: وہ کلمہ جو نہ معتل ہو نہ مھموز ہو اور نہ مضاعف ہو اس کو سَالِم کہتے ہیں جیسے ضَرَبَ اور بَقَو۔

تبصرہ ۱: مندرجہ بالا تقسیمات صرف ثلاثی کے ساتھ مخصوص ہیں اور یہ تقسیمات رباعی یا خماسی میں نہیں پائی جاتیں فقط زَلْزَلَ اور سَلْسَلَ کو (مضاعف) کہا گیا ہے۔(۲)

۱۔ اسی بنا پر وہ کلمہ جس کا فاء اور لام مشابہ ہوں جیسے قَلَق (پریشانی)، سَلِس (جاری) مضاعف نہیں کہلاتے۔

۲۔ عربی زبان میں رباعی اور خماسی کلمات میں دو حرف اصلی ایک جیسے اور متصل ہوں ایسا کوئی کلمہ دریافت نہیں ہو سکا اور اس قسم کے بعض کلمات جیسے قَرْدَدَ (ایک قسم کی زمین)۔ فَعْلَلَ، جَلْبَبَ (کشادہ لباس پہنا)۔ فَعْلَلَ، شَمْلَلَ (تیزی سے گیا)۔ فَعْلَلَ، سب ثلاثی مزید ہیں نہ رباعی اور اس قسم کے بعض کلمات جیسے اِقْعَنْسَسَ (امتناع کیا)۔ اِفْعَنْلَلَ، خَفَيْدَد (نر شتر مرغ)۔ فَعَيْلَل، اَلَنْجَج (اچھا، خوشبودار لکڑی)۔ اَفَنْعَل نیز سب کے سب ثلاثی مزید ہیں نہ خماسی، اس بات پر دلیل ہم خاتمہ میں بیان کریں گے۔

(شرح رضی ج ۱ ص ۶۰ و لسان العرب ج ۳ ص ۲۳۸)

تبصرہ ۲: یادرکھیں کہ بعض اوقات ایک ہی کلمہ صحیح بھی ہو سکتا ہے اور مہموز بھی جیسے اَمَرَ، سَئَلَ یا صحیح اور مضاعف جیسے مَدَّ، دَدَنَ اور اسی طرح ایک کلمہ معتل بھی ہو سکتا ہے اور مہموز بھی جیسے یَئِسَ وَاَبٰی یا معتل بھی اور مضاعف بھی جیسے حَیَّ اور وَدَّ یا ایک کلمہ مہموز بھی ہو سکتا ہے اور مضاعف بھی جیسے اَنَّ (آہ نکالی)، اَزَّ (بڑھکا، بڑھکایا) لیکن سالم کلمہ ہمیشہ صحیح ہوتا ہے۔

تبصرہ ۳: اگر حرف علۃ ساکن پایا گیا تو حرف (لین) کہلائے گا جیسے قَوْل، بَیْع، دار، امیر اور اگر حرف لین اپنے سے ما قبل مناسب حرکت رکھتا ہو تو اس کو حرف (مد) کہیں گے جیسے دار، امیر۔

واو کی مناسب حرکت پیش (ضمہ) ہوتی ہے یاء کی مناسب حرکت زیر (کسرہ) ہے اور الف کی مناسب حرکت زبر (فتحہ) ہے اسی بناپر الف ہمیشہ حرف مَد ہوگا کیونکہ خود ساکن ہوتا ہے اور اس سے قبل جب تک زبر (فتحہ) نہ ہو قابل تلفظ نہیں ہوتا۔

تبصرہ ۴: مضاعف ثلاثی ہمیشہ ادغام کی حالت میں پایا جاتا ہے البتہ ادغام کی تعریف یوں بیان کی گئی ہے کہ ایک دوسرے کے ساتھ والے دو حروف کو ایک مخرج سے اسطرح ادا کیا جائے کہ تلفظ میں انکے درمیان فاصلہ نہ ہونے پائے۔ حرف اول کو (مدغم) اور حرف دوم کو (مدغم فیہ) کہتے ہیں اور غالباً یہ دونوں حرف ایک حرف کی صورت میں لکھے جاتے ہیں اور کبھی علیحدہ علیحدہ جیسے مَدَدَ ـــ مَدَّ، اَلْرَجُل ـــ اَلرَّجُل۔

ادغام کے بارے میں تفصیلی بحث ثلاثی مجرد کے فعل مضاعف میں آنے والی ہے۔

تبصرہ ۵: حروف علت اور ہمزہ ہمیشہ تغیر پذیر ہوتے ہیں۔یاد رکھیں کہ ہمزہ کی تبدیلی کو تخفیف کہتے ہیں۔ جس کی دو صورتیں ہیں۔ قلب اور حذف۔

تخفیف قلبی: اگر کسی کلمہ میں ہمزۂ ساکن ہمزۂ متحرک کے بعد واقع ہو تو ہمزۂ ساکن کو حرف مد میں تبدیل کر دیا جائے گا جیسے ءَاْمَنَ سے آمَنَ، ءُاْمُرْ سے اُوْمُرْ، اِءْمَان سے ایمان۔ لیکن اگر ہمزہء ساکن ہمزہ کے علاوہ کسی اور متحرک حرف کے بعد واقع ہو تو اس کو حرف مد میں تبدیل کرنا جائز ہوگا نہ واجب جیسے رَاْس سے رَاس، شُؤْم سے شُوم، ذِئْب سے ذیب۔ اگرچہ بعض کلمات میں مندرجہ بالا خصوصیات موجود نہیں لیکن پھر بھی ہمزہ کی تبدیلی کو پایا گیا ہے جیسے اَئمة سے اَیمة، نَبِیْء سے نَبِیّ، بَرِیْء سے بَرِیّ، نُبُوءَة سے نُبُوَّة، مَقْرُوْء سے مَقْرُوّ۔

تخفیف حذفی: تخفیف حذفی کا کوئی معین قانون نہیں بلکہ صرف سماعی ہے جیسے اؤْخُذْ سے خُذْ، اُؤْکُلْ سے کُلْ۔

حرف علت کی تغیر اور تبدیلی کو (اعلال) کا نام دیا گیا ہے اور اعلال کی تین قسمیں ہیں: سکون، قلب اور حذف۔ ان تینوں کے اپنے خصوصی قوائد و ضوابط ہیں جس کی تفصیل پہلے حصے کے بارہویں سبق اور دوسرے حصے کے مقدمہ میں آئے گی۔



سوالات اور مشق:

۱۔ مندرجہ ذیل کلمات موزون کی نوع اور بنا کو معین کیجئے۔

مَرْء – فَعْل، ثَعْلَب – فَعْلَل، سَلْسَلَة – فَعْلَلَة، سَئِم – فَعِل، قَذارَة – فَعالَة، اِجارَة – فِعالَة، بَرائة – فَعالَة، فَرار – فَعال، بِئر – فِعْل، رَای – فَعْل، قَوِیّ – فَعِیل، مائِل – فاعِل، جَرَیان – فَعَلان، جاری – فاعِل، قَساوَة – فَعالَة، فَیْض – فَعْل، فَیَضان – فَعَلان، فَیّاض – فَعّال، مَدّاد – فَعّال، ذَرّ – فَعْل، سَلام – فَعال، سالِم – فاعِل

(راہنمائی: اس اور اس کے بعد والی تمرین کو حل کرنے کیلئے مَرْءَ ثلاثی مجرد اور مہموز ہے، ثَعْلَب رباعی مجرد ہے وغیرہ)۔

۲۔ مندرجہ ذیل کلمات موزون میں معتل، مہموز، مضاعف اور سالم کو معین کیجئے۔

حَیّ – فَعْل، وَلِیّ – فَعِیل، یاء – فَعْل، مُؤتَمَر – مُفْتَعَل، اَتٰی – فَعَلَ، مَرْاة – فَعْلَة، مَرئی – مَفْعَل، حَرِیر – فَعِیل، تَوْدِیع – تَفعِیل، حُکّام – فُعّال، طَیْر – فَعْل، طَیّارَة – فَعّالَة، یاقُوت – فاعُول، وَحْشَة – فَعْلَة، وُصُول – فُعُول، صابِر – فاعِل، سَدّ –

فَعْل، صُدُود – فُعُول، سَمّاك – فَعّال، اَيّم – فَيْعِل، دَيّان –
فَعّال، عَلِيّ – فَعِيل، عَلَوِيّ – فَعَلِيّ، اَحْمَر – اَفْعَل۔

۳۔ مندرجہ ذیل کلمات میں حروف اصلی اور زائد کو معین کیجئے۔

اَلَنْدَد (پکا دشمن) – اَفَنْعَل، عَفَنْجَج (بیوقوف نوکرانی) – فَعَنْلَل،
مَهْدَد (خاتون کا نام) – فَعْلَل، دِرهم – فِعْلَل، جَعفَر – فَعْلَل،
شَرْشَرَه (ٹکڑے ٹکڑے کرنا) – فَعْلَلَة، يَلَنْدَد (پکا دشمن) – يَفَنْعَل،
زَمْزَمة – فَعْلَلَة، اِحْرَنْجَمَ – اِفْعَنْلَلَ، تَزَلْزُل – تَفَعْلُل، خِدَب
(بوڑھا)– فِعَل، بُرثُن (شیر کا پنجہ) – فُعْلُل

۴۔ تبصرہ نمبر ۲ میں مذکور کلمہ کی ہر قسم کیلئے تین مثالیں ذکر کیجئے۔

۵۔ کیوں الف ہمیشہ حرف مد ہوتا ہے؟

۶۔ سوال نمبر ۲ میں حروف علت، مد اور لین کو معین کیجئے۔

۷۔ ادغام، مدغم اور مدغم فیہ کی تعریف کیجئے؟

۸۔ ال کا لام حروف شمسی میں جو یہ ذیل چودہ حروف ہیں ت، ث، د، ذ، ر،
ز، س، ش، ص، ض، ط، ظ، ل، ن ادغام ہو جاتا ہے جیسے اَلتَّقْوٰی،
اَلثَّواب و......

۱) دوسرے حروف کا نام کیا ہے؟

۸) ہر ایک حرف شمسی میں (ال) کے لام کے ادغام کی دو مثالیں دیجئے اور ان کا تلفظ کیجئے؟

۹۔ ہمزہ کا حرف مد میں لازمی طور پر تبدیل ہونے کے کیا شرائط ہیں؟ ان شرائط کا نام لیجئے۔

۱۰۔ تخفیف ہمزہ کے قیاسی اور سماعی موارد کو مثال کے ساتھ بیان کیجئے۔

۱۱۔ مندرجہ ذیل کلمات میں سے کونسے کلمات میں تخفیف ہمزہ جائز اور کونسے کلمات میں واجب ہے اور کیوں؟

ءَأْدَمَ، ءَأْداب، مُؤَدَّب، ءَأْخَر، ءَأْمَنَ، أُوْتیَ، بارِی، إِءْذان، ءَأْذَر، تَاسیس، مُؤاخات، مُؤمِن، یُؤمِن، مُؤَیِّد، مُؤَن، فِئة، یَائِس، مِئزَر، سائِر، جائِز، مَسائِل

۱۲۔ مندرجہ ذیل اصطلاحات کے معانی بیان کیجئے۔

حرف علت، اعلال، حرف صحیح، حرف لین، حرف مد، کلمہ، مضاعف، مہموز، صحیح، معتل، مثال، اجوف، ناقص، لفیف مقرون، لفیف مفروق، سالم۔

۱۳۔ حروف علت میں سے ہر ایک اصلی ہے یا منقلب؟

پہلا حصّہ

فعل

مقدمہ

۱۔ تعریف اور تقسیم

فعل اس کلمہ کو کہتے ہیں جو زمان ماضی، حال یا استقبال میں کسی کام کے واقع ہونے یا کسی حالت کے ظاہر ہونے پر دلالت کرتا ہو۔ کام کا واقع ہونا جیسے ضَرَبَ (مارا)، یَضرِبُ (مار رہا ہے یا مارے گا)، اِضرِبْ (تو مار) کسی حالت کا ظاہر ہونا جیسے حَسُنَ ☆(اچھا ہوا)، یَحْسُنُ (اچھا ہو جائے گا)، اُحْسُنْ (اچھا ہو جا)۔

☆ حسن اولئک رفیقا (رفاقت کے اعتبار سے اچھے ہیں)۔

فعل کی تین اقسام ہیں: ماضی، مضارع، امر۔

ماضی وہ فعل ہے جو زمان ماضی میں کسی کام کے واقع ہونے یا کسی حالت کے ظاہر ہونے پر دلالت کرتا ہو جیسے ضَرَبَ وحَسُنَ، مضارع وہ فعل ہے جو زمان حال یا مستقبل میں کسی کام کے واقع ہونے یا کسی حالت کے ظاہر ہونے پر دلالت کرتا ہو جیسے یَضْرِبُ ویَحْسُنُ اور امر وہ فعل ہے جو کسی کام یا حالت کے وجود میں لانے کی طلب پر دلالت کرے جیسے اِضْرِبْ واُحْسُنْ (۱)۔

۱۔ فعل کی تین قسموں میں تقسیم بندی اس طرح رونما ہوتی ہے کہ زمان جو فعل کے معنی کا ایک جزء ہے وہ تین حصوں میں تقسیم پذیر ہے ماضی، حال اور مستقبل (گذشتہ، حال، آیندہ) پس فعل بھی تین حصوں میں تقسیم پذیر ہے۔ فعل مستقبل پھر دو قسم پر ہے امر اور غیر امر۔ مستقبل غیر امر فعل حال کے ساتھ لفظاً مشترک ہے اسی وجہ سے ان دونوں کو مضارع کہتے ہیں، یہی وجہ ہے کہ فعل کو تین حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے، ماضی، مضارع اور امر اس گفتگو کو جدول کی مدد سے اس طرح ذکر کیا جاسکتا ہے۔

زمان گذشتہ	ضَرَبَ	(مارا)	(فعل ماضی)
زمان حال	یَضْرِبُ	(مارتا ہے)	(فعل مضارع)
زمان آیندہ: غیر امر	یَضْرِبُ	(مارے گا)	(فعل مضارع)
امر	اِضْرِب	(مارو)	(فعل امر)

۲۔ فعل کی اصل (مصدر)

فعل، مصدر سے حاصل کیا جاتا ہے۔ مصدر وہ کلمہ ہے جو صرف کسی کام یا حالت کے وقوع پر دلالت کرتا ہو جیسے خُرُوج (خارج ہونا)، حُسْن (خوبصورت ہونا)۔ مصدر کی علامت یہ ہے کہ اگر اس کا فارسی میں ترجمہ کیا جائے تو آخر میں تن یا دن آئے اس شرط کے ساتھ کہ اگر (ن) کو ہٹا دیا جائے تو کلمہ فعل ماضی میں تبدیل ہو جائے اسی بنا پر یہ عُنُق (گردن) اور خَاضِع (فروتن، منکسر) مصدر نہیں ہیں۔(۱)

وہ کلمہ جو براہ راست مصدر سے لیا جاتا ہے، فعل ماضی ہے لیکن مضارع اور امر کو مصدر سے نہیں لیا جاتا بلکہ مضارع کو ماضی سے لیا جاتا ہے اور امر کو مضارع سے۔

مصدر ---> ماضی ---> مضارع ---> امر (۲)

۱۔ فعل فقط وہ کلمہ ہوتا ہے جو کام یا حالت پر دلالت کرنے کے ساتھ ساتھ زمان پر بھی دلالت کرے پس ان دو شرائط کی روشنی میں خُرُوج اور حُسْن جو صرف کام اور حالت کے واقع ہونے پر دلالت کرتے ہیں یا اَمس (کل)، اَلْیَوْم (آج)، غَد (آنے والی کل) جو فقط زمانے پر دلالت کرتے ہیں اسم ہیں کیونکہ فعل کی تعریف ان پر صادق نہیں آتی۔

۲۔ بحث گزشتہ سے یہ بات واضح ہوئی کہ فعل مشتق ہے اور اس کی اصل مصدر ہے فعل کے علاوہ اسم کی بعض اقسام کو بھی مصدر سے حاصل کیا جاتا ہے جن کی بحث دوسرے حصے میں آئیگی اور بعض افعال ایسے بھی ہے جن کو مصدر سے حاصل نہیں کیا جاتا جس کی بحث کتاب کے اسی حصے کے مبحث چہارم میں آنے والی ہے۔

سوالات اور مشق:

۱۔ فعل کی اقسام اور تقسیم کی کیفیت بیان کیجئے۔

۲۔ مصدر اور فعل کے فرق کو واضح کیجئے۔

۳۔ مندرجہ ذیل کلمات میں مصدر اور فعل کو علیحدہ کیجئے۔

اِحْسَان (نیکی کرنا)، مُحْسِنْ (نیکی کرنے والا)، عَدَن (جگہ کا نام ہے)، نَوْم (سونا)، جَاء (آیا)، یَنْصُرُ (مدد کرتا ہے)، نَسْج (بُننا)، خُتَنْ (جگہ کا نام ہے)۔

۳۔ معلوم و مجہول

فعل یا معلوم ہوتا ہے یا مجہول، معلوم فعل وہ ہے جس میں اس کے فاعل کو ذکر کیا گیا ہو جیسے ضَرَبَ زیدٌ بکراً (زید نے بکر کو مارا) اور فعل مجہول وہ فعل ہوتا ہے جس میں اس کے فاعل کو ذکر نہیں کیا گیا ہو اور فعل کی نسبت مفعول کو دی گئی ہو اور یہ مفعول چونکہ فاعل کے مقام پر ہوتا ہے اس لئے اسے نائب فاعل کہتے ہیں جیسے ضُرِبَ بکرٌ (بکر کو مارا گیا)۔ اسی بنا پر فعل یا معلوم ہوتا ہے یا مجہول یعنی یا وہ فاعل رکھتا ہے یا نائب فاعل۔

توجہ رہے کہ فعل مجہول کو براہ راست مصدر سے حاصل نہیں کیا جاتا بلکہ اس کے

ماضی کو ماضی معلوم سے اور اس کے مضارع کو مضارع معلوم سے اور اس کے امر کو مضارع مجہول سے حاصل کیا جاتا ہے۔

ماضی معلوم ---> ماضی مجہول،

مضارع معلوم ---> مضارع مجہول ---> امر مجہول

اس اشتقاق کی وضاحت اور کیفیت بعد میں آئے گی۔

۴۔ فعل کے صیغے

فاعل اور نائب فاعل یا غائب ہو گا یا مخاطب یا متکلم۔ اسی تقسیم بندی کے اعتبار سے فعل کو تین حالتوں میں ترتیب کے ساتھ غائب، مخاطب اور متکلم کا نام دیا گیا ہے۔

فعل غائب اور مخاطب، یہ دونوں فاعل اور نائب فاعل کے مذکر اور مؤنث ہونے نیز مفرد، تثنیہ اور جمع ہونے سے تبدیل ہوتے ہیں اور ہر عنوان اپنی ایک خاص صورت رکھتا ہے۔ فعل متکلم فقط فاعل اور نائب فاعل کے مفرد اور غیر مفرد ہونے کے ساتھ تبدیل ہوتا ہے اور اس کی دو صورتیں ہیں۔ اوپر بیان کی گئی صورتوں میں سے ہر ایک کو صیغہ کا نام دیا جاتا ہے اور اسے فاعل یا نائب فاعل کے نام سے پکارتے ہیں۔ چنانچہ کہتے ہیں مفرد مذکر غائب کا صیغہ، مثنی مذکر غائب کا صیغہ، جمع مذکر غائب کا صیغہ اور اسی طرح......

یہیں سے واضح ہو گیا کہ فعل غائب چھ صیغے رکھتا ہے ۔فعل مخاطب بھی چھ صیغے رکھتا ہے اور فعل متکلم دو صیغے رکھتا ہے پس نتیجہ نکلا کہ ہر فعل کے چودہ صیغے ہیں۔

غائب		مخاطب		متکلم	
مذکر	مؤنث	مذکر	مؤنث	مذکر	مؤنث
۱۔ مفرد	۴۔ مفرد	۷۔ مفرد	۱۰۔ مفرد	۱۳۔ مفرد (وحدہ)	
۲۔ تثنثه	۵۔ تثنیه	۸۔ تثنیه	۱۱۔ تثنیه	۱۴۔ غیر مفرد (مع الغیر)	
۳۔ جمع	۶۔ جمع	۹۔ جمع	۱۲۔ جمع		

۵۔ پہلے حصے کے مباحث

اس حصے کے مطالب کو چار عنوان کے تحت بیان کیا جائے گا جو مندرجہ ذیل ہیں :

۱۔ ثلاثی مجرد　　　　۲۔ ثلاثی مزید

۳۔ رباعی　　　　۴۔ فعل صناعی، غیر متصرف اوز اسم فعل

وضاحت: فعل مُجَرَّد اس فعل کو کہتے ہیں جس کے ماضی کے پہلے صیغے میں کوئی حرف زائد نہ ہو اور فعل مزیدفیہ اس فعل کو کہتے ہیں جس کے ماضی کا پہلا صیغہ حرف زائد رکھتا ہو۔

سوالات اور مشق:

۱۔ مندرجہ ذیل جملوں سے فاعل، نائب فاعل، معلوم اور مجہول کو تلاش کیجئے۔

قَرَءَ زیدٌ الکتابَ، قُرِءَ الْکِتابُ، کَتَبْتُ الدَّرْسَ، کُتِبَ الدَّرْسُ، اَکَلَتْ فاطِمةُ الْخُبْزَ، اُکِلَ الْخُبْزُ، شَرِبْتُ الْماءَ، شُرِبَ الْماءُ، عُرِفَ زَیدٌ، سَئَلَ التلْمیذُ، نَصَرَ عَلِیٌّ، قُتِلَ الْحُسَینُ (ع)

۲۔ فعل غائب، مخاطب اور متکلم کی تعریف کرتے ہوئے اردو زبان میں ان کی مثالیں بھی دیجئے۔

۳۔ کیوں فعل غائب اور مخاطب کے چھ صیغے ہوتے ہیں اور متکلم کے دو، کیا اردو میں بھی اسی طرح تقسیم بندی ہے؟

۴۔ مندرجہ ذیل صیغوں کے نمبر بتائیے۔

متکلم واحد، متکلم مع الغیر، مفرد مونث مخاطب، مفرد مونث غائب، جمع مؤنث غائب، جمع مؤنث مخاطب، جمع مذکر مخاطب، تثنیہ مذکر غائب، تثنیہ مؤنث مخاطب۔

۵۔ ان صیغوں کے نام بتائیے؟ ۱، ۴، ۷، ۱۳، ۱۴

۶۔ فعل کی اقسام میں سے ہر قسم کا معلوم اور مجہول کس سے حاصل کیا جاتا ہے؟

مبحث اول

ثلاثی مجرد

فعل ثلاثی مجرد	
معلوم	مجہول
ماضی	ماضی
مضارع	مضارع
امر	امر

پہلا سبق-ماضی معلوم

ثلاثی مجرد کے ماضی معلوم کو مصدر سے لیا جاتا ہے۔ اس کو بنانے کیلئے مصدر سے حروف زائد (اگر وہ رکھتا ہو) کو نکال دیا جاتا ہے۔ فاء الفعل اور لام الفعل کو فتحہ اور عین الفعل کو حرکت دی جاتی ہے (ماضی میں عین الفعل کی حرکت سماعی ہوتی ہے) اسی بنا پر ثلاثی مجرد کے ماضی معلوم کے تین اوزان ہوتے ہیں۔

فَعَلَ، فَعِلَ، فَعُلَ جیسے ذَھاب (جانا) سے ذَھَبَ (وہ گیا)، عِلْم (جاننا) سے عَلِمَ (اس نے جانا)، حُسْن (اچھا ہونا) سے حَسُنَ (وہ اچھا ہوا)۔

صیغے: مندرجہ بالا تینوں صیغے فعل کے پہلے صیغے ہیں اور باقی ۱۳ صیغوں کو پہلے صیغے سے لیا جاتا ہے اس ترتیب کے ساتھ :

دوسرا صیغہ: پہلے صیغہ کے آخر میں الف کے اضافہ سے جیسے (فَعَلَ سے فَعَلا)۔

تیسرا صیغہ: پہلے صیغہ کے آخر میں واو کے اضافہ اور لام الفعل کو پیش (ضمہ) دینے سے جیسے (فَعَلَ سے فَعَلُوا)۔ (۱)

چوتھا صیغہ: پہلے صیغہ کے آخر میں تاء ساکنہ (تْ) کے اضافہ سے جیسے (فَعَلَ سے فَعَلَتْ)۔

پانچواں صیغہ: پہلے صیغے کے آخر میں (تا) کے اضافہ سے جیسے (فَعَلَ سے فَعَلَتا)۔

چھٹا صیغہ: پہلے صیغہ کے آخر میں نون مفتوحہ (نَ) کے اضافہ اور لام الفعل کو ساکن کرنے سے جیسے (فَعَلَ سے فَعَلْنَ)۔

ساتواں صیغہ: پہلے صیغہ کے آخر میں تاء مفتوحہ (تَ) کے اضافہ اور لام الفعل کو ساکن کرنے سے جیسے (فَعَلَ سے فَعَلْتَ)۔

۱۔ جب بھی فعل کے آخر میں جمع مذکر کی علامت 'واو' واقع ہو تو اس کے بعد ایک الف لکھا جاتا ہے جو پڑھا نہیں جاتا۔

آٹھواں صیغہ: پہلے صیغہ کے آخر میں (تُما) کے اضافہ اور لام الفعل کو ساکن کرنے سے جیسے (فَعَلَ سے فَعَلْتُما)۔

نواں صیغہ: پہلے صیغہ کے آخر میں (تُمْ) کے اضافہ اور لام الفعل کو ساکن کرنے سے جیسے (فَعَلَ سے فَعَلْتُمْ)۔

دسواں صیغہ: پہلے صیغہ کے آخر میں تاء مکسورہ (تِ) کے اضافہ اور لام الفعل کو ساکن کرنے سے جیسے (فَعَلَ سے فَعَلْتِ)۔

گیارھواں صیغہ: پہلے صیغے کے آخر میں (تُما) کے اضافہ اور لام الفعل کو ساکن کرنے سے جیسے (فَعَلَ سے فَعَلْتُما)۔

بارھواں صیغہ: پہلے صیغے کے آخر میں (تُنَّ) کے اضافہ اور لام الفعل کو ساکن کرنے سے جیسے (فَعَلَ سے فَعَلْتُنَّ)۔

تیرھواں صیغہ: پہلے صیغے کے آخر میں تاء مضمومہ (تُ) کے اضافہ اور لام الفعل کو ساکن کرنے سے جیسے (فَعَلَ سے فَعَلْتُ)۔

چودھواں صیغہ: پہلے صیغے کے آخر میں (نا) کے اضافہ اور لام الفعل کو ساکن کرنے سے جیسے (فَعَلَ سے فَعَلْنا)۔

☆ کلمہ کو مختلف صیغوں کی صورت میں ڈھالنے کو صرف کرنا کہتے ہیں اسی بنا پر فعل کو صرف کرنا یعنی اس کے چودہ صیغوں کو ذکر کرنا۔

اس بناپر ثلاثی مجرد کے ماضی معلوم کی صرف (گردان) یوں ہوگی۔

فَعَلَ	فَعَلاَ	فَعَلُوا	فَعَلَتْ	فَعَلَتَا	فَعَلْنَ
فَعَلْتَ	فَعَلْتُمَا	فَعَلْتُم	فَعَلْتِ	فَعَلْتُمَا	فَعَلْتُنَّ
	فَعَلْتُ			فَعَلْنَا	

دوسرے دواوزان (فَعِلَ اور فَعُلَ) کی گردان بھی اسی طرز پر ہوگی۔

ضمائر: گذشتہ گفتگو سے معلوم ہوا کہ ثلاثی مجرد کے ماضی معلوم کے صیغوں کی علامت اس ترتیب سے ہے۔

ا و تْ تا نَ تَ تُما تُمْ تِ تُما تُنَّ تُ نا ان علامات کو ضمیر کا نام دیا گیا ہے البتہ ۴اور ۵ نمبر صیغے میں (ت) صرف فاعل کے مؤنث ہونے کی علامت ہے۔

پہلے اور چوتھے صیغے میں ضمیر ھُوَ اور ھِیَ ہے چونکہ یہ ضمیر پوشیدہ ہے اسی لئے اس کو ضمیر مستتراور دوسری تمام ضمیروں کو ضمیر بارز کا نام دیا گیا ہے۔

واضح رہے کہ ضمیر اسم کی نائب ہوتی ہے اسلئے اگر فاعل اسم ظاہر کی صورت میں موجود ہو تو فعل ضمیر سے خالی ہوگا (بارز یا مستتر ہر دو سے) جیسے ذَهَبَ الرَّجُلُ، ذَهَبَ الرَّجُلانِ، ذَهَبَ الرِّجالُ، قَالَتْ هِنْدٌ، قَالَتِ النِّساءُ۔(۱)

۱۔ اگر ضمیر کے علاوہ فعل کے ساتھ اسم ظاہر بھی موجود ہو تو اس کا مطلب یہ ہوگا کہ اس صیغہ میں موجود علامت فقط فاعل کی علامت ہے، ضمیر نہیں ہے جیسے (اَکَلُونِیَ البَراغِیثُ) پسوؤں نے مجھے کھالیا۔(بُرغُوثٌ :پسو)

<--

سوالات اور مشق:

۱۔ مطلق فعل اور فعل ماضی کی تعریف کیجئے۔

۲۔ ثلاثی مجرد کا ماضی معلوم صرف تین اوزان کیوں رکھتا ہے؟

۳۔ مندرجہ ذیل علامات ثلاثی مجرد کے ماضی معلوم کے کونسے صیغوں سے مخصوص ہیں؟ و، تا، نَ، تَ، تما، تِ، تُ

۴۔ ۲، ۴، ۵، ۸، ۹، ۱۳، ۱۴ نمبر صیغے کس طرح بنائے جائیں گے؟

۵۔ فعل ذَهَبَ سے مندرجہ بالا صیغوں کے معانی بیان کیجئے۔

۶۔ مندرجہ ذیل جملوں کا عربی میں ترجمہ کیجئے۔

دو عورتیں گئیں، میں نے جان لیا، تو گیا، تم دو مرد گئے، عورتیں اچھی ہو گئیں، ہم نے جان لیا، آپ سب عورتیں گئیں، مردوں نے جان لیا۔

۷۔ مندرجہ ذیل افعال کی گردان کیجئے۔

سَئَلَ، قَتَلَ، عَظُمَ، شَهِدَ، كَبُرَ، رَحِمَ، صَدَقَ، رَؤُفَ

۸۔ فعل ماضی کی ضمائر کی کیفیت بیان کیجئے۔

۹۔ مندرجہ ذیل ماضی کے صیغوں کی ضمیروں کو بیان کریں۔

توجہ: یہ بات ذہن نشین ہو کہ فاعل صرف غائب کے چھ صیغوں میں اسم ظاہر ہو سکتا ہے لیکن باقی صیغوں میں واجب ہے کہ ضمیر کی صورت میں ہو۔

۴، ۷، ۱۳، ۱۴، ۲، ۵، ۸، ۱، ۰، ۶، ۱۲

۱۰۔ مندرجہ ذیل جملوں کے اغلاط کو درست کریں۔

رَجُلٌ جٰائَتْ، اِمْرَاَةٌ جٰائَا، نَصَرُوا الرِّجٰالُ، اِمْرَاَتَانِ اَكَلاَ، نِسٰاءٌ شَرِبُوا، حَسُنَا الرَّجُلاَنِ، عَلِمَتَا اِمْرَاَتَانِ، عَلِمُوا النِّسَاءُ، نَحْنُ ضَرَبْنَ، اَنْتُمَا ضَرَبْتُمْ، زَيْدٌ ضَرَبَتْ، هِنْدٌ وَ سَعِيدَةٌ قَرَءَ، ضَرَبَا الرَّجُلاَنِ

دوسرا سبق۔ مضارع معلوم

ثلاثی مجرد کے مضارع معلوم کو اس کے ماضی سے لیا جاتا ہے اس طرح کہ ماضی کے شروع میں یاء مفتوحہ (ماضی کے پہلے صیغہ میں) کا اضافہ کر کے فاء الفعل کو ساکن اور لام الفعل کو مضموم کر دیتے ہیں لیکن عین الفعل کی حرکت مضارع میں سماعی ہے اور مفتوح، مکسور یا مضموم ہو سکتی ہے۔(۱)

اسی بنا پر ثلاثی مجرد کا مضارع معلوم بھی تین وزن رکھتا ہے۔ يَفْعَلُ، يَفْعِلُ اور

۱۔ یہ قاعدہ اس جگہ جاری ہوگا جب ماضی مفتوح العین ہو اور اس سے مضارع بنانا مقصود ہو پس اگر مکسور العین ہو تو مضارع کا عین الفعل یا مفتوح ہوگا یا مکسور اور اگر مضموم العین ہو تو عین الفعل فقط مضموم ہوگا۔

یَفعُلُ جیسے ذَہَبَ سے یَذْہَبُ (جارہا ہے یا جائے گا)، ضَرَبَ سے یَضرِبُ (ماررہا ہے یا مارے گا)، قَتَلَ سے یَقتُلُ (قتل کررہا ہے یا کرے گا)۔

صیغے: مندرجہ بالا تینوں اوزان، مضارع کے پہلے صیغے ہیں۔باقی ۱۳ صیغے پہلے صیغے سے اس طرز پر بنائے جاتے ہیں۔

دوسرا صیغہ: پہلے صیغے کے آخر میں الف اور نون مکسورہ انِ کا اضافہ کرنے اور لام الفعل کو مفتوح کرنے سے (یَفعَلُ سے یَفعَلَانِ)۔

تیسرا صیغہ: پہلے صیغے کے آخر میں واو اور نون مفتوحہ ونَ کا اضافہ کرنے سے (یَفعَلُ سے یَفعَلُونَ)۔

چوتھا صیغہ: حرفِ مضارع کی یاء کو تاء سے تبدیل کرنے سے (یَفعَلُ سے تَفعَلُ)۔

پانچواں صیغہ: یاء کو تاء سے تبدیل کرنے، لام الفعل کو مفتوح کرنے اور آخر میں الف اور نون مکسورہ ان کا اضافہ کرنے سے (یَفعَلُ سے تَفعَلَانِ)۔

چھٹا صیغہ: لام الفعل کو ساکن اور آخر میں نون مفتوحہ نَ کا اضافہ کرنے سے (یَفعَلُ سے یَفعَلْنَ)۔

ساتواں صیغہ: صیغہ اول کی یاء کو تاء سے تبدیل کرنے سے (یَفعَل سے تَفعَلُ)۔

آٹھواں صیغہ: صیغہ اول کی یاء کو تاء سے تبدیل کرنے، لام الفعل کو مفتوح کرنے

اور اس کے آخر میں الف اور نون مکسورہ انِ کا اضافہ کرنے سے (یَفْعَلُ سے تَفْعَلانِ)۔

نواں صیغہ: صیغہ اول کی یاء کو تاء سے تبدیل کرنے اور آخر میں واو اور نون مفتوحہ ونَ کا اضافہ کرنے سے (یَفْعَلُ سے تَفْعَلُونَ)۔

دسواں صیغہ: صیغہ اول کی یاء کو تاء سے تبدیل کرنے، لام الفعل کو مکسور کرنے اور آخر میں یاء اور نون مفتوحہ ینَ کا اضافہ کرنے سے (یَفْعَلُ سے تَفْعَلِینَ)۔

گیارھواں صیغہ: صیغہِ اول کی یاء کو تاء میں تبدیل کرنے، لام الفعل کو مفتوح کرنے اور آخر میں الف اور نون مکسورہ انِ کا اضافہ کرنے سے (یَفْعَلُ سے تَفْعَلَانِ)۔

بارھواں صیغہ: صیغہ اول کی یاء کو تاء سے تبدیل کرنے، لام الفعل کو ساکن کرنے اور اس کے آخر میں نونِ مفتوحہ نَ کا اضافہ کرنے سے (یَفْعَلُ سے تَفْعَلْنَ)۔

تیرھواں صیغہ: صیغہ اول کی یاء کو ہمزہ سے تبدیل کرنے سے (یَفْعَلُ سے اَفْعَلُ)۔

چودھواں صیغہ: صیغہ اول کی یاء کو نون سے تبدیل کرنے سے (یَفْعَلُ سے نَفْعَلُ)۔

توجه فرمائیے: حروف (اَتَیْنَ) یعنی یاء، تاء، ہمزہ اور نون جو اول مضارع میں آتے ہیں ان کو حروف مضارع یا علامتِ فعل مضارع کہتے ہیں۔ اگر ماضی چار حرفی ہو تو یہ حروف مضموم اور اگر مضارع کا ماضی چار سے کم یا زیادہ حروف پر مشتمل ہو تو

مفتوح ہوتے ہیں۔ پس گذشتہ بیان کی بنا پر ثلاثی مجرد کے مضارع معلوم کی گردان اس طرح ہوگی۔

يَفْعَلُ	يَفْعَلَانِ	يَفْعَلُونَ	تَفْعَلُ	تَفْعَلَانِ	يَفْعَلْنَ
تَفْعَلُ	تَفْعَلَانِ	تَفْعَلُونَ	تَفْعَلِينَ	تَفْعَلَانِ	تَفْعَلْنَ
	اَفْعَلُ			نَفْعَلُ	

دیگر دو اوزان (يَفْعِلُ و يَفْعُلُ) کی گردان بھی اسی طرح ہے۔

ضمائر: تثنیہ میں الف، جمع مذکر کے صیغوں میں واو، جمع مؤنث کے صیغوں میں نون، مفرد مونث مخاطب میں یاء یہ سب فاعل کے ضمائر بارز ہیں اور صیغہ نمبر ۱، ۴، ۷، ۱۳، ۱۴ میں ضمیر فاعل مستتر ہے پہلے صیغہ میں هُوَ، چوتھے صیغہ میں هِیَ، ساتویں صیغہ میں اَنْتَ، تیرہویں صیغہ میں اَنَا اور چودہویں صیغہ میں نَحْنُ ہے۔

توجہ فرمائیے: مضارع میں جمع مونث کے صیغے مبنی اور باقی صیغے معرب ہیں، معرب صیغے اپنے آپ مرفوع ہوتے ہیں۔ صیغے نمبر ۱، ۴، ۷، ۱۳، ۱۴ میں علامت رفع، لام الفعل کا ضمہ ہے اور تثنیہ، جمع مذکر اور مفرد مونث مخاطب کے صیغوں میں علامت رفع وہ نون ہے جو صیغے کے آخر میں ہے اسے نون عوض رفع کہا جاتا ہے۔ جمع مونث کے دونوں صیغوں میں (۶ اور ۱۲) نون مفتوحہ ضمیر ہے، علامت رفع نہیں ہے۔

سوالات اور مشق:

۱۔ فعل مضارع کی تعریف کیجئے۔

۲۔ ثلاثی مجرد کے مضارع معلوم کے کتنے اوزان ہیں اور کیوں؟

۳۔ ثلاثی مجرد کے مضارع معلوم کو کس سے لیا جاتا ہے اور کیسے؟

۴۔ مندرجہ ذیل صیغے کس طرح بنائے جائیں گے؟

۱، ۴، ۷، ۱۳، ۱۴، ۶، ۱۲، ۸ اور ۱۱

۵۔ مندرجہ بالا صیغوں کے نام لکھیے۔

۶۔ مندرجہ ذیل افعال مضارع کی گردان کیجئے۔

يَعْمَلُ، يَحْسُدُ، يَقْذِفُ، يَشْرُفُ، يَكْتُبُ، يَقْرَءُ، يَصبِرُ

۷۔ يَعْلَمُ کے ۱، ۴، ۷، ۱۳، ۱۴، ۲، ۵، ۸، ۱۱، ۳، ۱۰ نمبر صیغوں کے معانی بتائیے۔

۸۔ فعل مضارع کے ضمائر کی کیفیت بیان کیجئے۔

۹۔ ثلاثی مجرد کے مضارع معلوم میں حروف مضارع، ان کی حرکت اور ان کے واقع ہونے کی کیفیت کو بیان کیجئے۔

۱۰۔ مضارع کے صیغوں میں اعراب اور علامتِ رفع کی کیفیت بیان کیجئے۔

۱۱۔ فعل مضارع کے کونسے صیغوں میں لام الفعل ساکن ہوتا ہے اور ان صیغوں میں نکتہ مشترک کیا ہے؟

تیسرا اسبق- ثلاثی مجرد کے ابواب

فَعَلَ کا مضارع ان تین اوزان پر آ سکتا ہے 'یَفْعَلُ، یَفْعِلُ، یَفْعُلُ' اور فَعِلَ کا مضارع دو اوزان پر آسکتا ہے' یَفْعَلُ، یَفْعِلُ' اور فَعُلَ کا مضارع صرف یَفْعُلُ کے وزن پر آتا ہے اس ترتیب کے پیش نظر فعل ثلاثی مجرد معلوم کے (ماضی مضارع) کی کیفیت یوں ہو گی۔

باب		نمبر	وزن و مثال
فَعَلَ (عین الفعل مفتوح)	جیسے :	۱۔	فَعَلَ یَفْعَلُ مَنَعَ یَمْنَعُ
		۲۔	فَعَلَ یَفْعِلُ ضَرَبَ یَضْرِبُ
		۳۔	فَعَلَ یَفْعُلُ نَصَرَ یَنْصُرُ
فَعِلَ (عین الفعل مکسور)	جیسے :	۴۔	فَعِلَ یَفْعَلُ سَمِعَ یَسْمَعُ
		۵۔	فَعِلَ یَفْعِلُ حَسِبَ یَحْسِبُ
فَعُلَ (عین الفعل مضموم)	جیسے :	۶۔	فَعُلَ یَفْعُلُ کَرُمَ یَکْرُمُ

ماضی مضارع کے ان اقسام میں سے ہر ایک کو باب کا نام دیا گیا ہے اور اسی بنا پر فعل ثلاثی مجرد کے چھ ابواب ہیں۔

سوالات اور مشق:

۱۔ فعل ثلاثی مجرد معلوم چھ ابواب رکھتا ہے اس سے کیا مراد ہے؟

۲۔ مندرجہ ذیل مصادر سے ماضی مضارع بنائیں؟

اَکَل (کھانا) از باب نمبر ۳، شَھادَۃ (حاضر ہونا) از باب نمبر ۴، ضَرْب (مارنا) از باب نمبر ۲، رُکُوع (خم ہونا) از باب نمبر ۱، سَامَۃ (بے چین ہونا) از باب نمبر ۴، قَتْل (قتل کرنا) از باب نمبر ۳ اور قُعُود (بیٹھنا) باب نمبر ۳ سے۔

۳۔ مندرجہ بالا کے ماضی اور مضارع کے صیغہ نمبر ۱، ۴، ۷، ۱۳، ۱۴ کے معانی بیان کریں؟

۴۔ مندرجہ ذیل صیغوں کے ابواب معین کیجئے؟

جَاءَ یَجِیءُ، فَھِمَ یَفْھَمُ، سَئَلَ یَسْئَلُ، عَمِلَ یَعْمَلُ، حَلُمَ یَحْلُمُ، ذَھَبَ یَذْھَبُ، قَتَلَ یَقْتُلُ، عَلِمَ یَعْلَمُ، حَسُنَ یَحْسُنُ

چوتھا سبق-امر معلوم

فعل امر کو مضارع سے لیا جاتا ہے البتہ نہ اس طرح کہ پہلا صیغہ مضارع کے پہلے صیغے سے اور باقی صیغے پہلے صیغے سے بلکہ ہر صیغہ کو مضارع کے اسی صیغے سے بنایا جاتا ہے۔ چھ صیغے غائب۔کے اور دو صیغے متکلم کے اس طرح بنائے جاتے ہیں کہ لام امر کو مضارع کے شروع میں اضافہ کرتے ہیں۔ مخاطب کے چھ صیغے مضارع کے صیغوں میں خاص تبدیلی کے ساتھ بنائے جاتے ہیں لہذا ان آٹھ صیغوں کو امر بلام یا امر غائب اور متکلم اور ان چھ صیغوں کو امرِ بصیغہ یا امر حاضر کہتے ہیں۔

صیغے: امر غائب اور متکلم کے صیغے بنانے کیلئے لام مکسور جسے لام امر کہتے ہیں، مضارع کے شروع میں لاتے ہیں اور آخر سے علامت رفع کو گرا دیتے ہیں۔ امر مخاطب کے صیغے بنانے کیلئے پہلے مضارع کے مخاطب کے صیغوں کے اوّل سے حرفِ مضارع گرا دیتے ہیں۔ اس کے بعد حرفِ مضارع کے بعد والے حرف کو دیکھیں گے اگر متحرک ہو تو اسی سے امر بنایا جاتا ہے (اور کسی چیز کے اضافے کی ضرورت نہیں) اور اگر ساکن ہو تو شروع میں متحرک ہمزہ کو لاتے ہیں۔ تیسرے مرحلے میں دیکھیں گے کہ اگر عین الفعل کی حرکت مضموم ہو تو ہمزہ کو مضموم اور اگر عین الفعل مضموم نہ ہو تو پھر ھمزہ کو مکسور لاتے ہیں۔ پھر چوتھے مرحلے میں صیغے کے آخر سے علامت رفع کو گرا دیتے ہیں۔

اسی بنا پر یَفْعَلُ سے امر کے صیغوں کی تصریف اس طرح ہوتی ہے۔

لِيَفْعَلْ	لِيَفْعَلَا	لِيَفْعَلُوا	لِتَفْعَلْ	لِتَفْعَلَا	لِيَفْعَلْنَ☆
اِفْعَلْ	اِفْعَلَا	اِفْعَلُوا	اِفْعَلِي	اِفْعَلَا	اِفْعَلْنَ☆
	لِاَفْعَلْ			لِنَفْعَلْ	

یَفْعِلُ سے امر کے صیغوں کی گردان یوں ہوگی۔

لِيَفْعِلْ	لِيَفْعِلَا	لِيَفْعِلُوا	لِتَفْعِلْ	لِتَفْعِلَا	لِيَفْعِلْنَ
اِفْعِلْ	اِفْعِلَا	اِفْعِلُوا	اِفْعِلِي	اِفْعِلَا	اِفْعِلْنَ
	لِاَفْعِلْ			لِنَفْعِلْ	

اور یَفْعُلُ سے اس طرح ہوگی۔

لِيَفْعُلْ	لِيَفْعُلَا	لِيَفْعُلُوا	لِتَفْعُلْ	لِتَفْعُلَا	لِيَفْعُلْنَ
اُفْعُلْ	اُفْعُلَا	اُفْعُلُوا	اُفْعُلِي	اُفْعُلَا	اُفْعُلْنَ
	لِاَفْعُلْ			لِنَفْعُلْ	

دو نکتے:

۱۔ اگر لام امر واو، فاء یا ثُمَّ کے بعد آئے تو اس کو ساکن کر سکتے ہیں جیسے وَلْتَنْظُرْ نَفْسٌ ما قَدَّمَتْ لِغَدٍ، فَلْيَعْبُدُوا رَبَّ هٰذَا الْبَيْتِ، ثُمَّ لْيَقْضُوا تَفَثَهُمْ وَلْيُوفُوا نُذُورَهُمْ وَلْيَطَّوَّفُوا بِالْبَيْتِ الْعَتِيقِ (قرآن مجید)۔

☆ صیغہ ۶ اور ۱۲ کا نون مفتوحہ ضمیر ہونے کی بنا پر ہمیشہ ثابت رہتا ہے۔

۲۔امر کا ہمزہ، ہمزہٗ وصل ہوتا ہے پس اگر صیغہء امر کلام کے درمیان میں واقع ہو تو ہمزہ تلفظ سے ساقط ہو جاتا ہے اور اس سے پہلے والا حرف اس کے بعد والے حرف کے ساتھ وصل ہو جاتا ہے جیسے ثُمَّ ارْجِعِ الْبَصَرَ كَرَّتَيْنِ (سورہ ملک، آیت ۴)

ضمائر: فعلِ امر کے ضمائر کی کیفیت مضارع جیسی ہے اور اسی طرح تمام افعال کے ضمائر یعنی ثلاثی مزید معلوم، رباعی مجرد معلوم، رباعی مزید معلوم اور مجہول، ان تمام کے ضمائر ثلاثی مجرد معلوم کے ضمائر کی مانند ہیں، ماضی کے ماضی کی طرح ہیں، مضارع اور امر کے مضارع کی طرح ہیں۔ البتہ یہ واضح رہے کہ فعل معلوم میں فاعل کی ضمیر اور مجہول میں نائب فاعل کی ہوتی ہے۔

سوالات اور مشق:

۱۔ فعلِ امر کی تعریف کیجئے؟

۲۔ امر کو مضارع سے کس طرح بنایا جاتا ہے، بیان کیجئے۔

۳۔ امرِ غائب اور امرِ حاضر کو بنانے کا قاعدہ بیان کیجئے۔

۴۔ مندرجہ ذیل صیغوں کا امر بتائیے۔

يَذْهَبُ، يَعْلَمُونَ، نَعْلَمُ، اَذْهَبُ، تَذْهَبِينَ، تَذْهَبانِ، يَذْهَبانِ، يَعْلَمْنَ، تَعْلَمْنَ، تَذْهَبُ، تَعْلَمُ

۵۔ يَقْرَءُ، يَكْتُبُ اور يَصْبِرُ کے امر کی گردان کیجئے۔ اور امر کے صیغہ نمبر ا،

۴، ۷، ۱۳، ۱۴، ۲، ۵، ۶، ۹ کے صیغوں کے معانی بیان کیجئے۔

۶۔ قرآن کریم کے آخر کے سوروں میں سے ۱۰ امر حاضر تلاش کیجئے جن کا ہمزہ ساقط ہو چکا ہو۔

۷۔ فعلِ امر کے ضمائر کی کیفیت بیان کیجئے۔

۸۔ مندرجہ ذیل ضمائر مضارع اور امر کے کونسے صیغوں میں استعمال ہوتی ہیں؟ ا، نَ، یْ، هُوَ، اَنَا، نَحْنُ

۹۔ مضارع اور امر کے مندرجہ ذیل صیغوں میں کونسے ضمائر استعمال ہوتے ہیں؟ یہ ضمائر بارز ہیں یا مستتر؟ ۲، ۳، ۴، ۵، ۱۲، ۱۳، ۱۴

پانچواں سبق-ماضی مجہول

بیان کیا جا چکا ہے کہ ماضی مجہول کو ماضی معلوم سے بنایا جاتا ہے اس طرح کہ اگر آخر سے پہلے والا حرف مکسور نہ ہو تو اس کو مکسور کر دیتے ہیں اور اس سے پہلے والے متحرک حروف (جو ثلاثی مجرد میں صرف فاء الفعل ہے) کو مضموم کر دیتے ہیں جیسے ضَرَبَ (اس نے مارا) سے ضُرِبَ (وہ مارا گیا)، عَلِمَ (اس نے جانا) سے عُلِمَ (وہ جانا گیا)۔

اسی بنا پر ثلاثی مجرد کا ماضی مجہول ایک سے زیادہ وزن نہیں رکھتا اور وہ فُعِلَ ہے۔

ماضی مجہول کے تمام صیغوں کو ماضی معلوم کی طرح بنایا جاتا ہے البتہ یہاں پر صیغوں اور ضمائر کا اختلاف نائب فاعل کے مختلف ہونے کی وجہ سے ہوتا ہے نہ فاعل کی وجہ سے۔ (اس لحاظ سے دوسرے تمام مجہول افعال، ماضی مجہول کی طرح ہیں)۔ ماضی مجہول کے صیغوں کی گردان اس طرح ہوگی۔

فُعِلَ	فُعِلاَ	فُعِلُوْا	فُعِلَتْ	فُعِلَتَا	فُعِلْنَ
فُعِلْتَ	فُعِلْتُمَا	فُعِلْتُمْ	فُعِلْتِ	فُعِلْتُمَا	فُعِلْتُنَّ
	فُعِلْتُ			فُعِلْنَا	

سوالات اور مشق:

۱۔ ماضی مجہول کی تعریف کیجئے۔

۲۔ اس جملے کی وضاحت کیجئے۔

"فعلِ مجہول میں صیغوں کا اختلاف نائب فاعل کے مختلف ہونے کی وجہ سے ہے"۔

۳۔ ماضی مجہول کے ضمائر کی کیفیت بیان کیجئے۔

۴۔ عَلِمَ کے مجہول سے ۱ تا ۶، ضَرَبَ کے مجہول سے ۷ تا ۱۲ اور نَصَرَ کے مجہول سے متکلم کے صیغے بنایئے۔

۵۔ اَکَلَ، قَتَلَ، عَلِمَ اور اَمَرَ کے مجہول کی گردان کیجئے۔

چھٹا سبق۔مضارع مجہول

مضارع مجہول کو مضارع معلوم سے بنایا جاتا ہے اس طرح کہ اگر حرفِ مضارع مضموم نہ ہو تو اس کو مضموم اور آخر سے پہلے والا حرف مفتوح نہ ہو تو اس کو مفتوح کر دیتے ہیں جیسے یَعْلَمُ (جانتا ہے یا جانے گا) سے یُعْلَمُ (جانا جاتا ہے یا جانا جائیگا)، یَضْرِبُ (مارتا ہے یا مارے گا) سے یُضْرَبُ (مارا جاتا ہے یا مارا جائے گا)، یَنْصُرُ (مدد کرتا ہے یا کرے گا) سے یُنْصَرُ (اس کی مدد کی جاتی ہے یا کی جائیگی)۔

اسی بنا پر ثلاثی مجرد کے مضارع مجہول کا بھی صرف ایک ہی وزن ہے اور وہ یُفعَلُ ہے۔ مضارع مجہول کے صیغے بنانے کا طریقہ معلوم ہی کی طرح ہے اور اس کی گردان اس طرح ہوگی۔

یُفعَلُ	یُفعَلانِ	یُفعَلونَ	تُفعَلُ	تُفعَلانِ	یُفعَلنَ
تُفعَلُ	تُفعَلانِ	تُفعَلونَ	تُفعَلینَ	تُفعَلانِ	تُفعَلنَ
	اُفعَلُ			نُفعَلُ	

سوالات اور مشق:

۱۔ مضارع مجہول کی تعریف کیجئے۔

۲۔ ثلاثی مجرد کے مضارع مجہول کے کتنے وزن ہیں؟ کیوں؟

۳۔ مندرجہ ذیل افعال کے مجہول بتایئے۔

يَأْكُلُ، يَعْلَمُ، يَأْمُرُ، يَكْتُبُ، يَقْتُلُ

۴۔ مندرجہ بالا مجہول کے صیغوں سے مندرجہ ذیل صیغے بنائیے۔

۱، ۴، ۷، ۱۳، ۱۴

۵۔ مضارع مجہول میں ضمائر کے مختلف ہونے کا سبب کیا ہے؟ اس کی کیفیت کو بیان کیجئے۔

۶۔ مضارع معلوم اور مجہول کو بنانے میں کیا فرق ہے؟

ساتواں سبق-امر مجہول

امر مجہول، مضارع مجہول سے بنایا جاتا ہے اور امر معلوم ہی کی طرح اس کا ہر صیغہ مضارع کے اسی صیغے سے بنایا جاتا ہے۔ مضارع مجہول کے ہر صیغے کو امر مجہول میں تبدیل کرنے کیلئے لام امر مکسور شروع میں لگا کر علامت رفع کو آخر سے گرا دیتے ہیں جیسے يُعْلَمُ (وہ معلوم ہو جائے گا) سے لِيُعْلَمْ (چاہیئے کہ وہ معلوم کیا جائے)، تُضْرَبُ (تجھے مارا جائے گا) سے لِتُضْرَبْ (تجھے مارا جانا چاہیئے)۔ اس بنا پر امر مجہول کے تمام صیغوں کو لام امر کے ساتھ بنایا جاتا ہے اور اس کی تصریف اس طرح ہوتی ہے۔

لِيُفْعَلْ	لِيُفْعَلَا	لِيُفْعَلُوا	لِتُفْعَلْ	لِتُفْعَلَا	لِيُفْعَلْنَ
لِتُفْعَلْ	لِتُفْعَلَا	لِتُفْعَلُوا	لِتُفْعَلِي	لِتُفْعَلَا	لِتُفْعَلْنَ
	لِأُفْعَلْ			لِنُفْعَلْ	

سوالات اور مشق :

۱۔ امر معلوم اور مجہول کے صیغوں کو بنانے میں کیا فرق ہے ؟

۲۔ يَعْلَمُ، يَكْتُبُ اور يَسْئَلُ کے امرِ معلوم اور مجہول کی گردان کیجئے۔

۳۔ مندرجہ بالا کلمات میں سے بعض کے امر مجہول کے مندرجہ ذیل صیغوں کے معانی بتایئے۔ ۱، ۴، ۷، ۱۳، ۱۴، ۳، ۶، ۹، ۱۲۔

۴۔ امر مجہول کے کونسے صیغے ضمیر مستتر رکھتے ہیں اور ان کی ضمیر یا ضمائر کیا ہیں ؟

۵۔ امر مجہول کی ضمائر بارز اور ان کے محل وقوع کو ذکر کیجئے۔

آٹھواں سبق۔ فعل لازم مجہول

وضاحت کی جا چکی ہے کہ فعلِ مجہول میں مفعول کو نائب فاعل کے عنوان سے فعل کے بعد لایا جاتا ہے۔ اسی بنا پر اگر کسی فعل کو مجہول بنانا مقصود ہو تو اس کو متعدی یعنی حاملِ مفعول ہونا چاہیئے جیسے ضَرَبَ جو فاعل کے علاوہ مفعول کی احتیاج بھی رکھتا ہے۔ کہا جاتا ہے ضَرَبَ زيدٌ بكراً اور اس کے مجہول میں کہا جاتا ہے ضُرِبَ بَكْرٌ (۱)

۱۔ مفعول تو منصوب ہے لیکن اگر اس کو نائب فاعل بنا دیا جائے تو وہ مرفوع ہو جاتا ہے۔

پس فعلِ لازم جیسے ذَهَبَ کو جو مفعول نہیں رکھتا، مجهول نہیں بنایا جاسکتا ہے مگر یہ کہ اسے حرف جر کے ذریعے متعدی کردیا جائے۔

حرف جر کے توسط سے فعل لازم کو متعدی کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ حرفِ جر کو اسم پر اضافہ کریں اور فعل کے بعد لے آئیں جیسے ذَهَبَ زَيدٌ (زید گیا) سے ذَهَبَ زَيْدٌ بِبَكْرٍ (زید بکر کو لے گیا) پھر مجهول ذُهِبَ بِبَكْرٍ (بکر کو لے جایا گیا)۔(۱)

حروف جر کے وسیلہ سے متعدی ہونے والے ماضی مجهول کی گردان اس طرح ہوگی۔

فُعِلَ بِهِنَّ	فُعِلَ بِهِما	فُعِلَ بِها	فُعِلَ بِهِمْ	فُعِلَ بِهِما	فُعِلَ بِهِ
فُعِلَ بِكُنَّ	فُعِلَ بِكُما	فُعِلَ بِكِ	فُعِلَ بِكُمْ	فُعِلَ بِكُما	فُعِلَ بِكَ
	فُعِلَ بِنَا			فُعِلَ بِی	

اس کے مضارع کی گردان یوں ہوگی۔

يُفْعَلُ بِهِنَّ	يُفْعَلُ بِهِما	يُفْعَلُ بِها	يُفْعَلُ بِهِمْ	يُفْعَلُ بِهِما	يُفْعَلُ بِهِ
يُفْعَلُ بِكُنَّ	يُفْعَلُ بِكُما	يُفْعَلُ بِكِ	يُفْعَلُ بِكُمْ	يُفْعَلُ بِكُما	يُفْعَلُ بِكَ
	يُفْعَلُ بِنَا			يُفْعَلُ بِی	

۱۔ اگر فعل خود ہی متعدی ہو تو اس کو متعدی بنفسہ اور اس کے مفعول کو مفعول بلاواسطہ کہتے ہیں اور اگر فعل حرف جر کے وسیلہ سے متعدی ہو تو اس کو متعدی بحرف جر اور اس کے مفعول کو مفعول باواسطہ کہتے ہیں۔

اس کے امر کی گردان اس طرح ہوگی۔

لِيُفْعَلْ بِهٖ	لِيُفْعَلْ بِهِمَا	لِيُفْعَلْ بِهِمْ	لِيُفْعَلْ بِهَا	لِيُفْعَلْ بِهِمَا	لِيُفْعَلْ بِهِنَّ
لِيُفْعَلْ بِكَ	لِيُفْعَلْ بِكُمَا	لِيُفْعَلْ بِكُمْ	لِيُفْعَلْ بِكِ	لِيُفْعَلْ بِكُمَا	لِيُفْعَلْ بِكُنَّ
	لِيُفْعَلْ بِي			لِيُفْعَلْ بِنَا(۱)	

ضمائر: آپ نے ملاحظہ فرمایا کہ حرف جر کے ذریعے متعدی ہونے والے مجہول کی ضمائر، گذشتہ اقسام کی ضمائر سے مختلف ہیں۔ یہ ضمائر اس طرح ہیں۔ هٗ، هُمَا، هُمْ، هَا، هُمَا، هُنَّ، كَ، كُمَا، كُمْ، كِ، كُمَا، كُنَّ، ی، نا۔ یہ ضمائر حرف جر کے وسیلے سے ترتیب کے ساتھ فعل کے چودہ صیغوں کیلئے نائب فاعل ہوتی ہیں۔ پہلے چھ صیغوں میں ضمیر کی جگہ پر اسم ظاہر بھی لایا جاسکتا ہے جیسے ذُهِبَ بِهٖ کی جگہ پر ذُهِبَ بِرَجُلٍ، ذُهِبَ بِهِنَّ کی جگہ پر ذُهِبَ بِنِسَاءٍ لیکن بعد کے آٹھ صیغوں میں فقط ضمیریں لائی جاتی ہیں۔

۱۔ فعل مجہول کے صیغوں کا مختلف ہونا نائب فاعل کے اختلاف کی وجہ سے ہوتا ہے اور وہ مجہول جو حرف جر سے متعدی ہوا ہے اس کا نائب فاعل فعل کے ساتھ متصل نہیں ہوتا اسی لئے نائب فاعل کے مختلف ہونے سے فعل کے صیغوں میں کوئی تبدیلی نہیں ہوتی۔ جیسے ذُهِبَ بِرَجُلٍ (ایک مرد کو لے جایا گیا)، ذُهِبَ بِرَجُلَيْنِ (دو مردوں کو لے جایا گیا)، ذُهِبَ بِرِجَالٍ (کئی مردوں کو لے جایا گیا)، ذُهِبَ بِهِنْدٍ (ھند کو لے جایا گیا) اور اسی طرح ......

نواں سبق۔ مجھول معلوم کے بغیر

عربی زبان میں کچھ ایسے مجھول فعل موجود ہیں جن کا معلوم یا تو اصلاً استعمال نہیں ہوا جیسے أُغْمِیَ عَلَیْهِ (بیہوش ہوگیا)، یا اس کے معلوم کا معنی محفوظ نہیں کیا گیا جیسے أُوْلِعَ بِهِ (اس چیز سے زیادہ انس پیدا کیا یا اس چیز یا کام پر حریص ہوا یا حریص تھا)، حُمَّ (بخار والا ہوا)، غُشِیَ عَلَیْهِ (غش کیا)، جُنَّ (دیوانہ ہوا)، اُتْرِی (کیا تو گمان کرتا ہے)، عُنِیَ بِهِ (اس کا اہتمام کیا گیا) و......

سوالات اور مشق:

۱۔ مندرجہ ذیل اصطلاحات کی وضاحت کیجئے فعل لازم، فعل متعدی، متعدی بنفسہ، متعدی بحرف جر، جار و مجرور، مفعول باواسطہ، مفعول بے واسطہ۔

۲۔ مندرجہ بالا اصطلاحات کیلئے سورہ نصر اور انشراح سے مثالیں بیان کیجئے۔

۳۔ فعلِ لازم کو کس طرح مجھول کرتے ہیں؟ کیوں؟

۴۔ مندرجہ ذیل افعال کے ماضی مجھول اور مضارع مجھول کی گردان کیجئے۔

خَرَجَ مِنْهُ، دَخَلَ فِیه، سَئَلَ عَنْهُ، نَظَرَ اِلَیْهِ

۵۔ اوپر بیان کئے گئے صیغوں کے ماضی اور مضارع مجھول کے مندرجہ ذیل صیغوں کے معانی بیان کیجئے۔ ۱، ۴، ۷، ۱۳، ۱۴

۶۔ سوال نمبر ۴ میں ذکر کئے گئے مضارع مجھول سے امر مجھول کی گردان کیجئے۔



اور امرِ مجهول سے صیغہ نمبر ۲، ۳، ۶، ۹، اور ۱۲ کے معنی بھی بیان کیجئے۔

۷۔ فعل لازم کے مجهول کی ضمائر اور ان کی جگہ پر اسم ظاہر کے لائے جانے کی کیفیت کو بیان کیجئے۔

۸۔ آپ کی نظر میں فعل مجهول کو فعل معلوم کی جگہ پر کیوں لایا جاتا ہے یعنی فاعل ذکر نہ کرنے کی علت کیا ہو سکتی ہے؟

۹۔ وہ قواعد جو مجهول کے بنانے کیلئے بیان کئے گئے عمومی ہیں یا صرف ثلاثی مجرد کے ساتھ مخصوص ہیں؟ اس کی دلیل کیا ہے؟

۱۰۔ معلوم اور مجهول کے ضمائر کی کیفیت عمومی ہے یا خصوصی؟ کیوں؟

تتمہ

آخری سبقوں میں یہ چیز واضح ہو چکی کہ فعل مجهول (مجهول متعدی بنفسہ یا مجهول متعدی بحرف جر) دونوں کی گردان صرف ایک ہی طرز پر ہوتی ہے اور اس کے چودہ صیغے ہوتے ہیں یہ ہی قانون فعلِ معلوم لازم کا بھی ہے لیکن فعلِ معلوم متعدی (متعدی بنفسہ یا متعدی بحرف جر) دونوں کے ہر صیغے کو مفعول کی مناسبت سے دیکھا جائے تو اس کے ہر صیغے کیلئے ۱۴ صیغے متصور ہیں لہذا ۱۴ صیغوں کو مفعول کی چودہ صورتوں کے ساتھ ضرب کیا جائے ۱۴ × ۱۴ تو ۱۹۶ صورتیں یا صیغے حاصل ہوں گے، اگرچہ یہ تمام صورتیں قابل استفادہ نہیں ہوتیں۔ مندرجہ ذیل دو جدولِ ان صورتوں کی عکاسی کرتے ہیں، اس صورت میں کہ مفعول ضمیر متصل ہو۔

متعدی بنفسہ کی گردان ضمائر مفعولی کے ساتھ

فعل کے صیغوں کی گردان ضمائر کے ساتھ

		۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴
		ہ	هما	هم	ها	هما	هنّ	كَ	كُما	كُم	كِ	كُما	كُنّ	ی	نا
۱	نَصَرَ	نَصَرَهٗ	نَصَرَهُمَا	نَصَرَهُمْ	نَصَرَهَا	نَصَرَهُمَا	نَصَرَهُنَّ	نَصَرَكَ	نَصَرَكُمَا	نَصَرَكُمْ	نَصَرَكِ	نَصَرَكُمَا	نَصَرَكُنَّ	نَصَرَنِی	نَصَرَنَا
۲	نَصَرَا	نَصَرَاهُ	نَصَرَاهُمَا	نَصَرَاهُمْ	نَصَرَاهَا	نَصَرَاهُمَا	نَصَرَاهُنَّ	نَصَرَاكَ	نَصَرَاكُمَا	نَصَرَاكُمْ	نَصَرَاكِ	نَصَرَاكُمَا	نَصَرَاكُنَّ	نَصَرَانِی	نَصَرَانَا
۳	نَصَرُوْا	نَصَرُوْهُ	نَصَرُوْهُمَا	نَصَرُوْهُمْ	نَصَرُوْهَا	نَصَرُوْهُمَا	نَصَرُوْهُنَّ	نَصَرُوْكَ	نَصَرُوكُمَا	نَصَرُوْكُمْ	نَصَرُوْكِ	نَصَرُوْكُمَا	نَصَرُوْكُنَّ	نَصَرُوْنِی	نَصَرُونَا
۴	نَصَرَتْ	نَصَرَتْهُ	نَصَرَتْهُمَا	نَصَرَتْهُمْ	نَصَرَتْهَا	نَصَرَتْهُمَا	نَصَرَتْهُنَّ	نَصَرَتْكَ	نَصَرَتْكُمَا	نَصَرَتْكُمْ	نَصَرَتْكِ	نَصَرَتْكُمَا	نَصَرَتْكُنَّ	نَصَرَتْنِی	نَصَرَتْنَا
۵	نَصَرَتَا	نَصَرَتَاهُ	نَصَرَتَاهُمَا	نَصَرَتَاهُمْ	نَصَرَتَاهَا	نَصَرَتَاهُمَا	نَصَرَتَاهُنَّ	نَصَرَتَاكَ	نَصَرَتَاكُمَا	نَصَرَتَاكُمْ	نَصَرَتَاكِ	نَصَرَتَاكُمَا	نَصَرَتَاكُنَّ	نَصَرَتَانِی	نَصَرَتَانَا
۶	نَصَرْنَ	نَصَرْنَهُ	نَصَرْنَهُمَا	نَصَرْنَهُمْ	نَصَرْنَهَا	نَصَرْنَهُمَا	نَصَرْنَهُنَّ	نَصَرْنَكَ	نَصَرْنَكُمَا	نَصَرْنَكُمْ	نَصَرْنَكِ	نَصَرْنَكُمَا	نَصَرْنَكُنَّ	نَصَرْنَنِی	نَصَرْنَنَا
۷	نَصَرْتَ	نَصَرْتَهُ	نَصَرْتَهُمَا	نَصَرْتَهُمْ	نَصَرْتَهَا	نَصَرْتَهُمَا	نَصَرْتَهُنَّ	نَصَرْتَكَ	نَصَرْتَكُمَا	نَصَرْتَكُمْ	نَصَرْتَكِ	نَصَرْتَكُمَا	نَصَرْتَكُنَّ	نَصَرْتَنِی	نَصَرْتَنَا
۸	نَصَرْتُمَا	نَصَرْتُمَاهُ	نَصَرْتُمَاهُمَا	نَصَرْتُمَاهُمْ	نَصَرْتُمَاهَا	نَصَرْتُمَاهُمَا	نَصَرْتُمَاهُنَّ	نَصَرْتُمَاكَ	نَصَرْتُمَاكُمَا	نَصَرْتُمَاكُمْ	نَصَرْتُمَاكِ	نَصَرْتُمَاكُمَا	نَصَرْتُمَاكُنَّ	نَصَرْتُمَانِی	نَصَرْتُمَانَا
۹	نَصَرْتُمْ	نَصَرْتُمُوْهُ	نَصَرْتُمُوْهُمَا	نَصَرْتُمُوْهُمْ	نَصَرْتُمُوْهَا	نَصَرْتُمُوْهُمَا	نَصَرْتُمُوْهُنَّ	نَصَرْتُمُوكَ	نَصَرْتُمُوكُمَا	نَصَرْتُمُوكُمْ	نَصَرْتُمُوكِ	نَصَرْتُمُوكُمَا	نَصَرْتُمُوكُنَّ	نَصَرْتُمُوْنِی	نَصَرْتُمُونَا
۱۰	نَصَرْتِ	نَصَرْتِهِ	نَصَرْتِيهِمَا	نَصَرْتِيهِمْ	نَصَرْتِيهَا	نَصَرْتِيهِمَا	نَصَرْتِيهِنَّ	نَصَرْتِيكَ	نَصَرْتِيكُمَا	نَصَرْتِيكُمْ	نَصَرْتِيكِ	نَصَرْتِيكُمَا	نَصَرْتِيكُنَّ	نَصَرْتِينِی	نَصَرْتِينَا
۱۱	نَصَرْتُمَا	نَصَرْتُمَاهُ	نَصَرْتُمَاهُمَا	نَصَرْتُمَاهُمْ	نَصَرْتُمَاهَا	نَصَرْتُمَاهُمَا	نَصَرْتُمَاهُنَّ	نَصَرْتُمَاكَ	نَصَرْتُمَاكُمَا	نَصَرْتُمَاكُمْ	نَصَرْتُمَاكِ	نَصَرْتُمَاكُمَا	نَصَرْتُمَاكُنَّ	نَصَرْتُمَانِی	نَصَرْتُمَانَا
۱۲	نَصَرْتُنَّ	نَصَرْتُنَّهُ	نَصَرْتُنَّهُمَا	نَصَرْتُنَّهُمْ	نَصَرْتُنَّهَا	نَصَرْتُنَّ هُمَا	نَصَرْتُنَّهُنَّ	نَصَرْتُنَّكَ	نَصَرْتُنَّكُمَا	نَصَرْتُنَّكُمْ	نَصَرْتُنَّكِ	نَصَرْتُنَّكُمَا	نَصَرْتُنَّكُنَّ	نَصَرْتُنَّنِی	نَصَرْتُنَّنَا
۱۳	نَصَرْتُ	نَصَرْتُهُ	نَصَرْتُهُمَا	نَصَرْتُهُمْ	نَصَرْتُهَا	نَصَرْتُهُمَا	نَصَرْتُهُنَّ	نَصَرْتُكَ	نَصَرْتُكُمَا	نَصَرْتُكُمْ	نَصَرْتُكِ	نَصَرْتُكُمَا	نَصَرْتُكُنَّ	نَصَرْتُنِی	نَصَرْتُنَا
۱۴	نَصَرْنَا	نَصَرْنَاهُ	نَصَرْنَا هُمَا	نَصَرْنَاهُمْ	نَصَرْنَاهَا	نَصَرْنَاهُمَا	نَصَرْنَاهُنَّ	نَصَرْنَاكَ	نَصَرْنَاكُمَا	نَصَرْنَاكُمْ	نَصَرْنَاكِ	نَصَرْنَاكُمَا	نَصَرْنَاكُنَّ	نَصَرْنَانِی	نَصَرْنَانَا

متعدی بحرف جر کی گردان ضمائر مفعولی کے ساتھ

		۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴
		ہ	هما	هم	ها	هما	هنّ	کَ	کُما	کُم	کِ	کُما	کُنّ	ی	نا
۱	ذَهَبَ بِـ	ذَهَبَ بِهِ	ذَهَبَ بِهِمَا	ذَهَبَ بِهِمْ	ذَهَبَ بِهَا	ذَهَبَ بِهِمَا	ذَهَبَ بِهِنَّ	ذَهَبَ بِکَ	ذَهَبَ بِکُمَا	ذَهَبَ بِکُمْ	ذَهَبَ بِکِ	ذَهَبَ بِکُمَا	ذَهَبَ بِکُنَّ	ذَهَبَ بِی	ذَهَبَ بِنَا
۲	ذَهَبَا بِـ	ذَهَبَابِهِ	ذَهَبَابِهِمَا	ذَهَبَابِهِم	ذَهَبَابِهَا	ذَهَبَابِهِمَا	ذَهَبَابِهِنَّ	ذَهَبَابِکَ	ذَهَبَابِکُمَا	ذَهَبَابِکُم	ذَهَبَابِکِ	ذَهَبَابِکُمَا	ذَهَبَابِکُنَّ	ذَهَبَابِی	ذَهَبَابِنَا
۳	ذَهَبُوا بِـ	ذَهَبُوابِهِ	ذَهَبُوابِهِمَا	ذَهَبُوابِهِم	ذَهَبُوابِهَا	ذَهَبُوابِهِمَا	ذَهَبُوابِهِنَّ	ذَهَبُوابِکَ	ذَهَبُوابِکُمَا	ذَهَبُوابِکُم	ذَهَبُوابِکِ	ذَهَبُوابِکُمَا	ذَهَبُوابِکُنَّ	ذَهَبُوابِی	ذَهَبُوابِنَا
۴	ذَهَبَتْ بِـ	ذَهَبَتْ بِهِ	ذَهَبَتْ بِهِمَا	ذَهَبَتْ بِهِم	ذَهَبَتْ بِهَا	ذَهَبَتْ بِهِمَا	ذَهَبَتْ بِهِنَّ	ذَهَبَتْ بِکَ	ذَهَبَتْ بِکُمَا	ذَهَبَتْ بِکُم	ذَهَبَتْ بِکِ	ذَهَبَتْ بِکُمَا	ذَهَبَتْ بِکُنَّ	ذَهَبَتْ بِی	ذَهَبَتْ بِنَا
۵	ذَهَبَتَا بِـ	ذَهَبَتَابِهِ	ذَهَبَتَابِهِمَا	ذَهَبَتَابِهِم	ذَهَبَتَابِهَا	ذَهَبَتَابِهِمَا	ذَهَبَتَابِهِنَّ	ذَهَبَتَابِکَ	ذَهَبَتَابِکُمَا	ذَهَبَتَابِکُم	ذَهَبَتَابِکِ	ذَهَبَتَابِکُمَا	ذَهَبَتَابِکُنَّ	ذَهَبَتَابِی	ذَهَبَتَابِنَا
۶	ذَهَبْنَ بِـ	ذَهَبْنَ بِهِ	ذَهَبْنَ بِهِمَا	ذَهَبْنَ بِهِم	ذَهَبْنَ بِهَا	ذَهَبْنَ بِهِمَا	ذَهَبْنَ بِهِنَّ	ذَهَبْنَ بِکَ	ذَهَبْنَ بِکُمَا	ذَهَبْنَ بِکُم	ذَهَبْنَ بِکِ	ذَهَبْنَ بِکُمَا	ذَهَبْنَ بِکُنَّ	ذَهَبْنَ بِی	ذَهَبْنَ بِنَا
۷	ذَهَبْتَ بِـ	ذَهَبْتَ بِهِ	ذَهَبْتَ بِهِمَا	ذَهَبْتَ بِهِم	ذَهَبْتَ بِهَا	ذَهَبْتَ بِهِمَا	ذَهَبْتَ بِهِنَّ	ذَهَبْتَ بِکَ	ذَهَبْتَ بِکُمَا	ذَهَبْتَ بِکُم	ذَهَبْتَ بِکِ	ذَهَبْتَ بِکُمَا	ذَهَبْتَ بِکُنَّ	ذَهَبْتَ بِی	ذَهَبْتَ بِنَا
۸	ذَهَبْتُمَا بِـ	ذَهَبْتُمَابِهِ	ذَهَبْتُمَابِهِمَا	ذَهَبْتُمَابِهِم	ذَهَبْتُمَابِهَا	ذَهَبْتُمَابِهِمَا	ذَهَبْتُمَابِهِنَّ	ذَهَبْتُمَابِکَ	ذَهَبْتُمَابِکُمَا	ذَهَبْتُمَابِکُم	ذَهَبْتُمَابِکِ	ذَهَبْتُمَابِکُمَا	ذَهَبْتُمَابِکُنَّ	ذَهَبْتُمَابِی	ذَهَبْتُمَابِنَا
۹	ذَهَبْتُم بِـ	ذَهَبْتُم بِهِ	ذَهَبْتُم بِهِمَا	ذَهَبْتُم بِهِم	ذَهَبْتُم بِهَا	ذَهَبْتُم بِهِمَا	ذَهَبْتُم بِهِنَّ	ذَهَبْتُم بِکَ	ذَهَبْتُم بِکُمَا	ذَهَبْتُم بِکُم	ذَهَبْتُم بِکِ	ذَهَبْتُم بِکُمَا	ذَهَبْتُم بِکُنَّ	ذَهَبْتُم بِی	ذَهَبْتُم بِنَا
۱۰	ذَهَبْتِ بِـ	ذَهَبْتِ بِهِ	ذَهَبْتِ بِهِمَا	ذَهَبْتِ بِهِم	ذَهَبْتِ بِهَا	ذَهَبْتِ بِهِمَا	ذَهَبْتِ بِهِنَّ	ذَهَبْتِ بِکَ	ذَهَبْتِ بِکُمَا	ذَهَبْتِ بِکُم	ذَهَبْتِ بِکِ	ذَهَبْتِ بِکُمَا	ذَهَبْتِ بِکُنَّ	ذَهَبْتِ بِی	ذَهَبْتِ بِنَا
۱۱	ذَهَبْتُمَا بِـ	ذَهَبْتُمَابِهِ	ذَهَبْتُمَابِهِمَا	ذَهَبْتُمَابِهَا	ذَهَبْتُمَا بِهَا	ذَهَبْتُمَابِهِمَا	ذَهَبْتُمَابِهِنَّ	ذَهَبْتُمَا بِکَ	ذَهَبْتُمَابِکُمَا	ذَهَبْتُمَابِکُمْ	ذَهَبْتُمَابِکِ	ذَهَبْتُمَابِکُمَا	ذَهَبْتُمَابِکُنَّ	ذَهَبْتُمَابِی	ذَهَبْتُمَابِنَا
۱۲	ذَهَبْتُنَّ بِـ	ذَهَبْتُنَّ بِهِ	ذَهَبْتُنَّ بِهِمَا	ذَهَبْتُنَّ بِهِم	ذَهَبْتُنَّ بِهَا	ذَهَبْتُنَّ بِهِمَا	ذَهَبْتُنَّ بِهِنَّ	ذَهَبْتُنَّ بِکَ	ذَهَبْتُنَّ بِکُمَا	ذَهَبْتُنَّ بِکُم	ذَهَبْتُنَّ بِکِ	ذَهَبْتُنَّ بِکُمَا	ذَهَبْتُنَّ بِکُنَّ	ذَهَبْتُنَّ بِی	ذَهَبْتُنَّ بِنَا
۱۳	ذَهَبْتُ بِـ	ذَهَبْتُ بِهِ	ذَهَبْتُ بِهِمَا	ذَهَبْتُ بِهِم	ذَهَبْتُ بِهَا	ذَهَبْتُ بِهِمَا	ذَهَبْتُ بِهِنَّ	ذَهَبْتُ بِکَ	ذَهَبْتُ بِکُمَا	ذَهَبْتُ بِکُم	ذَهَبْتُ بِکِ	ذَهَبْتُ بِکُمَا	ذَهَبْتُ بِکُنَّ	ذَهَبْتُ بِی	ذَهَبْتُ بِنَا
۱۴	ذَهَبْنَا بِـ	ذَهَبْنَا بِهِ	ذَهَبْنَابِهِمَا	ذَهَبْنَابِهِمْ	ذَهَبْنَابِهَا	ذَهَبْنَابِهِمَا	ذَهَبْنَابِهِنَّ	ذَهَبْنَابِکَ	ذَهَبْنَابِکُمَا	ذَهَبْنَابِکُم	ذَهَبْنَابِکِ	ذَهَبْنَابِکُمَا	ذَهَبْنَابِکُنَّ	ذَهَبْنَابِی	ذَهَبْنَابِنَا

اسی قاعدہ کے مطابق مضارع اور امر کو بھی صرف کر سکتے ہیں۔

جدول نمبر (۲) کے صیغوں کو مجھول کرنے کیلئے ہر صیغے میں فعل کو مجھول کرتے ہیں، فاعل کی ضمیر کو حذف کرتے ہیں اور جار و مجرور کو نائب فاعل کے عنوان سے فعل کے بعد لاتے ہیں جیسے ذَهَبُوْا بِزَيْدٍ --> ذُهِبَ بِزَيْدٍ

جدول نمبر (۱) کے صیغوں کو مجھول کرنے کیلئے ہر صیغے میں فعل کو مجھول کرتے ہیں، ضمیرِ فاعل کو حذف کرتے ہیں اور مفعول کی ضمیر کو اپنے معادل فاعل کی ضمیر سے تبدیل کرتے ہوئے، نائبِ فاعل کے عنوان سے فعل کے ساتھ ملا دیتے ہیں۔ (یہ بات واضح ہے کہ بعض صیغوں میں نائب فاعل کی ضمیر مستتر ہو گی) جیسے نَصَرُوهُنَّ کا مجھول نُصِرْنَ اور نَصَرْنَهُمْ کا مجھول نُصِرُوا اور......

مندرجہ ذیل جدول میں فاعل اور مفعول کی معادل ضمیروں کو مشخص کیا گیا ہے۔

ضمائر فاعلی ماضی	ضمائر مفعولی	مضارع اور امر کی فاعلی ضمائر
ھو (مستتر)	هُ	ھُوَ (مستتر)
ا	هُمَا	ا
وْ	هُمْ	وْ
ھِیَ (مستتر)	هَا	ھِیَ (مستتر)
ا	هُمَا	ا
نَ	هُنَّ	نَ



تَ	كَ	اَنْتَ (مستتر)
تُمَا	كُمَا	ا
تُمْ	كُمْ	وْ
تِ	كِ	یْ
تُمَا	كُمَا	ا
تُنَّ	كُنَّ	نَ
تُ	یْ	اَنَا (مستتر)
نَا	نَا	نَحْنُ (مستتر)

دسواں سبق۔مضاعف (۱)

مضاعف کی تعریف پہلے گذر چکی ہے کہ یہ وہ کلمہ ہے جس کے فاء اور عین یا عین اور لام ہم جنس حروف ہوں۔ لیکن عربی زبان میں کوئی ایسا فعل جس کے فاء اور عین ہم جنس ہوں نہیں سنا گیا ہے۔ اس بنا پر فعل مضاعف اس فعل میں منحصر ہے جس کے عین الفعل اور لام الفعل ایک جیسے ہوں جیسے مَدَدَ (اس نے کھینچا)، مَدَدْتُ یَدِی(میں نے ہاتھ بڑھایا) اور سَدَدَ (اس نے بند کیا)۔

۱۔ گذشتہ مباحث میں سالم کی مثالوں کو بیان کیا تھا اب چند درسوں کے ضمن میں آنے والی مثالوں میں مضاعف، مھموز، معتل اور ان میں ادغام، تخفیفِ ھمزہ اور اعلال کے قواعد کے اجراء کرنے کی کیفیت کو ملاحظہ فرمائیں گے۔

فعل مضاعف (جیسا کہ مقدمہ میں گزر چکا ہے) کو ادغام عارض ہو سکتا ہے۔ فعل مضاعف کے کچھ صیغوں میں ادغام واجب، کچھ صیغوں میں جائز اور کچھ صیغوں میں ممنوع ہے۔(۱)

۱۔ ادغام کے دو مقامات ہیں۔

۱) دو حروفِ متماثل میں جیسے مدَدَ سے مَدَّ

۲) دو حروفِ متقارب میں جیسے مَنْ یَتَّقِ اللہ --> مَنْ یَّتَّقِ اللہ (دو حروف کو اس صورت میں متقارب کہا جاتا ہے جب دونوں کا مخرج نزدیک ہو یا صفت میں باہم متحد ہوں)۔

ادغام واجب ہونے کے مقامات۔

الف) دو حروفِ متماثل کا ادغام دو صورتوں میں :

۱) اس صورت میں جب پہلے والا حرف ساکن اور دوسرا متحرک ہو، ایک کلمہ میں جیسے المُعَلْلِمْ --> المُعَلِّمْ یا دو کلموں میں جیسے اَکْرِمْ مُحَمَّداً

(پہلے مقام (جب دو حروف متماثل ایک کلمہ میں ہوں) میں سے وہ صورت استثناء ہے جب حروفِ متماثل میں سے پہلے والا حرف مد ہو اس طرح کہ اگر ادغام کریں تو کلمہ کا وزن دوسرے قیاسی وزن کے ساتھ مشتبہ ہو جائے جیسے قُووِلَ (باب مفاعلہ سے ماضی مجہول کا پہلا صیغہ، باب تفعیل کے اسی صیغے سے اشتباہ ہوتا) اور تُقُووِل (باب تفاعل سے ماضی مجہول کا پہلا صیغہ، باب تفعل کے اسی صیغہ سے اشتباہ ہوتا) اس کے بر خلاف مَغزُوٌّ، عَلِیٌّ، مَقرُوٌّ اور بَرِیٌّ میں ادغام واجب ہے، دوسرے مقام (جب دو حروف متماثل دو کلموں میں ہوں) میں سے وہ صورت استثناء ہے جب دو حروف متماثل میں سے پہلا حرف مد ہو جیسے فِی یَوْم، قالُوْا ومَا)۔

---

۲) اس صورت میں جب دونوں حرف متحرک ہوں اور ایک کلمہ میں ہوں لیکن پہلے والے حرف کو ساکن کرنا جائز ہو جیسے مَدَدَ سے مَدَّ، یَمْدُدُ سے یَمُدُّ۔ پہلے والا حرف اس وقت جائز التسکین ہوتا ہے جب خود مدغم فیہ واقع نہ ہو یا کلمہ کا پہلا حرف نہ ہو، اسی بنا پر دال جو مَدَّدَ میں ہے یا میم جو مُمِدّ میں ہے جائز التسکین نہیں ہے۔ پہلے والے متحرک حرف کو ساکن کرنے کیلئے دو موارد میں اس کی حرکت ما قبل کو دے دیتے ہیں :

۱) حرف ما قبل صحیح اور ساکن ہو جیسے اِقْشَعْرَرَ سے اِقْشَعَرَّ، یَمْدُدُ سے یَمُدُّ

۲) حرف ما قبل فاء الفعل ہو اور ساکن ہو جیسے یَوْدَدُ سے یَوَدُّ، یُوْدَدُ سے یُوَدُّ

ان دو صورتوں کے علاوہ پہلے والے حرف کی حرکت کو گرا دیتے ہیں جیسے مَدَدَ سے مَدَّ، مادِدٌ سے مَادّ، خُوَیْصِصَة (خاصة کا مصغر) سے خُوَیْصَّة

تذکر: مندرجہ بالا دو قواعد میں سے پہلے والا قاعدہ دوسرے پر مقدم ہے یعنی اگر کسی کلمہ میں دونوں قاعدے جاری ہو سکتے ہوں تو پہلے والا قاعدہ جاری ہوگا نہ کہ دوسرا جیسے مَدْدَدَ سے مَدَّدَ ہوگا نہ کہ مَدَدٌّ

ب) دو متقارب حروف کا ادغام دو صورتوں میں ہوتا ہے۔

۱) لام جو (ال) میں ہے اس کا ادغام حروف شمسی میں جیسے اَلرَّجُل اور اَلشَّمس

۲) نونِ ساکن (نْ) کا ادغام حروف یرملون میں (ی، ر، م، ل، و، ن) اس شرط کے ساتھ کہ دو کلموں میں ہوں جیسے مَنْ یَّتَّقِ الله، مُحَمَّدٌ (ص) رَّسُول الله اور مِمْ خُلِقَ

تذکر: (ال) کے لام کا حروفِ شمسی کے لام میں ادغام اور نونِ ساکن کا حروف یرملون کے نون میں ادغام، ادغام متماثلین ہے جو مقام (الف) کے مصادیق میں سے ہے۔

ادغام جائز ہونے کے مقامات :

الف) مضارعِ مجزوم اور امر کے ان صیغوں میں (۱، ۴، ۷، ۱۳، ۱۴) دو حروفِ متماثل کا ادغام اس شرط کے ساتھ کہ پہلے والا حرف مدغم فیہ نہ ہو جیسے لَمْ یَمْدُدْ سے لَمْ یَمُدُّ (فتحہ، کسرہ اور ضمہ دال کے ساتھ) اور لَمْ یَمْدُدْ، اُمْدُدْ سے مُدَّ (فتحہ، کسرہ اور ضمہ دال کے ساتھ) اور اُمْدُدْ، یہ لَمْ یُمَدِّدْ اور ان جیسی مثالوں کے بر خلاف ہے (جہاں پہلا حرف مدغم فیہ ہے)۔

ب) دو حروفِ متقارب کا ادغام اس شرط کے ساتھ کہ ادغام کی صورت میں کسی دوسرے کلمہ سے مشتبہ نہ ہو جائے جیسے یَتَصَعَّدُ سے یَصَّعَّدُ، وَجَبَ کے بر خلاف، جس میں (جیم) اور (باء) متقارب ہونے کے باوجود ادغام نہیں ہوتے کیونکہ اگر ادغام ہو جائیں تو ایک اور کلمہ وَبَّ کے ساتھ مشتبہ ہو جائیں گے۔

ادغام ممنوع کے مقامات:

۱) حرفِ اول متحرک ہو اور اس کی حرکت لازم ہو جیسے مَدَدَ اور دَدَن (لہو ولعب)

۲) دوسرا حرف ساکن ہو اور اس کا سکون ضمیرِ رفعِ متحرک کے متصل ہونے کی وجہ سے ہو جیسے مَدَدْنَ اور شَدَدْتُمْ

۳) اسم ثلاثی مجرد جو متحرک العین ہو جیسے ذُلَلْ (چوٹیاں)، طَلَل (بلندی)، سُرُر (بہت سے تخت)

۴) تعجب کا اَفْعِلْ جیسے اَعزِزْ بِزَیْدٍ

۵) گذشتہ قواعد میں سے جو استثناء بیان کئے گئے جیسے قُووِلَ، قالُوا وَ ما، وَجَبَ

۶) سماعی کلمات جیسے قَطِطَ شَعرُہُ (اس کے بال گھونگھریالے ہوگئے)، ذَبَبَ الرَّجُلُ (اس مرد کی پیشانی پر بال نکل آئے)، ضَبِبَتِ الاَرْضُ، (ضَباب، گوہ سوسمار، زمین میں زیادہ ہو گئے)۔

(شرح رضی جلد ۳ صفحہ ۲۴۲ کی جانب مراجعہ کیا جائے)۔

۷) ملحق کہ جس کی بحث چھٹے سبق کے خاتمے میں آئیگی جیسے قَرْدَد (ہموار زمین)، اَلنْدَدَ (شدید اور سخت)۔

ماضی: ماضی کے پہلے پانچ صیغوں میں ادغام واجب ہے کیونکہ دوسرا حرف متحرک اور پہلے حرف کو ساکن کرنا جائز ہے اور باقی صیغوں میں ادغام ممنوع ہے کیونکہ دوسرا حرف فاعل کی ضمیر رفع سے متصل ہونے کی وجہ سے ساکن ہے۔ مَدَّ کی تصریف جو فَعَلَ کے وزن پر ہے اس طرح ہے۔

ماضی معلوم

مَدَّ	مَدَّا	مَدُّوا	مَدَّتْ	مَدَّتَا	مَدَدْنَ
مَدَدْتَ	مَدَدْتُمَا	مَدَدْتُمْ	مَدَدْتِ	مَدَدْتُمَا	مَدَدْتُنَّ
	مَدَدْتُ			مَدَدْنَا	

ماضی مجہول

مُدَّ	مُدَّا	مُدُّوا	مُدَّتْ	مُدَّتَا	مُدِدْنَ
مُدِدْتَ	مُدِدْتُمَا	مُدِدْتُمْ	مُدِدْتِ	مُدِدْتُمَا	مُدِدْتُنَّ
	مُدِدْتُ			مُدِدْنَا	

مضارع: فعل مضارع کے جمع مونث کے دو صیغوں میں ادغام ممنوع ہے اور باقی صیغوں میں واجب ہے۔ ممنوع اور واجب ہونے کی دلیل وہی ہے جو ماضی میں بیان کی گئی ہے۔ یَمُدُّ (کھینچتا ہے یا کھینچے گا) جو یفعُلُ کے وزن پر ہے، اس کی تصریف اس طرح ہوتی ہے۔

مضارع معلوم

يَمُدُّ	يَمُدَّانِ	يَمُدُّوْنَ	تَمُدُّ	تَمُدَّانِ	يَمْدُدْنَ
تَمُدُّ	تَمُدَّانِ	تَمُدُّوْنَ	تَمُدِّيْنَ	تَمُدَّانِ	تَمْدُدْنَ
	اَمُدُّ			نَمُدُّ	

مضارع مجهول

يُمَدُّ	يُمَدَّانِ	يُمَدُّوْنَ	تُمَدُّ	تُمَدَّانِ	يُمْدَدْنَ
تُمَدُّ	تُمَدَّانِ	تُمَدُّوْنَ	تُمَدِّيْنَ	تُمَدَّانِ	تُمْدَدْنَ
	اُمَدُّ			نُمَدُّ	

امر : فعل امر کے ۱، ۴، ۷، ۱۳ اور ۱۴ نمبر صیغوں میں ادغام جائز ہے اور ۶ اور ۱۲ نمبر صیغوں میں ممتنع اور باقی صیغوں میں واجب ہے۔ واجب اور ممنوع ہونے کی وجہ وہی ہے جو بیان کی جاچکی ہے۔ پانچ صیغوں میں ادغام جائز ہونے کی دلیل یہ ہے کہ دوسرا حرف عاملِ جزم یا بناء کی وجہ سے ساکن ہے۔ (۱) اگر ان صیغوں میں ادغام کرنا چاہتے ہیں تو دوسرے حرف کو حرکت دینا پڑے گی، اس کی حرکت فتحہ یا کسرہ ہو سکتی ہے اور اگر عین الفعل مضموم ہو تو پھر فتحہ، کسرہ اور ضمہ تینوں حرکتیں ممکن ہیں۔

۱۔ امر باللام مجزوم ہے لام امر کی وجہ سے اور امر بصیغہ مبنی ہے۔ فعل ماضی بھی مبنی ہے اور فعل مضارع چھٹے اور بارہویں صیغوں کے علاوہ معرب ہے۔

اسی بنا پر مضموم العین میں چار صورتیں اور اس کے علاوہ تین صورتیں جائز ہیں۔

امرِ حاضر کے پہلے پانچ صیغوں میں ادغام کی صورت میں ہمزہ گر جاتا ہے کیونکہ فاء الفعل، عین الفعل کی حرکت سے متحرک ہو جاتا ہے اور ہمزہ کی ضرورت نہیں رہتی۔

یَعَضُّ (وہ (دانت سے) کاٹ رہا ہے یا کاٹے گا) جو یَفْعَلُ کے وزن پر ہے، اس کے امر معلوم کے صیغوں کی گردان اس طرح ہوتی ہے۔

لِيَعْضَضْنَ	لِتَعَضَّا	لِتَعْضَضْ لِتَعَضَّ لِتَعَضِّ	لِيَعَضُّوا	لِيَعَضَّا	لِيَعْضَضْ لِيَعَضَّ لِيَعَضِّ
اِعْضَضْنَ	عَضَّا	عَضِّيْ	عَضُّوا	عَضَّا	اِعْضَضْ عَضَّ عَضِّ
	لِنَعْضَضْ لِنَعَضَّ لِنَعَضِّ			لِأَعْضَضْ لِأَعَضَّ لِأَعَضِّ	

یَفِرُّ (وہ فرار کرتا ہے یا کرے گا) جو یَفْعِلُ کے وزن پر ہے، اس کے امرِ معلوم کی تصریف اس طرح ہوتی ہے۔

لِيَفْرِرْ لِيَفِرَّ لِيَفِرِّ	لِيَفِرَّا	لِيَفِرُّوا	لِتَفْرِرْ لِتَفِرَّ لِتَفِرِّ	لِتَفِرَّا	لِيَفْرِرْنَ
اِفْرِرْ فِرَّ فِرِّ	فِرَّا	فِرُّوا	فِرِّيْ	فِرَّا	اِفْرِرْنَ
	لِأَفْرِرْ لِأَفِرَّ لِأَفِرِّ			لِنَفْرِرْ لِنَفِرَّ لِنَفِرِّ	

يَمُدُّ (وہ کھینچے گا) سے فعل امر معلوم کی گردان، جو يَفْعُلُ کے وزن پر ہے۔

لِيَمْدُدْ لِيَمُدَّ لِيَمُدِّ لِيَمُدُّ	لِيَمُدَّا	لِيَمُدُّوا	لِتَمْدُدْ لِتَمُدَّ لِتَمُدِّ لِتَمُدُّ	لِتَمُدَّا	لِيَمْدُدْنَ
اُمْدُدْ مُدَّ مُدِّ مُدُّ	مُدَّا	مُدُّوا	مُدِّيْ	مُدَّا	اُمْدُدْنَ
	لِأَمْدُدْ لِأَمُدَّ لِأَمُدِّ لِأَمُدُّ			لِنَمْدُدْ لِنَمُدَّ لِنَمُدِّ لِنَمُدُّ	

تبصرہ: اَلْحَیَاۃ (زندہ ہونا)، اَلْعَیّ (عاجز ہونا) اور اس جیسے دوسرے الفاظ مضاعف بھی ہیں اور لفیف بھی۔ اسی لئے ان میں دونوں کے احکام قابل اجراء ہیں اور کہا جاتا ہے۔

حَیِیَ حَیِیا حَیُوا ...... (حَیِیُوْا بھی سماعاً جائز ہے) یَحْیی یَحْیَیَان یَحْیَونَ ...... لِیَحْیَ لِیَحْیَیا لِیَحْیَوْا ...... اِحْیَ اِحْیَیا اِحْیَوْا ...... یا حَیَّ حَیّا حَیُّوا ...... یَحَیُّ یَحَیّان یَحَیُّونَ ...... لِیَحْیی لِیَحَیَّ لِیَحَیِّ لِیَحَیّا لِیَحَیُّوا ......

اس قسم کے دوسرے مادے بھی اسی طرح ہوں گے۔ اس قسم کے افعال کے بعض صیغوں میں تبدیلیاں عارض ہوتی ہیں جن کے بارے میں آیندہ درسوں میں بحث آئے گی۔

سوالات اور مشق:

۱۔ ادغام کیا ہے؟

۲۔ مندرجہ ذیل کلمات کے ادغام کا حکم بیان کیجئے۔

وَیْلٌ لِکُلِّ هُمَزَةٍ لُمَزَةٍ، یَجْرُرُ، مَرَرْتُ، سارِرٌ، عُووِدَ، مُحْمَرِرٌ، دُرْرٌ، حُرْزٌ، مَمْسُوحٌ، تَنْوِیْن، مُحَلِّلْ، مَرْرَة، اِشْتَدَدَ، یَشْدُدْنَ، تُعْوونَ، مُضارِرٌ، تَحَرْزَرَ، بَبْر، لَمْ یَغْضَضْ، اِفْرِرْ، اِحْلِلْنَ، قَرَرتُمْ، مُسْتَقْرَرٌ، سَدَدْتُما، مَنوال، یوْبُبُ

۳۔ دو متقارب حروف کی تعریف کیجئے۔

۴۔ کیا قاعدۂ ادغام فعل یا اسم کے ساتھ مخصوص ہے؟

۵۔ کیا کلمہ کو صحیح، معتل، مہموز، مضاعف اور سالم میں تقسیم کرنا کلمہء ثلاثی کے ساتھ مخصوص ہے؟

۶۔ فعل کے ضمائر کو ضمیرِ رفع یا مرفوع کیوں کہا جاتا ہے؟

۷۔ عَضٌّ کی جو فَعِلَ کے وزن پر اور مَدٌّ وفرٌّ کی جو فَعَلَ کے وزن پر ہیں گردان کیجئے۔

۸۔ ادغام کن صورتوں میں واجب، کن صورتوں میں جائز اور کن صورتوں میں ممنوع ہوتا ہے؟ (مختصراً بیان کیجئے)۔

۹۔ یَمُدُّ، یَفِرُّ اور یَعَضُّ کی گردان کیجئے۔

۱۰۔ امر ادغام کے لحاظ سے مضارع کی نسبت کیا خصوصیت رکھتا ہے۔

۱۱۔ امر کے وہ صیغے جن کی چند صورتیں ہیں، ان کی چند صورتیں ہونے کی علت بیان کیجئے۔

۱۲۔ یَمُدُّ، یَفِرُّ اور یَعَضُّ کے امر کی گردان کیجئے۔

۱۳۔ مَدٌّ کے ماضی مجہول، فرٌّ کے مضارع مجہول اور عَضٌّ کے امرِ مجہول کی گردان کیجئے۔

گیارہواں سبق۔ مہموز

مہموز کی تین اقسام ہیں :

۱۔ مہموز الفاء جیسے اَمَرَ (اس نے حکم دیا)

۲۔ مہموز العین جیسے سَئَلَ (اس نے پوچھا)

۳۔ مہموز اللام جیسے قَرَءَ (اس نے پڑھا)

دوسری اور تیسری قسم سالم کی طرح ہے ان میں کوئی خصوصیت نہیں ہے لیکن پہلی قسم میں ہمزہ کی تخفیف (۱) کے قواعد اس ترتیب کے ساتھ جاری ہوتے ہیں کہ مضارع اور امر کے ۱۳ صیغوں میں اور امر معلوم کے ۷ سے لیکر ۱۲ تک کے صیغوں میں ہمزہ کی تخفیف واجب ہے اور مضارع اور امر کے باقی صیغوں میں تخفیف جائز ہے۔

مضارع معلوم

يَأْمُرُ	يَأْمُرَانِ	يَأْمُرُوْنَ	تَأْمُرُ	تَأْمُرَانِ	يَأْمُرْنَ
تَأْمُرُ	تَأْمُرَانِ	تَأْمُرُوْنَ	تَأْمُرِيْنَ	تَأْمُرَانِ	تَأْمُرْنَ
	آمُرُ			نَأْمُرُ	

۱۔ ہمزہ کی تخفیف کا قاعدہ مقدمہ کے دسویں حصے کے پانچویں تبصرہ میں بیان کیا جا چکا ہے۔ یاد دہانی کرائی جاتی ہے کہ مہموز الفاء مضاعف جیسے اَزَّ یَاَزُّ میں یہ قاعدہ جاری نہیں ہوتا۔

مضارع مجہول

يُؤْمَرُ	يُؤْمَرَانِ	يُؤْمَرُوْنَ	تُؤْمَرُ	تُؤْمَرَانِ	يُؤْمَرْنَ
تُؤْمَرُ	تُؤْمَرَانِ	تُؤْمَرُوْنَ	تُؤْمَرِيْنَ	تُؤْمَرَانِ	تُؤْمَرْنَ
	أُؤْمَرُ			نُؤْمَرُ	

امر معلوم

لِيَأْمُرْ	لِيَأْمُرَا	لِيَأْمُرُوْا	لِتَأْمُرْ	لِتَأْمُرَا	لِيَأْمُرْنَ
أُؤْمُرْ	أُؤْمُرَا	أُؤْمُرُوْا	أُؤْمُرِیْ	أُؤْمُرَا	أُؤْمُرْنَ
	لِأٰمُرْ			لِنَأْمُرْ	

امر مجہول

لِيُؤْمَرْ	لِيُؤْمَرَا	لِيُؤْمَرُوْا	لِتُؤْمَرْ	لِتُؤْمَرَا	لِيُؤْمَرْنَ
لِتُؤْمَرْ	لِتُؤْمَرَا	لِتُؤْمَرُوْا	لِتُؤْمَرِیْ	لِتُؤْمَرَا	لِتُؤْمَرْنَ
	لِأُؤْمَرْ			لِنُؤْمَرْ	

چند استثنائی مقامات: ۱، ۲ اور ۳ اَخْذ (پکڑنا)، اَکْل (کھانا)، اَمْر (حکم دینا) ان تین مادوں میں امرِ حاضرِ معلوم عمومی قواعد سے مستثنٰی ہے اور انکی اس طرح گردان کرتے ہیں۔

خُذْ خُذَا خُذُوا ...... کُلْ کُلَا کُلُوا ...... مُرْ مُرَا مُرُوا ......

صرف یہی نہیں کہ ان میں ہمزۂ امر نہیں لاتے بلکہ فاء الفعل کا ہمزہ بھی گر جاتا ہے۔ البتہ یہ عمل پہلے دو مادوں میں واجب ہے اور تیسرے میں جائز ہے یعنی مادۂ سوم

کے امر کی اس طرح بھی گردان کر سکتے ہیں جیسے اُوْمُرْ اُوْمُرا اُوْمُرُوا ......

۴۔ سُؤال (پوچھنا)

اس مادہ کے ماضی، مضارع اور امرِ معلوم میں عین الفعل کے ہمزہ کو الف سے تبدیل کرنا جائز ہے پس کہا جاتا ہے۔

سَئَلَ سَئَلاَ سَئَلُوا یا سَالَ سَالاَ سَالُوا ......

یَسئَلُ یَسئَلاَنِ ...... یا یَسالُ یَسالاَنِ ......

لِیَسْئَل ...... اِسئَلْ ...... یا لِیَسَلْ ...... سَلْ ......

۱، ۴، ۷، ۱۳، ۱۴ کے صیغوں میں اور نیز امر کے ۶ اور ۱۲ نمبر صیغے سے الف التقاء ساکنین کی وجہ سے گر جاتا ہے۔ ۸، ۹، ۱۰ اور ۱۱ نمبر کے صیغوں میں سَلاَ، سَلُوْا اور سَلِی بھی سنا گیا ہے۔ اس صورت میں جب واو یا فاء صیغۂ امر پر آجائے تو اس کے ہمزہ کو الف میں تبدیل کرنا نہیں سنا گیا ہے جیسے وَاسْئَل اور فاسْئَلوا

۵۔ رَای (رُؤیۃ) (دیکھنا)

اس مصدر کے مضارع معلوم، مجھول اور امر میں عین الفعل کے ہمزہ کی حرکت ما قبل کو دینے کے بعد ہمزہ کو گرا دیا جاتا ہے، چنانچہ یوں کہیں گے۔

یَریٰ یَرَیانِ یَرَوْن ......

لِیَرَ لِیَرَیا لِیَرَوا ...... رَ رَیا رَوْا ......

يُرىٰ يُرَيَانِ يُرَوْنَ ......

لِيُرَ لِيُرَيَا لِيُرَوْا ......

اس فعل کے بعض صیغوں کو کچھ تبدیلیاں عارض ہوتی ہیں جن کو ناقص کی بحث میں بیان کیا جائے گا۔

سوالات اور مشق :

۱۔ سالم، صحیح، مضاعف اور مھموز کی تعریف کیجئے۔

۲۔ ہمزہ کو حرف مد میں تبدیل کرنا کہاں واجب ہے اور کہاں جائز ہے ؟

۳۔ اَمِنَ يَامَنُ اور اَمَرَ يَامُرُ کے مضارع معلوم و مجھول اور امر معلوم کی گردان کیجئے۔

۴۔ یاخُذُ، یامُرُ اور یاکُلُ کے امر معلوم اور مجھول کی گردان کیجئے۔

۵۔ رای یَریٰ کے ماضی معلوم، مضارع معلوم و مجھول اور امرِ معلوم و مجھول کی گردان کیجئے۔

۶۔ سُؤال کے ماضی معلوم و مجھول، مضارع اور امر کی تمام ممکنہ صورتیں بنائیے۔

بارہواں سبق-اعلال کے قواعد

جیسا کہ پہلے اشارہ کیا جا چکا ہے حروفِ علت کو تبدیلی لاحق ہو سکتی ہے اور ان کی تبدیلی کو اعلال کہتے ہیں۔ اس سے پہلے کہ ہم فعل معتل کی اقسام کو سمجھیں یہ ضروری ہے کہ حرفِ علت پر عارض ہونے والی تبدیلیوں کو پہچانیں۔ یہ تبدیلیاں ان قواعد کے اندر رہتے ہوئے ہوتی ہیں جو قواعدِ اعلال کے نام سے معروف ہیں۔

بعض قواعدِ اعلال کلمات کی اقسام میں سے کسی خاص قسم کے ساتھ مخصوص ہوتے ہیں مثلاً مثالِ واوی کے فعلِ مضارع کے ساتھ مخصوص ہوتے ہیں یا اجوف کے ماضی کے ساتھ یا ناقص کے امر کے ساتھ اور بعض قواعد اس طرح نہیں ہیں بلکہ نسبتاً عمومی ہیں۔ ان عمومی قواعد میں سے بعض زیادہ تر فعل میں آتے ہیں اور بعض فقط اسم میں جاری ہوتے ہیں۔ اعلال کے عمومی قواعد میں سے پہلے گروہ کو یہاں بیان کیا جائے گا اور دوسرے گروہ کو کتاب کے حصہ اسم کے مقدمہ میں بیان کیا جائے گا۔ قواعد خصوصی میں سے ہر ایک اپنے ہی مخصوص مقام پر ذکر کیا جائے گا۔

پہلا قاعدہ: متحرک واو اور یاء اگر کلمہ کا عین الفعل واقع ہوں اور ان سے پہلے والا حرف صحیح و ساکن ہو تو ان کی حرکت ان سے پہلے والے حرف کو دے دی جاتی ہے جیسے یَقْوُلُ ---> یَقُولُ، یَبْیِعُ ---> یَبِیْعُ، یَخْوَفُ ---> یَخَافُ بخلاف فِتْیَة کے۔

دوسرا قاعدہ: مضموم یا مکسور واو اور یاء کلمہ کے درمیان واقع ہوں اور عین الفعل یا لام الفعل ہوں اور ان سے پہلے والا حرف صحیح اور متحرک ہو تو پہلے والے حرف کی حرکت کو سلب کرنے کے بعد ان کی حرکت کو ان سے پہلے والے حرف پر لے آتے ہیں جیسے قُوِلَ ---> قِوْلَ ---> قِيلَ، بُيِعَ ---> بِيْعَ، يَدْعُوُوْنَ ---> يَدْعُوْوْنَ ---> يَدْعُوْنَ، رَضِيُوا ---> رَضَيْوْا ---> رَضُوا۔

تیسرا قاعدہ: واوِ مضموم جس سے پہلے مضموم ہو اور یاء مضموم یا مکسور جس سے پہلے مکسور ہو اگر کلمہ کے آخر میں آجائیں تو ان کی حرکت گر جاتی ہے جیسے يَدْعُوُ ---> يَدْعُوْ، يَرْمِيُ ---> يَرْمِيْ، رَامِيِ ---> رَامِيْ، ثَانِيُ ---> ثَانِيْ۔

چوتھا قاعدہ: ساکن واو جس سے پہلے مکسور ہو وہ یاء میں تبدیل ہو جاتی ہے جیسے قُوِلَ ---> قِوْلَ ---> قِيلَ، مِوْزَان ---> مِيزَان

پانچواں قاعدہ: اس صورت میں کہ جب واو لام الفعل ہو اور اس سے پہلے مکسور ہو تو واو یاء میں تبدیل ہو جاتی ہے جیسے دُعِوَ ---> دُعِيَ، دُعِوْنَ ---> دُعِينَ، دَاعِو ---> دَاعِي (دَاعِيْنْ ---> دَاعٍ) بر خلاف رَخُوَ اور رَجَوَ (---> رَجَا) (یہاں پر واو کو یاء میں تبدیل نہیں کرتے کیونکہ واو سے پہلے والا حرف مکسور نہیں)۔

چھٹا قاعدہ: اس صورت میں کہ جب واو لام الفعل ہو اور اس سے پہلے والا حرف مفتوح ہو تو واو، یاء میں تبدیل ہو جاتی ہے اس شرط کے ساتھ کہ واو کلمہ کا چوتھا یا اس



کے بعد کا حرف ہو جیسے یُدْعَوُ ---> یُدْعَیْ (---> یُدْعٰی)، یُدْعَوْنَ ---> یُدْعَیْنَ بر خلافِ دَعَوَ (---> دَعَا) کے۔

اس بات پر توجہ ضروری ہے کہ یہ قاعدہ اعلال کے آٹھویں قاعدے پر مقدم ہے یعنی جہاں پر دونوں قاعدے جاری ہو سکتے ہوں وہاں پر پہلے یہ قاعدہ جاری ہو گا پھر آٹھواں۔

ساتواں قاعدہ: ساکن یاء جس سے پہلے والا حرف مضموم ہو وہ واو میں تبدیل ہو جاتی ہے اس شرط کے ساتھ کہ وہ فاء الفعل ہو جیسے یُیْسِرُ ---> یُوسِرُ، مُیْسِر ---> مُوسِر

آٹھواں قاعدہ: واو اور یاء متحرک ہوں اور ان سے پہلے والا حرف مفتوح ہو تو وہ الف میں تبدیل ہو جاتے ہیں اس شرط کے ساتھ کہ ان کی حرکت عارضی نہ ہو۔ عارضی سے مراد وہ حرکت ہے جو الف یا یاء نسبت یا علامت تثنیہ یا نون تاکید سے پہلے آئے یا التقاء ساکنین کو دور کرنے کیلئے لائی جائے جیسے دَعَوَ ---> دَعَا، یُدْعَوُ ---> یُدْعَیْ ---> یُدْعٰی بر خلافِ دَعَوا، رَضَوِیّ، فَتَیَانِ، فَتَیَیْنِ، اِخْشَوُنَّ (امر معلوم مؤکدّ کا نواں صیغہ) و اِخْشَوُا اللّٰہَ اور اسی قسم کی دیگر مثالوں کے۔

اور اسی طرح ہے جب واو اور یاء موضعِ حرکت میں ہوں یعنی اعلال سکونی کا قاعدہ جاری ہونے کی وجہ سے اس کلمہ میں ساکن ہو گئے ہوں ورنہ اصل میں متحرک ہوں

جیسے (یَخْوَفُ --->)یَخَوْفُ ---> یَخَافُ، (یُبْیِع--->) یُبَیْعُ ---> یُبَاعُ

تبصرہ: یہ قاعدہ فاء الفعل میں جاری نہیں ہوتا جیسے یَوَدُّ اور تَیَسَّرَ (۱)

نواں قاعدہ: وہ الف جس سے پہلے والا حرف مضموم ہو، واو میں تبدیل ہو جاتا ہے اور وہ الف جس سے پہلے والا حرف مکسور ہو وہ یاء میں تبدیل ہو جاتا ہے جیسے قَابَلَ ---> قُابِلَ ---> قُوبِلَ، مِصْباح ---> مُصَیْبِاح ---> مُصَیْبِیح

دسواں قاعدہ: حرفِ علت کو التقاء ساکنین میں سے حذف کر دیتے ہیں جیسے قُوْلْ ---> قُلْ، بِیْعْ ---> بِعْ، خَافْ ---> خَفْ (۲) اس قاعدے کی تفصیل خاتمہ کے دوسرے سبق میں آئے گی۔

تنبیه:

۱۔ اوپر بیان کئے گئے دس قواعد میں سے پہلے تین قاعدے اعلالِ سکونی سے مربوط ہیں اس کے بعد کے چھ قاعدے اعلالِ قلبی سے مربوط ہیں اور دسواں قاعدہ اعلالِ حذفی کے بارے میں ہے۔

۱۔ چند دیگر مقامات بھی اوپر بیان کئے گئے قاعدے سے مستثنیٰ ہیں جن کا ذکر قواعدِ اعلال کے تبصرہ میں آئے گا۔

۲۔ التقاء ساکنین میں پہلا والا حرف حذف ہو جاتا ہے لیکن مَبْیُوع ---> مَبْیُوْع ---> مَبُیْع ---> مَبِیْع (اسم مفعولِ اجوف یائی) کی مثل میں یاء سے پہلے والے حرف کا مکسور ہونا مَبُیْع میں ایک قاعدے کے مطابق ہے جس کا ذکر دوسرے حصہ (اسم) کے مقدمہ میں آئے گا۔

۲۔ قواعد قلبی اور سکونی کے درمیان تزاحم کی صورت میں قاعدۂ قلبی قاعدہ سکونی پر مقدم ہوتا ہے جیسے خَوِفَ خَافَ ہوتا ہے خِوْفَ نہیں ہوتا (کہ خِیْفَ ہو جائے)۔

قواعدِ اعلال پر تبصرہ

مندرجہ ذیل مقامات میں حرفِ علت صحیح حرف کے حکم میں ہے اور اعلال نہیں ہوتا۔

۱۔ لفیف مقرون میں عین الفعل واقع ہو جیسے قَوِیَ اور یَحْیٰی

۲۔ ان کلمات میں عین الفعل واقع ہو جو عیب اور رنگ کے معنی میں آتے ہیں جیسے عَوِرَ، حَوِلَ، قَوِد، اَسْوَدَ

۳۔ اسم آلہ کا عین الفعل ہو جیسے مِقْوَد اور مِخْیَط

۴۔ جمع قلت کا عین الفعل ہو جیسے اَدْوُر (دار کی جمع)، اَعْیُن (عین کی جمع)، اَنیاب (ناب کی جمع)، اَسْوِرَہ (سوار کی جمع)، اَحوال اور اَحوِلَة (حال اور حول کی جمع)۔

۵۔ باب تفعیل کے مشہور مصدر کا عین الفعل ہو جیسے تقویم اور تعیین

۶۔ اَفعل تفضیل اور اَفعل وصفی (صفت مشبہ) کا عین الفعل ہو جیسے اَھْوَن اور اَبْیَض

۷۔ صیغہ تعجب کا عین الفعل ہو جیسے ما اَقْوَمَ زیداً اور اَقْوِم بزیدٍ

۸۔ فَعَلَان کے وزن کا عین الفعل ہو جیسے جَوَلان، حَیَوان، فَوَران، هَیَجان

۹۔ اس کلمہ کا عین الفعل ہو جس میں عین الفعل کے بعد حرفِ مد ہو جیسے جَوادٌ، طَوِیل، بَیان، غَیُور اگرچہ بعض مقامات پر اعلال ہو جاتا ہے جیسے صِوام سے صِیام، مَبیوع سے مَبِیع اس کی تفصیل اجوف اور حصہ اسم کے مقدمہ کی بحث میں آئے گی۔

۱۰۔ کلمہ ملحق کا آخر نہ ہو جیسے جَهْوَرَ اور خَوَرْنَقَ بر خلاف اِسْلَنْقی کے (جہاں حرف علت کلمہ کا آخری حرف ہے)۔ ملحق کی بحث خاتمہ کی چھٹی فصل میں آئے گی۔

۱۱۔ حرف علت مشدّد ہو جیسے صُیَّرَ اور مُصَوَّرٌ

تیرہواں سبق - مثال

مثال کی دو قسمیں ہیں۔

۱) واوی جیسے وَعَدَ (اس نے وعدہ کیا)

۲) یائی جیسے یَسَرَ (آسان ہوا)

ثلاثی مجرد کے مثال واوی میں دو خصوصی قاعدے ہیں۔

۱۔ اگر اس کا مصدر فِعْل کے وزن پر ہو تو غالباً فاء الفعل کے واو کی حرکت کو اس کے بعد والے حرف پر منتقل کرنے کے بعد واو کو گرا دیتے ہیں اور اس کے بجائے آخر

میں تاء لائی جاتی ہے جیسے وِعْد (وعدہ کرنا) سے عِدَۃ، وِصْل سے صِلَۃ بر خلاف وِزْر کے۔ بعض اوقات مثال واوی سے فَعْل کے وزن پر آنے والے مصدر میں بھی مندرجہ بالا قاعدہ جاری ہوتا ہے جیسے وَسْع سے سَعَۃ، وَضْع سے ضَعَۃ، لیکن غالباً جاری نہیں ہوتا جیسے وَقْت اور وَزْن و......

۲۔ اگر مثال کا مضارع معلوم یَفْعِلُ (مکسور العین) کے وزن پر ہو تو فاء الفعل حذف ہو جاتا ہے جیسے یَوْعِدُ سے یَعِدُ۔ یہ قاعدہ بعض مفتوح العین مضارع میں بھی جاری ہوتا ہے جیسے یَوْسَعُ سے یَسَعُ، یَوْضَعُ سے یَضَعُ، یَوْقَعُ سے یَقَعُ، یَوْدَعُ سے یَدَعُ، یَوْزَعُ سے یَزَعُ، یَوْطَأُ سے یَطَأُ، یَوْذَرُ سے یَذَرُ، یَوْهَبُ سے یَهَبُ (یَوْسَعُ اور یَوْضَعُ بھی سنا گیا ہے)۔

اس قسم کے افعال کا امر معلوم بھی مضارع معلوم کی طرح ہوتا ہے یعنی اس کا فاء الفعل بھی محذوف ہوتا ہے جیسے......

امر معلوم

لِیَعِدْ	لِیَعِدَا	لِیَعِدُوا	لِتَعِدْ	لِتَعِدَا	لِیَعِدْنَ
عِدْ	عِدَا	عِدُوا	عِدِی	عِدَا	عِدْنَ
	لِأَعِدْ			لِنَعِدْ	

البتہ مضارع مجہول اور امر مجہول میں واؤ حذف نہیں ہوتا جیسے......

مضارع مجہول

يُوْعَدُ	يُوْعَدَانِ	يُوْعَدُوْنَ	تُوْعَدُ	تُوْعَدَانِ	يُوْعَدْنَ
تُوْعَدُ	تُوْعَدَانِ	تُوْعَدُوْنَ	تُوْعَدِيْنَ	تُوْعَدَانِ	تُوْعَدْنَ
	أُوْعَدُ			نُوْعَدُ	

امر مجہول

لِيُوْعَدْ	لِيُوْعَدَا	لِيُوْعَدُوْا	لِتُوْعَدْ	لِتُوْعَدَا	لِيُوْعَدْنَ
لِتُوْعَدْ	لِتُوْعَدَا	لِتُوْعَدُوْا	لِتُوْعَدِيْ	لِتُوْعَدَا	لِتُوْعَدْنَ
	لِأُوْعَدْ			لِنُوْعَدْ	

سوالات اور مشق:

۱۔ معتل کی تعریف کیجئے اور اس کی اقسام کو بیان کیجئے۔

۲۔ مندرجہ ذیل مصادر اصل میں کیا تھے؟ هِبَة، سَعَة، جِدَة، مِقَة، دِيَة

۳۔ يَعِدُ اور يَرِثُ کے مضارعِ معلوم، يَجِدُ اور يَصِلُ کے مضارع مجہول، يَكِلُ اور يَهَبُ کے امر معلوم اور يَضَعُ و يَطَأ کے امرِ مجہول کی گردان کیجئے۔

۴۔ مثال کے قواعدِ خصوصی اور عمومی میں سے ہر ایک کو دو مثالوں کے ساتھ ذکر کیجئے۔

۵۔ يَدَعُ، يَرِدُ، يَذَرُ اور يَقِفُ سے امر حاضر معلوم کی گردان کیجئے۔

چودہواں سبق-اجوف

ثلاثی مجرد کے اجوف کیلئے دو خصوصی قاعدے ہیں جن کی تفصیل اس طرح ہے۔

قاعدہ اول: اجوف کا مضارع معلوم (چاہے یائی ہو یا واوی) اگر مضموم العین (یَفْعُلُ) ہو تو اس کے ماضی معلوم اور ماضی مجہول کے چھٹے اور اس کے بعد کے تمام صیغے مضموم الفاء ہو جائیں گے اور اگر مضارع معلوم، مفتوح العین (یَفْعَلُ) یا مکسور العین (یَفْعِلُ) ہو تو چھٹے سے لیکر بقیہ تمام صیغے، مکسور الفاء ہو جائیں گے۔

لہذا کلمہ اَلْقَوْل (کہنا) جو فَعَلَ یَفْعُلُ کے وزن پر ہے۔ اس کے ماضی معلوم و مجہول کی ہم اس طرح گردان کرتے ہیں۔

ماضی معلوم

قَالَ	قَالاَ	قَالُوا	قَالَتْ	قَالَتَا	قُلْنَ
قُلْتَ	قُلْتُمَا	قُلْتُمْ	قُلْتِ	قُلْتُمَا	قُلْتُنَّ
	قُلْتُ			قُلْنَا	

ماضی مجہول

قِيْلَ	قِيْلاَ	قِيْلُوا	قِيْلَتْ	قِيْلَتَا	قُلْنَ
قُلْتَ	قُلْتُمَا	قُلْتُمْ	قُلْتِ	قُلْتُمَا	قُلْتُنَّ
	قُلْتُ			قُلْنَا	

کلمہ اَلْبَيْع (بیچنا) جس کا وزن فَعَلَ يَفْعِلُ کے وزن پر ہے، اس کے ماضی معلوم و

مجہول کی گردان اس طرح ہوتی ہے۔

ماضی معلوم

بَاعَ	بَاعَا	بَاعُوا	بَاعَتْ	بَاعَتَا	بِعْنَ
بِعْتَ	بِعْتُمَا	بِعْتُمْ	بِعْتِ	بِعْتُمَا	بِعْتُنَّ
	بِعْتُ			بِعْنَا	

ماضی مجہول

بِيْعَ	بِيْعَا	بِيْعُوا	بِيْعَتْ	بِيْعَتَا	بُعْنَ
بُعْتَ	بُعْتُمَا	بُعْتُمْ	بُعْتِ	بُعْتُمَا	بُعْتُنَّ
	بُعْتُ			بُعْنَا	

اور کلمہ اَلْخَوْف (ڈرنا) کے ماضی معلوم و مجہول کی کہ جس کا وزن فَعِلَ يَفْعَلُ ہے، اس طرح گردان ہوتی ہیں۔

ماضی معلوم

خَافَ	خَافَا	خَافُوا	خَافَتْ	خَافَتَا	خِفْنَ
خِفْتَ	خِفْتُمَا	خِفْتُمْ	خِفْتِ	خِفْتُمَا	خِفْتُنَّ
	خِفْتُ			خِفْنَا	

ماضی مجہول

خِيْفَ مِنْهُ	خِيْفَ مِنْهُمَا	خِيْفَ مِنْهُمْ	خِيْفَ مِنْهَا	خِيْفَ مِنْهُمَا	خِيْفَ مِنْهُنَّ
خِيْفَ مِنْكَ	خِيْفَ مِنْكُمَا	خِيْفَ مِنْكُمْ	خِيْفَ مِنْكِ	خِيْفَ مِنْكُمَا	خِيْفَ مِنْكُنَّ
	خِيْفَ مِنِّيْ			خِيْفَ مِنَّا	

تبصرة: فعلِ ماضی لَیْسَ (نہیں ہے) میں مذکورہ قاعدہ جاری نہیں ہوتا اور تمام صیغوں میں فاء الفعل مفتوح ہوتا ہے۔ گردان اس طرح ہوتی ہے۔

ماضی معلوم

لَسْنَ	لَيْسَتَا	لَيْسَتْ	لَيْسُوْا	لَيْسَا	لَيْسَ
لَسْتُنَّ	لَسْتُمَا	لَسْتِ	لَسْتُمْ	لَسْتُمَا	لَسْتَ
	لَسْنَا			لَسْتُ	

قاعدہ دوم: اگر اجوف واوی (مجرد ہو یا مزید) کے مصدر میں واو ما قبل مکسور الف سے پہلے آجائے تو واو کو یاء میں تبدیل کر دیا جاتا ہے اس شرط کے ساتھ کہ اس کے ماضی میں واو میں اعلال ہوا ہو جیسے **قِوام** سے **قِیام**، **اِنْقِوَاد** سے **اِنْقِیاد** بخلافِ **لِواذ** اور **اِجْتِوار** کے۔

توجہ فرمائیے: اعلال کے عمومی قواعد کو نظر میں رکھتے ہوئے اجوف کے مختلف صیغوں میں رونما ہونے والی تبدیلیاں روشن ہو جاتی ہیں۔

الف۔ اجوف کے ماضی معلوم کے پہلے پانچ صیغوں میں آٹھواں قاعدہ جاری ہوتا ہے اور باقی صیغوں میں اس قاعدے کے بعد دسواں قاعدہ جاری ہوتا ہے۔

ب۔ مضارع معلوم کے تمام صیغوں میں پہلا قاعدہ اور دو صیغوں ۶ اور ۱۲ میں دسواں قاعدہ بھی جاری ہوتا ہے۔

ج۔ ان قواعد (قاعدہ اول اور دہم) کے اجراء کرنے کی وجہ سے یَقُولُ کے امر کی گردان اس طرح ہوگی۔

امر معلوم

لِيَقُلْ	لِيَقُولَا	لِيَقُولُوا	لِتَقُلْ	لِتَقُولَا	لِيَقُلْنَ
قُلْ	قُولَا	قُولُوا	قُولِي	قُولَا	قُلْنَ
	لِأَقُلْ			لِنَقُلْ	

اور یَبِیعُ کی اس طرح ہوگی۔

امر معلوم

لِيَبِعْ	لِيَبِيعَا	لِيَبِيعُوا	لِتَبِعْ	لِتَبِيعَا	لِيَبِعْنَ
بِعْ	بِيعَا	بِيعُوا	بِيعِي	بِيعَا	بِعْنَ
	لِأَبِعْ			لِنَبِعْ	

اصل قِیلَ (قَالَ کا مجہول) قُوِلَ تھا جو قواعد ۲ اور ۴ کو اجرا کرنے کی وجہ سے اس صورت میں آگیا اور بِیعَ (بَاعَ کا مجہول) اصل میں بُیِعَ تھا جو قاعدہ ۲ کے اجرا کرنے کی وجہ سے اس طرح ہو گیا اور اسی طرح دوسرے صیغے......

سوالات اور مشق :

۱۔ مندرجہ ذیل کلمات میں قواعدِ اعلال میں سے کون سے قاعدے جاری

ہوتے ہیں؟

يَزِيْنُ، يَرُوْعُ، لُوِمَ، قُوِمَ بِهِ، صَيَرَ، يَجِيْءُ، حِوْلَةً، جِوْزَان، عِوْد، اَلْقِوْل، مُيْقِظ، مُخْتَيِر، مُيْسِر، مُعْتَوِد، مُيْقِن، مُرْتَوِض، اَجْوَدَ، قَوَمَ، يُقْوَلُ، مُحوَل، رَوَىَ، مِوْثَاق، اِجْلِوَاز، غُيَّبٌ، قَوَلْتُ، سَيَرْتُ، سِيْرْ، قَوَمْنَ، يَهْيَبْنَ

۲۔ قَامَ يَقُوْمُ، خَافَ يَخَافُ (اجوف واوی)، سَارَ يَسِيْرُ اور هَابَ يَهَابُ (اجوف یائی) سے ماضی معلوم اور ماضی مجہول کی گردان کیجئے۔

۳۔ سوال نمبر ۲ میں مذکور افعال سے مضارع معلوم کی گردان کیجئے۔ اور بیان کیجئے کہ يَقُوْلُ سے ۱، ۶ اور ۱۰ نمبر صیغوں میں کونسا قاعدہ یا قواعد جاری ہوتے ہیں؟

۴۔ قَالَ اور بَاعَ سے ماضی مجہول کے پہلے پانچ صیغوں میں کونسا قاعدہ یا قواعد جاری ہوتے ہیں؟ اور باقی صیغوں میں کونسے قواعد جاری ہوتے ہیں؟

۵۔ سوال نمبر ۲ میں مذکورہ افعال سے امر معلوم اور مجہول کی گردان کیجئے۔

۶۔ آپ جانتے ہیں کہ اجوف میں امر کے ان صیغوں ۱، ۴، ۷، ۱۳، ۱۴، ۶، ۱۲ میں سے عین الفعل حذف ہو جاتا ہے۔ اس کی علت کیا ہے؟

۷۔ خَافَ مِنه، سَارَ اِلَيْهِ اور قَامَ فِيهِ سے ماضی مجہول، مضارع مجہول اور

امرِ مجہول کی گردان کیجئے۔

۸۔ مقدمہ میں بیان کردہ وزن کے قواعد کی جانب توجہ کرتے ہوئے اَلْخَوْف سے ماضی معلوم کے صیغوں کاوزن، اَلْبَیْع سے مضارع مجہول کے صیغوں کاوزن اور اَلْقَوْل سے امرِ معلوم کے صیغوں کاوزن بتائیے۔

۹۔ اجوف کے خصوصی قواعد کو بیان کرتے ہوئے ہر ایک کیلئے مثال دیجئے۔ اور لَیْسَ کی گردان کیجئے۔

۱۰۔ قرآن مجید سے دس معتل کلمات کو تلاش کیجئے اور ان کے اعلال کو بیان کیجئے۔

پندرہواں سبق-ناقص

ثلاثی مجرد کے ناقص کا مخصوص قانون صرف ایک عدد ہے۔ وہ یہ کہ امر اور مضارع مجزوم کے صیغہ نمبر ۱، ۴، ۷، ۱۳، ۱۴ میں جہاں علامتِ رفع لام الفعل کا ضمہ ہے، خود لام الفعل حذف ہو جاتا ہے چونکہ اعلال کے عمومی قوانین جاری ہونے کے سبب، ناقص میں بہت سی تبدیلیاں واقع ہوتی ہیں، اسی وجہ سے چند صیغوں کی گردان درج ذیل ہے۔

کلمہ الدُّعاء (بلانا اور دعوت دینا) ناقص واوی ہے اور اس کاوزن فَعَلَ یَفْعُلُ ہے۔

ماضی معلوم

دَعَا	دَعَوَا	دَعَوْا	دَعَتْ	دَعَتَا (۱)	دَعَوْنَ
دَعَوْتَ	دَعَوْتُمَا	دَعَوْتُمْ	دَعَوْتِ	دَعَوْتُمَا	دَعَوْتُنَّ
	دَعَوْتُ			دَعَوْنَا	

مضارع معلوم

يَدْعُوْ	يَدْعُوَانِ	يَدْعُوْنَ	تَدْعُوْ	تَدْعُوَانِ	يَدْعُوْنَ
تَدْعُوْ	تَدْعُوَانِ	تَدْعُوْنَ	تَدْعِيْنَ	تَدْعُوَانِ	تَدْعُوْنَ
	اَدْعُوْ			نَدْعُوْ	

امر معلوم

لِيَدْعُ	لِيَدْعُوَا	لِيَدْعُوْا	لِتَدْعُ	لِتَدْعُوَا	لِيَدْعُوْنَ
اُدْعُ	اُدْعُوَا	اُدْعُوْا	اُدْعِي	اُدْعُوَا	اُدْعُوْنَ
	لِاَدْعُ			لِنَدْعُ	

۱۔ کہا جاتا ہے کہ دَعَتَا کی مثل میں چونکہ تاء ساکن الاصل ہے اس کی حرکت کو شمار نہیں کیا جاتا اور لام الفعل کو التقاء ساکنین کی وجہ سے گرادیا جاتا ہے پس اس کا ساکن حساب کیا جانا اس وجہ سے ہے نہ کہ اس کی حرکت کے عارضی ہونے کے لحاظ سے کیونکہ خَافَا میں (صیغہ ۸ امر معلوم) ساکن عین الفعل حذف نہیں ہوتا اس لئے کہ اس کے بعد والا حرف متحرک ہے اگرچہ اس کی حرکت عارضی ہے۔

ماضی مجہول

دُعِيَ	دُعِيَا	دُعُوْا	دُعِيَتْ	دُعِيَتَا	دُعِيْنَ
دُعِيتَ	دُعِيتُمَا	دُعِيتُمْ	دُعِيتِ	دُعِيتُمَا	دُعِيتُنَّ
	دُعِيتُ			دُعِينَا	

مضارع مجہول

يُدْعَى	يُدْعَيَانِ	يُدْعَوْنَ	تُدْعَى	تُدْعَيَانِ	يُدْعَيْنَ
تُدْعَى	تُدْعَيَانِ	تُدْعَوْنَ	تُدْعَيْنَ	تُدْعَيَانِ	تُدْعَيْنَ
	أُدْعَى			نُدْعَى	

امر مجہول

لِيُدْعَ	لِيُدْعَيَا	لِيُدْعَوْا	لِتُدْعَ	لِتُدْعَيَا	لِيُدْعَيْنَ
لِتُدْعَ	لِتُدْعَيَا	لِتُدْعَوْا	لِتُدْعَيْ	لِتُدْعَيَا	لِتُدْعَيْنَ
	لِأُدْعَ			لِنُدْعَ	

کلمہ اَلرَّمی (پھینکنا) ناقص یائی اور فَعَلَ يَفْعِلُ کے وزن پر ہے۔

ماضی معلوم

رَمٰى	رَمَيَا	رَمَوْا	رَمَتْ	رَمَتَا	رَمَيْنَ
رَمَيْتَ	رَمَيْتُمَا	رَمَيْتُمْ	رَمَيْتِ	رَمَيْتُمَا	رَمَيْتُنَّ
	رَمَيْتُ			رَمَيْنَا	

مضارع معلوم

يَرْمِيْنَ	تَرْمِيَانِ	تَرْمِيْ	يَرْمُوْنَ	يَرْمِيَانِ	يَرْمِيْ
تَرْمِيْنَ	تَرْمِيَانِ	تَرْمِيْنَ	تَرْمُوْنَ	تَرْمِيَانِ	تَرْمِيْ
	نَرْمِيْ			أَرْمِيْ	

امر معلوم

لِيَرْمِيْنَ	لِتَرْمِيَا	لِتَرْمِ	لِيَرْمُوْا	لِيَرْمِيَا	لِيَرْمِ
اِرْمِيْنَ	اِرْمِيَا	اِرْمِيْ	اِرْمُوْا	اِرْمِيَا	اِرْمِ
	لِنَرْمِ			لِاَرْمِ	

ماضی مجہول

رُمِيْنَ	رُمِيَتَا	رُمِيَتْ	رُمُوْا	رُمِيَا	رُمِيَ
رُمِيْتُنَّ	رُمِيْتُمَا	رُمِيْتِ	رُمِيْتُمْ	رُمِيْتُمَا	رُمِيْتَ
	رُمِيْنَا			رُمِيْتُ	

مضارع مجہول

يُرْمَيْنَ	تُرْمَيَانِ	تُرْمَى	يُرْمَوْنَ	يُرْمَيَانِ	يُرْمَى
تُرْمَيْنَ	تُرْمَيَانِ	تُرْمَيْنَ	تُرْمَوْنَ	تُرْمَيَانِ	تُرْمَى
	نُرْمَى			أُرْمَى	

امر مجہول

لِيُرْمَ	لِيُرْمَيَا	لِيُرْمَوْا	لِتُرْمَ	لِتُرْمَيَا	لِيُرْمَيْنَ
لِتُرْمَ	لِتُرْمَيَا	لِتُرْمَوْا	لِتُرْمَيْ	لِتُرْمَيَا	لِتُرْمَيْنَ
	لِأُرْمَ			لِنُرْمَ	

سوالات اور مشق:

۱۔ يَبْكِي اور يَعْلُو کے امرِ معلوم نیز يُخْلُو اور يُجْرِي کے امرِ مجہول کی گردان کیجئے۔

۲۔ درج ذیل افعال کے ماضی کی گردان کیجئے۔

بَدَا يَبْدُو، مَشٰى يَمْشِي، مَحَا يَمْحُو

۳۔ دَعَا اور رَمٰى کی گردان کیجئے اور ان کے تمام صیغوں کے اعلال کو بیان کیجئے۔

۴۔ دُعِيَ اور رُمِيَ کو صرف کیجئے اور ان کے صیغوں میں اعلال کس طرح ہوتا ہے، بیان کیجئے۔

۵۔ يدعُو اور يَرْمِي کی گردان کیجئے اور ان کے تمام صیغوں میں اعلال کی کیفیت کو بیان کیجئے۔

۶۔ يُدْعٰى میں کون سے قواعد جاری ہوتے ہیں اور يُرْمٰى میں کونسا قاعدہ؟

۷۔ یَھْدِی، یَمْشِی، یَغْزُو اوریَرْجُو کی گردان کیجئے۔

۸۔ وزن کے قواعد کی جانب توجہ کرتے ہوئے الرَّمی کے ماضی معلوم، الدُّعاء کے مضارع معلوم اور الرَّمی کے مضارع مجہول کے صیغوں کے اوزان ذکر کیجئے۔

سولھواں سبق-لفیف

جیسا کہ ہم جانتے ہیں کہ لفیف کی دو اقسام ہیں۔

۱۔ لفیف مفروق مثلاً وَقیٰ

۲۔لفیف مقرون مثلاً لَویٰ

خود لفیف مقرون کی بھی دو اقسام ہیں جس میں سے معتل الفاء والعین اسم کے ساتھ مخصوص ہے۔اگر لفیف مفروق کے فاء الفعل کو مد نظر رکھا جائے تو یہ مثال کی مانند ہے اور اگر لام الفعل کو مد نظر رکھا جائے تو ناقص کی مانند ہے۔لہذا مثال اور ناقص کے عمومی اور خصوصی قواعد لفیف مفروق میں جاری ہوں گے مثلاً کلمہ اَلْوَقْی (حفاظت کرنا) لفیف مفروق اور فَعَلَ یَفعِلُ کے وزن پر ہے۔اس کا ماضی معلوم و مجہول، مضارع معلوم و مجہول اور امر معلوم و مجہول کی گردان اس طرح ہو گی۔

ماضی معلوم

وَقٰى	وَقَيَا	وَقَوْا	وَقَتْ	وَقَتَا	وَقَيْنَ
وَقَيْتَ	وَقَيْتُمَا	وَقَيْتُمْ	وَقَيْتِ	وَقَيْتُمَا	وَقَيْتُنَّ
	وَقَيْتُ			وَقَيْنَا	

مضارع معلوم

يَقِى	يَقِيَانِ	يَقُوْنَ	تَقِى	تَقِيَانِ	يَقِيْنَ
تَقِى	تَقِيَانِ	تَقُوْنَ	تَقِيْنَ	تَقِيَانِ	تَقِيْنَ
	اَقِى			نَقِى	

امر معلوم

لِيَقِ	لِيَقِيَا	لِيَقُوْا	لِتَقِ	لِتَقِيَا	لِيَقِيْنَ
قِ (۱)	قِيَا	قُوْا	قِى	قِيَا	قِيْنَ
	لِاَقِ			لِنَقِ	

ماضی مجہول

وُقِىَ	وُقِيَا	وُقُوْا	وُقِيَتْ	وُقِيَتَا	وُقِيْنَ
وُقِيْتَ	وُقِيْتُمَا	وُقِيْتُمْ	وُقِيْتِ	وُقِيْتُمَا	وُقِيْتُنَّ
	وُقِيْتُ			وُقِيْنَا	

۱۔ لفیف مفروق سے امر کا ساتواں صیغہ (امر حاضر کا پہلا صیغہ) اگر يَفْعِلُ کے مضارع سے ہو کہ جس کا فاء الفعل واؤ ہے تو مثال اور ناقص کے خصوصی قواعد کے اجرا کی بنا پر ایک حرفی ہوتا ہے جیسے يَفِيْ (وفا کرتا ہے یا کریگا) سے فِ، يَاىِ (وعدہ کرتا ہے یا کرے گا) سے اِ۔

مضارع مجہول

یُوقٰی	یُوقَیَانِ	یُوقَوْنَ	تُوقٰی	تُوقَیَانِ	یُوقَیْنَ
تُوقٰی	تُوقَیَانِ	تُوقَوْنَ	تُوقَیْنَ	تُوقَیَانِ	تُوقَیْنَ
	اُوقٰی			نُوقٰی	

امر مجہول

لِیُوقَ	لِیُوقَیَا	لِیُوقَوْا	لِتُوقَ	لِتُوقَیَا	لِیُوقَیْنَ
لِتُوقَ	لِتُوقَیَا	لِتُوقَوْا	لِتُوقَیْ	لِتُوقَیَا	لِتُوقَیْنَ
	لِاُوقَ			لِنُوقَ	

لفیف مقرون بھی عین الفعل کے لحاظ سے اجوف کی طرح ہے اور لام الفعل کے اعتبار سے ناقص کی طرح ہے لیکن اس میں فقط ناقص کے احکام جاری ہوتے ہیں اور عین الفعل میں نہ فقط یہ کہ اجوف کا خصوصی قاعدہ جاری نہیں ہوتا بلکہ اعلال کے عمومی قواعد بھی جاری نہیں ہوتے (۱) مثلاً اَللَّوی (لپیٹنا) لفیف مقرون، فَعَلَ یَفْعِلُ کے باب سے ہے اس کا ماضی معلوم و مجہول، مضارع معلوم و مجہول اور امر معلوم و مجہول کی گردان اس طرح ہے۔

۱۔ کیونکہ اس کا عین الفعل حرفِ صحیح کے حکم میں ہے جیساکہ اعلال کے عمومی قواعد کے تبصرہ اول میں بیان کیا جاچکا ہے۔

ماضی معلوم

لَوٰی	لَوَیَا	لَوَوْا	لَوَتْ	لَوَتَا	لَوَیْنَ
لَوَیْتَ	لَوَیْتُمَا	لَوَیْتُمْ	لَوَیْتِ	لَوَیْتُمَا	لَوَیْتُنَّ
	لَوَیْتُ			لَوَیْنَا	

مضارع معلوم

یَلْوِی	یَلْوِیَانِ	یَلْوُوْنَ	تَلْوِی	تَلْوِیَانِ	یَلْوِیْنَ
تَلْوِی	تَلْوِیَانِ	تَلْوُوْنَ	تَلْوِیْنَ	تَلْوِیَانِ	تَلْوِیْنَ
	اَلْوِی			نَلْوِی	

امر معلوم

لِیَلْوِ	لِیَلْوِیَا	لِیَلْوُوْا	لِتَلْوِ	لِتَلْوِیَا	لِیَلْوِیْنَ
اِلْوِ	اِلْوِیَا	اِلْوُوْا	اِلْوِی	اِلْوِیَا	اِلْوِیْنَ
	لِاَلْوِ			لِنَلْوِ	

ماضی مجہول

لُوِیَ	لُوِیَا	لُوُوْا	لُوِیَتْ	لُوِیَتَا	لُوِیْنَ
لُوِیْتَ	لُوِیْتُمَا	لُوِیْتُمْ	لُوِیْتِ	لُوِیْتُمَا	لُوِیْتُنَّ
	لُوِیْتُ			لُوِیْنَا	

مضارع مجہول

يُلْوىٰ	يُلْوَيَانِ	يُلْوَوْنَ	تُلْوىٰ	تُلْوَيَانِ	يُلْوَيْنَ
تُلْوىٰ	تُلْوَيَانِ	تُلْوَوْنَ	تُلْوَيْنَ	تُلْوَيَانِ	تُلْوَيْنَ
	أُلْوىٰ			نُلْوىٰ	

امر مجہول

لِيُلْوَ	لِيُلْوَيَا	لِيُلْوَوْا	لِتُلْوَ	لِتُلْوَيَا	لِيُلْوَيْنَ
لِتُلْوَ	لِتُلْوَيَا	لِتُلْوَوْا	لِتُلْوَيْ	لِتُلْوَيَا	لِتُلْوَيْنَ
	لِأُلْوَ			لِنُلْوَ	

اعلال کے عمومی اور خصوصی قواعد کی جانب توجہ کرتے ہوئے لفیف کے افعال کی تصریف واضح ہے۔

تنبیہ : ایسا کوئی فعل موجود نہیں جس کے تینوں حروفِ اصلی حروفِ علت ہوں لہذا معتل الفاء والعین واللام کے بارے میں ہم بحث نہیں کریں گے۔(۱)

۱۔ معتل کے افعال میں سے ہر ایک ثلاثی مجرد کے چند معین ابواب میں سے آیا ہے۔ مرحوم شیخ بہائی (۹۵۳-۱۰۳۱) نے اس مطلب کی تفصیل کو ایک شعر کی صورت میں اشارتاً بیان کیا ہے اور وہ شعر یہ ہے۔ وَضَمَسَكَخ يَضنكَسُ نُوسَ سَيَض

نَسنكُو وَ ضَمَسى و سَضَوى وَضَجِيَس

اس شعر کی تشریح کیلئے ملاحظہ ہو صرف میر کا حاشیہ (جامع المقدمات ص ۳۷)۔

سوالات اور مشق :

۱۔ لفیف مقرون میں کون سے قوانین جاری ہیں؟ اس کے عین الفعل کا کیا حکم ہے؟

۲۔ مندرجہ افعال کی ماضی معلوم و مجہول، مضارع اور امر کی گردان کیجئے۔

وَفٰی یَفِی، وایٰ یَئِی، وَجِیَ یَوْجٰی، شَوٰی یَشْوِی،

عَیِیَ یَعْیٰی (عَیَّ یَعَیُّ)، حَیِیَ یَحْیٰی (حَیَّ یَحَیُّ)

۳۔ لفیف مفروق کا امر کس صورت میں صرف ایک حرف پر مشتمل ہو گا وجہ بتایئے۔

۴۔ لفیف مفروق میں کون سے قوانین جاری ہوتے ہیں؟

۵۔ لفیف کی وجہ تسمیہ بتایئے؟ (لفیف یعنی لپٹا ہوا)

۶۔ معتل اللام کے مضارع میں کونسے صیغے لفظا مشابہ ہیں اور ان میں سے ہر ایک کا وزن کیا ہے؟

۷۔ قواعد وزن کو مد نظر رکھتے ہوئے اَلوَعْی کے مضارع معلوم اور اَلوَفْی کے امر مجہول کے صیغوں کے وزن بیان بتایئے؟

سترہواں سبق - فعلِ ماضی کے حالات

زبانِ عربی میں معنی کے لحاظ سے فعل ماضی چار قسم کا ہوتا ہے۔

۱۔ ماضی مطلق: یہ وہی سادہ ماضی ہوتا ہے اور اب تک کی مثالوں میں اسی کے الفاظ کو ذکر کیا جاتا رہا جیسے **ذَهَبَ زَيْدٌ** (زید گیا)۔ ماضی مطلق کے منفی کو دو طریقے سے بنایا جاسکتا ہے۔

الف) ما یالا نافیہ فعل ماضی کے شروع میں لگادیا جائے۔

ب) لم جو حرف نفی وجزم ہے اس کو فعل مضارع کے شروع میں لگادیا جائے۔ (اس کے بارے میں بعد والے سبق میں بحث کی جائے گی) کہا جاتا ہے **ما ذَهَبَ زَيْدٌ** یا **لَمْ يَذْهَبْ زَيْدٌ** (زید نہیں گیا)۔

۲۔ ماضی نَقْلی: جو کام کے گذشتہ زمانے میں واقع ہونے پر دلالت کرتا ہے اس طرح کہ اس کا اثر زمانِ حال تک باقی ہو۔ ماضی نقلی قد اور ماضی مطلق کو مرکب کر کے بنایا جاتا ہے۔ جیسے **قَدْ ذَهَبَ زَيْدٌ** (زید گیا ہے)، اس کا منفی **لَمَّا** (جو حرفِ نفی وجزم ہے) اور فعلِ مضارع کو مرکب کر کے بنایا جاتا ہے۔ جیسے **لَمَّا يَذْهَبْ زَيْدٌ** (زید ابھی تک نہیں گیا ہے)۔

۳۔ ماضی بعید: جو گذشتہ زمانے میں فعل کے متحقق ہونے پر دلالت کرتا ہے اس طرح کہ اس کا اثر زائل ہو گیا ہو۔ یہ فعل فعلِ کان اور فعل ماضی کو مرکب کر

کے بنایا جاتا ہے۔ کہا جاتا ہے زَیْدٌ کَانَ ذَھَبَ (زید گیا تھا)، زَیْدٌ وَ بَکْرٌ کَانَا ذَھَبَا (زید اور بکر گئے تھے) و......، بعض اوقات فعلِ کان سے پہلے یا بعد حرفِ قد بھی لایا جاتا ہے جیسے زَیْدٌ قَدْ کَانَ ذَھَبَ یا زَیْدٌ کَانَ قَدْ ذَھَبَ اور کبھی کبھی اسم کو کان اور فعلِ ماضی کے درمیان لایا جاتا ہے جیسے کَانَ زَیْدٌ ذَھَبَ، کَانَ زَیْدٌ وَ بَکْرٌ ذَھَبَا۔

اس فعل کا منفی کان پر ما نافیہ لگا کر بنایا جاتا ہے جیسے زَیْدٌ مَا کَانَ ذَھَبَ (زید نہیں گیا تھا)، زَیْدٌ وَ بَکْرٌ مَا کَانَا ذَھَبَا (زید اور بکر نہیں گئے تھے)۔

۴۔ ماضی استمراری: جو گذشتہ زمانے میں استمرار کے ساتھ کام کے واقع ہونے پر دلالت کرتا ہے۔ یہ فعل فعلِ کان کو مضارع کے شروع میں لا کر بنایا جاتا ہے کہا جاتا ہے زَیْدٌ کَانَ یَذْھَبُ (زید جا رہا تھا)، زَیْدٌ وَ بَکْرٌ کَانَا یَذْھَبَانِ (زید اور بکر جا رہے تھے) اور بعض اوقات کان اور فعلِ مضارع کے درمیان ایک یا چند کلمے فاصلہ ہو جاتے ہیں جیسے کَانَ زَیْدٌ یَذْھَبُ و کَانَ زَیْدٌ وَ بَکْرٌ یَذْھَبَانِ و کَانُوا قَلِیلاً مِنَ اللَّیْلِ ما یَھْجَعُونَ (سورہ ذاریات، آیت ۱۷)۔

ماضی استمراری کا منفی کان پر ما نافیہ کو لگا کر یا لا نافیہ کو مضارع پر لگا کر بنایا جاتا ہے۔ کہا جاتا ہے مَا کَانَ زَیْدٌ یَذْھَبُ (زید نہیں جا رہا تھا)، زَیْدٌ وَ بَکْرٌ مَا کَانَا یَذْھَبَانِ (زید اور بکر نہیں جا رہے تھے)، کانُوا لایَتَنَاھَوْنَ عَنْ مُنْکَرٍ فَعَلُوہُ (سورہ مائدہ، آیت ۷۹) و......

سوالات اور مشق:

۱۔ مندرجہ ذیل جملوں کو عربی میں ترجمہ کیجئے۔

حسن سویا تھا، علی جنگ کر رہا تھا، تم نے اب تک درس نہیں پڑھا ہے، بچے کھیل رہے تھے، میرا باپ جنگ پر گیا تھا، شاگردوں نے اب تک درس نہیں پڑھا ہے، میں ہر روز مدرسہ جاتا تھا، ماں مجھے چاہتی تھی۔

۲۔ مندرجہ ذیل جملوں کا اردو میں ترجمہ کیجئے۔

اَلَم نَشْرَحْ لَكَ صَدْرَكَ، كَانَتْ تَعْمَلُ الْخَبَائِثَ، كانُوا اَنفُسَهُم يَظْلِمُونَ، لَمْ يَكُنْ شَيْئاً مَذْكُوراً، عَصى اِبْلِيسُ رَبَّهُ وَ لَمَّا يَنْدَمْ، قَدْ سَمِعَ اللهُ، كُنَّا نَخُوضُ وَ نَلعَبُ، قَدْ شُفِيَ الْعَلِيلُ، كُنَّا نُكَذِّبُ بِيَوْم الدّين

۳۔ سوال نمبر ایک میں مثبت جملوں کو منفی میں اور منفی جملوں کو مثبت میں تبدیل کیجئے۔

۴۔ عربی میں ماضی کی اقسام کو بنانے کا طریقہ بیان کیجئے۔

اٹھارہواں سبق۔ فعل مضارع کے حالات

فعل مضارع کی پانچ جہات اور خاصیتیں ہیں جن کا بیان اس طرح ہے۔

۱۔ اس کے معنی خبری ہیں یعنی وہ کسی چیز کے واقع ہونے کی خبر دیتا ہے۔(۱)

۲۔ مثبت ہے یعنی واقع ہونے پر دلالت کرتا ہے، نہ واقع نہ ہونے پر۔

۳۔ مرفوع ہوتا ہے۔

۴۔ اس کو زمانِ حال یا آئندہ میں استعمال کیا جاسکتا ہے۔

۵۔ معنی کو سادہ انداز میں بغیر تاکید کے بیان کرتا ہے۔(۲)

بعض اوقات فعلِ مضارع کے شروع یا آخر میں کسی چیز کا اضافہ کیا جاتا ہے جس کی وجہ سے بعض خاصیتیں ختم ہو جاتی ہیں۔وہ چیزیں مندرجہ ذیل ہیں۔

۱۔ حروفِ تعیین

۲۔ حروفِ نفی

۳۔ حروفِ جزم اور حروفِ نصب

۱۔ جملہ دو قسم کا ہوتا ہے۔

۱) **خبریه:** یہ وہ جملہ ہے جس کے معنی کو سچ یا جھوٹ ہونے سے متصف کیا جاسکتا ہے جیسے ذَهَبَ زَیدٌ(زید گیا)۔

۲) **انشائیه:** یہ وہ جملہ ہے جس کے معنی میں یہ قابلیت نہیں ہوتی کہ اسے سچ یا جھوٹ ہونے سے متصف کیا جاسکے جیسے اِذْهَبْ، لَاتَذْهَبْ اور هَلْ تَذْهَبُ و ......

۲۔ فعل مضارع کی تعریف، اس کے معرب ہونے اور خود خود مرفوع ہونے کو مد نظر رکھتے ہوئے مندرجہ بالا خاصیتیں حاصل ہوتی ہیں۔

۴۔ حروفِ استفہام
۵۔ حروفِ تاکید

حروف کے ان گروہوں میں سے ہر ایک فعل مضارع کو ایک خاص حالت عطا کرتا ہے اور فعل مضارع جب حروف تعیین کے ساتھ ہو تو اسے فعلِ حال یا مستقبل کہتے ہیں اور اگر حروف نفی کے ساتھ آجائے تو اسے مضارع منفی کہتے ہیں اور اگر حروف جزم کے ساتھ آئے تو مضارع مجزوم اور حروف نصب کے ساتھ آئے تو اسے مضارع منصوب کہتے ہیں۔ اگر حروف استفہام کے ساتھ آئے تو مضارعِ استفہامی کہتے ہیں اور اگر حروفِ تاکید کے ساتھ آئے تو اس کو مضارع موکّد کہتے ہیں۔ ان میں سے ہر ایک کے بارے میں مستقل طور پر بحث کرتے ہیں۔

بحث اول۔ فعلِ حال اور مستقبل

جب بھی فعلِ مضارع کے شروع میں لام مفتوحہ لائی جائے تو وہ زمانِ حال کے ساتھ مخصوص ہو جاتا ہے جیسے لَیَذْهَبُ (وہ جارہا ہے) اور اگر اس کے شروع میں سینِ مفتوحہ یا سوف کو لایا جائے تو زمانِ مستقبل کے ساتھ مخصوص ہو جاتا ہے جیسے سَیَذْهَبُ یا سَوْفَ یَذْهَبُ (وہ جائے گا)۔

سین مفتوحہ مستقبل قریب اور سَوْفَ مستقبل بعید کیلئے استعمال کی جاتی ہے۔

اس اعتبار سے کہ یہ حروف مضارع کے زمانے کو مُعَیّن کرتے ہیں، ان کو حروف تعیین کہا جاتا ہے۔ سین اور سوف کو حروفِ تنفیس بھی کہا جاتا ہے (تنفیس وسعت دینے کے معنی میں ہے)۔ لامِ مفتوحہ کی اور بھی اقسام ہیں جن کے بارے میں بحث علم نحو میں کی جائے گی۔

بحث دوم - مضارع منفی

ما اور لا حروفِ نفی ہیں۔ جو مضارع پر آنے کے بعد اس کے معنی کو منفی کر دیتے ہیں۔ یَضْرِبُ یعنی وہ مارتا ہے یا مارے گا، مَایَضْرِبُ یا لایَضْرِبُ یعنی نہیں مارتا ہے یا نہیں مارے گا۔ حروفِ نفی مضارع کے ساتھ مخصوص نہیں ہیں بلکہ فعلِ ماضی پر بھی داخل ہوتے ہیں اور اس کے معنی کو بھی منفی کر دیتے ہیں۔(۱)

۱۔ ما کو فعلِ ماضی پر لانے کے لئے کوئی شرط نہیں ہے۔ مَاضَرَبَ (اس نے نہیں مارا)۔ لا کو فعل ماضی پر لانے کے لئے شرط ہے کہ دو فعلِ ماضی ایک جملے میں لائے گئے ہوں اور دونوں کو منفی کرنا مقصود ہو جیسے فَلاَصَدَّقَ وَ لاَ صَلّٰی نہ اس نے تصدیق کی نہ نماز پڑھی۔

سوالات اور مشق:

۱۔ فعلِ مضارع کی پانچ جہات یا خاصیتوں کا استفادہ کس چیز سے ہوتا ہے اور کس طرح؟

۲۔ دس فعلِ مضارع کو حروف تعیین کے ساتھ استعمال کرتے ہوئے ان کا معنی کیجئے۔

۳۔ يَعْلَمُ، يَعِدُ، يَقُولُ، يَهدى، يَقِى، يَزْوِى کی ما اور لا کے ساتھ گردان کیجئے اور ان سب کے پہلے صیغوں کا معنی کیجئے۔

۴۔ مندرجہ ذیل افعال کے پہلے چھ صیغوں کی ما اور لا کے ساتھ گردان کیجئے اور ان سب کے پہلے صیغوں کا معنی کیجئے۔

(لا سے منفی کرتے ہوئے تکرارِ لا اور دوسرے فعل کے انضمام پر توجہ رکھئے)۔

اَكَلَ، جاءَ، رَاَىَ، وَقٰى، حَوىٰ

۵۔ حروفِ نفی اور تعیین میں سے ہر ایک فعل مضارع کی کس خاصیت کو ختم کر دیتے ہیں؟

بحث سوم۔ مضارع مجزوم

حروف جازمہ مندرجہ ذیل ہیں۔لم، لمّا، لامِ امر، لاء نهی اور ادات شرط۔

یہ فعل مضارع پر داخل ہو کر اس کو مجزوم کر دیتے ہیں۔

فعل مضارع مجزوم ہونے کی صورت میں، فعل کے آخر میں موجود علامتِ رفع حذف ہو جاتی ہے۔ لہٰذا پانچ صیغوں (۱، ۴، ۷، ۱۳، ۱۴) میں لام الفعل کا ضمہ اور تثنیہ، جمع مذکر اور مفرد مونث مخاطب کے صیغوں سے نون عوضِ رفع گر جاتا ہے۔ اور جمع مؤنث کے دونوں صیغے مبنی ہونے کی وجہ سے تبدیل نہیں ہوتے۔ ناقص کے مجزوم میں پانچ صیغوں (۱، ۴، ۷، ۱۳، ۱۴) سے خود لام الفعل گر جاتا ہے اور اجوف کے مجزوم میں انہی پانچ صیغوں کا عین الفعل التقائے ساکنین کی وجہ سے گر جاتا ہے۔ مضاعف کا مضارع مجزوم امر مضاعف کی مانند ہے۔ گذشتہ صفحات پر رجوع کیجئے۔

گردانیں درج ذیل ہیں۔

مضارع مجزوم۔ صحیح

لَمْ یَضْرِبْ	لَمْ یَضْرِبَا	لَمْ یَضْرِبُوا	لَمْ تَضْرِبْ	لَمْ تَضْرِبَا	لَمْ یَضْرِبْنَ
لَمْ تَضْرِبْ	لَمْ تَضْرِبَا	لَمْ تَضْرِبُوا	لَمْ تَضْرِبِی	لَمْ تَضْرِبَا	لَمْ تَضْرِبْنَ
	لَمْ أَضْرِبْ			لَمْ نَضْرِبْ	

مضارع مجزوم۔اجوف

لَمْ یَقُلْ	لَمْ یَقُولَا	لَمْ یَقُولُوا	لَمْ تَقُلْ	لَمْ تَقُولَا	لَمْ یَقُلْنَ
لَمْ تَقُلْ	لَمْ تَقُولَا	لَمْ تَقُولُوا	لَمْ تَقُولِی	لَمْ تَقُولَا	لَمْ تَقُلْنَ
	لَمْ أَقُلْ			لَمْ نَقُلْ	

مضارع مجزوم-ناقص

لَمْ يَدْعُ	لَمْ يَدْعُوَا	لَمْ يَدْعُوا	لَمْ تَدْعُ	لَمْ تَدْعُوَا	لَمْ يَدْعُوْنَ
لَمْ تَدْعُ	لَمْ تَدْعُوَا	لَمْ تَدْعُوا	لَمْ تَدْعِي	لَمْ تَدْعُوَا	لَمْ تَدْعُوْنَ
	لَمْ أَدْعُ			لَمْ نَدْعُ	

مضارع مجزوم-مضاعف

لَمْ يَمْدُدْ لَمْ يَمُدَّ لَمْ يَمُدِّ لَمْ يَمُدُّ	لَمْ يَمُدَّا	لَمْ يَمُدُّوا	لَمْ تَمْدُدْ لَمْ تَمُدَّ لَمْ تَمُدِّ لَمْ تَمُدُّ	لَمْ تَمُدَّا	لَمْ يَمْدُدْنَ
لَمْ تَمْدُدْ لَمْ تَمُدَّ لَمْ تَمُدِّ لَمْ تَمُدُّ	لَمْ تَمُدَّا	لَمْ تَمُدُّوا	لَمْ تَمُدِّي	لَمْ تَمُدَّا	لَمْ تَمْدُدْنَ
	لَمْ أَمْدُدْ لَمْ أَمُدَّ لَمْ أَمُدِّ لَمْ أَمُدُّ			لَمْ نَمْدُدْ لَمْ نَمُدَّ لَمْ نَمُدِّ لَمْ نَمُدُّ	

بقیہ حروف جازمہ بھی اسی طرح ہیں۔ نیز فعل مضارع مجزوم کے مذکورہ بالا احکام مضارع معلوم و مجہول دونوں پر لاگو ہوتے ہیں۔

مذکورہ بالا حروفِ جازمہ جس طرح فعل کی ظاہری شکل و صورت کو تبدیل کر

دیتے ہیں اسی طرح فعل کے معنی اور باطنی صورت کو بھی بدل دیتے ہیں۔ ان حروف کی باطنی اور معنوی تاثیر اس طرح سے ہے۔

لَمْ اور لَمّا مضارع کے معنی کو ماضی میں تبدیل کرنے کے علاوہ منفی بھی کر دیتے ہیں۔ مثلاً لَمْ یَضرِبْ (اس ایک مرد نے نہیں مارا)، لَمّا یَضرِبْ (اس مرد نے ابھی تک نہیں مارا ہے)۔(۱) لَمْ ولَمّا کے ہمراہ فعل مضارع کو فعل جحد بھی کہتے ہیں۔

لام امر فعل مضارع کے خبری معنی کو انشائی معنی (کسی کام کے انجام دینے کو طلب کرنا) میں تبدیل کر دیتا ہے جیسے لِیَضرِبْ (چاہیے کہ وہ مرد مارے) لام امر کے ہمراہ فعل مضارع کو فعل امر کہتے ہیں۔(۲)

لاء نہی بھی فعل مضارع کے خبری معنی کو انشائی معنی (کسی کام کو انجام دینے سے روکنا) میں تبدیل کر دیتا ہے۔ لاَ یَضرِبْ (وہ ایک مرد نہ مارے)۔ لاء نہی کے

۱۔ لَمْ اور لَمّا کے درمیان تین فرق ہیں۔
۱) لَمّا تکلم کے زمانے تک فعل کے منفی ہونے کو بتاتا ہے بر خلاف لَمْ کے۔
۲) لَمّا میں غالباً فعل کے واقع ہونے کی توقع اور انتظار ہوتا ہے بر خلاف لَمْ کے۔
۳) لَمّا کے ذریعہ منفی ہونے والے فعل کو اگر قرینہ موجود ہو تو حذف کرنا جائز ہے بر خلاف لَمْ کے جیسے دَخَلَ زَیْدٌ فِی الدّارِ وَلَمّا یعنی لَمّا یَخرُجْ (جامع المقدمات/۳۲۱)

۲۔ گذشتہ صفحات میں یہ بات واضح ہو چکی ہے کہ فعل مضارع اگر معلوم ہو تو لام امر اس کے آٹھ صیغوں میں آئے گا اور مجہول ہونے کی صورت میں تمام صیغوں میں آئے گا۔



ہمراہ فعل مضارع کو فعل نہی کہتے ہیں۔

ادات شرط (۱) کی دو قسمیں ہیں۔ بعض فعل مضارع کو مستقبل سے مخصوص کر دیتے ہیں اور بعض اس کے معنی کو ماضی میں بدل دیتے ہیں۔ پہلی قسم کی مثال جیسے اِنْ اور دوسری قسم کی مثال جیسے لَوْ۔ اِنْ تَضْرِبْ اَضْرِبْ (اگر تو نے مارا تو میں بھی ماروں گا)، لَوْ تَضْرِبْ اَضْرِبْ (اگر تو نے مارا ہوتا تو میں بھی مار دیتا۔(۲)

حروفِ جزم فعلِ مضارع کے ساتھ مخصوص ہیں سوائے اداتِ شرط کے جو ماضی پر بھی داخل ہو جاتے ہیں اور اس کو محلاً مجزوم کر دیتے ہیں۔

تنبیہ: ادات شرط حروف میں منحصر نہیں ہیں بلکہ کچھ اسماء بھی اسماء شرط کے نام سے ہیں جو فعل پر داخل ہو کر اس کو مجزوم کر دیتے ہیں۔ مجموعاً حروفِ جزم اور ادوات شرط کو عوامل جزم کہا جاتا ہے۔

۱۔ ادات آلہ اور ابزار کے معنی میں ہے۔ یہاں مراد وہ کلمہ ہے جس میں شرط کے معنی ہو یعنی ایک چیز کے وجود کو کسی دوسری چیز کے وجود سے مشروط کرتے ہیں۔

۲۔ ادات شرط کے بعد دو فعل واقع ہوتے ہیں، پہلے کو شرط اور دوسرے کو جزاء کہا جاتا ہے۔ ان دونوں میں سے جو بھی مضارع ہو وہ مجزوم ہو جاتا ہے اور اگر دونوں مضارع ہوں تو دونوں مجزوم ہو جاتے ہیں البتہ لَوْ کے جزم دینے میں اختلاف ہے اور غالباً اس کو جازم نہیں مانا جاتا۔

سوالات اور مشق:

۱۔ حروفِ جزم، مضارع پر کون کون سے اثر ڈالتے ہیں؟ بیان کیجئے۔

۲۔ مضارعِ مجزوم کی لفظی تبدیلی کی وضاحت کیجئے۔

۳۔ مندرجہ ذیل افعال کی لَمْ کے ساتھ گردان کیجئے۔

یَامَنُ، یَیْسِرُ، یَدْعُوْ، یَفِرُّ

۴۔ مندرجہ ذیل افعال کی لَمّا کے ساتھ گردان کیجئے؟

یَخْرُجُ، یَجُوزُ، یَغْصیٰ، یَعْفُو

۵۔ مندرجہ ذیل جملات کے معانی بیان کیجئے۔

لَمْ اَسئَلْ، لَم اُوْمَرْ، لَم تَکْتُبْنَ، لَمْ تَکتُبُوا، لِیَقرءا، لَم تَدْخُلی، لَم نُوْخَذْ، لَم نَعُدْ، لَمّا نوعَدْ، لَم یَصْبِرْ، لَمّا تَخْرُجْ، لَمّا نَخْرُجْ

۶۔ سورہ حجرات کی آیت ۱۴ میں غور و فکر کرنے کے بعد جو کچھ آپ سمجھیں اسے تحریر کیجئے۔

۷۔ فعلِ مضارع میں لامِ امر کے آثار کی وضاحت کیجئے۔

۸۔ مندرجہ ذیل افعال کے معلوم اور مجہول کی لام امر کے ساتھ گردان کیجئے۔

یَحْمَدُ، یَسُرُّ، یَعِدُ، یَدُلُّ، یَعُودُ اِلَیهِ، یَدْعُوْ

۹۔ کیا امر بلام اور امر بصیغہ کے درمیان معنی کے لحاظ سے کوئی فرق ہے؟



۱۰۔ فعلِ مضارع میں لام امر اور لاء نہی کے اثر میں جو فرق ہے اسکو بیان کیجئے۔

۱۱۔ مندرجہ ذیل افعال کی لاء نہی کے ساتھ گردان کیجئے۔

یَکْذِبُ، یَضِلُّ، یَهِنُ، یَقِلُّ، یَغِیبُ، یَدْعُوْ عَلَیْهِ

۱۲۔ مندرجہ ذیل جملوں کیلئے مناسب صیغے بتائیے۔

آپ سب مرد نہ ماریں، وہ دو عورتیں نہ آئیں، وہ سب مرد نہ جائیں، ہم سب نہ چاہیں، مجھے نہیں کھانا چاہے، تو نہ سن (مرد)، تو نہ بول (عورت)، مجھے نہیں بولنا چاہیے، تم سب (عورتیں) نہ جاؤ۔

۱۳۔ فعلِ مضارع میں اداتِ شرط کے اثر کو بیان کیجئے۔

۱۴۔ پانچ جملوں کو اِنْ کے ساتھ اور پانچ جملوں کو لَوْ کے ساتھ ذکر کر کے ان کے معانی بیان کیجئے۔

۱۵۔ اداتِ شرط اور دوسرے حروفِ جزم کے درمیان کیا فرق ہے۔

بحث چہارم۔ مضارع منصوب

اَنْ، لَنْ، کَیْ اور اِذَنْ میں سے کوئی بھی حرف اگر فعل مضارع سے پہلے آجائے تو مضارع منصوب ہو جاتا ہے۔ فعل مضارع کے منصوب ہونے کی صورت میں، پانچ صیغوں (۱، ۴، ۷، ۱۳ اور ۱۴) میں لام الفعل مفتوح ہو جاتا ہے۔ اور تثنیہ، جمع

مذکر اور مفرد مونث مخاطب کے صیغوں سے نونِ عوض رفع گر جاتا ہے۔(۱)

فعل ناقص الفی (یعنی وہ ناقص جس کے آخر میں الفِ مقلبہ ہو جیسے یَرْضٰی اور یُدْعٰی) کے پانچ صیغوں (۱، ۴، ۷، ۱۳، ۱۴) میں لام الفعل کا فتحہ مقدر اور مخفی ہے لیکن ناقص واوی اور یائی میں جیسے یَدْعُوَ اور یَرْمِی آشکار اور ظاہر ہوتا ہے۔

مضارع منصوب- صحیح

اَنْ یَضْرِبَ	اَنْ یَضْرِبَا	اَنْ یَضْرِبُوا	اَنْ تَضْرِبَ	اَنْ تَضْرِبَا	اَنْ یَضْرِبْنَ
اَنْ تَضْرِبَ	اَنْ تَضْرِبَا	اَنْ تَضْرِبُوا	اَنْ تَضْرِبِی	اَنْ تَضْرِبَا	اَنْ تَضْرِبْنَ
	اَنْ اَضْرِبَ			اَنْ نَضْرِبَ	

مضارع منصوب-ناقص واوی

اَنْ یَدْعُوَ	اَنْ یَدْعُوَا	اَنْ یَدْعُوا	اَنْ تَدْعُوَ	اَنْ تَدْعُوَا	اَنْ یَدْعُونَ
اَنْ تَدْعُوَ	اَنْ تَدْعُوَا	اَنْ تَدْعُوا	اَنْ تَدْعِی	اَنْ تَدْعُوَا	اَنْ تَدْعُونَ
	اَنْ اَدْعُوَ			اَنْ نَدْعُوَ	

مضارع منصوب-ناقص یائی

اَنْ یَرْضٰی	اَنْ یَرْضَیَا	اَنْ یَرْضَوا	اَنْ تَرْضٰی	اَنْ تَرْضَیَا	اَنْ یَرْضَیْنَ
اَنْ تَرْضٰی	اَنْ تَرْضَیَا	اَنْ تَرْضَوا	اَنْ تَرْضٰی	اَنْ تَرْضَیَا	اَنْ تَرْضَیْنَ
	اَنْ اَرْضٰی			اَنْ نَرْضٰی	

۱۔ جمع مؤنث کے دو صیغے چونکہ مبنی ہیں لہذا نصبی حالت میں بھی تبدیل نہیں ہوتے۔ ان کا نون ضمیر ہے علامتِ رفع نہیں ہے لہذا تمام حالات میں ثابت رہتا ہے۔

دیگر حروف ناصبہ بھی اسی طرح عمل کرتے ہیں۔ مذکورہ بالا احکام فعل مضارع معلوم و مجہول دونوں پر لاگو ہوتے ہیں۔

حروف ناصبہ فعل مضارع کے معنی پر بھی اثر ڈالتے ہیں۔

اَنْ فعل مضارع کو مصدر کے معنی میں تبدیل کر دیتا ہے یعنی فعل مضارع کے بجائے اسی فعل کا مصدر فعل مضارع با اَنْ کی جگہ پر لایا جا سکتا ہے مثلاً اَرَدْتُ اَنْ اَعِیبَھا یعنی اَرَدْتُ عَیْبَھا (سورہ کہف، آیت ۷۹)۔

لَنْ مضارع کے معنی کو مستقبل میں تبدیل کرنے کے علاوہ منفی بھی کر دیتا ہے۔

مثال : لَنْ تَرَانِی۔ مجھے ہرگز نہ دیکھ سکو گے۔ (سورہ اعراف، آیت ۱۴۳)۔

کَیْ فعل مضارع کو اس کے ماقبل کیلئے وجہ اور سبب قرار دیتا ہے جیسے فَرَدَدْنٰاہُ اِلٰی اُمِّہِ کَیْ تَقَرَّ عَیْنُھٰا (قصص، آیت ۱۳) ہم نے اس کو (موسیٰؑ) اس کی ماں کی جانب لوٹایا تاکہ اس کی آنکھیں ٹھنڈی ہو سکیں۔

اِذَنْ فعل مضارع کو کسی چیز کی جزاء یا کسی مذکورہ مضمون کا جواب قرار دیتا ہے جیسے اگر کوئی کہے اَزُوْرُکَ (میں تم سے ملاقات کروں گا) تو ہم کہتے ہیں اِذَنْ اُکْرِمَکَ (تب میں تمہارا احترام کروں گا)۔

حروف ناصبہ فعل مضارع کے ساتھ مخصوص ہیں اور ماضی و امر پر داخل نہیں ہوتے۔

سوالات اور مشق:

۱۔ مضارع منصوب کی لفظی تبدیلی کی وضاحت کیجئے۔

۲۔ مندرجہ ذیل افعال کی لَنْ کے ساتھ گردان کیجئے۔

یَظْلِمُ، یَهَبُ، یَجُوْزُ، یُعصی، یُوفِی بِهِ، یَسْهُوْ، یُرْمٰی

۳۔ حروفِ ناصبہ میں سے ہر ایک کیلئے فعل مضارع کے ساتھ دو مثالیں بیان کرتے ہوئے معنی کیجئے۔

۴۔ حروفِ جزم اور نصب فعل مضارع کی کون سی خاصیت کو ختم کردیتے ہیں؟

بحث پنجم ۔ مضارع استفهامی

حروفِ استفہام ھمزہ اور ھَلْ ہیں، جو فعلِ مضارع پر داخل ہو کر اس کے خبری معنی کو انشائی معنی میں (جو یہاں پر سوال کا معنی ہے) تبدیل کردیتے ہیں۔ ھَلْ مذکورہ اثر کے علاوہ مضارع کو مستقبل کے ساتھ مخصوص کردیتا ہے۔ حروفِ استفہام فعلِ مضارع میں لفظی اثر نہیں کرتے۔ کہا جاتا ہے۔ اَ تَذْهَبُ (کیا تم جاتے ہو؟) هَلْ تَذْهَبُ (کیا تم جاؤ گے؟) قَالَ اللهُ تعالیٰ: اَتَاْمُرُوْنَ النَّاسَ بِالْبِرِّ وَتَنْسَوْنَ اَنْفُسَکُمْ......؟ (سورہ بقرہ، آیت ۴۴)، هَلْ یَنْظُرُونَ اِلاّٰ اَنْ یَاْتِیَهُمُ اللّٰهُ......؟

(سورہ بقرہ، آیت ۲۱۰)

سوالات اور مشق:

ا۔ مندرجہ ذیل افعال کے معلوم کی ھَل اور ان کے مجہول کی ہمزۂ استفہام کے ساتھ گردان کیجئے۔ یَقْبَلُ، یَجُرُّ، یَعِیبُ، یَهدی

۲۔ حروفِ استفہام کا فعلِ مضارع میں کیا اثر ہوتا ہے؟

بحث ششم۔ مضارع مؤکّد

حروفِ تاکید، نونِ تاکید ثقیلہ (جو مشدّد اور متحرک ہوتا ہے) اور نونِ تاکید خفیفہ (جو ایک نونِ ساکنہ ہوتا ہے) ہیں۔ نون تاکید، فعلِ مضارع کے معلوم اور مجہول کے آخر میں آکر اس کو مؤکّد اور مستقبل کے ساتھ مخصوص کر دیتا ہے۔ (ا) نونِ ثقیلہ میں خفیفہ کی نسبت تاکید زیادہ ہوتی ہے۔

نونِ تاکید ثقیلہ مضارع کے تمام صیغوں میں آتا ہے لیکن نون تاکید خفیفہ تثنیہ اور جمع مؤنث کے صیغوں میں نہیں آتا اسی بنا پر وہ صرف مضارع کے آٹھ صیغوں کے

ا۔ توجہ کرنی چاہئے کہ فعلِ مضارع اس صورت میں مؤکّد ہوتا ہے جب اس میں طلب کے معنی ہو جیسے استفهام، امر، نهی، تَمنی، عَرض و...... یا پھر وہ حرفِ لا کے ساتھ منفی ہو یا اگر مثبت حالت میں ہو تو قَسم کے بعد واقع ہو (تب مؤکّد ہو سکے گا)۔ ان چیزوں کی تفصیل نحو کی کتب میں مذکور ہے۔ اس بنا پر اس فصل میں جو سادہ مضارع حروفِ تاکید کے ساتھ آیا ہے یہ صرف صیغے اور فعل کی صورت روشن کرنے کیلئے ہے۔

ساتھ ملحق ہو سکتا ہے۔ نونِ ثقیلہ تثنیہ اور جمع مؤنث میں مکسور اور باقی صیغوں میں مفتوح ہوتا ہے۔

فعل مضارع میں نون تاکید کا لفظی اثر اس طرح ہوتا ہے۔

الف) ۱، ۴، ۷، ۱۳، ۱۴ کے صیغوں میں نونِ تاکید اپنے سے ماقبل (جو لام الفعل ہے) کو مفتوح کر دیتا ہے۔ اگر لام الفعل الفِ مقلوب ہو تو وہ یاء میں تبدیل ہو جاتا ہے جیسے یَضْرِبُ سے یَضْرِبَنَّ (یقینی طور پر وہ ضرور مارے گا)، یَضْرِبَنْ (وہ ضرور مارے گا)، یَدْعُوْ سے یَدْعُوَنَّ (یقینی طور پر وہ ضرور پکارے گا)، یَدْعُوَنْ (وہ ضرور پکارے گا)، یَرْضٰی سے یَرْضَیَنَّ (یقینی طور پر وہ ضرور راضی ہوگا) اور یَرْضَیَنْ (وہ ضرور راضی ہوگا)۔(۱)

ب) وہ صیغے جن میں نون عوضِ رفع ہو (نون تاکید) اسے گرا دیتی ہے جیسے یَضْرِبانِ سے یَضْرِبَانِّ

ج) (نونِ تاکید) جمع مذکر اور مفرد مؤنث مخاطب میں واو اور یاء کو جو ضمیر ہیں گرا دیتی ہے البتہ اگر ضمیر سے ماقبل مفتوح ہو تو ضمیر ثابت رہتی ہے اور مناسب حرکت کے ذریعے متحرک ہو جاتی ہے۔ واو کو مضموم اور یاء کو مکسور کر دیا جاتا ہے جیسے

۱۔ یَرْضَیَنَّ اور یَخْشَوُنَّ جیسی مثالوں میں یاء اور واو کا الف میں تبدیل نہ ہونا اس وجہ سے ہے کہ انکی حرکت عارضی ہے جیسا کہ اعلال کے عمومی قواعد کے آٹھویں قاعدہ میں بیان کیا جا چکا ہے۔

یَضْرِبُوْنَ سے یَضْرِبُنَّ و یَضْرِبُنْ، تَضْرِبُونَ سے تَضْرِبُنَّ و تَضْرِبُنْ، تَضْرِبِينَ سے تَضْرِبِنَّ و تَضْرِبِنْ، یَخْشَوْنَ سے یَخْشَوُنَّ و یَخْشَوُنْ، تَخْشَوْنَ سے تَخْشَوُنَّ و تَخْشَوُنْ، تَخْشَيْنَ سے تَخْشَيِنَّ و تَخْشَيِنْ

د) جمع مؤنث کے صیغے میں نونِ تاکید اور نونِ جمع کے درمیان ایک الف فاصلہ لایا جاتا ہے۔ یَضْرِبْنَ و تَضْرِبْنَ سے یَضْرِبْنَانِّ و تَضْرِبْنَانِّ۔ جو کچھ بیان کیا گیا ہے اس کی بنا پر یَضْرِبُ کی گردان نونِ تاکید ثقیلہ کے ساتھ اس طرح ہو گی۔

یَضْرِبَنَّ	یَضْرِبانِّ	یَضْرِبُنَّ	تَضْرِبَنَّ	تَضْرِبانِّ	یَضْرِبْنانِّ
تَضْرِبَنَّ	تَضْرِبانِّ	تَضْرِبُنَّ	تَضْرِبِنَّ	تَضْرِبانِّ	تَضْرِبْنانِّ
	اَضْرِبَنَّ			نَضْرِبَنَّ	

اور نونِ تاکید خفیفہ کے ساتھ اس طرح گردان ہو گی۔

یَضْرِبَنْ		یَضْرِبُنْ	تَضْرِبَنْ		
تَضْرِبَنْ		تَضْرِبُنْ	تَضْرِبِنْ		
	اَضْرِبَنْ			نَضْرِبَنْ	

یَدْعُو کی نون تاکید ثقیلہ کے ساتھ اس طرح گردان ہو گی۔

یَدْعُوَنَّ	یَدْعُوانِّ	یَدْعُنَّ	تَدْعُوَنَّ	تَدْعُوانِّ	یَدْعُوْنانِّ
تَدْعُوَنَّ	تَدْعُوانِّ	تَدْعُنَّ	تَدْعِنَّ	تَدْعُوانِّ	تَدْعُوْنانِّ
	اَدْعُوَنَّ			نَدْعُوَنَّ	

اور نونِ خفیفہ کے ساتھ اس طرح ہو گی۔

يَدْعُوَنْ		يَدْعُنْ	تَدْعُوَنْ		
تَدْعُوَنْ		تَدْعُنْ	تَدْعِنْ		
	اُدْعُوَنْ			نَدْعُوَنْ	

یَخشیٰ کی نونِ ثقیلہ کے ساتھ اس طرح گردان ہو گی۔

يَخْشَيَنَّ	يَخْشَيَانِّ	يَخْشَوُنَّ	تَخْشَيَنَّ	تَخْشَيَانِّ	يَخْشَيْنَانِّ
تَخْشَيَنَّ	تَخْشَيَانِّ	تَخْشَوُنَّ	تَخْشَيِنَّ	تَخْشَيَانِّ	تَخْشَيْنَانِّ
	اَخْشَيَنَّ			نَخْشَيَنَّ	

اور نون خفیفہ کے ساتھ اس طرح ہو گی۔

يَخْشَيَنْ		يَخْشَوُنْ	تَخْشَيَنْ		
تَخْشَيَنْ		تَخْشَوُنْ	تَخْشَيِنْ		
	اَخْشَيَنْ			نَخْشَيَنْ	

توجہ فرمائیے : نونِ تاکید، فعلِ امر کے آخر میں بھی لایا جاتا ہے تاکہ اس کے معنی کی تاکید کرے۔ امر میں اس کا لفظی اثر وہی ہے جو مضارع میں بیان کیا جاچکا۔ اس کے علاوہ یہ کہ اجوف سے امر کے ۱، ۴، ۷، ۱۳، ۱۴ نمبر صیغوں میں عین الفعل اور ناقص سے امر کے ان ہی صیغوں میں لام الفعل دوبارہ پلٹ آتا ہے۔ مضاعف کے ان صیغوں میں فقط ایک وجہ اور صورت جائز ہوتی ہے جیسے کہتے ہیں۔

لِيَضْرِبَنَّ	لِيَضْرِبَانِّ	لِيَضْرِبُنَّ	......
اِضْرِبَنَّ	اِضْرِبَانِّ	اِضْرِبُنَّ	......
لِيَضْرِبَنْ	لِيَضْرِبُنْ	......	
اِضْرِبَنْ	اِضْرِبُنْ	......	
لِيَقُولَنَّ	لِيَقُولَانِّ	لِيَقُولُنَّ	......
قُولَنَّ	قُولَانِّ	قُولُنَّ	......
لِيَقُولَنْ	لِيَقُولُنْ	......	
قُولَنْ	قُولُنْ	......	
لِيَخْشَيَنَّ	لِيَخْشَيَانِّ	لِيَخْشَوُنَّ	......
اِخْشَيَنَّ	اِخْشَيَانِّ	اِخْشَوُنَّ	......
لِيَخْشَيَنْ	لِيَخْشَوُنْ	......	
اِخْشَيَنْ	اِخْشَوُنْ	......	
لِيَمُدَّنَّ	......	مُدَّنَّ	......
لِيَمُدَّنْ	......	مُدَّنْ	......

فعلِ نہی (وہ مضارع جو لاء ناھیہ کے ساتھ ملا ہوا ہو) کے آخر میں بھی نونِ تاکید کو لایا جاتا ہے اور نہی میں اس کا اثر امر کے اثر کی مانند ہے۔ اسی طرح دوسرے مقامات میں بھی جن کی وضاحت اور تفصیل اپنی جگہ پر بیان کی جائے گی۔

سوالات اور مشق:

۱۔ حروف تاکید کا فعل مضارع پر داخل ہونے والے دیگر حروف کے ساتھ کیا فرق ہے؟

۲۔ حروفِ تاکید، فعلِ مضارع پر کتنے اثر ڈالتے ہیں بیان کیجئے۔

۳۔ حروفِ تاکید اور حروفِ نصب کے اثرِ لفظی میں کیا فرق ہے؟

۴۔ نونِ تاکید ثقیلہ اور نونِ تاکید خفیفہ کے درمیان کیا فرق ہے؟

۵۔ یہ بتائیے کہ جمع مؤنث میں نونِ ثقیلہ اور نونِ جمع کے درمیان الف کو بطورِ فاصلہ کیوں لایا جاتا ہے؟

۶۔ يَضْرِبُ، يَمُدُّ، يَقُولُ، يَهدِی اوریَفِی بِهِ کی نون ثقیلہ کے ساتھ گردان کیجئے اور ان میں سے ہر ایک کے پہلے مؤکد صیغے کا معنی کیجئے۔

۷۔ سابق سوال میں ذکر کئے گئے افعال کے مجہول کی نونِ خفیفہ کے ساتھ گردان کیجئے اور ہر ایک کے پہلے صیغے کا معنی بتائیے۔

۸۔ سوال نمبر چھ میں ذکر کئے گئے افعال کے امرِ معلوم اور مجہول کی نونِ ثقیلہ اور نونِ خفیفہ کے ساتھ گردان کیجئے؟ اور ہر ایک کے پہلے صیغے کا معنی بتائیے۔

۹۔ حروفِ تاکید، فعل مضارع کی کن خاصیتوں کو زائل کر دیتے ہیں؟

۱۰۔ سوال نمبر چھ میں جن افعال کا ذکر ہوا ہے ان سے نہی مؤکد کی گردان کیجئے۔

۱۱۔ فعلِ جحد نونِ تاکید کے ساتھ کیوں مؤکد نہیں کیا جاتا؟

مبحث دوم

ثلاثی مزید

تمہید:

فعل ثلاثی مزید کو ثلاثی مجرد سے لیا جاتا ہے یعنی ثلاثی مزید کے ماضی معلوم کے پہلے صیغے کو ثلاثی مجرد کے ماضی معلوم کے پہلے صیغے سے لیا جاتا ہے لیکن ماضی معلوم کے باقی صیغوں کو اسی ثلاثی مزید کے پہلے صیغے سے بنایا جاتا ہے نیز ثلاثی مزید کے دیگر مشتقات کو اسی ثلاثی مزید کے ماضی معلوم سے بنایا جاتا ہے۔ ☆

☆ حروف اصلی (ثلاثی مجرد) ← ماضی معلوم (ثلاثی مزید) ← ماضی مجہول

مضارع معلوم ← امر معلوم

مصدر

مضارع مجہول ← امر مجہول

لہذا فعل ثلاثی مزید وہ فعل ہے جس کے ماضی معلوم کے پہلے صیغے میں تین اصلی حروف اور ایک یا ایک سے بیشتر حرفِ زائد ہوتے ہیں۔ ثلاثی مزید بنانے کیلئے جن حروف کا ثلاثی مجرد میں اضافہ کیا جاتا ہے وہ چند مخصوص حروف ہیں، جو فعل ثلاثی مجرد میں ایک مخصوص جگہ پر لگائے جاتے ہیں۔ یہ بھی ممکن ہے کہ اس نئے کلمے (یعنی فعل ثلاثی مزید) کے حروف کی حرکات بھی نئی ہوں۔ ان تمام تبدیلیوں کو ثلاثی مزید کے ان اوزان کے ذریعے پہچانا جاسکتا ہے جو بعد میں ذکر کئے جائیں گے۔

ماضی ثلاثی مزید کے اوزان ۲۵ ہیں۔ اس کا مضارع بھی ۲۵ اوزان پر مشتمل ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ ثلاثی مجرد کے بر خلاف دیگر تمام افعال میں ہر ماضی کیلئے مضارع کا صرف ایک وزن ہوتا ہے نیز ثلاثی مزید میں ہر مصدر کا وزن قیاسی اور معین ہے۔ ان ۲۵ اوزان میں سے دس اوزان مشہور ہیں یعنی زیادہ تر ثلاثی مزید کے افعال انہی دس اوزان کے مطابق آتے ہیں بقیہ ۱۵ اوزان غیر مشہور ہیں۔ مشہور اوزان مندرجہ ذیل ہیں۔

فعل ثلاثی مزیدٌ فیہ کے مشہور اوزان

	ابواب	وزن ماضی مضارع مصدر	مثال ماضی مضارع مصدر
۱۔	باب افعال	اَفْعَلَ یُفْعِلُ اِفْعَالاً	جیسے اَکْرَمَ یُکْرِمُ اِکْرَاماً
۲۔	باب تفعیل	فَعَّلَ یُفَعِّلُ تَفْعِیْلاً	جیسے صَرَّفَ یُصَرِّفُ تَصْرِیْفاً
۳۔	باب مفاعلة	فَاعَلَ یُفَاعِلُ مُفَاعَلَةً	جیسے ضَارَبَ یُضَارِبُ مُضَارَبَةً

مذکورہ تین ابواب میں ہر ایک کے ماضی میں صرف ایک حرف زیادہ ہے۔

	ابواب	وزن ماضی مضارع مصدر	مثال ماضی مضارع مصدر
۴۔	باب افتعال	اِفْتَعَلَ یَفْتَعِلُ اِفْتِعَالاً	جیسے اِکْتَسَبَ یَکْتَسِبُ اِکْتِسَاباً
۵۔	باب انفعال	اِنْفَعَلَ یَنْفَعِلُ اِنْفِعَالاً	جیسے اِنْصَرَفَ یَنْصَرِفُ اِنْصِرَافاً
۶۔	باب تفعّل	تَفَعَّلَ یَتَفَعَّلُ تَفَعُّلاً	جیسے تَصَرَّفَ یَتَصَرَّفُ تَصَرُّفاً
۷۔	باب تفاعُل	تَفَاعَلَ یَتَفَاعَلُ تَفَاعُلاً	جیسے تَضَارَبَ یَتَضَارَبُ تَضَارُباً
۸۔	باب افعِلاَل	اِفْعَلَّ یَفْعَلُّ اِفْعِلاَلاً	جیسے اِحْمَرَّ یَحْمَرُّ اِحْمِرَاراً

ان پانچ ابواب میں سے ہر ایک کے ماضی میں دو حرف زیادہ ہیں۔

	ابواب	وزن ماضی مضارع مصدر	مثال ماضی مضارع مصدر
۹۔	باب استفعال	اِسْتَفْعَلَ یَسْتَفْعِلُ اِسْتِفْعَالاً	جیسے اِسْتَخْرَجَ یَسْتَخْرِجُ اِسْتِخْرَاجاً
۱۰۔	باب افعیلال	اِفْعَالَّ یَفْعَالُّ اِفْعِیْلاَلاً	جیسے اِحْمَارَّ یَحْمَارُّ اِحْمِیْرَاراً

ان دو ابواب میں ہر ایک کی ماضی میں تین حرف زیادہ ہیں۔

جن ابواب کے ماضی چار حروف پر مشتمل ہیں ان کا حرفِ مضارع، مضارع معلوم میں مضموم اوراس کے علاوہ مفتوح ہے۔

مذکورہ بالا ہر ماضی مضارع کو باب کہتے ہیں اور ہر باب کا نام اس کے مصدر پر رکھتے ہیں مثلاً کہا جاتا ہے۔باب افعال، باب تفعیل، باب مفاعله ...... لہذا ثلاثی مزید کے ۲۵ اوزان ہیں۔(۱)

ثلاثی مزید میں، مضارع معلوم کی مانند، مصدر بھی ماضی سے لیا جاتا ہے۔ مختصر یہ کہ ماضی مضارع اور مصدر بنانے کیلئے متعلقہ باب کے وزن کو مدنظر رکھنا چاہیئے اوراس کےوزن کے مطابق حروف زائد کا اضافہ کرتےہوئے حروف کو ساکن یا متحرک کرنا چاہیئے۔

ثلاثی مزید میں، ماضی مجہول، مضارع مجہول، امر معلوم و مجہول اور دیگر صیغے بنانے کا وہی طریقہ ہے جو ثلاثی مجرد میں بیان کیا گیا ہے نیز ضمائر کی کیفیت بھی ثلاثی مجرد کی مانند ہے۔ ادغام، تخفیفِ ہمزہ، اعلال کے عمومی اور ناقص کے خصوصی قوانین ثلاثی مزید کے تمام ابواب میں جاری ہوں گے۔ ثلاثی مزید کے ماضی اور مضارع کے مختلف حالات بھی ثلاثی مجرد ہی کی طرح ہیں۔(۲)

۱۔ ثلاثی مزید کے ماضی، مضارع اور مصدر کے اوزان اور بالخصوص دس مشہور ابواب کے اوزان کو یاد کرنا چاہیئے۔

۲۔ بعض قوانین کے سلسلے میں ثلاثی مزید میں چند استثنائات ہیں جو بعد میں بیان کی جائیگی۔



اس کے علاوہ درج ذیل اعلال کے دو قاعدے بھی جاری ہوں گے۔

ا۔ اگر واو اور یاء، الف زائدہ کے بعد اور کلمہ کے آخر میں قرار پائیں تو ہمزہ میں تبدیل ہو جائیں گے جیسے اِرْخاو سے اِرْخاء، اِجْرای سے اِجْراء

۲۔ یاء سے پہلے حرفِ مضموم ہو اور یاء لام الفعل واقع ہو تو یاء اپنے سے پہلے والے حرف کو مکسور کر دیتی ہے جیسے تَرَجُّی سے تَرَجِّی (مصدر ناقص باب تفعُّل)، تَبَانُی سے تَبَانِی (مصدر ناقص باب تفاعُل)۔(۱)

اس بات کا خیال رکھنا چاہیئے کہ ہم ایسا نہیں کر سکتے کہ ہر ثلاثی مجرد کو جس طرح بھی چاہیں اپنی مرضی کے مطابق ثلاثی مزید کے تمام یا چند ابواب میں لے جائیں کیونکہ بعض ثلاثی مجرد کا یا تو سرے سے کوئی مزید فیہ موجود ہی نہیں ہے یا بعض ثلاثی مجرد، ثلاثی مزید کے صرف چند ابواب ہی میں جا سکتے ہیں۔

لہذا کسی ثلاثی مجرد کو ثلاثی مزید میں لے جانا اور اس کی دیگر خصوصیات قیاسی نہیں بلکہ سماعی ہیں لہذا ملاحظہ ہوں ابواب کی خصوصیات۔

ا۔ ان دونوں قوانین کی تفصیل اسم کے پہلے باب میں آئے گی۔

سوالات اور مشق :

۱۔ فعل ثلاثی مزید کے تمام اشتقاقات کو بیان کیجئے۔

۲۔ اگر فعل ثلاثی مزید میں ہمیں ماضی، مضارع یا مصدر میں سے کسی ایک کا وزن معلوم ہو تو کیا ہم بقیہ دو کا وزن معلوم کر سکتے ہیں؟ کیوں؟

۳۔ ان افعال کے مضارع بتائیے۔

اَفْعَلَ ـــ اِفْعَلَّ ـــ اِفْتَعَلَ ـــ اِسْتَفْعَلَ ـــ فَاعَلَ

۴۔ ان افعال کا ماضی بتائیے۔

یُفْعِلُ، یَتَفَعَّلُ، یَتَفَاعَلُ، یَفْعَلُّ، یَفْعَالُّ

۵۔ ان مصادر کے مضارع بتائیے۔

اِفْعَال، اِفْعِلَال، اِفْعِیلَال، اِفْتِعَال، تَفَاعُل

۶۔ ثلاثی مجرد کے مضارع میں حرف زائد ہوتا ہے اس کے باوجود مضارع کو ثلاثی مزید نہیں کہتے، وجہ بتائیے؟

۷۔ ثلاثی مزید کے دس باب مشہور ہیں یہ مشہور ہونا کس لحاظ سے ہے؟

۸۔ مشہور ابواب کے نام بتائیے۔

۹۔ مندرجہ ذیل کے اوزان بتائیے۔

اِفْتَعَلَ، اِفْعَلَّ، فَاعَلَ، یُفَاعِلُ، مُفَاعَلَة، تَفَعَّلَ، تَفَعُّل، اِفْعَالٌّ،

اِفْعِیلَال، یَنْفَعِلُ، اِنْفِعَال، اِفْعِلَال

۱۰۔ مندرجہ ذیل اوزان کی گردان کیجئے۔

اَفْعَلَ، فاعَلَ، اِنْفَعَلَ، تَفَاعَلَ، یَتَفَعَّلُ، یُفْعَلُ، یَسْتَفْعِلُ، یَفْعالُ

۱۱۔ مندرجہ بالا صیغوں کے مجہول کی گردان کیجئے۔

۱۲۔ دسویں سوال کے مضارع کی لاء نہی اور نون تاکید ثقیلہ کے ساتھ گردان کیجئے۔

۱۳۔ مزید فیہ کے ابواب سماعی ہیں؟ اس کی وضاحت کریں۔

۱۴۔ ماضی مضارع اور امر کے ضمائر کی کیفیت بیان کیجئے۔

پہلا سبق-باب افعال

جیسے کَرُمَ <--- اَکْرَمَ یُکْرِمُ اِکْرام

باب افعال کی ایک خصوصیت یہ ہے کہ اس کا ہمزہ (ماضی، مصدر اور امر میں) ہمزۂ قطع ہے یعنی اگر کلام کے درمیان واقع ہو تو پڑھا جاتا ہے اور اپنے سے مابعد کو اپنے ماقبل سے قطع کر دیتا ہے (۱) امر کا ہمزہ وہی ہوتا ہے جو اس کے ماضی کا ہے

۱۔ ہمزہ قطع کے مقابلے میں ہمزہ وصل ہے۔ اسکی بحث ثلاثی مجرد کے امر معلوم میں گزر چکی ہے اور خاتمہ کے تیسرے سبق میں تفصیلی طور سے ہمزہ قطع اور وصل کے بارے میں گفتگو کریگے۔

کیونکہ فعل امر کو اصلی مضارع سے لیتے ہیں اور باب افعال کے مضارع کا اصلی وزن یُأَفْعِلُ ہے یعنی اَفْعَلَ یُأَفْعِلُ۔ چونکہ مضارع کے تیرہویں صیغے (متکلم وحدہ) میں دو ہمزے جمع ہو جاتے ہیں اس لئے مضارع سے ہمزہ کو گرادیا گیا۔ باب افعال کی بعض گردانیں مندرجہ ذیل ہیں۔

ماضی معلوم :	اَکْرَمَ	اَکْرَمَا	اَکْرَمُوْا	......		
مضارع معلوم :	یُکْرِمُ	یُکْرِمَانِ	یُکْرِمُوْنَ	......		
ماضی مجہول:	اُکْرِمَ	اُکْرِمَا	اُکْرِمُوْا	......		
مضارع مجہول:	یُکْرَمُ	یُکْرَمَانِ	یُکْرَمُوْنَ	......		
امر معلوم:	لِیُکْرِمْ	لِیُکْرِمَا	لِیُکْرِمُوْا	......		
	اَکْرِمْ	اَکْرِمَا	اَکْرِمُوْا	......		
امر مجہول:	لِیُکْرَمْ	لِیُکْرَمَا	لِیُکْرَمُوْا			
مثال:	اَوْعَدَ	یُوْعِدُ	اِیعاد	لِیُوعِدْ	اَوْعِدْ	......
اجوف:	اَقَامَ	یُقِیْمُ	اِقَامَۃ	لِیُقِمْ	اَقِمْ	......
مہموز الفاء اور ناقص:	آتٰی	یُؤْتِی	اِیتاء	لِیُؤْتِ	آتِ	......

وضاحت : اجوف کے باب افعال کے مصدر سے قواعد اعلال کی وجہ سے عین الفعل کو گرادیتے ہیں اور اس عین الفعل کے بجائے اس کے آخر میں ایک تاء کا اضافہ کردیتے ہیں۔ اِقْوَام سے اِقَامۃ اور اِعْوَان سے اِعَانَۃ و ......

ایک استثنائی مورد :رَایَ کو جب باب افعال میں لے جاتے ہیں تو اس کے عین الفعل کی حرکت ما قبل کو دیکر اسے حذف کر دیا جاتا ہے اور اس کے مصدر میں محذوف عین الفعل کے بجائے آخر میں ایک تاء کا اضافہ کرتے ہیں۔ اَرٰی یُرِی اِراءۃ (اِرْءای سے اِرْءاء سے اِراءۃ)۔

توجہ: الحیاۃ اور العَیّ اگر باب افعال میں جائیں تو ان پر صرف معتل کا حکم لاگو ہوگا مضاعف کا نہیں۔

باب افعال کے معانی: باب افعال مندرجہ ذیل معانی میں استعمال ہوتا ہے۔

۱۔ تعدیہ : یعنی فعل لازم کو متعدی کرنے کیلئے جیسے ذَهَبَ زیدٌ(زید گیا) سے اَذْهَبَ زَیدٌ بکراً(زید نے بکر کو بھیجا)، ضَحِكَ زیدٌ (زید ہنسا) سے اَضْحَكَ زَیدٌ بکراً(زید نے بکر کو ہنسایا)۔باب افعال زیادہ تر تعدیہ کے معنی میں استعمال ہوتا ہے۔

۲۔ فاعل کا کسی وقت میں داخل ہونا : یہ معنی ان افعال میں آتا ہے کہ جن کا مادہ کوئی وقت جیسے اَصْبَحَ زَیْدٌ(زید نے صبح کی، زید صبح کے وقت میں داخل ہو گیا)، اَمسیٰ بَکْرٌ (بکر نے شام کی)،فَسُبْحَانَ اللهِ حِیْنَ تُمسُوْنَ وَحِیْنَ تُصْبِحُوْن ...... وَحِیْنَ تُظْهِرُوْنَ(سورہ روم، آیت ۱۸)۔

۳۔ کسی وقت کا آپہنچنا : یعنی فعل کے مادے کے وقت کا فاعل کیلئے پہنچ جانا جیسے اَحْصَدَ الزَّرْعُ(فصل کاٹنے کا وقت آپہنچا)، حصاد یعنی فصل کاٹنے کا موسم، اَقْطَفَ

الثَّمَرُ (پھل اتارنے کا وقت آپہنچا)۔

۴۔ مفعول کو کسی صفت کا مالک پانا: جیسے اعظمتُ اللهَ (میں نے خدا کو باعظمت پایا)، اَبْخَلْتُ فلاناً (میں نے فلان شخص کو بخیل اور کنجوس پایا)۔

۵۔ واجدیت: یعنی فاعل میں فعل کے مادے کا پیدا اور نمودار ہونا یا مفعول کو فعل کا مادہ دینا جیسے اَغَدَّ البَعِیرُ (اونٹ کے غدہ (رسولی) نکل آیا)، اَقْفَرَ البَلَدُ (شہر قفار (ویران) ہو گیا)، اَرْکَبْتُ ابی (میں نے اپنے والد کو سواری والا کیا)، ثُمَّ اَمَاتَهُ فَاَقْبَرَهُ (پھر اس کو مارا اور اس کیلئے قبر قرار دی)۔ (سورہ عبس، آیت ۱۲)۔

۶۔ سلب: فعل کے مادے کو فاعل یا مفعول سے سلب کرنا جیسے اَشْفَی المَرِیضُ (مریض شفا پانے سے رک گیا)، اَعْجَمْتُ الکِتَابُ (عجمہ یعنی ابہام) (میں نے نقطے لگا کر کتاب سے ابہام کو ختم کر دیا)۔

۷۔ تعریض: کسی چیز کو کسی چیز کی زد اور معرض میں قرار دینا جیسے اَبَاعَ زیدٌ کِتَابَهُ (زید نے اپنی کتاب فروخت کرنے کیلئے رکھی)۔

۸۔ مطاوعہ: اثر قبول کرنا۔ یہ معنی تعدیہ کے برعکس ہے جیسے کَبَّ زیدٌ الاِنَاءَ (زید نے پیالے کو الٹا دیا) سے اَکَبَّ الاِنَاءُ (پیالہ الٹا ہو گیا)۔

۹۔ ثلاثی مجرد کے متضاد معنی: جیسے نَشَطْتُ الحَبْلَ (میں نے رسی میں گرہ

لگائی) سے اَنْشَطَتُ الْحَبْلَ (میں نے رسی کی گرہ کھول دی)۔ (بعض لوگوں کا کہنا ہے کہ انفاق بھی اسی معنی میں استعمال ہوا ہے)۔

۱۰۔ ثلاثی مجرد کے ہم معنی: جیسے قَالَ یا اَقَالَ زیدٌ الْبَیْعَ (زید نے بیع ختم کردی)۔

توجہ: افعال اور ان ابواب میں جن کے کئی معانی ہیں، ممکن ہے ایک استعمال میں ایک سے زیادہ معانی دیتے ہوں جیسے اَعْظَمْتُ اللّٰہَ اس مثال میں تعدیہ اور مفعول میں صفت کا پایا جانا دونوں مراد ہیں۔

سوالات اور مشق:

۱۔ باب افعال کا امر حاضر کس وزن پر آتا ہے؟ اس کے ہمزہ کی کیا حرکت ہے؟ وجہ بتایئے؟

۲۔ ہمزہ کی کتنی اقسام ہیں؟ اور ہر ایک کی کیا خصوصیت ہے؟ ہر قسم کیلئے قرآن کریم سے پانچ مثالیں ذکر کیجئے۔

۳۔ مندرجہ ذیل افعال کو باب افعال میں لے جایئے۔ (یعنی مصدر اور ماضی و مضارع کا پہلا صیغہ بتایئے۔)

خَرَجَ، مَدَّ، وَعَدَ، ماتَ، رَأَیَ، حَیَّ

۴۔ مندرجہ بالا افعال کو باب افعال میں لے جانے کے بعد ان تمام افعال کے

مندرجہ ذیل صیغوں کو بنائیے۔

صیغہ نمبر ۱، ۲، ۳ کا ماضی معلوم، ۴، ۵، ۶ کا مضارع معلوم، ۱، ۲، ۳ کا مضارع مجھول، ۴، ۵، ۶ کا ماضی مجھول، ۴، ۵، ۶ کا امر معلوم اور صیغہ نمبر ۱، ۲، ۳ کا امر مجھول

۵۔ مندرجہ ذیل افعال میں باب افعال کے کون سے معانی مراد ہیں؟

اَحْسَنَ (اچھا بنانا)، اَخْوَصَ النَّخْلُ (کھجور کا درخت خوشہ دار ہو گیا)، اَضْحٰی زَیْدٌ (زید نے چاشت کی)، اَجْمَعَ الْقَوْمُ (لوگ جمع ہو گئے)، اَرْدَفَ (ایک دوسرے کے پیچھے لایا)، اَسْخَیْتُ زَیداً (میں نے زید کو سخی پایا)، اَکْمَلَ (کامل کیا)، اَفْطَرَ الصَّائِمُ (روزہ دار نے افطار کیا)، اَسْرَعَ (تیزی سے گیا)، اَثْمَرَ الشَّجَرَۃُ (درخت پھلدار ہو گیا)، اَنْتَجَتِ الفَرَسَۃُ (گھوڑی نے بچہ دیا)، ثُمَّ اَمَاتَهٗ فَاَقْبَرَهٗ (عبس/۲۱)، اَقْتَلْتَنِی (تم نے مجھے معرض قتل میں قرار دیا)، اَشْفَاكَ اللهُ عَسَلاً (خدا تمہارے لئے شہد کو شفا قرار دے)، اَفْزَعْتُ زَیداً (زید کے خوف کو میں نے ختم کر دیا)، اَخْفَیْتُ اَمْرِی (میں نے اپنے کام کو چھپایا)، (خَفَیْتُ اَمْرِی کو مد نظر رکھتے ہوئے)، فَلَمَّا رَاَیْنَهٗ اَکْبَرْنَهٗ (یوسف/۳۱)، اَقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ وَ آتُوا الزَّکَاۃَ (بقرہ/۴۳)، آتُونِی زُبَرَ الْحَدِیدِ......اُفْرِغْ عَلَیْهِ قِطْراً

(کہف/۹٦)، فَسُبْحَانَ اللهِ حِيْنَ تُمسُوْنَ وَحِيْنَ تُصْبِحُوْنَ......وَحِيْنَ تُظْهِرُوْنَ (روم/۱۷-۱۸)۔

۲۔ اِرَاءَة، اِسَاءَة اور اِحَاطَة کے اعلال کو بیان کیجئے۔

دوسرا سبق-باب تفعیل

جیسے صَرَفَ --> صَرَّفَ يُصَرِّفُ تَصْرِيْف

اس باب کا مصدر سالم تفعیل کے علاوہ کبھی کبھی فَعال، فِعال، فِعّال، تَفْعال اور تَفعِلَة کے وزن پر بھی آتا ہے جیسے سلَّمَ يُسَلِّمُ تَسْلِيمْ وسَلام، كَذَّبَ يُكَذّبُ تكذيب و كِذاب و كِذَّاب، كَرَّرَ يُكَرِّرُ تكرير وتكرار، كَرَّمَ يُكَرِّمُ تكريم وتكْرِمَة۔

اس باب کے مہموز اللام اور ناقص کا مصدر صرف تَفعِلَة کے وزن پر آتا ہے جیسے هَنَّاَ يُهَنِّئُ تَهْنِئَة، ربّى يُربّى تَربِيَة۔ باب تفعیل کی بعض گردانیں اس طرح ہیں۔

ماضی معلوم : صَرَّفَ صَرَّفَا صَرَّفُوا ......

مضارع معلوم : يُصَرِّفُ يُصَرِّفَانِ يُصَرِّفونَ ......

امر معلوم : لِيُصَرِّفْ لِيُصَرِّفا لِيُصَرِّفوا ......

صَرِّفْ صَرِّفا صَرِّفُوا ......

ماضی مجھول : صُرِّفَ صُرِّفَا صُرِّفُوا ......

مضارع مجهول : يُصَرَّفُ يُصَرَّفَانِ يُصَرَّفُونَ ......

امر مجهول : لِيُصرَّفْ لِيُصَرَّفَا لِيُصَرَّفُوا ......

مضاعف : مَدَّدَ يُمَدِّدُ تَمْدِيد لِيُمَدِّدْ ...... مَدِّدْ

اجوف : حَوَّلَ يُحَوِّلُ تحويل لِيُحَوِّلْ ...... حَوِّلْ

لفیف : وَصَّىٰ يُوَصِّي تَوْصِيَة لِيُوَصِّ ...... وَصِّ

باب تفعیل کے معانی :باب تفعیل کے سات معانی ہیں۔

۱۔ تعدیۃ : جیسے فَرِحَ زَيْدٌ (زید خوش ہوا) سے فَرَّحَ زَيْدٌ بكراً (زید نے بکر کو خوش کیا)۔باب تفعیل زیادہ تر تعدیہ کے معنی میں استعمال ہوتا ہے۔

۲۔ تکثیر : یعنی فعل کی کثرت اور زیادہ ہونے پر دلالت کرنا جیسے طَوَّفَ زَيْدٌ (زید نے بہت زیادہ طواف کیا) یا فاعل کی کثرت پر جیسے مَوَّتَ المالُ (بہت زیادہ چوپائے مر گئے) یا مفعول کی کثرت پر جیسے غَلَّقْتُ الأَبْوابَ (میں نے تمام دروازوں کو بند کر دیا)۔

۳۔ سلب : فعل کے مادے کو مفعول سے سلب کرنا جیسے قَشَّرتُ الْبَيْضَةَ (میں نے انڈے کا چھلکا اتارا)، جَلَّدتُ الْجَزُوْرَ (میں نے اونٹ یا بھیڑ کی کھال اتاری)۔

۴۔ نسبت : فعل کے مادے کو مفعول کی طرف نسبت دینا جیسے وَحَّدَ اللهَ (اس نے خدا کو یکتا سمجھا)، عَدَّلتُ زیداً (میں نے زید کی طرف عادل ہونے کی نسبت

دی)، کَفَّرْتُ بکراً(بکر کی جانب کفر کی نسبت دی)۔

۵۔ تدریج : جیسے نَزَّلَ (تدریجاً نازل کیا)۔

۶۔باب افعال کے متضاد معنی : فَرَّطَ (کوتاہی اور کمی کی) یہ اَفْرَطَ کے معنی کے برعکس ہے۔اَفْرَطَ (زیادہ روی کی)۔

۷۔ ثلاثی مجرد کے ہم معنی : زَالَ زَیْدٌ بَیْنَ الْقَوْمِ یازَیَّلَ بَیْنَہُم (زید نے لوگوں کے درمیان تفرقہ ڈالا)۔

سوالات اور مشق:

۱۔ مندرجہ ذیل مصادر کے ماضی اور مضارع بتائیے۔

تَقْدِمَة، تَہِیَّة، کَلَام، تَمْثَال

۲۔ مندرجہ ذیل افعال کو باب تفعیل میں لے جائیے۔

صَغُرَ، وَسِعَ، جازَ، حَدَّ، یَسَرَ، سَمَا، وَفٰی، حَوٰی، اَدُبَ

۳۔ دوسرے سوال میں موجود افعال کی باب تفعیل سے مندرجہ ذیل گردانیں کیجئے۔

پہلے فعل کا ماضی معلوم، دوسرے فعل کا ماضی مجہول، تیسرے فعل کا مضارع معلوم، چوتھے فعل کا مضارع مجہول، پانچویں فعل کا امر معلوم،

چھٹے فعل کا امر مجہول، ساتویں فعل کا نہی معلوم، آٹھویں فعل کا مضارع معلوم لَنْ کے ہمراہ، نویں فعل کا مضارع مجہول نون ثقیلہ کے ہمراہ۔

۴۔ مندرجہ ذیل افعال باب تفعیل کے کونسے معانی میں استعمال ہوئے ہیں؟

عَدَّلَ (اس نے عادل جانا)، عَرَّقَ (پچھوایا)، جَلَّدَ الشَّاۃَ (بھیڑ کی کھال اتاری)، صَدَّقَ (اس نے تصدیق کی)، یُسَوِّی (مساوی کرتا ہے)، قَسَّمَ (تقسیم کیا)، قَدَّمَ (اس نے آگے کیا)، قَدَّمَ (وہ آگے ہو گیا)، کَثَّرَ (اس نے زیادہ کیا)، نَظَّمَ (اس نے منظم کیا)، اَدَّبَ (اسنے تادیب کی)، قَرَّدَ الْبَعِیرَ (اسنے جونک کو اونٹ کے جسم سے الگ کیا)، قراد یعنیجونك، یُذَبِّحُونَ اَبْنَائَکُم (بقرہ/۴۹)، قَطَّعْنَ اَیْدِیَھُنَّ (یوسف/۳۱)

۵۔ تین لازم افعال کو باب تفعیل کے ذریعہ متعدی کیجئے۔

تیسرا سبق-باب مُفاعَلَه

جیسے ضَرَبَ --> ضَارَبَ یُضَارِبُ مُضَارَبَۃ و ضِراب

اس باب میں مثال یائی کا مصدر صرف مفاعلہ کے وزن پر آتا ہے جیسے یَاسَرَ یُیَاسِرُ مُیاسَرَۃ لیکن مثال یائی کے علاوہ بقیہ افعال کے مصادر زیادہ تر مُفَاعَلَه کے علاوہ فِعَال کے وزن پر بھی آتے ہیں۔باب مفاعلہ کی بعض گردانیں درج ذیل ہیں۔

ماضی معلوم :	ضَارَبَ ضَارَبَا ضَارَبُوا ......
مضارع معلوم :	يُضَارِبُ يُضَارِبَانِ يُضَارِبُونَ ......
امر معلوم :	لِيُضَارِبْ لِيُضَارِبَا لِيُضَارِبُوا ......
	ضَارِب ضَارِبَا ضَارِبُوا ......
ماضی مجهول :	ضُورِبَ ضُورِبَا ضُورِبُوا ......
مضارع مجهول :	يُضَارَبُ يُضَارَبَانِ يُضَارَبُونَ ......
امر مجهول :	لِيُضَارَبْ لِيُضَارَبَا لِيُضَارَبُوا ......
مضاعف :	ضَارَّ يُضَارُّ مُضَارَّة و ضِرار
	(لِيُضَارِرْ لِيُضَارَّ لِيُضَارِّ) ......
	(ضَارِرْ ضَارَّ ضَارِّ) ......
مهموز :	آمَرَ يُؤَامِرُ مُؤَامَرَة لِيُؤَامِرْ آمِرْ ......
اجوف :	قَاوَمَ يُقَاوِمُ مُقَاوَمَة لِيُقَاوِمْ قَاوِمْ (۱) ......
لفيف :	سَاوىٰ يُسَاوِى مُسَاوَاة لِيُسَاوِ سَاوِ ......

۱۔ باب مفاعلہ کے اجوف کے ماضی مجہول میں قاعدہ ادغام جاری نہیں ہوتا مثلاً قُوْوِمَ جیساکہ مضاعف کی بحث میں ذکر ہو چکا ہے۔

باب مفاعلہ کے معانی :باب مفاعلہ کے مشہور معانی چار ہیں۔

ا۔ مشارکت : یعنی دو اشخاص یا دو چیزوں کی ایک ہی فعل میں شرکت کو بتانا، بعبارت دیگر دونوں فاعل ہونے کے ساتھ ساتھ مفعول بھی ہیں (معنی کے اعتبار سے اسی طرح ہے اور لفظی اعتبار سے ایک فاعل اور دوسرا مفعول ہے) جیسے ضَارَبَ زَیْدٌ بَکْراً (زید اور بکر نے ایک دوسرے کو مارا)، شَاعَرْتُ زَیْداً (میں نے زید کے ساتھ بیت بازی کی)۔ یہ باب زیادہ تر مشارکت کے معنی میں آتا ہے۔

۲۔ تعدیہ : جیسے بَعُدَ (دور ہو گیا) سے بَاعَدْتُهُ (میں نے اس کو دور کر دیا)۔

۳۔ تکثیر : جیسے نَاعَمَهُ اللهُ (اللہ نے اسے بہت زیادہ نعمتوں سے نوازا ہے)۔

۴۔ ثلاثی مجرد کے ہم معنی : جیسے سَفَرَ زَیْدٌ یا سَافَرَ زَیْدٌ (زید نے سفر کیا)۔

اس باب کے کسی فعل کو اگر خداوند تعالی سے نسبت دی جائے تو زیادہ تر اسی معنی میں استعمال ہوتا ہے جیسے قَاتَلَهُمُ اللهُ، عَافَاكَ اللهُ، يُخَادِعُونَ اللهَ وَهُوَ خَادِعُهُم۔

سوالات اور مشق:

ا۔ مندرجہ ذیل افعال کو باب مفاعلہ میں لے جایئے۔

عَمِلَ، وَضَعَ، عَادَ، عَانَ، عَدَا، سَوىٰ

۲۔ پہلے فعل کے ماضی معلوم اور مجہول کو، دوسرے فعل کے مضارع معلوم،

تیسرے فعل کے امر معلوم کی گردان کیجئے۔

نیز عَدَا کے مضارع معلوم کی لاء ناھیہ کے ساتھ اور سَوٰی کے مضارع مجہول کی نون تاکید ثقیلہ کے ساتھ گردان کیجئے۔ (ان تمام افعال کو باب مفاعلہ کے وزن پر لائیے اس کے بعد مندرجہ بالا صیغوں کی گردان کیجئے)۔

۳۔ مندرجہ ذیل افعال باب مفاعلہ کے کون سے معانی میں استعمال ہوئے ہیں؟

بَارَكَ اللهُ (خدا زیادہ کرے)، صَافَحَ زَيْدٌ بَكْراً (زید نے بکر کے ساتھ مصافحہ کیا)، شَاهَدْتُ الْحَرْبَ (میں نے جنگ میں شرکت کی)، عَايَنَ زَيْدٌ (زید نے دیکھا)، صَالَحَ زَيْدٌ سَعِيْداً (سعید نے زید کے ساتھ مصالحت کرلی)، فاستبشروا ببیعکم الّذی بایعتم به (توبہ/۱۱۱)، اِنَّما يُبَايِعُونَ اللهَ (الفتح/۱۰)، سَارِعُوا اِلٰى مَغْفِرَةٍ مِنْ رَبِّكُمْ (آل عمران/۱۳۳)۔

چوتھا سبق۔باب افتعال

جیسے كَسَبَ ---> اِكْتَسَبَ يَكْتَسِبُ اِكْتِساب

باب افتعال کے سات مخصوص قاعدے ہیں۔

۱۔ جب بھی اس باب کی فاء الفعل ص، ض، ط یا ظ ہو تو اس کی تاء، طاء میں تبدیل ہو جائے گی جیسے صَبَرَ سے اِصْطَبَرَ، ضَرَبَ سے اِضْطَرَبَ، طَرَدَ سے اِطَّرَدَ، ظَلَمَ

سے اِظْطَلَمَ، آخری فعل میں اِظَّلَمَ اور اِطَّلَمَ بھی ادغام کے قانون کی رو سے جائز ہیں۔

۲۔ جب بھی فاء الفعل د، ذیاز ہو گی تو اس باب کی تاء، دال میں تبدیل ہو جائے گی جیسے دَرَكَ سے اِدَّرَكَ، ذَكَرَ سے اِذْدَكَرَ، زَجَرَ سے اِزْدَجَرَ۔ آخری دونوں افعال میں ادغام بھی جائز ہے یعنی کہہ سکتے ہیں اِذَّكَرَ، اِدَّكَرَ، اِزَّجَرَ (لیکن کلام عرب میں اِدَّجَرَ استعمال نہیں ہوا)۔

۳۔ جب بھی فاء الفعل حرف علت ہوگا تو وہ تاء میں تبدیل ہونے کے بعد اس باب کی تاء میں ادغام ہو جائیگا جیسے وَحَدَ سے اِتَّحَدَ، یَسَرَ سے اِتَّسَرَ اس فعل میں اِیْتَسَرَ بھی جائز ہے۔

۴۔ ہمزہ کی تخفیف کا قاعدہ معمولاً اس باب کے مہموز الفاء میں جاری نہیں ہوتا جیسے اِئْتَمَنَ، اِئْتَمَّ اور...... لیکن بعض صیغوں میں جاری ہوتا ہے جیسے اَخَذَ سے اِئْتَخَذَ سے اِیْتَخَذَ سے اِتَّخَذَ۔

۵۔ اگر فاء الفعل ثاء ہو تو اس صورت میں باب افتعال کی تاء، ثاء میں تبدیل ہو جاتی ہے اور پھر ثاء ثاء میں ادغام ہو جائیگی جیسے ثَارَ سے اِثَّارَ (قتل کا انتقام لے لیا)۔

۶۔ اگر اس باب کا عین الفعل ان بارہ حروف میں سے ہو یعنی ت، ث، ج، د، ذ، ز،

س، ش، ص، ض، ط اور ظ تو اس صورت میں جایز ہے کہ باب کی تاء کو عین الفعل کی جگہ پر موجود حرف میں تبدیل کرنے کے بعد آپس میں ادغام کردیا جائے۔ اس کے بعد فاء الفعل کو مفتوح یا مکسور کردیا جائے۔ (مفتوح کرنے کی وجہ قاعدہ ادغام کا جاری ہونا ہے اور مکسور کرنا التقائے ساکنین کی بنا پر ہے)۔ اب چونکہ باب کے ہمزہ کی ضرورت باقی نہیں رہتی اس لئے اسے گرادیتے ہیں جیسے اِخْتَصَمَ سے اِخْصَصَمَ سے اِخَصَّمَ (خاء پر فتحہ یا کسرہ آسکتا ہے) سے خَصَّمَ (خاء پر فتحہ یا کسرہ آسکتا ہے)، یَهْتَدِی سے یَهَدّی۔(۱)

۷۔ باب افتعال کا اجوف اگر مشارکت کے معنی میں ہو تو اعلال کا آٹھواں قاعدہ جاری نہیں ہوگا جیسے اِزْدَوَجَ عَلیٌّ وَ فَاطِمَةُ وَ اعْتَوَنا بر خلاف اِعْتَادَ واِخْتَارَ اور ایسے دوسرے صیغوں کے۔ بعض صیغوں کی گردان درج ذیل ہے۔

مضاعف :	اِمْتَدَّ	یَمْتَدُّ	اِمْتِداد
	لِیَمْتَدِد	لِیَمْتَدَّ	لِیَمْتَدِّ
	(اِمْتَدِدْ	اِمْتَدَّ	اِمْتَدِّ)

۱۔ کہا جاتا ہے کہ مزید فیہ کے ابواب کے شروع میں موجود ہمزہ (باب افعال کے علاوہ) ابتداء با ساکن کو ختم کرنے کے لئے ہے اسی وجہ سے یہ ہمزہ، ہمزۂ وصل ہے اور کلام کے درمیان گر جاتا ہے۔

اجوف : اِعْتَادَ یَعْتَادُ اِعْتِیاد (۱)
لِیَعْتَدْ ...... اِعْتَدْ

ناقص : اِرْتَضٰی یَرْتَضِی اِرْتِضاء (۲)
لِیَرْتَضِ اِرْتَضِ ......

باب افتعال کے معانی : اس باب کے چھ معانی ہیں :

۱۔ مطاوعہ : اثر قبول کرنا جیسے جَمَعْتُ النّاسَ فَاجْتَمَعُوا (میں نے لوگوں کو جمع کیا پس وہ جمع ہو گئے)، اس مثال سے یہ بات واضح ہو گئی ہے کہ اس معنی میں ثلاثی مجرد کا مفعول اس باب کا فاعل ہے (مترجم : یعنی جَمَعْتُ ثلاثی مجرد ہے اس کا مفعول النّاس ہے اور یہی النّاسَ، اجْتَمَعُوا کا فاعل ہے)۔ یہ باب زیادہ تر مطاوعہ کے معنی میں آتا ہے۔

۲۔ مشارکت : جیسے اِخْتَصَمَ زَیْدٌ وَ بَکْرٌ (زید اور بکر نے ایک دوسرے سے جھگڑا کیا)۔

۱۔ اعتیاد اور ایسے ہی دوسرے صیغوں کا اعلال اجوف کے خصوصی قاعدہ نمبر دو کے مطابق ہے۔

۲۔ اِرْتِضاء اور ایسے ہی دوسرے صیغوں کا اعلال اس قانون کی بنا پر ہے جو ثلاثی مزید کے مقدمے میں بتایا جا چکا ہے۔

۳۔ اتخاذ : یعنی فعل کے مادے کو آمادہ اور تیار کرنا جیسے اِحْتَطَبَ زَیْدٌ وَ اِخْتَبَزَ وَ اِشْتَوٰی (زید نے لکڑیاں تیار کیں روٹیاں پکائیں اور کباب بنائے)۔

۴۔ طلب : یعنی فعل کے مادے کو مفعول سے طلب کرنا جیسے اِکْتَدَّ زَیْدٌ بَکْرًا (زید نے بکر سے چاہا کہ وہ کوشش کرے)۔

۵۔ کوشش : جیسے اِکْتَسَبْتُ الْمَالُ (میں نے کوشش کے بعد مال حاصل کیا)۔

۶۔ ثلاثی مجرد والا معنی : جیسے جَذَبْتُ یا اِجْتَذَبْتُ رِدَاءَ زَیْدٍ (میں نے زید کی عبا کو کھینچا)۔

سوالات اور مشق:

۱۔ مندرجہ ذیل افعال کو باب افتعال میں لے جائیے۔

کَسَبَ، حَوٰی، وَسِعَ، غَابَ، عَادَ، رَضِیَ، وَقٰی، دَرَءَ، زَوَجَ، ذَلَقَ، مَدَّ، عَدَّ، زَحَمَ، صَكَّ، ضَجَعَ، صَادَ، صَفَا، طَلَبَ، ظَئِرَ، ذَخَرَ، دَعَا، اَفِكَ، اَلِفَ، اَكَلَ، اَوٰی، اَلیٰ، اَمَّ، وَهَمَ، وَصَلَ

۲۔ مندرجہ ذیل افعال باب افتعال کے کون سے معانی میں استعمال ہوئے ہیں؟

اِجْتَمَعَ القَوْمُ (لوگ جمع ہوگئے)، اِخْتَصَمَ الجُنْدُ(لشکر نے آپس میں جھگڑا کیا)، اِکتَحلَتِ الفَتَاۃُ(لڑکی نے سرمہ لگایا)، اِصطَادَ زَیْدٌ(زید نے شکار کیا)، اِقْتَسَمَ (تقسیم ہوا)، اِقْتَدیٰ (قریب آنے کو چاہا)، اِجْتَوَزَ الاِخْوَان (تمام بھائی ایک جگہ جمع ہوگئے)،اِحْتَاطَ (اس نے احتیاط کی)، اِکْتَریٰ (کرائے کی درخواست کی)وَ اصْطَنَعْتُکَ لِنَفْسِی (طٰہٰ/۴۱)، فَلاَ اقْتَحَمَ الْعَقَبَةَ (بلد/۱۱)، اِنْ تَنْتَھُوا فَھُوَ خَیْرٌ لَّکُمْ (انفال/۱۹)، اِنْ یَتَّخِذُونَکَ اِلاّ ھُزُواً (انبیاء/۳۶)

پانچواں سبق-باب انفعال

جیسے صَرَفَ -->اِنْصَرَفَ یَنْصَرِفُ اِنْصِرَاف

اس باب کی خصوصیت یہ ہے کہ صرف خارجی افعال یعنی وہ فعل کہ جن کا اثر ظاہری اور خارجی ہے اس باب میں لے جائے جاتے ہیں لیکن عَلِمَ اور ظَنَّ جیسے افعال اس باب میں نہیں لے جائے جاتے، یہ باب ہمیشہ لازم ہے اور متعدی کبھی نہیں ہوتا۔

باب انفعال کا معنی صرف مطاوعہ ہی ہے جیسے صَرَفْتُهُ فَانْصَرَفَ، قَسَمْتُهُ فَانْقَسَمَ، کَسَرْتُهُ فَانْکَسَرَ و ......

سوالات اور مشق :

ا۔ مندرجہ ذیل افعال کو باب انفعال میں لے جانے کے بعد ان کے معانی بتایئے۔

غَلَقَ (بند کیا)، عَطَلَ (چھٹی کی)، عَدِمَ (نابود کردیا)، هَدَمَ (ڈھا دیا)، صَرَفَ (پھیر دیا)، طَلَقَ (آزاد کیا)، عَرَفَ (سمجھ لیا)، فَكَرَ (سوچ لیا)، يَقِنَ (یقین کیا)، قَسَمَ (تقسیم کیا)، شَقَّ (چیر دیا)، سَمِعَ (سن لیا)، سَدَّ (بند کردیا)۔

چھٹا سبق-باب تفعل

جیسے صَرَفَ --> تَصَرَّفَ يَتَصَرَّفُ تَصَرُّف

باب تفعُّل کے چار خصوصی قاعدے ہیں۔

ا۔ مضارع معلوم کے چوتھے اور پانچویں اور مخاطب کے چھ صیغوں میں دو تاء ایک ساتھ جمع ہو جاتی ہیں اس لئے جائز ہے کہ دوسری تاء کو جو باب کی تاء ہے گرا دیا جائے مثلاً تَتَصَرَّفُ سے تَصَرَّفُ، تَتَصَرَّفَانِ سے تَصَرَّفَانِ اور ایسے ہی دوسرے صیغے۔

۲۔ جب بھی اس باب کی فاء الفعل ان بارہ حروف میں سے (ت، ث، ج، د، ذ، ز،

س، ش، ص، ض، ط اور ظ) ہو تو جائز ہے کہ باب کی تاء کو فاء الفعل والے حرف میں تبدیل کر دیا جائے اور پھر دونوں کو ادغام کر دیا جائے اور کبھی اس ادغام کی وجہ سے فعل کا پہلا حرف ساکن ہو جائے تو فعل کے شروع میں ایک مکسور ہمزۂ وصل کو لے آتے ہیں کیونکہ ابتداء با ساکن یا تو ناممکن ہے یا مشکل جیسے تَثَبَّتَ سے اِثَّبَّتَ یَثَّبَّتُ اِثَّبُّت لِیَثَّبَّتْ اِثَّبَّتْ، تَتَبَّعَ سے اِتَّبَّعَ یَتَّبَّعُ اِتَّبُّع لِیَتَّبَّعْ اِتَّبَّعْ، تَدَثَّرَ سے اِدَّثَّرَ یَدَّثَّرُ اِدَّثُّرْ لِیَدَّثَّرْ اِدَّثَّرْ۔

یہ افعال بھی ایسے ہی ہیں اَفَلَمْ یَدَّبَّرُوا، مَایَذَّکَّرُ، وَازَّیَّنَتْ، لَایَسَّمَّعُوْنَ، یَشَّقَّقُ، فَاصَّدَّقَ، یَضَّرَّعُوْنَ، فَاطَّهَّرُوا (قرآن کریم)۔

۳۔ بعض اوقات اگر فعل مضاعف کو باب تَفَعُّل میں لے جایا جائے تو اس کا لام الفعل یاء میں تبدیل ہو جاتا ہے جیسے ظَنَّ سے تَظَنَّنَ سے تَظَنَّیَ (تَظَنّٰی) اسی طرح ہیں تَسَرّیٰ و تَصَدّیٰ۔

۴۔ ناقص واوی کے باب تفعُّل کے مصدر میں لام الفعل واقع ہونے والی واؤ، یاء میں تبدیل ہو جائے گی اور یاء سے پہلے والا حرف مکسور ہو جائے گا۔ بالکل اسی طرح جیسا کہ ناقص یائی کے مصدر میں یاء اپنے سے پہلے والے حرف کو کسرہ دے دیتی ہے جیسے تَرَجُّوْ سے تَرَجِّی، تَوَلُّی سے تَوَلِّی۔ بعض صیغوں کی گردان درج ذیل ہے۔

مضاعف :	تَخَلَّلَ	يَتَخَلَّلُ	تَخَلُّل	لِيَتَخَلَّلْ	......	تَخَلَّلْ	......
مثال :	تَوَهَّمَ	يَتَوَهَّمُ	تَوَهُّم	لِيَتَوَهَّمْ	......	تَوَهَّمْ	......
ناقص :	تَعَدّٰی	يَتَعَدّٰی	تَعَدِّی	لِيَتَعَدَّ	......	تَعَدَّ	......
لفيف :	تَوَلّٰی	يَتَوَلّٰی	تَوَلِّی	لِيَتَوَلَّ	......	تَوَلَّ	......

باب تفعل کے معانی :باب تفعل کے نو معانی ہیں۔

ا۔ مطاوعہ : جیسے اَدَّبْتُهُ فَتَاَدَّبَ جیسا کہ اس مثال سے واضح ہے کہ اس معنی میں باب تفعُّل کا فاعل، باب تفعیل کا مفعول ہے اسی وجہ سے یہ کہا جاتا ہے کہ باب تفعُّل باب تفعیل کے مطاوعہ کیلئے ہے۔باب تفعل زیادہ تر مطاوعہ کے معنی میں استعمال ہوتا ہے۔

۲۔ تکلّف : یعنی زحمت اور مشقت سے کام لیتے ہوئے کسی چیز کیلئے اپنے آپ کو مجبور کرنا جیسے تَشَجَّعَ (نہایت زحمت سے کام لیتے ہوئے مجبوراً بہادری دکھائی)، تَحَلَّمَ (زحمت اور مشقت سے کام لے کر مجبوراً حلم کا مظاہرہ کیا)۔

۳۔ اتخاذ : وہی معنی ہیں جو باب افعال میں بیان ہو چکا ہے جیسے تَوَسَّدَ [وِسادة یعنی تکیہ] (اس نے تکیہ بنایا)، تَوَسَّدَ الْحَجَرَ (پتھر کو اپنے لئے تکیہ قرار دیا)، تَبَنّٰی زیداً [ابن یعنی بیٹا] (زید کو منہ بولا بیٹا بنایا)۔

۴۔ طلب : فعل کے معنی کو چاہنا اور طلب کرنا جیسے تَعَجَّلْتُ الاَمْرَ (میں نے

چاہاکہ کام جلدی ہو جائے)،تَنَجَّزْتُ الْوَعْدَ(میں نے وعدے کی وفا چاہی)۔

۵۔ تدریج : جیسے تَجَرَّعَ الْمَاءَ(اس نے پانی کو آہستہ آہستہ گھونٹ لے کر پیا)، تَفَهَّمَ الْمَسْئَلَةَ(مسئلہ کو آہستہ آہستہ سمجھا)۔

۶۔ تجنّب : فاعل کا فعل کے معنی سے اجتناب اور دوری کرنا جیسے تَأَثَّمَ (اس نے گناہ سے دوری کی)،تَذَمَّمَ (اس نے مذمت سے دوری اختیار کی)۔

۷۔ صیرورت : کسی حالت میں آجانا جیسے تَأَيَّمَتِ الْمَرْأَةُ(عورت اَیِّم (بیوہ) ہو گئی)۔

۸۔ شکایت :تَظَلَّمَ (اس نے ظلم کی شکایت کی)۔

۹۔ ثلاثی مجرد والا معنی :بَسَمَ یا تَبَسَّمَ (وہ مسکرایا)۔

مشق اور سوالات:

۱۔ مندرجہ ذیل افعال کوباب تفعُّل میں لے جایئے۔

دَرَجَ، سَطَحَ، شَرُفَ، صَدَرَ، ضَرَّ، ذَلَّ، لَطَّ، لَعَّ، ثَبَطَ، تَرِحَ

۲۔ مندرجہ ذیل افعال کو بھی باب تفعل میں لے جایئے۔

يَسَرَ، طَاعَ، حَالَ، صَبَا، وَقَى، رَوٰى، جَزَءَ، وَلَى

۳۔ دوسرے سوال میں مذکور افعال سے دوسرے اور تیسرے فعل کے

مضارع، چوتھے اور پانچویں کے امر معلوم، چھٹے اور ساتویں کے ماضی مجہول اور آٹھویں فعل کے مضارع مجہول اور امر مجہول کی گردان کیجئے۔

۴۔ مندرجہ ذیل کلمات کون سے صیغے ہیں اور کس فعل سے ہیں؟

اِدَّرِّجْ، يَصَّدَّرُ، اِطَّلَوَّعَ، اِزَّكَّیٰ، لِيَزَّكَّ، تَصَّدَّرَان، تَصَرَّفِينَ، اِضَّرَّرْنا، اِتَّرَّحْنَ، فَاَنْتَ لَهُ تَصَدّیٰ، تَنَزّلُ الْمَلاَئِكَةُ، اَفَلاَتَذَكَّرُونَ

۵۔ صَرَفَ اور نَظَرَ کو بابِ تفعُّل میں لے جا کر ان کے مضارع کی دونوں ممکن صورتوں میں گردان کیجئے۔

۶۔ مندرجہ ذیل افعال باب تفعّل کے کس معنی میں آئے ہیں؟

تَصَدَّقَ (صدقہ دیا)، تَعَلَّمَ (سیکھا، طلبِ علم کی)، تَكَسَّرَ (ٹوٹ گیا)، تَصَرَّفَ (پھر گیا)، تَلَحَّفَ (لحاف اوڑھ لیا)، تَجَسَّمَ (مجسم ہو گیا)، تَغَيَّرَ (تبدیل ہو گیا)، تَخَلَّقُوا بِاَخْلاَقِ اللهِ (حدیث)، تَجَهَّزُوا رَحِمَكُمُ اللهُ (نہج البلاغہ)، تَسَحَّرُوْا فَاِنَّ فِي السُّحُورِ بَرَكَةً (نہج الفصاحہ)، اَلتَّذَلُّلُ لِلْحَقِّ اَقْرَبُ اِلَیٰ الْعِزِّ مِنَ التَّعَزُّزِ بِالْبَاطِلِ (نہج الفصاحۃ)، فَاَنْتَ لَهُ تَصَدّیٰ (عبس / ۶)، تَنَزَّلُ الْمَلاَئِكَةُ (قدر / ۶)، فَمَا يَكُونُ لَكَ اَنْ تَتَكَبَّرَ فِيهَا (اعراف / ۱۳)، اِنْ جَائَكُم فَاسِقٌ بِنَبَاءٍ فَتَبَيَّنُوا (حجرات / ۶)، اَلَّذِي يُؤْتِي مَالَهُ يَتَزَكّیٰ (لیل / ۱۸)، اَفَلاَتَذَكَّرُونَ (یونس / ۳)

ساتواں سبق-باب تفاعل

جیسے ضَرَبَ --->تَضَارَبَ یَتَضَارَبُ تَضَارُب

بابِ تفعّل کا پہلا، دوسرا اور تیسرا قانون باب تفاعل میں بھی جاری ہوگا لہذا......

الف۔ تَتَضَارَبُ سے تَضَارَبُ، تَتَضَارَبَان سے تَضَارَبَان ......

ب۔ تَتَابَعَ سے اِتَّابَعَ یَتَّابَعُ اِتَّابُع لِيَتَّابَعْ اِتَّابَعْ، تَثَاقَلَ سے اِثَّاقَلَ یَثَّاقَلُ اِثَّاقُل لِيَثَّاقَلْ اِثَّاقَلْ اور اسی طرح ہیں تَدَارَكَ، تَذَابَحَ، تَزَاوَرَ، تَسَارَعَ، تَشَاعَرَ، تَصَاعَدَ، تَضَارَعَ، تَطَابَقَ، تَظَاهَرَ

ج۔ تَدَاعُو سے تَدَاعُی، تَدَاعِی، تَوَالُی سے تَوَالِی

بعض صیغوں کی گردان یہ ہے۔

مثال :	تَوَاعَدَ	يَتَوَاعَدُ	تَوَاعُد	لِيَتَوَاعَدْ	تَوَاعَدْ (۱)	......
اجوف :	تَعَاوَنَ	يَتَعَاوَنُ	تَعَاوُن	لِيَتَعَاوَنْ	تَعَاوَنْ	......
ناقص :	تَرَاضٰی	يَتَرَاضٰی	تَرَاضِی	لِيَتَرَاضَ	تَرَاضَ	......
لفیف :	تَسَاوٰی	يَتَسَاوٰی	تَسَاوِی	لِيَتَسَاوَ	تَسَاوَ	......
مجهول :	تُعُووِنَ (۲)	يُتَعَاوَنُ	لِيُتَعَاوَنْ	......		

۱۔ اس باب کے مثال میں فاء الفعل الف میں تبدیل نہیں ہوتا جیساکہ اعلال کے عمومی قواعد کے آٹھویں قاعدہ کے تبصرے میں بیان کیا جاچکا ہے۔

۲۔ باب تفاعل سے اجوف کے ماضی مجہول میں ادغام کا قاعدہ جاری نہیں ہوگا جیساکہ مضاعف کی بحث میں بیان ہو چکا ہے۔

باب تفاعل کے معانی : یہ باب پانچ معنی میں استعمال ہوتا ہے۔

۱۔ مشارکت : یہ باب زیادہ تر اسی معنی میں استعمال ہوتا ہے جیسے تَضَارَبَ زَیْدٌ وَ عَمْرٌو (زید اور عمرو نے ایک دوسرے کو مارا)۔

نکتہ: جیسا کہ ہم جانتے ہیں کہ باب مفاعلہ، افتعال اور تفاعل یہ تینوں ابواب مشارکت کے معنی دیتے ہیں لیکن فرق یہ ہے کہ باب مفاعلہ کے بعد دو اسموں کو لانا ضروری ہے ایک فاعل کی صورت میں (یعنی مرفوع) اور دوسرا مفعول (یعنی منصوب) کی صورت میں۔ لیکن باقی دونوں ابواب میں فعل کے بعد ایسے ایک اسم کو لاسکتے ہیں جو متعدد افراد پر مشتمل ہو جیسے اِخْتَصَمَ الْقَوْمُ اور تَضَارَبَ الرَّجُلَانِ نیز دو اسم بھی لاسکتے ہیں لیکن اس صورت میں وہ دونوں فاعل واقع ہونگے جیسے اِخْتَصَمَ زیدٌ و بکرٌ، تَضَارَبَ زیدٌ و بَکْرٌ۔

۲۔ مطاوعہ : جیسے بَاعَدْتُهُ فَتَبَاعَدَ (میں نے اس کو دور کیا اور وہ دور ہو گیا)۔ باب تفاعل باب مفاعلہ کے مطاوعہ کیلئے استعمال ہوتا ہے۔

۳۔ تظاہر اور تشبّہ : یعنی حقیقت کے بر خلاف، کسی حالت کا اظہار کرنا اور اس روپ کو دھار لینا جیسے تَمَارَضَ (اس نے مریض کا روپ دھار لیا) یا (اس نے اپنے آپ کو مریض بنالیا)، تَجَاهَلَ (اس نے اپنے آپ کو نادان ظاہر کیا)۔

۴۔ تدریج : جیسے تَوَارَدَ الْقَوْمُ (لوگ آہستہ آہستہ آگئے)۔

۵۔ ثلاثی مجرد کے ہم معنی : جیسے تَعَالَى اللّٰہُ یہ لفظ عَلَا کے معنی میں ہے یعنی خدا بلند مرتبہ ہے۔

مشق اور سوالات:

۱۔ باب تفاعل میں جاری ہونے والے قوانین بیان کیجئے۔

۲۔ مندرجہ ذیل افعال کو باب تفاعل میں لے جانے کے بعد ان کے مضارع کی دونوں ممکنہ طریقوں سے گردان کیجئے۔ عَهِدَ، وَلِيَ، عَانَ

۳۔ دوسرے سوال کے افعال کو باب تفاعل میں لے جانے کے بعد مندرجہ ذیل صیغے بنایئے اور گردان کیجئے۔
پہلے فعل کا ماضی معلوم اور مضارع مجہول، دوسرے فعل کا امر معلوم اور امر مجہول اور تیسرے فعل کا مضارع معلوم نون خفیفہ کے ساتھ

۴۔ مندرجہ ذیل افعال کو باب تفاعل میں لے جایئے۔
تَرَكَ، ثَقِفَ، دَرَسَ، ذَكَرَ، سَدَّ، شَرَطَ، صَدَفَ، ضَحِكَ، طَالَ، ظَرُفَ، زَاجَ، يَسَرَ، وَلِيَ، سَوِىٰ، عَلَا

۵۔ مندرجہ ذیل افعال باب تفاعل کے کون سے معنی میں استعمال ہوئے ہیں۔
تَعَاضَدْنَا (ہم نے ایک دوسرے کی مدد کی)، تَبَاكٰى (اس نے رونے کی شکل بنائی)، تَسَاوَيَا (وہ دونوں برابر ہوگئے)، تَجَاهَرَ (اظہار کیا)،

تَهَاجَمُوا (انہوں نے حملہ کیا)، تَعَاهَدُوا (ان لوگوں نے آپس میں عہد باندھا)، تَسَاقَطَ (آہستہ آہستہ نیچے آگیا)، تَغَافَلَ (غفلت کا اظہار کیا)، تَغَايَرَ (تغیر کر گیا)، لَاتَنَابَزُوا بِالأَلْقَابِ (حجرات/۱۱)، تَعَاوَنُوا عَلَى البِرِّ وَالتَّقْوٰى (مائدہ/۲)، تَوَاضَعْ لِلْمُحْسِنِ اِلَيْكَ (نہج الفصاحۃ)، عَمَّ يَتَسَائَلُونَ (نبا/۱)

آٹھواں سبق۔باب افعلال

جیسے حُمرَة --->اِحْمَرَّ يَحْمَرُّ اِحْمِرار

اس باب کی خصوصیت یہ ہے کہ ہمیشہ رنگ اور مختلف عیوب کے معانی میں استعمال ہوتا ہے نیز ہمیشہ لازم ہے۔ یہ باب دو معانی کیلئے استعمال ہوتا ہے۔

۱۔ فاعل کا فعل کے مادے میں داخل ہونا: جیسے اِسْوَدَّ اللَّيْلُ (رات تاریکی میں داخل ہوگئی)، اِحْمَرَّ البُسْرُ (کچی کھجور سرخی میں داخل ہوگئی)۔ غالباً اس باب کا یہی معنی ہوتا ہے۔

۲۔ مبالغہ: اِحْمَرَّ الْحَدِيدُ (لوہا شدید سرخ انگارہ ہوگیا)۔

ماضی معلوم:	اِحْمَرَّ	اِحْمَرَّا	اِحْمَرُّوا
	اِحْمَرَّتْ	اِحْمَرَّتَا	اِحْمَرَرْنَ اِحْمَرَرْتَ ......
مضارع معلوم:	يَحْمَرُّ	يَحْمَرَّانِ	يَحْمَرُّونَ

تَحْمَرُّ تَحْمَرَّانِ يَحْمَرِرْنَ ......

امر معلوم : (لِيَحْمَرِرْ لِيَحْمَرَّ لِيَحْمَرِّ) لِيَحْمَرَّا لِيَحْمَرُّوا ......

(اِحْمَرِرْ اِحْمَرَّ اِحْمَرِّ) اِحْمَرَّا ......

مشق اور سوالات:

۱۔ حُمْرَة، بَيَاض اور سَوَاد کو باب افعلال میں لے جایئے نیز پہلے فعل کے ماضی معلوم و مجہول، دوسرے فعل کے مضارع اور تیسرے فعل کے امر کی گردان کیجئے۔

۲۔ مندرجہ ذیل افعال باب افعلال کے کس معنی میں استعمال ہوئے ہیں ؟

اِقْطَرَّ النَّبْتُ (پودے نے خشک ہونا شروع کردیا)، اِعْوَرَّ (کانا ہو گیا)، تَخْضَرُّ الْحَقْلَةُ فِي الرَّبِيع (بہار میں باغیچہ سبز ہو جاتا ہے)، اِحْوَلَّ (بھینگا ہو گیا)، يَصْفَرُّ لونُ زيدٍ (زید کا رنگ زرد ہو رہا ہے)، يَوْمَ تَبْيَضُّ وُجُوهٌ وَ تَسْوَدُّ وُجُوهٌ (سورہ آل عمران/۱۰۶)، مَا قَامَ لِلدِّينِ عَمُودٌ وَ لا اخْضَرَّ لِلْايمانِ عُود (نہج البلاغہ/۵۶)۔

نواں سبق-باب اسْتِفْعال

جیسے خَرَجَ ---> اِسْتَخْرَجَ يَسْتَخْرِجُ اِسْتِخْراج

باب استفعال کا کوئی مخصوص قاعدہ نہیں ہے کلی طور پر اس کی گردان مندرجہ ذیل ہے۔

ماضی معلوم :	اِسْتَخْرَجَ	اِسْتَخْرَجَا	اِسْتَخْرَجُوا	......
مضارع معلوم :	يَسْتَخْرِجُ	يَسْتَخْرِجَانِ	يَسْتَخْرِجُونَ	......
امر معلوم :	لِيَسْتَخْرِجْ	لِيَسْتَخْرِجَا	لِيَسْتَخْرِجُوا	......
	اِسْتَخْرِجْ	اِسْتَخْرِجَا	اِسْتَخْرِجُوا	......
ماضی مجہول :	اُسْتُخْرِجَ	اُسْتُخْرِجَا	اُسْتُخْرِجُوا	......
مضارع مجہول :	يُسْتَخْرَجُ	يُسْتَخْرَجَانِ	يُسْتَخْرَجُونَ	......
مضاعف :	اِسْتَمَدَّ	يَسْتَمِدُّ	اِسْتِمْدَاد	
	(لِيَسْتَمْدِدْ	لِيَسْتَمِدَّ	لِيَسْتَمِدِّ)	
		لِيَسْتَمِدَّا	لِيَسْتَمِدُّوا	
	(اِسْتَمْدِدْ	اِسْتَمِدَّ	اِسْتَمِدِّ)	......
مثال :	اِسْتَوْضَحَ	يَسْتَوْضِحُ	اِسْتِيضَاح	
	لِيَسْتَوْضِحْ	......	اِسْتَوْضِحْ	......
اجوف :	اِسْتَقَامَ	يَسْتَقِيمُ	اِسْتِقَامَة	
	لِيَسْتَقِمْ	......	اِسْتَقِمْ	......
ناقص:	استفتٰی	يَسْتَفْتِي	اِسْتِفْتَاء	

وضاحت: باب استفعال کے اجوف کے مصدر میں (باب افعال کی طرح) جب عین الفعل اعلال کی وجہ سے گر جاتا ہے تو اس کے بجائے مصدر کے آخر میں ایک تاء کا اضافہ کر دیتے ہیں جیسے اِسْتِقْوَام سے اِسْتِقَامَة۔ اسی طرح استعاذة، استفادة اور استحالة بھی ہیں۔

ایک استثنائی مورد: حَیِیَ (شرم وحیا کی) کا مادہ جب باب استفعال میں جاتا ہے تو اس کے عین الفعل کی حرکت کو اس سے پہلے والے حرف کو دینے کے بعد عین الفعل کو گرایا جاسکتا ہے پھر اس کی گردان یوں ہو گی جیسے اِسْتَحیٰ یَسْتَحِی اِسْتِحاء۔

باب استفعال کے معانی: باب استفعال کے سات معانی ہیں۔

۱۔ **طلب:** یہ باب زیادہ تر طلب کے معنی میں استعمال ہوتا ہے جیسے اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ (میں خدا سے مغفرت طلب کرتا ہوں)، اِسْتَنْصَرَ (اس نے نصرت طلب کی)۔ اس معنی میں باب استفعال متعدی ہے اگرچہ ثلاثی لازم سے ہی ہو جیسے اِسْتَخْرَجْتُ الْمَعْدِنَ (میں نے کان سے معدنیات نکالیں)۔

۲۔ **تحول:** جیسے اِسْتَحْجَرَ الطِّینُ (کیچڑ پتھر میں تبدیل ہو گیا)۔

۳۔ **مفعول میں کسی صفت کا پانا:** جیسے اِسْتَعْظَمْتُ الاَمْرَ (میں نے مطلب کو بہت بڑا پایا)۔

۴۔ مفعول کو کسی صفت سے متصف کرنا : اِستَخلَفتُ زیداً (میں نے زید کو اپنا جانشین بنایا)۔

۵۔ تکلف : جیسے اِستَجرَءَ (بڑی مشکل سے اس نے جرات کا مظاہرہ کیا)۔

۶۔ مطاوعہ : اَرَحتُ زیداً فَاستَراحَ (زید کو میں نے آرام دیا اس نے آرام کر لیا)۔

۷۔ ثلاثی مجرد کے ہم معنی : قَرَّ یا اِستَقَرَّ (اس نے آرام و سکون پایا)۔

مشق اور سوالات:

۱۔ مندرجہ ذیل افعال کو باب استفعال میں لے جائیے۔

خَرَجَ، مَدَّ، اَمِنَ، وَضَحَ، خارَ، فَتا، وَفٰی، حَبیٰ، غاثَ، جازَ، حالَ

۲۔ پہلے سوال کے افعال کو باب استفعال میں لے جانے کے بعد مندرجہ ذیل طریقے کے مطابق ان کی گردان کیجئے۔

پہلے فعل کا ماضی معلوم، دوسرے فعل کا مضارع، تیسرے فعل کا امر، چوتھے فعل کا ماضی، پانچویں فعل کا مضارع، چھٹے فعل کا نہی اور ساتویں فعل کا مضارع معلوم نون ثقیلہ کے ہمراہ۔

۳۔ مندرجہ ذیل افعال باب استفعال کے کس معنی میں استعمال ہوئے ہیں ؟

اِسْتَمَرَّ (اس نے عبور کیا)، اِسْتَنْوَقَ الْجَمَلُ (اونٹ، اونٹی بن گیا)، اِسْتَجازَ (اس نے اجازت طلب کی)، اَسْتَسْلَمْتَ لِلْمَوْتِ؟(کیا موت کے آگے جھک گئے ہو)، اِسْتَوْحَشَ (اس نے وحشت کی)، اِسْتَسْقی (اس نے پانی پلانے کو طلب کیا)،اِسْتَحْسَنَ زیدٌ خالداً (زید نے خالد کو اچھاپایا)، وَاسْتَغْشَوا ثِیَابَھُم (نوح/۷)، وَاسْتَعْمَرَکُمْ فیھا (ہود/۶۱)، اَنْ رَآہُ اسْتَغْنیٰ (علق/۷)، فَمَا اسْتَکانُوا لِرَبِّھِم (مومنون/۷۶)، اِنَّ الْقَوْمَ اسْتَضْعَفُونی (اعراف/۱۵۰)، اَبیٰ وَاسْتَکْبَرَ (بقرہ/۳۴)۔

دسواں سبق-باب افعیلال

جیسے حُمْرَۃ --->اِحْمَارَّ یَحْمَارُّ اِحمیرار

اس باب کی خصوصیت یہ ہے کہ یہ زیادہ تر رنگ اور عیب کے بیان کیلئے استعمال ہوتا ہے نیز ہمیشہ لازم ہے۔ اس باب کے معنی تدریج اور مبالغہ کے ہیں جیسے اِحْمَارَّ الحَدِیْدُ(لوہا آہستہ آہستہ سرخ انگارہ ہو گیا)۔اجمالاً اس کی گردان یوں ہے۔

ماضی معلوم :	اِحْمارَّ	......	اِحْمارَرْنَ	......
مضارع معلوم :	یَحْمارُّ	......	یَحْمارِرْنَ	......
امر معلوم :	(لِیَحْمارِرْ	لِیَحْمارَّ	لِیَحْمارِّ)	......

مشق:

شَهِبَ، دَهِمَ، صَفِرَ، سَوِدَ کو باب افعیلال میں لے جائیے اور پھر پہلے فعل کے ماضی معلوم و مجہول، دوسرے فعل کے مضارع معلوم و مجہول اور تیسرے اور چوتھے فعل کے امر معلوم و مجہول کی گردان کیجئے۔

گیارہواں سبق۔ غیر مشہور ابواب

غیر مشہور ابواب پندرہ ہیں۔ ان کا کوئی مخصوص قانون نہیں ہے۔ یہ ابواب زیادہ تر تاکید اور مبالغہ کے ساتھ اپنا معنی بیان کرتے ہیں نیز جیسا کہ ذکر ہو چکا ہے ان ابواب کا استعمال بھی کم ہے اسی وجہ سے ہم صرف ان کے اوزان کو اشارتاً بیان کریں گے۔

۱۔ باب فَوْعَلَة (فَوْعَلَ يُفَوْعِلُ فَوْعَلَة) جیسے حقل سے حَوْقَلَ يُحَوْقِلُ حَوْقَلَة (بوڑھا ہونا)

۲۔ باب فَيْعَلَة (فَيْعَلَ يُفَيْعِلُ فَيْعَلَة) جیسے شطن سے شَيْطَنَ يُشَيْطِنُ شَيْطَنَة (شیطانی کرنا)

۳۔ باب فَعْنَلَة (فَعْنَلَ يُفَعْنِلُ فَعْنَلَة) جیسے قلس سے قَلْنَسَ يُقَلْنِسُ قَلْنَسَة (ٹوپی پہنانا)

۴۔باب فَعْوَلَة (فَعْوَلَ يُفَعْوِلُ فَعْوَلَة) جیسے جهر سے جَهْوَرَ يُجَهْوِرُ جَهْوَرَة (آواز اونچی کرنا)

۵۔باب فَعْلَلَة (فَعْلَلَ يُفَعْلِلُ فَعْلَلَة) جیسے شمل سے شَمْلَلَ يُشَمْلِلُ شَمْلَلَة (تیز چلنا)

۶۔باب فَعْلاَة (فَعْلىٰ يُفَعْلِى فَعْلاَة) جیسے قلس سے قَلْسىٰ يُقَلْسىٰ قَلْسَاة (ٹوپی پہنانا)

۷۔باب تَمَفْعُل (تَمَفْعَلَ يَتَمَفْعَلُ تَمَفْعُل) جیسے رکز سے تَمَرْكَزَ يَتَمَرْكَزُ تَمَرْكُز (ثابت ہونا)

۸۔ باب تَفَوْعُل (تَفَوْعَلَ يَتَفَوْعَلُ تَفَوْعُل) جیسے جرب سے تَجَوْرَبَ يَتَجَوْرَبُ تَجَوْرُب (موزے پہننا)

۹۔باب تَفَيْعُل (تَفَيْعَلَ يَتَفَيْعَلُ تَفَيْعُل) جیسے شطن سے تَشَيْطَنَ يَتَشَيْطَنُ تَشَيْطُن (غلط کام کرنا)

۱۰۔باب تَفَعْلُل (تَفَعْلَلَ يَتَفَعْلَلُ تَفَعْلُل) جیسے جلب سے تَجَلْبَبَ يَتَجَلْبَبُ تَجَلْبُب (ڈھیلا ڈھالا لباس پہننا)

۱۱۔باب تَفَعْوُل (تَفَعْوَلَ يَتَفَعْوَلُ تَفَعْوُل) جیسے رهك سے تَرَهْوَكَ يَتَرَهْوَكُ تَرَهْوُك (کانپتے ہوئے چلنا)

۱۲۔ باب اِفْعِنْلَال (اِفْعَنْلَلَ يَفْعَنْلِلُ اِفْعِنْلَال) جیسے قعس سے اِقْعَنْسَسَ يَقْعَنْسِسُ اِقْعِنْسَاس (انکار کرنا اور پیچھے کی طرف لوٹنا)

۱۳۔ باب اِفْعِنْلَاء (اِفْعَنْلٰى يَفْعَنْلِى اِفْعِنْلَاء) جیسے سلق سے اِسْلَنْقٰى يَسْلَنْقِىْ اِسْلِنْقَاء (پیٹھ کے بل لیٹنا)

۱۴۔ باب اِفْعِوَّال (اِفْعَوَّلَ يَفْعَوِّلُ اِفْعِوَّال) جیسے جلز سے اِجْلَوَّزَ يَجْلَوِّزُ اِجْلِوَّاز (دو چیزوں کو چپکانا)

۱۵۔ باب اِفْعِيْعَال (اِفْعَوْعَلَ يَفْعَوْعِلُ اِفْعِيْعَال) جیسے حلا سے اِحْلَوْلٰى يَحْلَوْلِى اِحْلِيلَاء (میٹھا ہو جانا)

نکتہ: ساتویں، آٹھویں، نویں، دسویں اور گیارھویں باب میں باب تفعُّل کا پہلا قاعدہ جاری ہو گا۔ (رجوع کیجئے)۔

مشق اور سوالات:

۱۔ مشہور ابواب میں سے کونسے باب تعدیہ، کونسے طلب اور کونسے تدریج کے معنی میں استعمال ہوتے ہیں؟

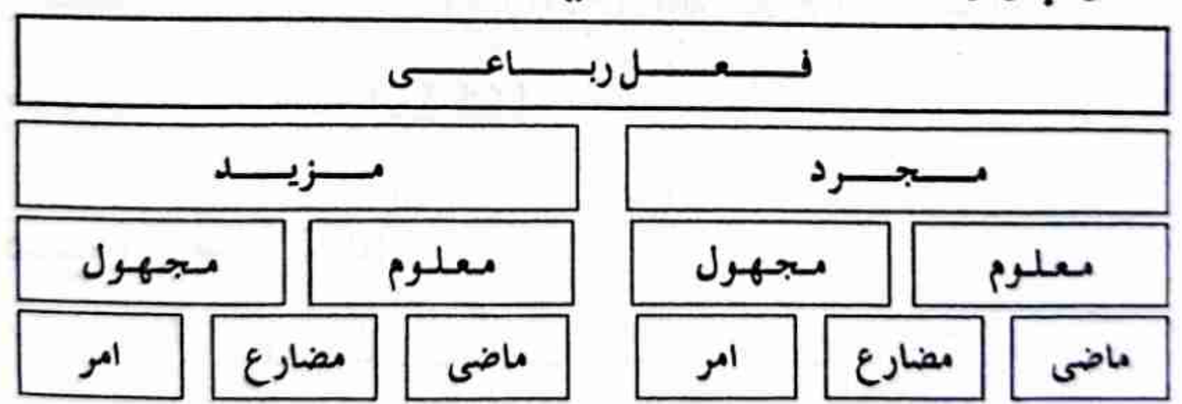
۲۔ مشہور اور غیر مشہور ابواب میں سے کن ابواب میں حرف مضارع مضموم اور کن ابواب میں مفتوح ہے؟ وجہ بتائیے۔

مبحث سوم

رباعی

مقدمہ:

فعل رباعی کی تقسیمات بھی ثلاثی کی مانند ہیں۔



ہر قسم اور اس کے صیغے بنانے کا طریقہ وہی ہے جو گزشتہ صفحات میں بیان ہو چکا ہے۔(کتاب کے مقدمہ، اول مبحث ثلاثی مجرد اور مقدمہ مبحث ثلاثی مزید کی طرف رجوع کریں) اور اس کے علاوہ مختلف حالات میں رباعی کے ماضی اور مضارع کی

کیفیت، ثلاثی کی طرح ہے رباعی مجرد کا صرف ایک باب اور رباعی مزید کے تین ابواب ہیں۔

پہلا سبق-رباعی مجرد

رباعی مجرد کا ماضی فَعْلَلَ کے وزن پر ہے۔اس کا مضارع یُفَعْلِلُ اور مصدر فَعْلَلَة ہے جو بعض اوقات فِعْلال کے وزن پر بھی آتا ہے مثلاً دَحْرَجَ یُدَحْرِجُ دِحْراج (لڑھکانا)۔

ماضی مجهول:	دُحْرِجَ	......		
مضارع مجهول:	یُدَحْرَجُ	......		
امر معلوم:	لِیُدَحْرِجْ	......	دَحْرِجْ	......
امر مجهول:	لِیُدَحْرَجْ	......		
نهي:	لَایُدَحْرِجْ	......		
نفي:	لَایُدَحْرِجُ	......		
تاكيد:	یُدَحْرِجَنَّ	یُدَحْرِجَانِّ	یُدَحْرِجُنَّ	......
	یُدَحْرِجَنْ	یُدَحْرِجُنْ	......	

سوالات :

۱۔ فعلِ رباعی کی مختلف قسموں کے اشتقاق کو بیان کیجئے۔

۲۔ مندرجہ ذیل کلمات باب رباعی مجرد کے کسی ایک حصے (ماضی، مضارع یا مصدر) سے تعلق رکھتے ہیں آپ بقیہ دو حصوں کا ذکر کیجئے۔

زَمْزَمَةَ، یُزَخْرِفُ، یُشَقْشِقُ، شَرْشَرَةَ، زَحْلَفَة، دَادَا

۳۔ زَلْزَلَ اور زَحْزَحَ کے باب کا نام بتایئے نیز فعل اول کے ماضی مجہول و معلوم اور فعل دوم کے مضارع اور امر معلوم کی گردان کیجئے۔

دوسرا سبق۔رباعی مزید

ابواب رباعی مزید درج ذیل ہیں :

ا۔ باب تفَعْلُل: تَفَعْلَلَ یَتَفَعْلَلُ تَفَعْلُل

جیسے دَحْرَجَ --> تَدَحْرَجَ یَتَدَحْرَجُ تَدَحْرُج

لِیَتَدَحْرَجْ تَدَحْرَجْ ......

اس باب میں بھی باب تفعل کا پہلا قاعدہ جاری ہوتا ہے۔ بعض اقسام کی گردانیں بطور مثال درج ذیل ہیں۔

ماضی مجہول : تُدَحْرِجَ بِهِ ......

مضارع مجہول : یُتَدَحْرَجُ بِهِ ......

امر مجہول : لِیُتَدَحْرَجْ بِهِ ......

نهی : لَایَتَدَحْرَجْ ......

استفہام : هَلْ يَتَدَحْرَجُ ......

تاکید : يَتَدَحْرَجَنَّ ...... يَتَدَحْرَجَنْ ......

یہ باب، باب فعلل (رباعی مجرد) کے مطاوعہ کا معنی دیتا ہے۔

۲۔ باب اِفْعِنْلاَل: اِفْعَنْلَلَ يَفْعَنْلِلُ اِفْعِنْلال

جیسے حَرْجَمَ ---> اِحْرَنْجَمَ يَحْرَنْجِمُ اِحْرِنْجام

لِيَحْرَنْجِمْ اِحْرَنْجِمْ ......

ماضی مجہول : اُحْرُنْجِمَ بِهِ ......

مضارع مجہول : يُحْرَنْجَمُ بِهِ ......

امر مجہول : لِيُحْرَنْجَمْ بِهِ ......

اس باب کے معنی بھی مطاوعہ کے ہیں۔ حَرْجَمَ (جمع کیا) اِحْرَنْجَمَ (جمع ہو گیا)۔

۳۔ باب اِفْعِلاّل: اِفْعَلَلَّ يَفْعَلِلُّ اِفْعِلاّل

جیسے قُشَعْرِيرَة ---> اِقْشَعَرَّ يَقْشَعِرُّ اِقْشِعْرار

امر معلوم: لِيَقْشَعْرِرْ لِيَقْشَعِرَّ لِيَقْشَعِرُّ لِيَقْشَعِرِّ ......

اِقْشَعْرِرْ اِقْشَعِرَّ اِقْشَعِرُّ اِقْشَعِرِّ ......

ماضی مجہول: اُقْشُعِرَّ بِهِ ......

مضارع مجہول: يُقْشَعَرُّ بِهِ ......

امر مجهول: لِيُقْشَعْرَرْ بِهِ لِيُقْشَعْرَّ بِهِ لِيُقْشَعَرِّ بِهِ ......

یہ باب بھی مبالغہ اور تاکید کے معنی دیتا ہے۔

مشق:

۱۔ مندرجہ ذیل افعال کے ماضی معلوم، مضارع معلوم اور امر معلوم کی گردان کیجئے۔

تَزَلْزَلَ، اِحْرَنْجَمَ، اِقْشَعَرَّ

مبحث چہارم

فعل صناعی- فعل غیر متصرف

اسم فعل

پہلا سبق- فعل صناعی

فعل صناعی یا فعل منحوت وہ فعل ہے جو بجائے مصدر کے کسی اسم جامد، کسی جملہ اسمیہ یا فعلیہ سے کسی فعل کے وزن پر بنایا جاتا ہے۔

پہلی قسم: وہ فعل صناعی کہ جو مصدر کے علاوہ کسی اسم جامد سے بنایا جائے، اس کی شرط یہ ہے کہ یہ جس اسم سے لیا گیا ہو اس کے تمام اصلی حروف پر مشتمل ہو۔ یہ فعل زیادہ تر ثلاثی مزید یا رباعی مزید کے کسی بھی باب کے وزن پر آتا ہے جیسے اَصْبَحَ زَیْدٌ (زید نے صبح کی)، اَمْسٰی (اس نے رات کی)، قَشَّرَهُ (اس کی کھال

اتاری)،تَبَنّٰی زیداً(زید کو اپنا بیٹا بنایا)،اَغَدَّ البَعِیرُ(اونٹ کے غدہ(رسولی)نکل آیا)، اَقْفَرَ الْبَلَدُ (شہر ویران ہو گیا)، دَرَّعَہٗ(اس کو درع (زرہ) پہنائی)، اَدْرَعَ واِدَّرَعَ (اس نے زرہ پہنی)،دَرِعَ الفَرَسُ (گھوڑے کا سر سیاہ اور باقی اعضاء سفید ہو گئے)، (۱)سَافَهُ یا تَسَیَّفَهُ(اس نے اس کو تلوار سے مارا)،سَایَفُوا وتَسَایَفُوا (انہوں نے تلوار سے ایک دوسرے پر ضربت لگائی)، اِخْتَبَزَ الْخُبْزَ (اس نے روٹی پکائی)، اِحْتَطَبَ(لکڑیاں فراہم کیں)،یَیَّا الْیَاءَ(اس نے یاء کو لکھا)،اِحْمَرَّ (سرخ ہو گیا) نیز اسی طرح ہیں۔ اِبْیَضَّ - اِسْوَدَّ - اِصْفَرَّ، اِحْمَارَّ(آہستہ آہستہ اس کی سرخ رنگت تیز ہوتی چلی گئی)،اِسْتَنْوَقَ الْجَمَلُ (اونٹ اونٹنی بن گیا)، فَلْفَلَ الْطَّعَامَ (اس نے کھانے میں فلفل (مرچ)ڈال دی)،عَصْفَرَ الثَّوْبَ(اس نے کپڑے کو زرد رنگ کیا)،اِقْشَعَرَّ (اس پر لرزہ طاری ہو گیا)اور اسی طرح کے معنی میں یہ آیہ شریفہ بھی ہے جیسے فَسُبْحَانَ اللهِ حِیْنَ تُمْسُوْنَ وَحِیْنَ تُصْبِحُوْنَ ...... (روم/۱۷)اور حدیث شریف كُلُّ مَوْلُودٍ يُوْلَدُ عَلَى الفِطرَةِ حَتّٰى يَكُونَ اَبَوَاهُ يُهَوِّدَانِهِ وَ يُنَصِّرَانِهِ وَ يُمَجِّسَانِهِ(۲)(بحار، جلد ۲ صفحہ ۸۸)۔

۱۔ یہ فعل دَرْعاء سے لیا گیا ہے یعنی وہ رات جس کا چاند صبح کے نزدیک طلوع ہو ہر ماہ کی ۱۶، ۱۷ اور ۱۸ کی رات۔

۲۔ ثلاثی کے بہت سارے مشہور اور غیر مشہور افعال اسی قسم سے ہیں۔

دوسری قسم: وہ فعل صناعی کہ جو جملہ اسمیہ یا جملہ فعلیہ سے بنایا جاتا ہے اس کی شرط یہ ہے کہ اس فعل صناعی میں اس جملے کے سب یا اکثر کلمات کے ایک یا چند حروف موجود ہوں اور جملہ اسمیہ یا فعلیہ سے لئے گئے یہ حروف فعل کی صورت میں اس انداز سے ملائے جائیں تاکہ اس جملے کے معنی کو بیان کر سکیں۔ یہ فعل زیادہ تر رباعی مجرد کے وزن پر آتے ہیں جیسے بَسْمَلَ، حَمْدَلَ، حَوْقَلَ، حَسْبَلَ اورسَبْحَلَ یہ افعال بالترتیب ان جملوں سے لئے گئے ہیں۔ (اس نے بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْم کہا، اس نے اَلْحَمْدُ للهِ کہا، اس نے لاَحَوْلَ وَ لاَقُوَّةَ کہا، اس نے حَسْبِيَ اللهُ کہا، اس نے سُبْحَانَ الله کہا)، جَعْفَلَ (اس نے جَعَلَنِيَ اللهُ فِدَاكَ کہا)، طَلْبَقَ (اس نے اَطَالَ اللهُ بَقَائَكَ کہا)، مَسّاهُ (اس نے مَسّاكَ اللهُ بِالخير کہا) یعنی اس نے دعا کی کہ اس کی شب خیریت سے گزرے۔(۱)

۱۔ زمخشری نے کلمہ بُعْثِرَتْ جو قرآن مجید کی آیت وَ اِذَا القُبُورُ بُعْثِرَتْ (انفطار / ۴) کو اس جملے بُعِثَ و اُثیرَ تُرَابُها سے ماخوذ قرار دیا ہے۔

دوسرا سبق۔ فعل غیر متصرف

ابھی تک جو گفتگو ہوئی وہ فعل متصرف کے بارے میں تھی۔ فعل متصرف وہ فعل ہے جس کی ماضی، مضارع اور امر کے چودہ صیغوں میں گردان کی جا سکے لہذا وہ فعل جو اس خصوصیت کا حامل نہ ہو وہ فعل غیر متصرف کہلاتا ہے۔

غیر متصرف افعال کی چار اقسام ہیں :

۱۔ جن کا صیغہ امر نہیں

۲۔ جن کا صیغہ امر اور مضارع نہیں

۳۔ جن کا مضارع نہیں

۴۔ جن کا ماضی اور مضارع نہیں

پہلی قسم کے افعال یہ ہیں جیسے زَالَ یَزَالُ، بَرِحَ یَبْرَحُ، فَتِیءَ یَفْتَؤُ، اِنْفَكَّ یَنْفَكُّ، كَادَ یَكادُ، اَوْشَكَ یُوشِكُ، طَفِقَ یَطْفَقُ

مندرجہ بالا افعال میں شروع کے چار فعل 'منقطع ہو گیا' کے معنی میں ہیں اور ہمیشہ حروف نفی کے ہمراہ استعمال ہوتے ہیں لہذا استمرار اور اتصال کے معنی دیتے ہیں۔ پانچویں اور چھٹے فعل کے معنی 'نزدیک ہوا یا قریب آیا' کے ہیں اور آخری فعل کا معنی 'شروع کر دیا' کے ہیں۔

دوسری قسم کے افعال جیسے تَبَارَكَ (مقدس اور پاک ہے) یہ فعل فقط خداوند تعالی

سے منسوب کیا جاتا ہے۔(۱) خَلاَ، عَدا، حاشا (یہ افعال استثناء کے لئے استعمال ہوتے ہیں، شَدَّ (بہت مشکل ہے)، طَالَ (کافی عرصے سے ہے)، کَثُرَ (زیادہ ہے)، قَلَّ (نہیں ہے، کم ہے)، (۲) لَیْسَ (نہیں ہے)، دَامَ (استمرار پایا، یہ فعل ہمیشہ ما کے بعد آتا ہے اور یہ ما وقتیه مصدریه ہوتی ہے)، عَسیٰ، حَرِی، اِخلَوْلَقَ (یہ تینوں افعال امید ہے کے معنی میں ہیں)، اَنْشَاَ، جَعَلَ، اَخَذَ، عَلِقَ (ان چاروں کے معنی ہیں شروع کر دیا)، کَرَبَ (نزدیک ہو گیا)، (۳) بِئسَ، سَاءَ (ناپسند ہے، بُرا ہے) یہ فعل ذم ہے، نِعْمَ (۴) حَبَّ (پسندیدہ ہے)، ان کو فعل (۵) مدح کہتے ہیں۔ نیز مختلف عقود کے صیغے جیسے بِعْتُ، اِشْتَرَیْتُ وغیرہ۔

تیسری قسم کے افعال جیسے اَفْعَلَ اور اَفْعِلْ یہ دونوں تعجب کے دو وزن ہیں۔ پہلا وزن ہمیشہ مائے استفھامیہ کے بعد اور اسم منصوب سے پہلے واقع ہوتا ہے دوسرا وزن

۱۔ اس فعل سے ماضی کا پہلا اور ساتواں صیغہ استعمال کیا جاتا ہے۔

۲۔ آخر کے سات افعال سے صرف ماضی کا پہلا صیغہ استعمال کیا جاتا ہے اور چار آخری افعال کے بعد ما زائدہ کو استعمال کیا جاتا ہے۔

۳۔ آخری دس افعال کے ماضی کے تمام صیغے استعمال میں آتے ہیں۔

۴۔ آخری تین افعال کے صرف ماضی کے پہلے اور چوتھے صیغے استعمال ہوتے ہیں۔

۵۔ اس فعل کا صرف یہی صیغہ استعمال ہوتا ہے اور ہمیشہ ذا کے ساتھ استعمال ہوتا ہے جیسے حَبَّذا (کتنا اچھا ہے)۔

بائے جارہ اور اس کے مجرور سے پہلے واقع ہوتا ہے۔ ان دونوں اوزان کو صیغہ تعجب کہتے ہیں۔ مَا اَحْسَنَ زیداً یااَحْسِنْ بزیدٍ (زید کتنا اچھا ہے یا زید کے حسن پر مجھے تعجب ہوتا ہے)۔(۱)

نکتہ: پہلے صیغہ تعجب کے عین الفعل میں اعلال نہیں ہوتا اور دوسرے صیغہ تعجب کے عین الفعل میں نہ تو ادغام ہوتا ہے اور نہ ہی اعلال لہذا ہم کہتے ہیں مَا اَقْوَمَ زیداً، اَقْوِمْ بزیدٍ و اَعْزِزْ بہٖ۔

چوتھی قسم کے افعال جیسے تَعَالَ (آؤ)،هَاتِ (لے آؤ)،هاءِ (لے آؤ)،هاءَ(پکڑ لو)،(۲)هَیَّ (جلدی کرو)،(۳)هَبْ (فرض کرو)۔(۴)

نکتہ: فعل غیر متصرف کا مبداء اشتقاق (مصدر) نہیں ہوتا۔

۱۔ ان دونوں اوزان کے صرف یہی صیغے کہ جن کا ذکر ہوا ہے استعمال ہوتے ہیں۔

۲۔ ان چاروں افعال کے صرف امر مخاطب کے چھ صیغے ہی استعمال ہوتے ہیں۔ هاءِ هائیا هاؤُوا هائی هائِیا هائینَ۔ هاءَ کی گردان هاءَ هاؤُما هاؤُم، هاءِ هاؤُما هاوُنَّ

۳۔ هَیِّ کے صرف امر مخاطب مذکر کے تین صیغے استعمال ہوئے ہیں۔

۴۔ هَبْ کا صرف یہی صیغہ استعمال ہوا ہے۔

تیسرا سبق-اسم فعل

اسم فعل وہ کلمہ ہے جس کا اثر اور معنی فعل کی طرح ہو لیکن یا تو اس کا وزن کسی بھی فعل کی مانند نہ ہو یا اگر کسی فعل کی مانند اس کا وزن ہو تب بھی اسم کی بعض خصوصیات (مثلاً تنوین) رکھتا ہو جیسے هَيْهاتَ اور صَهٍ۔

اسمائے افعال کی تین اقسام ہیں۔

۱۔وہ اسماء افعال جو ماضی کے معنی میں ہیں جیسے هَيْهٰاتَ (دور ہو گیا)۔

۲۔ وہ اسماء افعال جو مضارع کے معنی میں ہیں جیسے اُفٌّ (تنگ آگیا ہوں)۔

۳۔ وہ اسماء افعال جو امر کے معنی میں ہیں جیسے صَهٍ (خاموش ہو جاؤ)۔

اسم فعل مبالغہ کے ساتھ اسی معنی کو بتاتے اور بیان کرتے ہیں جس معنی کو ان کا ہم معنی فعل بتاتا اور بیان کرتا ہے۔اسم فعل کی بیشتر وضاحت حصہ ءاسم میں آئے گی۔

مشق اور سوالات:

۱۔ فعل صناعی یا منحوت کسے کہتے ہیں ؟

۲۔ فعل صناعی کی پہلی قسم کی بیس مثالیں ابواب ثلاثی مزید سے ذکر کیجئے۔

۳۔ فعل صناعی کی دوسری قسم کی پانچ مثالیں بتایئے۔ نیز یہ بھی بتایئے کہ یہ افعال کس سے اور کس طرح لئے گئے ہیں ؟

۴۔ کس فعل کو متصرف اور کس کو غیر متصرف کہتے ہیں؟
غیر متصرف فعل کی اقسام کونسی ہیں؟

۵۔ اسم فعل کیا ہے؟ اس کی کتنی اقسام ہیں؟ ہر قسم کی تین مثالیں ذکر کیجئے۔

۶۔ کہتے ہیں اسم سے زیادہ تصرف فعل میں ہوتا ہے اس جملے کی وضاحت کیجئے۔

۷۔ حصہ اوّل کے تمام مباحث کا ایک واضح چارٹ بنایئے۔

والحمد للہ اولا و آخرا


القسم الثاني

اَلقِسْمُ الثّانی

الاِسْم

مُقدِّمة

١ ــ تعريفُ الإِسْم: اَلإِسْمُ ــ كَما مَرَّ ــ ما دَلَّ عَلیٰ مَعْنًی مُستَقِلٍّ غَيْرِ مُقْتَرِنٍ وَضْعاً بِزَمانٍ.[١] فَإِنْ دَلَّ على ذاتٍ اَیْ مَعْنًی قائمٍ بِنَفْسِهِ سُمّیَ «اسْمَ ذاتٍ» اَوْ «اسمَ عَيْنٍ» كَزَيْدٍ و كِتابٍ و ضارِبٍ وإِنْ دَلَّ عَلیٰ حَدَثٍ اَیْ معنًی قائمٍ بِغَيْرِهِ سُمّیَ «اسمَ مَعْنًی» كضَرْبٍ وعَشَرَةٍ وبَياضٍ.

٢ ــ اَبْنِيَةُ الاسْم: قَدْ مَرَّ اَنَّ لِلاسمِ اَبْنِيَةً ثَلاثَةً: اَلثُّلاثیّ والرُّباعیّ والخُماسیّ و كُلٌّ مِنْها مُجَرَّدٌ أو مَزيدٌ فيه فَالأَقْسامُ سِتَّةٌ:

---

١. قد يَقْتَرِنُ معنى الاسم بِزَمانٍ وَلا يَكُونُ الاسمُ موضوعاً له و ذٰلِكَ نحوُ اسمَي الفاعِلِ والمفعُولِ. (راجع شَرْح سيّدعلی خانْ الكبير على الصّمديّة ص٢٣).

۱) اَلثُّلاثِیُّ المُجَرَّد وَلَهُ عَشَرَةُ اَوْزانٍ:

فَعْل، فَعَل، فَعِل، فَعُل، فِعْل، فِعَل، فِعِل، فُعْل، فُعَل، فُعُل، نحوُ: فَلْس، فَرَس، كَتِف، عَضُد، حِبْر، عِنَب، اِبِل، قُفْل، صُرَد، عُنُق. وأمّا فُعِل نحو دُئِل فقليلٌ.

۲) الرّباعیُّ المجرّد وَلهُ سِتّةُ اَوزانٍ:

فَعْلَل، فُعْلُل، فِعْلِل، فِعْلَل، فِعَلّ، فُعْلَل نَحوُ: جَعفَر، بُرْثُن، زِبْرِج، دِرْهَم، قِمَطْر، جُخْدَب (اَلْجَمَلُ الضَّخمِ).

۳) اَلخُماسیُّ الْمُجَرَّدُ وَلَه اَرْبَعَةُ اَوزانٍ:

فَعَلَّل، فُعَلِّل، فَعْلَلِل، فِعْلَلّ نحو: سَفَرْجَل، قُذَعمِل، جَحْمَرِش، قِرْطَعْب.

۴) اَلثّلاثیُّ المَزیدُ فیه نَحو: رِجال.

۵) اَلرُّباعیُّ المَزیدُ فیه نحوُ: عُصْفُور.

۶) اَلخُماسیُّ المَزیدُ فیه نحوُ: سَلْسَبیل.

تَنبیهٌ: اَوزانُ الاسمِ المَزیدِ فیه كَثیرَةٌ جِدّاً ولِتَمییزِ الْحَرْفِ الزّائِدِ عَنِ الْاَصْلیّ طُرُقٌ تأتی فِی الخاتِمَةِ إنشاءالله تعالی.

تَتْمیمٌ: قد یُحْذَفُ مِنَ الثّلاثی بَعْضُ أحرُفِهِ الأَصْلِیَّة وَحینئِذٍ قد یُعَوَّضُ فیهِ عَنِ المَحْذُوفِ شَیءٌ وَقد لا یُعَوَّضُ.

اَلاَوَّلُ نحوُ: وِعد ← عِدَة، سَمَو ← اِسْم، بَنَو ← اِبْن، لُغَو ← لُغَة، شَفَه ← شَفَة، سَنَو ← سَنَة، كُرَو ← كُرَة، أمَو ← أمَة، (فَوَه ←) فَو ← فَم.

وَالثّانیُ نَحوُ: اَبَو ← أب، أخَو ← أخ، حَمَو ← حَم، هَنَو ← هَن، دَمَو ← دَم، غَدَو ← غَد، یَدَی ← یَد، فَوَه (← فَو) ← فَم، شَوَهَة ← شاة.

وَما وُضِعَ فِی الأَصْلِ عَلی حَرف أوحَرْفَیْنِ كَالتّاء وَ الْكافِ فی «نَصَرْتُکَ» و كـ «مَنْ» و «ما» قلیل.

۳ ـ تَقسیماتُ الإسم: لِلإسمِ سِتَّةُ تَقسیماتٍ إذْ هُوَ إمّا:

۱) مَصدَرٌ أوْ غیرُ مَصْدَرٍ

۲) جامِدٌ أو مُشْتَقٌ

۳) مُذَکَّرٌ أو مُؤَنَّثٌ

۴) مُتَصَرِّفٌ أو غیرُ مُتَصَرِّفٍ

۵) مَعْرِفَةٌ أونَکِرَةٌ

۶) مُعْرَبٌ أومَبْنِیٌّ. وَالبَحْثُ عَنْ کُلٍّ فی مَبْحَثٍ فَمَباحِثُ الإسمِ سِتَّةٌ.[۱]

وَلَهُ ـ بَلْ لِخُصُوصِ الإسمِ المُعرَبِ ـ تَقْسیمٌ آخَرُ بِاعْتِبارِ حَرْفِهِ ألأخیرِ إلَی المَقْصُورِ وَ الْمَمْدُودِ وَالْمَنْقُوصِ وَالصَّحیحِ و شِبْهِ الصَّحیحِ نُورِدُهُ هُنا لِقِلَّةِ الْبَحثِ فیهِ:

فَالمَقْصُورُ ما خُتِمَ بِألِفٍ ثابِتَةٍ[۲] سَواءٌ کانَتْ مُنْقَلِبَةً کَ «عَصا» وَ «فَتی» اَوْ مَزیدَةً لِلتَّأنیثِ کَ «عَطْشی» اَوْ لِلإلْحاقِ کَ «أرْطی»[۳] اَوْ لِغَیْرِهِما کَ «مُوسی».

وَالمَمْدُودُ ما خُتِمَ بِهَمْزَةٍ قَبْلَها أَلِفٌ زائِدَةٌ[۴] سَواءٌ کانَتِ الْهَمْزَةُ اَصْلِیَّةً کَ «قَرّاء» اَوْ مُنْقَلِبَةً کَ «سَماء» و «بِناء» اَو مَزیدَةً لِلتَّأنیثِ کَ «حَمْراء» اَو لِلإلْحاقِ کَ «حِرْباء» (اِسْمُ دابَّةٍ) اَوْ لِغَیْرِهِما کَ «زِکَرِیّاء».

وَالمنقوصُ ما خُتِمَ بِیاءٍ ثابِتَةٍ مکسورٍ ما قَبْلَها[۵] کَ «القاضی» وَ «الْمُنادی».

---

۱. نَبْحَثُ عَن بَعْضِ الأقسامِ کَالْمُعْرَبِ وَالمَبْنِیِّ قَدْرَ ما یَرْتَبِطُ بِالصَّرْفِ اِذْ لا یَنْبَغی تَرْکُ التَّعَرُّضِ لِهٰذَا المِقْدارِ کَما سَیَظْهَرُ وَ مَوْضِعُ اسْتیفاءِ البَحْثِ عَن مِثْلِهِما، عِلْمُ النَّحْوِ.

۲. لا غَیْرِ الثّابِتَةِ کَ «رَأیْتُ زَیْدا» فِی الوَقْفِ.

۳. لِلإلْحاقِ بَحْثٌ یَأتی فِی الخاتِمَةِ اِنْشاءَاللّهُ تعالیٰ.

۴. بِخِلافِ ما خُتِمَ بِهَمْزَةٍ قَبْلَها اَلِفٌ اَصْلِیَّةٌ کَالماء وَالدّاء.

۵. بخلافِ غَیْرِ الثّابِتَةِ نَحْوُ «قُلْتُ لأبی عَبْدِاللّهِ» مَثَلاً وَ بِخِلافِ ما لَمْ یُکْسَرْ ما قَبْلَها نَحوُ ظَبْی و سَعْی.

وَالصَّحيحُ ما خُتِمَ بَحرفٍ صَحيحٍ غَيْرِ الْهَمْزَةِ الَّتی قَبْلَها اَلِفٌ زائِدَةٌ نَحْوُ «رَجُل»، «مَرْء» و «مَرْأة».

وَشِبْهُ الصَّحيحِ ما خُتِمَ بواوٍ اَوْ ياءٍ ساكِنٍ ما قَبْلَهُما نَحْوُ «دَلْو» و«ظَبْی».

ثُمَّ «الصَّحيحُ» وَ «المَنقُوصُ» هيٰهُنا اِصطِلاحٌ خاصٌّ غَيْرُ ما سَبَقَ فِی الْمُقَدِّمَة مِنْ تَقْسيمِ الكَلِمَةِ اِلَی الصَّحيحِ وَالنّاقِصِ و...

السُؤال والتمرين

۱ ـ بَيِّنْ مَعْنَی الإسمِ وَالفَرْقَ بَيْنَه وَ بَيْنَ قَسيمَيْهِ: الفِعْلِ وَالْحَرْفِ.
۲ ـ اَعْطِ لِكُلٍّ مِنْ أقْسامِ الإسْمِ خَمْسَةَ اَمْثِلَة.
۳ ـ بَيِّنْ اَبْنِيَةَ الاسمِ وَالفِعلِ.
٤ ـ أعْطِ ثَلاثَةَ أمْثِلَةٍ عَلیٰ كُلٍّ مِن اَوْزانِ الاسمِ الثُّلاثیّ وَ مِثالَيْنِ عَلیٰ كُلٍّ مِن اَوْزانِ الرُّباعیّ ومِثالاً عَلی كُلٍّ مِن اَوْزانِ الْخُماسیّ.
۵ ـ لِمَ لَمْ يُذْكَر اَوْزانٌ لِلاسم الْمَزيدِ فيه؟
٦ ـ بَيِّنْ أنواعَ الاسمِ الثّلاثیّ المَحْذُوف بَعْضُ أُصوله وَاذْكُرْ مِثالَيْنِ لِكُلٍّ مِنْهما.
٧ ـ ما مَعْنیٰ تَقْسيماتِ الاسمِ السِّتَّةِ؟ هَلْ يَتَأتّیٰ جَميعُها فی اسمٍ واحِدٍ اَوْ يَخْتَصُّ كُلُّ اسمٍ بِقِسْمٍ؟ بَيِّنْ ذٰلِک.
٨ ـ عَرِّفْ عِلْمَ الصَّرْفِ وَمَوْضُوعَه كَیْ يَتَّضِحَ لَکَ إجْمالاً وَجْهُ ارْتِباطِ بَعْضِ التَّقْسيماتِ بِالصَّرْفِ لا النّحو.
٩ ـ لِمَ اُخِّرَ قِسْمُ الاسمِ عَنِ الفِعْلِ وَلِمَ لا يُبْحَثُ فِی الصَّرْفِ عَنِ الْحَرْفِ؟
١٠ ـ عَرِّفْ كُلّاً مِنَ الصَّحيحِ وَشِبْهِ الصَّحيحِ و المَقْصُورِ وَالْمَمْدُودِ وَالْمَنقُوصِ وَاضْرِبْ لِكُلٍّ خَمْسَةَ أمْثِلَةٍ.

٤ ـ قَواعِدُ الإعْلالِ الْخاصَّةِ بِالاسمِ:

هُناکَ قَواعِدُ لِلْاِعْلالِ تَجْری فِی الإسمِ خاصَّةً، مِنْها:

١) تُقْلَبُ الواوُ وَالْياءُ هَمْزَةً فی ثَلاثَةِ مَواضِعَ:

اَلاَوَّلُ: فيما اِذا تَطَرَّفَتا بَعْدَ اَلِفٍ زائِدَةٍ نَحوُ رِضاو ← رِضاء،

اِجْرای ← إجْراء.[1]

اَلثّانی: فیما اِذا وَقَعَتا بَعْدَ اَلِفِ «فاعِل» وَ فُرُوعِه نحوُ قاوِل ← قائِل، بایِع ← بائِع.

الثّالِث: فی کُلِّ جَمْعٍ عَلیٰ «فَعائِلَ» وَشِبْهِهِ[2] بِاَحَدِ شرْطَیْنِ: ۱) فیما اِذا کانَ الثالِثُ مِن حُرُوفِ مُفْرَدِهِ مَدّاً زائِداً نحوُ عَجاوِز (جَمْعُ عَجُوز) ← عَجائِز، فَرایِد (جَمْعُ فَرِیدَة) ← فَرائِد[3] بِخِلافِ «جَداوِل» (جَمعُ جَدْوَل) لِتحرّیکِ الْواوِ فِی الْمُفْرَدِ و «مَعایِش» (جمعُ مَعیشَة) لِعَدَمِ زِیادَةِ المَدِّ فِی المُفْرَدِ. ۲) فیما اِذا وَقَعَ اَلِفُهُ (اَیْ اَلِفُ الْجَمْعِ) بَیْنَ حَرْفَیْ عِلَّةٍ نحوُ أواوِل (جَمعُ أوَّل) ← أوائِل، نَیایِف (جمع نَیِّف) ← نیائِف.

و کذلك تُقْلَبُ اُوْلَی الْواوَیْنِ هَمْزَةً إذا اجْتَمَعَتا فی أوَّلِ الْجَمع نحوُ: وَ واصِل (جمعُ واصِلَة) ← أواصِل، وَ واقی (جمعُ واقِیَة) ← أواقی.

۲) تُقْلَبُ الواوُ یاءً فی اَرْبَعَةِ مَواضِع:

اَلاَوّل: فیما اِذا اتَّصَلَتْ بیاءٍ فی کَلِمَةٍ اَوْ ما یُشْبِهُ الْکَلِمَةَ وَ کانَ السّابِقُ مِنْهُما ساکِناً غَیْرَ مُنْقَلِبٍ نحوُ اَلطَّوْی ← الطَّیّ، سَیْوِد ← سَیِّد، مَرْمُوْی ← مَرْمُیّ (← مَرْمِیّ)، ضارِبُویَ ← ضارِبُیَّ (← ضارِبِیَّ) بِخِلافِ نحوِ «زَیْتُون» لِعَدَمِ الاتِّصالِ و نحوِ «أبویاسر» لکونِهما فی کَلِمَتَیْنِ و نحوِ «طَوِیل» و «غَیُور» لِکَوْنِ السّابِقِ مِنْهُما مُتَحَرِّکاً ونحوِ «دیوان» لِکَوْنِ السابِقِ مُنْقَلِباً.[4]

---

۱. وَلا یُعْتَبَرُ بِاَلِفِ التَّثْنِیَةِ نَحوُ کِساءانِ وَرِداءانِ ولا بِالتّاء ـ تاءِ التَّأنیثِ ـ فیما إذا کانَتْ لِلتَّأنیثِ الْحَقیقِیِّ نَحوُ سَقّاءَة و غَزّاءَة بِخِلافِ نحوِ سَخاوَة و نِهایَة وَلا بِیاءِ النَّسَب نَحوُ روائیّ و نِهائیّ.

۲. اَلمُرادُ بِشِبْهِ فَعائِلَ کُلُّ جَمْعٍ بَعْدَ اَلِفِ جَمْعِهِ حَرْفانِ مُتَحَرِّکانِ نَحوُ مَکایِد (وَزْنُهُ مَفاعِل).

۳. وَهٰکَذا یُعامَلُ مَعَ اَلِف نحوِ رِسالَة ← رَسائِل.

۴. دیوان اَصْلُه دِوّان قُلِبَتِ الواوُ الأولیٰ یاءً عَلیٰ غَیْرِ القِیاس.

الثّانی: ما إذا وَقَعَت بَعْدَ کَسْرَةٍ وَقَبْلَ أَلِفٍ فی مَوْضِعَیْنِ:

أ : فی مَصْدَرِ الأجْوَفِ بِشَرْطِ أنْ یَکُونَ الواوُ مُعَلاً فِی الماضی نحوُ قِوام ← قِیام بِخِلافِ لِواذ.[۱]

ب : فی جَمْعِ الأسماءِ مِنَ الأجْوَفِ بِشَرْطِ أنْ یَکُونَ الواوُ ساکِناً فی المُفْرَدِ نحوُ دِوار (جمعُ دار) ← دِیار، ثِواب (جمعُ ثَوْب) ← ثِیاب، رِواض (جمعُ رَوْضَةٍ) ← رِیاض بِخِلافِ نحوِ طِوال جمعُ طَویل.

وَالثّالِثُ ما إذا تَطَرَّفَتْ فِی الاسمِ المُعْرَبِ وَ سَبَقَتْها ضَمَّةٌ نحوُ تَرَجُّو ← تَرَجِّی (← تَرَجٍّ)، تَداعُو ← تَداعِی (← تَداعٍ)، أدْلُو (جمعُ دَلْو) ← أدْلِی (← أدْلٍ) بِخِلافِ غَیْرِ المُتَطَرِّفِ نحوُ غُیُور أوالمُتَطَرِّفِ فی الفِعْلِ نحوُ یَدْعُو أوْ فی الاسمِ المَبْنی نحوُ هُوَ أوِ المَسْبُوقِ بِغَیْرِ الضَّمَّةِ نحوُ اَلقَفْو (← اَلقَفا).

وَ الرّابِعُ ما إذا وَقَعَتْ لاماً لِصِفَةٍ عَلیٰ وَزْنِ فُعْلیٰ نحوُ دُنْوی ← دُنْیی (← دُنْیا)، عُلْوی ← عُلْیی (← عُلْیا) وَشَذَّ نحوُ قُصْوی.

۳) تُقْلَبُ الیاءُ واواً إذا وَقَعَتْ لاماً لِمَوْصُوفٍ عَلی وَزْنِ فَعْلیٰ نحوُ فَتْیی ← فَتْوی، تَقْیی ← تَقْوی وَشَذَّ نحوُ رَیّا (الرّائِحَة).

۴) تُبْدَلُ الضَّمَّةُ قَبْلَ الیاءِ کَسْرَةً فیما کانَتِ الیاءُ غَیْرَ فاءٍ (أیْ فاءِ الفِعْلِ) نحوُ مَبْیُع ← مَبیع، مَرْمُیّ ← مَرْمِیّ، تَرَجُّی ← تَرَجِّی.

---

۱. ومن ذلك قِوام مصدر قاوَمَ . وأمّا « قیام » فهو مصدر قامَ وقد سبق ذکر هذا القسم في القسم الأوّل.

ألمَبْحَثُ الأوّل

ألمَصْدَرُ وَغَيْرُ المَصْدَر

مُقَدِّمَةٌ: المَصْدَرُ إسمٌ يَدُلُّ عَلىٰ حَدَث ــ اَىْ فِعْل ــ اَوْ حالَةٍ نحوُ: «قتل» وَ «حُسْن» وَغَيرُ المَصْدَرِ بِخِلافِهِ نَحوُ « قَلَم » و « رَجُل »، ثُمَّ الْمَصْدَرُ عَلىٰ ثَلاثَةِ اَقسامٍ: أصْلِيّ وميمِيّ وصَناعِيّ هاك الْبَحْثَ عَنْها فى الْفُصُولِ الآتِيَة.

ألفَصْل ١ ــ المَصْدَرُ الأصْلىّ:

وَهُوَ عَلىٰ نَوْعَيْنِ: مَصْدرُ الفِعْلِ الثُّلاثِيّ المُجَرَّد وَمصدرُ غيرِهِ مِنَ الاَفْعالِ.

ألِف) مصدرُ الثلاثىّ المُجَرَّد: لا قِياسَ فى وَزْنِ هٰذا المَصْدَرِ بَلْ هُو مَوْقُوفٌ عَلَى السَّماعِ نَعَمْ هُناك ضَوابِطُ غالِبِيَّة أهَمُّها:

١ ــ فَعَلَ إذا كانَ لازماً فَمَصْدَرُهُ عَلى فُعُول نحوُ: جَلَسَ ــ جُلُوس.

٢ ــ فَعِلَ إذا كانَ لازماً فَمَصْدَره على فَعَل نحو: فَرِحَ ــ فَرَح.

٣ـ فَعُلَ وَ يكُونُ لازماً دائماً مَصْدَرُهُ عَلى فُعُولَة أوْفَعالَة أوْ فَعَل نحوُ: سَهُلَ ← سُهُولَة، فَصُحَ ← فَصاحَة، كَرُمَ ← كَرَم.

٤ـ فَعَلَ وَ فَعِلَ إذا كانا مُتعَدِّيَيْنِ فَمَصْدَرُهُما عَلى فَعْل نحوُ: كَتَبَ ← كَتْب، فَهِمَ ← فَهْم.[1]

٥ـ اَلثُّلاثِيُّ المُجَرَّدُ مُطْلَقاً إذا دَلَّ عَلى داءٍ أوْ مَرَضٍ فَمَصْدَرُهُ عَلى فُعال نحوُ: زُكِمَ ← زُكام، سَعَلَ ← سُعال.

٦ـ وَإذا دَلَّ عَلى صَوْتٍ فَمَصْدَرُه على فُعال أو فَعيل نحوُ: صَرَخَ ← صُراخ، صَهَلَ ← صَهيل.

٧ـ وَ إذا دَلَّ عَلى امْتِناعٍ وَ مُخالَفَةٍ فمَصدرُه على فِعال نحو: أبىٰ ← إباء، نَفَرَ ← نِفار.

٨ـ وَإذا دَلَّ عَلى حِرْفَةٍ وَ صَنْعَةٍ أوإمارَةٍ و حُكومَةٍفَمَصْدَرُه عَلى فِعالَة نحوُ: تَجَرَ ← تِجارَة، حاكَ ← حِياكَة،أمَرَ ← إمارَة، وَلِيَ ← وِلايَة.

٩ـ وَإذا دَلَّ عَلى لَوْنٍ فَمَصْدَرُه عَلى فُعْلَة نحو حَمُرَ ← حُمْرَة.

١٠ـ وَإذا دَلَّ عَلى سَيْرٍ وَانْتِقال فَمَصْدَرُه عَلى فَعيل نحوُ: رَحَلَ ← رَحيل.

١١ـ وَإذا دَلَّ عَلى اضْطِرابٍ وَ انْقِلابٍ فَمَصْدَرُه عَلى فَعَلانٍ نحوُ جالَ ← جَوَلان، غَلىٰ ← غَلَيان.

ولَهُ أوْزانٌ لا ضابِطَ لَها و دُونَكَ بعْضَها: شُرْب، حِفْظ، كَذِب، صِغَر، هُدىٰ، رَحْمَة، نِشْدَة، نُدرَة، غَلَبَة، سَرِقَة، ذَهاب، صِراف، سُؤال، قَبُول، سُودُد، زَهادَة، دِرايَة، بُغايَة، كَراهِيَة، بَيْنُونَة، حِرْمان، غُفْران، تِلْقاء، جُبُور و...

ب) مصدرُ غير الثلاثيِّ المُجَرَّد: هُوَقياسيٌّ كَما مَرَّفی بابِ الفِعْلِ، فَقَدْ سَبَقَ أنَّ لَهُ مِنَ الثُّلاثِيِّ المزيدِ فيه خمسةً وعشرينَ وَزناً هِيَ: إفعال، تَفعيل، مُفاعَلة إلى آخِرها ومِنَ الرُّباعيِّ أرْبَعَةَ أوْزانٍ هِيَ فَعْلَلَة، تَفَعْلُل، إفْعِنْلال، إفْعِلّال، وأنَّ لِبَعضِ الأبواب مَصادِرَ أُخرىٰ غيرَمعروفةٍ أو مختَصَّةً ببعضِ

١. تتّجه هذه الضّوابط الأربع عند ما لم تنطبق على المورد الضّوابط التالية.

الْمَوارِدِ كَبابِ التَّفعيلِ وَالْمُفاعَلَةِ و الفَعْلَلَة فَراجِعْ إنْ شِئْتَ.

* السّؤال والتمرين *

١ ــ مَا الْفَرْقُ بينَ المَصدرِ والفِعلِ؟

٢ ــ أورِدْ مَصادِرَ الافعالِ التّالِيَةِ: قَعَدَ، حَضَرَ، عَمِلَ، غَرَبَ، سَمُحَ، بَرَدَ، ضَرَبَ، نَصَرَ، غَضِبَ، وَعَدَ، رَمىٰ، سَلَكَ (يُقالُ سَلَكَ المكانَ اَىْ دَخَلَ فيه و سَلَكَ الطريقَ اَىْ سارَ فيه)، حَرَثَ، عَدِمَ، قَلَبَ (قَلَبَهُ اَىْ حَوَّلَهُ عَنْ وَجْهِه)، نَعَسَ، عَطِشَ، حَمِدَ، شَهِقَ الحِمارُ، خارَ الْبَقَرُ، عَجَّ، ضَجَّ، نَعَقَ الغُرابُ، بَكىٰ، فَرَّ، خاطَ، زَرَعَ، دَلَّ، صَفَرَ، هاجَ، فارَ، طارَ، حَيَّ، ماتَ، حَرَبَ، رَكَعَ، سَجَدَ، جَمَدَ، دارَ.

٣ ــ أعْطِ ما تَسْتَطيعُ مِنَ المِثالِ لِمصادرِ الثّلاثيِّ المُجَرَّدِ وَاذْكُرِ الوَزْنَ الغالِبِيَّ مِنْها.

٤ ــ أوْرِدْ مصادِرَ الأفعالِ التّالِيَةِ: أجارَ، آجَرَ، قاتَلَ، ساوىٰ، إعْتادَ، إتَّقىٰ، أرىٰ، إنْقادَ، إسْتَراحَ، أبْصَرَ، كَرَّرَ، إشْهابَّ، آمَنَ، آذىٰ، أوْعَدَ، قاوَمَ، سَلْسَلَ، دَأْدَأَ، تَزَلْزَلَ، إخْرَنْجَمَ، إقْشَعَرَّ.

الفصل ٢ ــ المصدرُ الميميّ:

لِكُلِّ فعلٍ ــ ثلاثيٍّ أورُباعيٍّ مجرّدٍ اومزيدٍفيه ــ مصدرٌ قِياسِيٌّ غيرُماسَبَقَ يُقالُ لَهُ «المصدرُ الميميّ» لِزِيادَةِ ميمٍ فى أوَّلِهِ مُطْلَقًا وَهُوَفى المَعنىٰ كَالْاَصِلِيِّ بِلا فَرقٍ. فَالمصدرُ الميميُّ مَصدرٌفى أوَّلِهِ ميمٌ زائِدةٌ زِيادةٌ قياسيةٌ نحو مَنْظَر= نَظَر، مَحْمِدَة= حَمْد.

و اَمّا وَزْنُهُ فَمِنَ الْفِعْلِ الثّلاثِيِّ الْمُجَرَّدِ علىٰ «مَفْعَل» ــ غالباً ــ إلّا إذا كانَ مِثالاً واوِيّاً مَحْذُوفاً فاؤُهُ فى المضارِعِ فَيكونَ علىٰ «مَفْعِل» نحوضَرَبَ ــ مَضرَب، مَرَّ ــ مَمَرّ، أخَذَ ــ مَأخَذ، قالَ ــ مَقال، جَرىٰ ــ مَجْرىٰ، حَيِيَ ــ مَحْيىٰ، وَجِلَ يَوْجَلُ ــ مَوْجَل، وَعَدَ يَعِدُ ــ مَوعِد. وَالْمُخالِفُ لِذلِكَ نادِرٌلا يُقاسُ عَلَيهِ نحوُزادَ ــ مَزيد، باتَ ــ مَبيت، صارَ ــ مَصير، جاءَ ــ مَجيء، حاضَ ــ مَحيض. وَقَدْ تُزادُ تاءٌ فى آخِرِهِ نحو: سَأَلَ

ــــ مَسْأَلَة، حَمِدَ ــــ مَحْمِدَة ومِنْ ذلِكَ: مَحَبَّة، مَوَدَّة، مَغْفِرَة، مَعْرِفَة، مَعْذِرَة، مَعْصِيَة، مَعِيشَة و...

وَمِنْ غَيرِ الثّلاثيّ المُجَرّدِ عَلىٰ وَزْنِ مُضارِعِهِ المَجْهُول بِجَعلِ ميم مضمومةٍ مكانَ حَرفِهِ المُضارَعَة نحو: أكْرَمَ ــــ مُكْرَم، صَرَّفَ ــــ مُصَرَّف، قاتَلَ ــــ مُقاتَل، دَحْرَجَ ــــ مُدَحْرَج، تَدَحْرَجَ ــــ مُتَدَحْرَج و...

تنبيهٌ: يَهِمُّ شَأنُ المَصدرِ الميميّ فِى الثّلاثيّ المجرّدِ و يَكثُرُ الإنتفاعُ بِهِ لِكَوْنِهِ قِياسِيّاً بِخلافِ مَصْدَرِهِ الأَصْليّ.

ــــــــــ * السّؤال والتّمرين * ــــــــــ

١ ــ عَرِّفِ المصدرَ الميميّ وَ بيِّنِ الفَرقَ بَيْنَهُ وَ بَيْنَ المصدرِ الأَصْليّ.
٢ ــ اِبْنِ المَصْدَرَ الميميَّ مِمّا يَلى مِنَ الأفعال: دَخَلَ، خَرَجَ، ظَهَرَ، حَضَرَ، جَلَسَ، شَرِبَ، أوىٰ، سَعىٰ، وَمِقَ، رَضِيَ، جَرىٰ، هَلَكَ، عَصىٰ، وَدَّ، اِكْتَسَبَ، إسْتَغْنىٰ، إنْقادَ، إخْتارَ.

الفصل ٣ــ المصدرُ الصّناعىّ:

وَهُوَ كَلِمَةٌ لَها مَعنَى المَصدرِ تُصاغُ مِنْ زِيادَةِ ياءٍ مُشَدَّدَة وتاءٍ عَلىٰ آخِرِ الإسْمِ مُطْلَقاً نحو جاهِل ــــ جاهِلِيَّة، عالِم ــــ عالِمِيَّة، مَحْصُول ــــ مَحْصُولِيَّة، حَيْوان ــــ حَيْوانِيَّة، تَبَع ــــ تَبَعِيَّة و تُحْذَفُ عِندَ بِنائِهِ ياءُ النَّسَب مِنَ الإسمِ إن اشْتَمَلَ عَلَيْها نَحْوُ: ايرانىّ ــــ ايرانيّة ويجرى فى الاسم عند صوغ المصدر منه ما يجرى فيه لياء النّسب ــ وسيأتى ــ فنحو: شِيَة (بمعنى العلامَة) ــــ وِشَوِيَة، صُغْرى ــــ صُغْرَوِيَّة، بَرْدىٰ ــــ بَرْدِيَّة وهكذا...

ــــــــــ * السّؤال والتّمرين * ــــــــــ

١ ــ صُغِ المَصدَرَ الصّناعِيَّ مِمّا يَلى مِنَ الأسماء: مَلَكيّ، عَرَب، عَصَبيّ، رَحْمن، رَؤُف، فَوْق، تَحْت، قَبْل، بَعْد، لَيْل، قَوْم، صُغْرىٰ، كُبْرىٰ، أَشَدّ، مَظْلُوم، صادِق.
٢ ــ مَا الفَرقُ بَيْنَ المصدرِ الصّناعىّ والمَصْدَرِ الميميّ. ومَا الفرقُ بينَهُ وَبَيْنَ الأصليّ.

الفصل ٤ ـ المصدرُ المجهول:

المصدرُ ـ مُطلقاً ـ قَدْ يَكُونُ مَصْدَراً لِفِعْلِهِ الْمعلوم فَيُنْسَبُ اِلى الْفاعِلِ و يُقالُ لَهُ «المَصْدَرُ الْمَعْلوم» نحو «ضَرَبَ زَيْدٌ بَكْراً ضَرْباً» و «قَتَلَ اللِّصُّ صاحِبَ الدّار فَلْيُقْتَلْ لِقَتْلِه» وَقَدْ يكونُ مَصْدَراً لِفِعْلِه الْمجهول فَيُنْسَبُ اِلَى النائِبِ عَنِ الْفاعِلِ و يُقالُ لَهُ «الْمصدرُ المَجْهوُل» نحوُ «ضُرِبَ بَكرٌ ضَرْباً» و قوله عَلَيهِ السَّلام «وَقَتْلاً فی سَبيلِکَ فَوَفِّقْ لَنا» ومِنْ ذٰلِکَ قَوْلُه:

إنْ يَقْتُلُوکَ فَإنَّ قَتْلَکَ لَمْ يَكُنْ * عاراً عَلَيْکَ وَ رُبَّ قَتْلٍ عارٌ

هذا وَقَدْ ظَهَرَ أنَّ الْمعلومَ وَالْمجهولَ مِنَ المَصْدَرِ يَتَشابَهانِ لَفْظاً وَ يختلفانِ في الْمعنى وَالْإستِعمال.

وَقَد يَكونُ الْمَصدرُ بمعنَى اسْمِ الْمَفْعُولِ كَ «كِتاب» بمعنىٰ مَكْتُوب ومِنْ ذلک قَولُهُ عَلَيهِ السَّلام فِی الدُّعاء: «والخَلْقُ كُلُّهُمْ عِيالُک».

السّؤال

ما الفَرْقُ بينَ المصدر المَعْلوم والْمَصدرِ المجهولِ وَما الْمُمَيِّزُ بَيْنَهُما؟

الفصل ٥ ـ اسمُ الْمَصدر:

وهُوَ كَلِمَةٌ تَدُلُّ عَلَى الْحاصِلِ مِنْ مَعْنَى الْمَصدر و نَتيجَتِهِ نحو: اَلْحُبّ، اَلْبُغْض، اَلْغُسْل، اَلْمَشْیْ، اَلْهُدْنَة و... ولا قِياسَ فی وَزْنِهِ بَلْ قَدْ يَكونُ مُوازِناً لِلْمصدرِ نحو ألحُبّ والمَشْیْ و قَدْ يكونُ مغايراً لَهُ نحوُ البُغْض وَالْغُسْل فإنَّ مَصْدَرَيْهِما اَلْبَغاضَة والغَسل. ولَيْسَ لِكُلِّ فعلٍ اسمُ المصدرِ بَلْ صَوغُهُ ايضاً سَماعیٌّ.

التمرين

بيّنْ معنى اسم المَصدرِ وأعْطِ عَشَرَةَ أمْثِلَةٍ عليه ـ ولو مِنَ الفارسيّة ـ

الفصل ٦ ـ ألمرّةُ والنّوع:

قَدْ يُذْكَرُ مصدرٌ بَعْدَ فعلٍ لِبَيانِ أنَّ الفِعْلَ لَمْ يَقَعْ اِلاّ مَرّةً واحدةً او لِبَيانِ نَوْعِ الفعلِ و كَيْفِيَّةِ وُقُوعِهِ.

فَالأوّلُ يُبْنٰى مِنَ الثُّلاثِيِّ المُجرَّدِ عَلٰى «فَعْلَة» نحو: ضَرَبَهُ ضَرْبَةً ـ أى مرّةً ـ ومِنْ غَيرِهِ عَلىَ المَصْدَرِ الأصلىِّ بِزيادةِ تاءٍ فى آخِرِه نحو: أكْرَمْتُهُ إكْرامَةً.

والثّانى يَأْتى مِنَ الثُّلاثِيِّ المُجرَّدِ على «فِعْلَة» وَمِنْ غَيْرِهِ عَلَى المَصدرِ الأصلىِّ بزيادةِ تاءٍ فى آخِرِه و يَلْزَمُهُ الإضافةُ نحو: جَلَسْتُ جِلْسَةَ الأميرِ و تَعاضَلْنا تَعاضُلَةَ الإخوانِ. فَلوكانَ المصدرُ الأصلىُّ مِنَ الثُّلاثِيِّ المجرّدِ عَلٰى فَعْلَة ومِنْ غيرِه مَختوماً بتاء، اُحْتيجَ فى بَيانِ المرّةِ بِقَيدٍ يُفيدُ ذٰلِكَ نحو: رَحِمْتُهُ رَحْمَةً واحِدَةً و أفادَنى إفادَةً واحدةً، و أمّا فى بَيانِ النّوعِ، فَالإضافَةُ هِيَ المُبَيِّنَةُ فى كُلِّ حال.

هذا تَمامُ الكَلامِ فِى المَصْدَرِ وأمّا غيرُ المَصدرِ فَلا يُبْحَثُ عَنْهُ بِعُنْوانِهِ إذْ لَيْسَ لَهُ حُكْمٌ مِنْ حَيْثُ هُوَ غَيْرُ المَصْدَرِ.

التمرين

صُغِ المَرّةَ والنّوْعَ مِنَ الأفعالِ التّالِيَةِ: قَرَأ، كَتَبَ، مَشٰى، نامَ، دَرَسَ، تَصافَحَ، إنشَرَحَ، قاتَلَ، سانَ عادَ.

ألمبحث الثّانى

ألجامد والمشتقّ

مقدّمة:

آلجامِدُ مٰا لَمْ يُؤْخَذْ من غَيْرِه نحوُ: «رَجُل» و «دِرْهَم» والْمُشْتَقُّ مٰا اُخِذَ مِنْ كَلِمَةٍ اُخْرىٰ نحو «عٰالِم» و «مَعْلُوم» و «عَليم» اَلْمَاْخُوذَةِ مِنَ الْعِلْم.

ثُمَّ الْجامِدُ لٰا يَخْتَصُّ بِحُكْمٍ وأمّا الْمُشْتَقُّ فَهُوَ عَلىٰ ثَمانيةِ أقْسامٍ هِيَ: ١ ــ اسمُ الفاعل ٢ ــ اسمُ المفعول ٣ ــ ألصِّفَةُ الْمُشَبَّهَة ٤ ــ إسمُ التَّفضيل ٥ ــ إسمُ الْمُبالَغَة ٦ ــ إسمُ الْمكان ٧ ــ إسمُ الزَّمان ٨ ــ إسمُ ألآلَة.

كُلُّ هذِهِ الْمُشْتَقّٰات تُبْنىٰ مِنَ الْمُضٰارِعِ وَالْمُضارِعُ مِنَ الماضى وَالماضى مِن المَصْدَر فَفى صَوْغِ كُلٍّ مِنْها مِنَ الْمُضارِع يُلاحَظُ وَزْنُهُ ــ أىْ وَزْنُ ذٰاکَ الْمُشْتَقِّ ــ وَيُعْمَلُ عَلىٰ حَسَبِه.[1]

الفصل ١ ــ إسمُ الفاعل:

إسمُ الفاعِلِ مٰا دَلَّ عَلىٰ مٰا صَدَرَ عَنْهُ فِعْلٌ او قٰامَ بِهِ حٰالَةٌ حُدُوثاً ــ لٰا

١. آلمرادُ مِنَ المَصْدَرِ هٰهُنٰا مَصْدَرُ الفِعْلِ الْمُجَرَّدِ و أمّا مَصْدَرُ الفِعْلِ المزيد فيه فهُوَ مُشْتَقٌّ مِنْ فِعلِهِ الْماضى عَلَى الْمَشْهُورِ كَمٰا سَبَق.

دَواماً ــ وَ يُبْنىٰ مِنَ الْمُضارِعِ الْمَعلوم وَ وَزْنُهُ مِنَ الثُّلاثِيِّ المجَرَّدِ عَلى «فاعِل» نحو ضَرَبَ يَضْرِبُ ــــ ضارِب، عَلِمَ يَعْلَمُ ــــ عالِم. وَ مِنْ غَيْرِهِ يُؤْخَذُ مِنَ الْمُضارِعِ الْمَعْلُوم بِجَعْلِ ميم زائِدَة مَضْمُومَةٍ مَكانَ حَرْفِهِ الْمُضارَعَة وَكَسْرِ ما قَبْلَ الآخِرِ إنْ لَمْ يَكُنْ مَكْسُوراً نحوُ أكْرَمَ يُكْرِمُ ــــ مُكْرِم، دَحْرَجَ يُدَحْرِجُ ــــ مُدَحْرِج، إحْرَنْجَمَ يَحْرَنْجِمُ ــــ مُحْرَنْجِم وَهٰكَذا...

ولِاسْمِ الفاعِل سِتُّ صِيَغ:

أَلاُولىٰ لِلْمُفْرَدِ الْمُذَكَّر وَهِيَ ما ذُكِر، نحوُ ضارِبٌ ومُكْرِمٌ و...

الثّانِيَةُ لِلْمُثَنّى الْمُذَكَّر، تُؤْخَذُ مِنَ الأُولىٰ بِفَتْحِ اللاّمِ وَ زِيادَةِ ألِف وَنونٍ مَكْسُورَةٍ فى آخِرِها نحوُ ضارِبٌ ــــ ضارِبان.

الثّالِثَةُ لِلْجَمعِ المُذَكَّر، تُؤْخَذُ مِنَ الأُولىٰ بِضَمّ اللامِ وَالْحاقِ واوٍ ساكِنَةٍ ونُونٍ مَفْتُوحَةٍ بِآخِرِها نحو ضارِبٌ ــــ ضارِبُونَ.

الرّابِعَةُ لِلْمُفْرِدِ الْمُؤنَّث، تُؤْخَذُ مِنَ الأُولىٰ بِفَتْحِ اللامِ والْحاقِ تاءٍ مَرْبُوطَةٍ بِآخِرِها نحو ضارِبٌ ــــ ضارِبَةٌ.

الخامِسَةُ لِلْمُثَنّى الْمُؤنَّث، تُؤْخَذُ مِنَ الرّابِعَةِ بِفَتْحِ التاء والْحاقِ الفٍ ونونٍ مَكْسُورَةٍ بِآخِرِها نحو ضارِبَةٌ ــــ ضارِبَتانِ.

السّادِسَةُ لِلْجَمْعِ الْمُؤنَّث، تُؤْخَذُ مِنَ الرّابِعَةِ بِإسْقاطِ التّاءِ الْمَربُوطَةِ والْحاقِ ألِف وتاءٍ مَبْسُوطَةٍ بِآخِرِها نحو ضارِبَةٌ ــــ ضارِبات.

فَتَصْرِيفُهُ مِنْ ضَرَبَ يَضْرِبُ كذا: ضارِبٌ ضارِبانِ ضارِبُونَ ضارِبَةٌ ضارِبَتانِ ضارِبات ومِنْ أكْرَمَ يُكْرِمُ كذا: مُكْرِمٌ مُكْرِمانِ مُكْرِمُونَ مُكْرِمَةٌ مُكْرِمَتانِ مُكْرِمات وَ هٰكَذا...

وَ اعْلَمْ أنَّ النُّونَ فى التَّثْنِيَةِ وَالْجَمع، عِوَضٌ عَنِ التَّنوينِ فى الْمُفْرَد، وَ الألِفَ والواوَ فيهِما عَلامتانِ للتَّثْنِيَةِ والْجَمع وَلَيسا بِضَميرَينِ لِأنَّهُ يُبْدَلُ عَنْهُما بالياء فى حالَتَي النَّصْبِ والْجَرّ عَلىٰ ما سَوْفَ يَأتى.

تنبيهٌ في ضَمائِرِ اسم الْفاعِلِ: إسْمُ الْفاعِلِ كَفِعْلِهِ الْمُشْتَقِّ مِنْه يَسْتَنِدُ إلَى الْفَاعِلِ فَلابُدَّ لَهُ مِنْ فاعلٍ وَهُوَ إمّا ظاهِرٌ نحوُ: «أضارِبٌ زيدٌ» أو ضَميرٌ نحو: «زيدٌ ضاربٌ (هُوَ)» وَفي جميعِ الصِّيَغِ يَسْتَتِرُ الضَّميرُ جَوازاً. فَالْمُسْتَتِرُ في الصِّيغَةِ الاُولىٰ: هُوَ أوْ أنْتَ أوْ أنَا عَلَى اخْتِلافِ الْمَوارِدِ وفي الثّانِيَةِ هُما أوْ أنْتُما أوْ نَحْنُ وَ في الثّالِثَةِ: هُمْ أوْ أنْتُمْ أوْ نَحْنُ و في الرّابِعَةِ: هِيَ أوْ أنْتِ أوْ أنَا وفي الخامِسَةِ: هُما أوْ أنْتُما أوْ نَحْنُ وفي السّادِسَةِ: هُنَّ أوْ أنْتُنَّ أوْ نَحْنُ.

* السّؤال والتمرين *

١ ــ عَرِّفِ الْجامِدَ وَالْمُشْتَقَّ.

٢ ــ بَيِّنْ مَعْنَى اسْمِ الْفاعِلِ و أوْضِحْهُ في أمْثِلَةٍ.

٣ ــ هَلْ يَدُلُّ اسْمُ الْفاعِلِ عَلىٰ ما تُفيدُهُ صيغَةُ الْمَجهول؟ ولِمَ ذٰلِكَ؟

٤ ــ ما هُوَ الْأصْلُ لِإسْمِ الْفاعِلِ وَكَيْفَ يُشْتَقُّ مِنْه؟

٥ ــ صُغ اسْمَ الْفاعِلِ مِنَ الْأفْعالِ التّالِيَةِ: يَأكُلُ، يَشْرَبُ، يَسْألُ، يُوصي، يُعاهِدُ، يَمْشي، يَضْرِبُ، يَقُومُ، يَبيعُ، يَعِدُ، يَهَبُ، يَصِلُ، يَميلُ، يَسيلُ، يَجُوزُ، يَسْلَمُ، يَخْتارُ، يَسْتَخْرِجُ، يُسَلِّمُ، يَقْشَعِرُّ، يُزَلْزِلُ، يَتَزَلْزَلُ.

٦ ــ صَرِّفْ أسْماءَ الفاعلينَ التّالِيَةَ: عالِم، صابِر، قائِد، قاضي، والي، صائِم، مُحْرِم، مُجاهِد، مُخْتار، مُسْتَغْفِر، مُزَلْزِل، مُحْمار، مُحْمَرّ.

٧ ــ لِمَ لا يَكونُ لِإسْمِ الْفاعِلِ أكْثَرُ مِنْ سِتِّ صِيَغٍ وَلا يَكُونُ كَالْفِعْلِ؟

٨ ــ اُذْكُرْ ضَمائِرَ الْمُضارِعِ وَاسْمِ الْفاعِلِ.

٩ ــ ما هُوَ الْفَرْقُ بَيْنَ ألِفِ يَضْرِبانِ وَ ألِفِ ضارِبانِ مَثَلاً؟

الفصل ٢ ــ اسمُ المفعول:

إسمُ المفعولِ ما دَلَّ عَلىٰ ما يَقَعُ عَلَيْهِ الْفِعْلُ حُدُوثاً و يُشْتَقُّ مِنَ الْمُضارِعِ الْمَجْهُول. وَ وَزْنُهُ مِنَ الثُّلاثيِّ الْمُجَرَّدِ عَلىٰ «مَفْعُول» نحوُ: ضُرِبَ يُضْرَبُ ـــ

مَضرُوب. ومِنْ غَيْرِهِ يُؤْخَذُ مِنَ الْمُضارِعِ الْمَجْهُولِ بِجَعْلِ ميم مضمومة مَكانَ حَرْفِهِ الْمُضارَعَة نحو: يُكْرَمُ ← مُكْرَم، يُدَحْرَجُ ← مُدَحْرَج، يُحْرَنْجَمُ بِهِ ← مُحْرَنْجَمٌ به وهٰكَذا...

وَحَيْثُ إنَّ اسْمَ المَفْعُولِ يُبْنٰى مِنَ الْفِعْلِ المَجْهُول فَلا مَحالَةَ يُبْنٰى مِنَ المُتَعَدّى إمّا بِنَفْسِهِ أوْ بِحَرفِ الجَرّ. فَإن بُنِيَ مِنَ الْمُتَعَدّى بِنَفْسِه «كَضَرَبَ» و «أكْرَمَ» فَلَهُ سِتُّ صِيَغٍ بِعَيْنِ ما مَرَّفى اسْمِ الفاعِلِ فى صَوْغِ الصِيَغِ وَالْمَعنٰى وَالضَمائر. وهٰكَذا يُصَرَّفُ: مَضْرُوبٌ مَضْرُو بانِ مَضْرُو بُونَ مَضْرُو بَةٌ مَضْرُو بَتانِ مَضْرُو باتٌ ومِثْلُهُ مُكْرَمٌ وغَيْرُهُ.

و إنْ بُنِيَ مِنَ المُتَعَدّى بِحَرفِ الجَرّ فَلَهُ أرْبَعَ عَشَرَةَ صيغَةً بِعَينِ ما مَرَّفى مَجهولِ الْمُتَعَدّى بِحَرفِ الْجَرِّ فَتَصْريفُ اسْمِ المَفْعُولِ مِنْ «ذُهِبَ بِهِ يُذْهَبُ بِهِ» هٰكَذا.

مَذْهُوبٌ بِهِ مَذْهُوبٌ بِهِما مَذْهُوبٌ بِهِمْ إلىٰ آخِرِهِ.
وَ كَذٰلِكَ: مُنْكَسَرٌ بِهِ مُنْكَسَرٌ بِهِما مُنْكَسَرٌ بِهِمْ إلَى الآخِرِ.

تَنبيهٌ: تَبَيَّنَ مِمّا سَبَقَ أنَّ فى غَيْرِ الثُّلاثِيّ الْمُجَرَّدِ يَتَّحِدُ وَزنُ اسْمِ الْمَفْعُولِ مَعَ الْمَصْدَرِ الميمىّ فَيُفَرَّقُ بَيْنَهُما بِالْقَرينَة.

تَبْصِرَةٌ: وَرَدَتْ صِيَغٌ سَماعِيَّةٌ تُؤَدّى ما يُؤَدّيهِ اسْمُ الْمَفْعُولِ وَ مِنْ ذٰلِكَ «فَعُول» وَ «فَعيل» و«فِعال» نحو رَسُول و قَتيل وإلٰه.

* السّؤال والتمرين *

۱ ــ ما هُوَ أصْلُ اسْمِ الْمَفعولِ وكَيْفَ يُشْتَقُّ مِنْهُ؟
۲ ــ هَلْ هُناكَ فَرْقٌ بَيْنَ اسْمِ الْفاعِلِ واسْمِ الْمَفْعُولِ فى عَدَدِ الصِّيَغِ ولِمَ ذٰلِكَ؟



۳ ــ بيِّنْ ضَمائِرَ اسْمِ الْمَفْعُولِ الْمَصُوغِ مِنَ الْمُتَعدّى بِنَفْسِهِ.
۴ ــ صُغِ اسْمَ الْمَفْعولِ مِن مَجْهولِ ما يَلى مِنَ الأفعالِ الْمَعلومَة: يَظْلِمُ، يَخْتارُ، يَتَقَلَّبُ، يَدْخُلُ، يَخْرُجُ، يُخْرِجُ، يَسْتَخْرِجُ، يَكْسِبُ، يَكْتَسِبُ، يَأكُلُ، يَمُوتُ، يَنامُ، يَصْفَرُّ، يَحْمارُّ.
۵ ــ صَرِّف أسْماءَ الْمَفعولينَ التّالِيَة: مَمْدُوح، مَقْتُول، مَمْرُورٌ بِهِ، مَغْشِيٌّ عَلَيْهِ، مُصْطَفىٰ، مُقْتَدىٰ بِهِ، مُلْعىٰ عَلَيْهِ، مُحْمارٌّ بِهِ، مُدَحْرَج، مُحْرَنْجَمٌ فيهِ.
۶ ــ فى أىِّ مَوْضِعٍ يَتَّحِدُ وَزْنا اسْمَيِ الْفاعِلِ وَالْمَفْعُول؟

ألفصل ۳ ــ الصِّفَةُ الْمُشَبَّهة:

وهِىَ ما دلَّ عَلىٰ صِفَةٍ وصاحِبِها وثُبوتِ تِلکَ الصِّفَةِ لَهُ والْغالِبُ فيها أنْ تَكُونَ بِمعنى الْفاعِلِ نحوُ كَريم، شُجاع و... وَكَوْنُها بِمَعْنَى الْمَفْعُولِ نحوُ «عَليل» قَليلٌ. والصِّفَةُ الْمُشَبَّهَةُ تُصاغُ مِنَ الْفِعلِ اللازِمِ فَقَط. فَمِنَ الثُّلاثِيِّ الْمُجرَّدِ تَأتى عَلىٰ «أفعَل» بِشَرْطِ أنْ يَكونَ الفِعْلُ دالّاً عَلىٰ لَوْنٍ أوْ عَيْبٍ أوْ حِلْيَةٍ نحوُ حَمُرَ ← أحْمَر، عَرَجَ ← أعْرَج، بَلِجَ ← أبْلَج[1] و فى غيرِهِ لِكَ لا يُقاسُ فى وَزْنِها بَلْ تَأتى عَلىٰ أوزانٍ شَتّىٰ سَماعِيَّةٍ نحوُ:

شَريف، شُجاع، جَبان، سَيِّد، صَعْب، صُلْب، ذَلُول، بَطَل، صِفْر، نَجِس، غَضْبان، عُرْيان و...

و مِنْ غَيْرِهِ ــ غَيْرِ الثّلاثِيِّ الْمُجَرَّد ــ تُصاغُ عَلىٰ وَزْنِ اسْمِ الفاعِلِ مِنْ ذلِک الْفِعْلِ وَيُرادُ بِهِ الثُّبُوتُ نحو: مُنْقَطِع، مُعْتَدِل، مُسْتَقيم و..

تنبيهٌ: قد تأتى الصِّفَةُ الْمُشَبَّهَةُ من الثُّلاثِيِّ الْمُجَرَّد ايضاً على وَزْنِ اسْمِ الفاعِلِ أو اسْمِ الْمَفْعول نحوُ: طاهِرِ الْقَلْبِ وَمَحْمُودِ الْمَقاصِد و...

تتمةٌ: لِلصِّفَةِ الْمُشَبَّهَةِ سِتُّ صِيَغ غالباً لأنّها تُؤَنَّثُ بِالتّاء و تُثَنّى بـ«انِ» او «ينِ» و تُجْمَعُ جمعَ المكسر على ما سيأتى. فعليک فى كلّ صفةٍ بملاحَظَةِ السَّماع ويُلاحَظُ فيها ما تُلاحَظُ فى اسم الفاعِل مِنَ الضمائر.

---

۱. «أفْعَل» مُذَكَّرٌ و مُؤَنَّثُهُ «فَعْلاء» نحو حمْراء و... كَما سَيأتى.

تذكرة: صوغُ الصفة المشبَّهة من الفعل المتعدّى ک «رَحيم» و «عَليم» مَقْصورٌ عَلىَ السَّماع.

* ألسؤال والتمرين *

١ ــ مَا الفرْقُ بَينَ اسْمِ الْفاعِلِ والصِفَةِ الْمُشَبَّهَةِ؟

٢ ــ تَفَرَّسْ وَجْهَ تَسْمِيَةِ الصِفَةِ الْمُشَبَّهَةِ وَ بَيِّنْهُ.

٣ ــ صُغِ الصِفَةَ الْمُشَبَّهَةَ مِنَ الأفْعالِ التّالِيَة: باضَ، عوِرَ، حوِلَ، بَكِمَ، زَرِقَ، بَهِجَ، إنْبَسَطَ، إسْتَمَرَّ، إعْتَلَّ، إسْتَقامَ، إسْتَدارَ، أقامَ، أشْرَقَ، تَوَقَّدَ.

٤ ــ مَيِّزِ الصِفَةَ الْمُشَبَّهَةَ عَنْ غَيْرِها فى مايَلى: فَصيحُ اللِّسانِ، صادِقُ الْقَولِ، حُرُّ الضَميرِ، يَقِظُ الْفُؤادِ، حَديثُ السِّنِّ، حَسَنُ النِيَّةِ، جَليسى فى قِطارٍ، حادُّ الْبَصَرِ، صاحِبى فى طَريقٍ، أنا حامِى الْحَقِّ، كُنْتُ حاميك مَتى كُنْتَ مُحِقّا، وَفِيٌّ، كَرِيهُ الصَّوْتِ، قَبيحُ الْمَنْظَرِ، حَسَنُ الْخُلْقِ، حامِضٌ، سالِمٌ، شابٌ، داءٌ قاتِلٌ.

٥ ــ ماهُوَ الأصْلُ للصِفَةِ الْمُشَبَّهَةِ وَ ماهو القاعِدَةُ فى صَوْغِها مِنْهُ؟

٦ ـ عَيِّنْ صِيَغَ الصِّفاتِ الْمَذكورَةِ فِى الْمَتْنِ.

ألفصل ٤ ــ إسْمُ التَّفْضيل:

وَهُوَ كَلِمَةٌ تَدُلُّ عَلىٰ مَوْصُوفٍ وَ زِيادةِ وَصْفِهِ عَلىٰ غَيْرِه[1] نحوُ: «زيدٌ أعْلَمُ مِنْ أخيه وَأخُوهُ أتْقىٰ مِنْه». وَ وَزْنُهُ «أفْعَل» فى المُذكّرِ والمُؤنّثِ وَقَدْ يُؤنَّثُ فى الْمؤنّثِ وَ يُقال «فُعْلىٰ» عَلىٰ ما سَيأتى.

ولا يُبْنَى اسْمُ التَّفْضيل اِلّا مِنَ الثُّلاثِيِّ الْمجرّدِ الْمعلوم التّامِّ الْمتَصَرِّفِ الْقابِلِ لِلتَّفْضيل غيرِ الدالّ عَلَى اللَّوْنِ أوِالْعَيْبِ أوِ الْحِلْيَة. فَيُصاغُ مِنْ نحو يَعْلَمُ، يَكْبُرُ، يَحْسُنُ، يَفْضُلُ ونحوذلك و يقالُ أعْلَم، أكْبَرو... ولايُصاغُ مِنَ الثلاثِيِّ الْمَزيدِ وَالرُّباعِيِّ[2] ولا مِنَ الْمجهولِ[3] ولا مِنَ النّاقِصِ كَـ «كانَ» و «صارَ»[4] ولا مِنْ غَيْرِ الْمُتَصَرِّفِ كَـ «عَسىٰ» وَ «لَيْسَ» وَلا مِنْ غَيْرِ الْقابِلِ لِلتَّفضل

---

١. وَ بعبارَةٍ اُخرىٰ إنَّهُ يَدُلُّ فى شَيْئَيْنِ اشْتَرَكا فى وَصْفٍ عَلىٰ أنَّ لأحَدِهِما زِيادَةً عَلَى الآخَرِ.

٢. اِلاّ نادِراً نحو: «هُوَ أعْطاهُم لِلدّينار» مِنْ يُعْطى.

٣. اِلاّ قَليلاً نحو: أحْمَد و أحَبّ.

٤. الفعلُ النّاقِصُ هُوَ «ما لايَتِمُّ بِالمرفوعِ بِهِ كلامٌ» عَلىٰ ما بُيِّنَ فى النّحو.

كَـ«مٰاتَ» وَلٰا مِنْ مٰا يَدُلُّ عَلىٰ لَونٍ أوْعَيْبٍ أوْ حِلْيَةٍ مِنْ نحو حَمُرَ، عَرَجَ و بَلِجَ.

و إذٰا اُرِيدَ بَيانُ التَّفضيل مِنَ الْفاقِدِ لِلشُروطِ يُؤْتىٰ بمَصدرِهِ الأَصلِي مَنْصُوباً بَعْدَ «أفْعَل» الْمَصُوغِ مِنْ فِعْلٍ آخَرَمُناسِبٍ لَهُ_ أىْ لِهٰذا الْفاقِدِ_ نحوُ «اَلْفِعْلُ أكثرُ تصريفاً مِنَ الأسم»، «هٰذٰا أشَدُّ حُمْرَةً مِنْ ذٰاک» وهٰكَذا... إلّاَ أنْ يَكُونَ الشَّرطُ الْمَفْقُوْدُ هُوَ التَّصَرُّفَ أو القبولَ لِلْمُفاضَلَة فَلا يَجُوزُ حينَئِذٍ بيانُ التَفضيلِ مُطْلَقاً لِمٰا لٰايَخفىٰ.

تَتِمّة: لٰابُدَّ لِاِسْمِ التَّفضيلِ مِنْ أنْ يُستعْمَلَ عَلىٰ أحدِ وجوهِ أربَعَة:

۱ ــ اَنْ يُذْكَرَ بَعْدَهُ «مِنْ» مَعَ مجروره نحو: «عليٌّ(ع) أفضلُ مِنْ غيرِه».

۲ ــ أنْ يُضافَ إلىٰ نكِرَةٍ نحو: «أبوذَرٍ أصْدَقُ رجلٍ».

۳ ــ أنْ يَكُونَ مَدخولاً لِاَلِ التَّعريف نحو: «فُلانٌ الأَعْلَم».

٤ ــ أنْ يُضافَ إلىٰ مَعرفةٍ نحو: «عليٌّ(ع) أفضلُ النّاس».

فاذَا اسْتُعْمِلَ عَلَى الْوَجهِ الاَوّلِ اَوِ الثّانى فَوَزْنُهُ سَواءٌ فى المذكَّرِ وَالمُؤنّثِ وَالْمُفردِ والْمُثنّىٰ وَالْجَمع يُقال:

زيدٌ أفْضَلُ مِنْ... هندٌ أفْضَلُ مِنْ... الزّيدانِ أفْضَلُ مِنْ... وكَذٰلِک يُقالُ: زيدٌ افضلُ رَجُلٍ، هندٌ أفضلُ امْرَأةٍ، اَلزّيدانِ أفضلُ رَجُلَينِ و... وَإذَا اسْتُعْمِلَ عَلَى الْوَجْهِ الثّالِثِ وَجَبَ فيهِ الْمُطٰابَقَةُ مَعَ الْمَعنى يُقال: «زيدٌ الأفْضَل»، «هندٌ الفُضْلى»، «اَلزّيدانِ الأفْضَلان» وهٰكَذا... وإذَا اسْتُعمِلَ عَلَى الْوَجْهِ الرّابعِ جٰازَفيهِ اَلاَمرٰان: المطابقةُ وعدمُها، والأمثلةُ ظاهرةٌ.

تنبيهان: ۱ ــ كَلِمَتٰا «خَيْر» و «شَرّ» تُستَعْمَلٰان لِلتَّفضيل تَخْفيفاً لِأَخْيَرَ وَاَشَرَّ وتُؤنَّثُ «خَيْر» عَلىٰ «خَيْرَة» و «شَرّ» عَلىٰ «شَرَّة» و «شُرّىٰ».

۲ ــ قَدْ يُجَرَّدُ وزنُ التَّفضيلِ مِنْ مَعْنَى الْمُفاضَلَة و يُسْتَعْمَلُ بمعنى

الصِّفَةِ المشبّهةِ او اسْم الفاعِل كقوله تعالى: «وَهُوَ اَهْوَنُ عَلَيْهِ» (۲۷-الروم) ای هَيِّنٌ، وقوله تعالى: «اَللّٰهُ أعْلَمُ حَيْثُ يَجْعَلُ رِسالَتَه» (۱۲۴-الانعام) أىْ عالِمٌ.

السّؤال والتّمرين

۱ــ ماهِىَ صيغةُ اسْمِ التّفضيلِ ومٰا هُوَ معناها وأصْلُها؟

۲ــ بَيِّنِ التّفضيلَ فيما يَلى: يَغْفُلُ، يَخْضُرُ، يَعتٰادُ، يَحْمَرُّ، يَتَزَلْزَلُ، يَبْهَجُ، يَعيشُ، يَسُودُ، يَجُوزُ، يَكْثُرُ، يَقِلُّ، يَغيبُ، يَلُومُ، يَتَقَلَّبُ.

۳ــ أصْلِحْ فى الْكَلِماتِ التّالِيَةِ أغلاطَها: أنتَ الأفضلُ مِنّى، هِىَ الأفْضلُ مِنّا، آنا اَسَنُّ مِنها، فاطمةُ أكْبَرُ مِن غَيْرِها، فاطمةُ كُبرى النّساء، هِىَ اَكْبَرُ النِّساءِ، هِىَ فُضلىٰ من غيرِها، اُخْتُکَ الأصْغَرَ، أبى الاكبَرُ مِنْ اُمّى، هُوَ الْحُسْنى، هِىَ أحْسَنُ مِنْ غَيرِها، هُمْ أفْضلُو رَجُلٍ.

الفصل ۵ ــ اسمُ المُبالَغَة:

هُوَمٰا دَلَّ عَلىٰ ما يَكْثُرُ صُدورُفِعْلٍ عنه اَوْقِيامُ وَصْفٍ بِه نحوُ: «عَلّاَم» (من يَكْثُرُ عِلْمُه) و «حَمّٰال» (مَنْ يَكْثُرُ حَمْلُه لِلأَثْقال) ونحوِ ذلک، و يُبنىٰ مِنَ الثّلاثِيِّ المجرّدِ كثيراً وَ مِنْ غيرِه علىٰ قِلّةٍ.

و وزنهُ سَماعىٌّ مُطْلَقا فمِنَ الثُّلاثِيِّ المجرّدِ نحو: كَذَبَ ــ كَذُوب، رَحِمَ ــ رَحيم، قٰامَ ــ قَيُّوم، جَلَدَ ــ جَلّاد، شَرَّ ــ شَرير، قَدُسَ ــ قُدُّوس، دَرَّ ــ مِدْرٰار، نَطَقَ ــ مِنْطيق و... ومِنْ غيره نحو: أعْطىٰ ــ مِعْطاء، اَنْذَرَ ــ نَذير، أدْرَکَ ــ دَرّٰاک، أتْلَفَ ــ مِتْلاف.[۱]

تَتمةٌ: لاسم المبالَغةِ وبـاقى الاسماء المشتقة يـعنى اسماءَ المكـان والزّمان والآلة ستُّ صِيَغ فى الغالب على حَدِّ ما سَبقَ فى الصِّفَةِ المُشَبَّهَةِ تماماً. فراجِع فى صِيَغِ كلِّ اسمٍ من هؤلاءِ الاسماء، المعاجمَ اللّغويّة.

---

۱. و مِنَ الأوْزانِ غيرِالمشهورة: «فُعّٰال» كُبّٰار، «فٰاعُول» كَفٰارُوق، «فٰاعِلَة» كراوية، وقَدْ تَلْحَقُ بَعْضَ أوزانِ المبالغة تاءٌ للتّأكيد نحو «علاّمَة» و «فهّامَة».

السّؤال والتمرين

۱ ــ بيّنْ معنىَ اسْمِ المبالغةِ وصيغَتَهُ وأصْلَه.
۲ ــ مَا الفرقُ بينَ اسْمِ الفاعِلِ واسْمِ المبالَغَةِ؟
۳ ــ هاتِ اسمَ المبالَغَةِ مِنَ الكلِماتِ التّالِيَة: عَطِرَ، جَلَدَ، كَذَبَ، نَصَحَ، لَمَزَ، جَزِعَ، صَدَقَ، فَهِمَ، شَكَرَ، كَرَّ، رَمَلَ، وَدَّ، حَالَ، عادَ، رَؤُفَ، صَبَرَ.

الفصل ۶ ــ إسمُ المكان:

هُوَاسْمٌ مُشْتَقٌّ يَدُلُّ عَلىٰ مَحَلِّ وُقُوعِ الْفِعْلِ وَمكانِهِ نحوُ «مَجلِسُ زيدٍ» أى محلُّ جُلوسِه. يُصاغُ اسْمُ المكانِ مِنَ الأفعالِ كُلِّها ــ الثّلاثىّ وغيره ــ ففى الثّلاثىّ المجرّدِ يكونُ عَلىٰ زِنَةِ «مَفعِل» بكسرِ الْعَين و «مَفعَل» بفَتْحِها. فَمَفْعِل فى مَوْرِدَيْن: الاوّلُ الصَّحيحُ إذا كانَ مضارِعُهُ مكسورَ الْعَينِ نحو ضَرَبَ يَضْرِبُ ــــ مَضْرِب. الثّانى اَلْمِثالُ اذا كانَ مضارِعُهُ محذوفَ الفاء نحو وَعَدَ يَعِدُ ــــ مَوْعِد. و مَفْعَل بفَتحِ الْعَينِ فى غيرِ ذٰلِک مُطلقاً نحو جَرىٰ ــــ مَجْرىٰ، وَجِلَ يَوْجَلُ ــــ مَوْجَل، طَبَخَ ــــ مَطْبَخ و... وفى غيرِهِ ــ اَىْ غَيرِ الثّلاثىّ الْمُجَرَّد ــ يكونُ على وَزْنِ اسْمِ الْمفعول مُطلقاً و يُفْرَقُ بينَهما بِالْقرينَة نحوُ: مُجْتَمَع، مُسْتَقَرّ و...

تنبيه: مـا يُرىٰ مِنْ نحو جَزَرَ يَجْزُرُ ــــ مَجْزِر، غَرَبَ يَغْرُبُ ــــ مَغرِب، نَبَتَ يَنْبُتُ ــــ مَنْبِت، سَجَدَ يَسْجُدُ ــــ مَسْجِد، طَلَعَ يَطْلُعُ ــــ مَطْلِع، شَرَقَ يَشْرُقُ ــــ مَشْرِق و مَشْرُق شاذٌّ لايُقاسُ عَلَيه. نَعَم وَرَدَ نحو: مَسْجَد و مَطْلَع و مَشْرَق اَيْضاً و هُوَعَلَى الْقِياس.

تتمّة: قَدْ يَلْحَقُ اسْمَ المكانِ تاءٌ مَربُوطَةٌ نحوُ: مَقْبَرَة، مَأْذَنَة، مَحْكَمَة و...

وقد يُصاغُ منَ الإسم الْجامِد اسمُ المكانِ عَلىٰ «مَفعَلَة» و يَدُلُّ عَلىٰ كَثْرَةِ معنى ذٰلِکَ الاسْمِ فِی الْمَكان نحو: مَأسَدَة، مَكْلَبَة، مَسْبَعَة، مَبْطَخَة و... أیْ آرْضٌ يَكْثُرُ فيهِ الْأَسَد، ألْكَلْب، السَّبُع، البِطيخ و...

الفصل ۷ ـ اسمُ الزّمان:

وهُوَ اسمٌ يَدُلُّ عَلىٰ وَقتِ وُقُوعِ الْفِعْل نحوُقَوْلنا: «مَغْرِبُ الشّمسِ ساعَةُ كَذا»، أیْ زمانُ غُروبِها، و يَشْتَرِکُ اسْمُ الزّمانِ مَعَ اسْمِ الْمكانِ فی الصَّوْغِ والوَزْنِ فَيجْری فيهِ كُلُّ ما مَرَّ هُناک، والفارقُ بينَهما بَلْ بَيْنَ كُلٍّ مِنْهُما و بَيْنَ الْمَصْدَرِ الميمَي هُوَ القرينة. وقَدْ تَلْحَقُهُ تاءٌ مَرْبُوطَةٌ كَقوله تَعالى: «وَ إنْ كانَ ذوُ عُسْرَةٍ فَنَظِرَةٌ إلىٰ مَيْسَرَة» (۲۸۰ـ البقرة) آیْ إلى زَمانِ الْيُسْر وأمّا الصَّوْغُ مِنَ الجامِدِ فَيَخْتَصُّ بِاسْمِ المكانِ ولا يُصاغُ اسْمُ الزّمانِ اِلّا مِنَ الفِعْل.

* ألتمرين *

صُغ اسْمَ الْمكانِ والزّمانِ مِنَ الأفعال التالِيَة: وَلَدَ، ذَهَبَ، غَرَبَ، نامَ، شَرِبَ، سَعىٰ، قَتَلَ، أوىٰ، صَلّىٰ، إغْتَسَلَ، غَسَلَ، إسْتَشْفىٰ، فَرَّ، قَرَّ، إحْمارَّ، إنْقَلَبَ، كَسَبَ، زَرَعَ، إزْدَحَمَ، إضْطادَ.

الفصل ۸ ـ إسمُ الآلَة:

اسمُ الآلَةِ كَلِمَةٌ تَدُلُّ عَلىٰ آلَةِ ايجادِ الفعلِ و يُصاغُ مِنَ الفعلِ الثّلاثيِّ المجرّدِ قياساً عَلىٰ ثَلاثَةِ أوزانٍ هی: مِفعَل، مِفعَلَة ومِفعال نحونَشَرَ الْخَشبَ ← مِنْشَر، مِنْشار، مِنْشَرَة، فَتَحَ الْبابَ ← مِفْتَح، مِفْتاح، مِفْتَحَة، عَرَجَ ← مِعْرَج،

مِعْراج وَهٰكَذٰا... وَمٰا وَرَدَ مِنْ نَحوِ «مُنْخُلَة»، «مُكْحُلَة» و «مُدُق» قليلٌ لايُقاسُ عَلَيه.

تنبيه: تَدُلُّ عَلىٰ بعضِ الآلاتِ أسماءٌ جوامِد نحو: قَلَم، جَرَس، سِكّين و... ولايُطْلَق عَلَيْها اسْمُ ألآلَةِ فِى اصْطلاحِهِم.

* ألتمرين *

إبنِ اسْمَ الآلَةِ ممّا يلى: كَسَحَ، عَرَجَ، بَرَدَ، رَقِىٰ، طَرَقَ، تَقَعَ، نَتَفَ، لَعِقَ، حَلَبَ.

الفصل ۹

فى تقسيم الجامِدِ والمشتَقّ إلَى الْمَوصوفِ والصّفة:

اَلْمَوصوفُ مٰا وُضِعَ إسْماً لذاتٍ أو حَدَثٍ فَقَط نحوُ: «زَيد»، «أَسَد»، «قَتل» وَالصِفَةُ ما وُضِعَ إسْمَاً لِذاتٍ أو حَدثٍ لإقْتِرانِهِما بِحَدَثٍ نحوُ: «فاضِل»، «مفضُول»، «أفضَل»، و نحوُ: «الْجِهادُ الأكبَر».

ثُمَّ الْجَوامِدُ مَوصوفاتٌ كُلُّهٰا - إلاّ مٰا يُلْحَقُ مِنهٰا بِالْمُشْتَقِ وسيأتى - نحو زَيد، جَعْفَر، شَجَر و... و يُلْحَقُ بالجامِدِ هنا ماتُرِكَ فيهِ مَعنَى الْوَصفِيَّة مِنَ الْمُشْتَقّات نحوُ السَيّارة بمعنى الأوتوموبيل والصَحيفة بمعنى الجريدة وكذا الجريدة ومن ذلك ما اسْتُعْمِلَ عَلَماً مِنْها نحو: مُحَمَّد، اَحْمَد، قاسِم، مَنْصُور و...

والمُشتقاتُ صِفٰاتٌ - إلاّ ما اُلحِقَ بالجامِدمنها - وَ يَلْحَقُ بِالْمُشْتَقّ هُنٰا ثلاثةُ جَوامد: ۱ - المَنْسُوب نحو «ايرانىّ» ۲ - الْمُصَغَّر نحو «رُجَيْل» ۳ - مٰا قُصِدَ مِنْهُ مَعْنَى الْمُشتَقّ نحو «أسَد» فى قولنا: «زَيدٌ أسَدٌ» أىْ شُجاعٌ ومن ذٰلِكَ الْمَصْدَرُ عندَ قَصْدِ الْمُبالَغَة نحو: «زيدٌ عدلٌ او ثِقَةٌ».

تنبیه: مـا جاء هُنا مِنَ المَوْصُوفِ وَ الصِّفَةِ غَيرُما يُبْحَثُ عَنْهُ فی عِلْمِ النّحو فإنَّ الوصف والموصوف هُنا ک ـ وقَدْ يُعبَّرُ عَنْهُما بالنَّعتِ وَالمَنْعُوت ـ يُبَيِّنانِ رابطَةً خاصَّةً بَيْنَ جُزْأيْنِ مِنْ أجْزاء الكَلام فَلا تُعَنْوَنُ كَلِمَةٌ وَحْدَها بأنّها مَوصوفٌ او صِفَة (أوْ فَقُل نَعتٌ أوْ مَنْعُوتٌ) أمّا هُنا فَالوَصْفيَّة وَالمَوْصُوفِيَّة عُنْوانانِ لِلكَلِماتِ بِالنَظَرِ إلى أنْفُسِها مَعَ قَطْعِ النَّظَرِ عَنْ نِسْبَةِ كَلِمَةٍ إلى شَيْءٍ آخَرَ فی الكَلام.

* السّؤال والتّمرين *

١ ـ اَلْمَوْصُوفُ ماهُو والصِّفَةُ ما هِيَ؟ أیُّ اسْمٍ مَوْصُوفٌ وأَيُّهُ صِفَةٌ؟

٢ ـ مَيِّزِ الْمَوْصُوفَ مِنَ الصِّفَةِ فيما يَلی: اَلصَّبْرُ مِفتاحُ الْفَرَجِ، اَلصَّمْتُ زَيْنٌ وَالسُّكوتَ سَلامةٌ، اَلْعِلمُ خيرٌ مِنَ المالِ، التَّجْرِبةُ عِلمٌ مُسْتَفاد، اَلفَقْرُ سَوادُ الوَجْهِ فی الدّارَين، العالِمُ سِراجٌ، لا فَضْلَ لِعَرَبيٍّ عَلى عَجَمِيٍّ إلاّ بالتَّقوى، اَلصَّلاةُ مِعْراجُ الْمُؤمِنِ، صَدْرُ الْعالِمِ بَحْرٌ، اَلْحَكيمُ نَمْلَةٌ، اَلْعَدُوُّ أفْعى، الْمُنافِقُ ثَعْلَب، أسَدٌ عَلَيَّ وفی الْحُروب نَعامَةٌ، اَلْعِلْمُ مِكْسَحَةُ الأوْهام، المَوْتُ مَعَ العِزِّ حَياةٌ والْحَياةُ مَعَ الذِّلَّةِ مَوْتٌ، إنَّما الْحَياةُ عقيدَةٌ وَجِهاد، هُوَاللّهُ... الْمَلِكُ القُدُّوسُ السَّلامُ الْمُؤمِنُ الْمُهَيْمِنُ الْعَزيزُ الْجَبّارُ الْمُتَكَبِّر، محمّدٌ(ص) رَسُولُ اللّه و خاتَمُ النَّبيّين، مَجاری الامُور بِيَدِ الْعُلَماء، أنَا مَدينَةُ الْعِلْمِ وَعَلِيٌّ بابُها، أقْضيكُمْ عَلِيٌّ(ع)، مَرْحَباً بِقَوْمٍ قَضَوُا الْجِهادَ الْأَصْغَر وبَقِيَ عَلَيْهِمُ الْجِهادُ الأكْبَر.

المبحث الثّالث

المذكّر والمؤنّث

الفصل ١ ـ في اقسامِ المذكّر والمؤنّثِ:

الاسمُ على نوعَيْنِ مذكّرٌ و مؤنّثٌ و كلٌّ مِنهما عَلىٰ قسمَيْن «حقيقيٌّ» و «مجازيٌّ» فَالْحَقيقيُّ مٰا دَلَّ عَلىٰ ذَكَرٍ أوْ أُنثىٰ مِنَ الانسانِ والحَيْواناتِ وَالْمَجازيُّ مٰا ذُكِّرَ أوْ أُنِّثَ مَجٰازاً وَ اعْتِبٰاراً، فَالمُذكَّرُ الْحَقيقِيُّ نحوُ: «رَجُل» و «جَمَل» و نَحْوِهما و الْمُؤنَّثُ الحَقيقيُّ نحو: «إمْرَأة» و «نٰاقَة» و نحوِهما، والمذكَّرُ المجازِيُّ نحوُ: «قَلَم» و «جِدار» والمؤنّثُ المجازيُّ نحوُ: «دٰار» و «غُرْفَة».

ثُمَّ الْمُذَكَّرُ عَلىٰ قِسْمَين خٰاصَّيْنِ بِه: ١ ـ مٰا يُمْكِنُ تَأنيثُه ٢ ـ مٰا لٰايُمْكِنُ تَأنيثُه. فَالأَوّلُ مِنْهُ مٰا يُؤنَّثُ بالتّٰاء وَ مِنْهُ مٰا يُؤنَّثُ بالْأَلِف الْمَقْصُورَة و مِنْهُ مٰا يُؤنَّثُ بِالْأَلِفِ الْمَمْدُودَة كَما سَيأتي وَالثّٰاني (مٰالٰايُمْكِنُ تَأنيثُه) عَلىٰ ثَلاثَةِ أَقْسٰامٍ:

١ ـ مٰا لا مُؤنَّثَ لَهُ أصْلاً نحوُ: كِتٰاب، قَلَم و...

٢ ـ مٰا اِمُؤنَّثِهِ لَفْظٌ خٰاصٌّ نحوُ: أب، إبْن، أخ، بَغْل، صِهْر، ديك، ثَوْر و... فإنَّ بِإزائِها: اُمٌ، بِنْت، اُخت، زَوْجَة، كَنَّة، دَجٰاج، بَقَرَة و...

۳ـ ما يُسْتَعْمَلُ لِلْمُذَكَّرِ والْمُؤَنَّثِ عَلَى السَّواء وذلِكَ فى ثَلاثَةِ مَوارِدَ:

الف: اَلْمَصْدَرُ الْمُذَكَّر نحوُ «زيدٌ عَدْلٌ» و «هندٌ عَدْلٌ».

ب: اَكْثَرُ اَوْزانِ الْمُبالَغَة نحوُ «رَجُلٌ مِنْطيقٌ» و «امْرأةٌ مِنْطيقٌ».

ج: «فَعُول» بِمَعْنَى الْفاعِلِ و«فَعيل» بِمَعْنَى الْمَفْعُول نحوُ رَجُلٌ صَبُور و إمْرَأَةٌ صَبُور، رَجُلٌ جَريح و إمْرَأَةٌ جَريح بِخِلافِهِما إذا كانا بِالْعَكْسِ مِنْ ذلك نحو رَسول و رَحيمٌ فَإِنَّهُ يُقالُ إمْرَأَةٌ رَسُولَةٌ و أُمٌّ رَحيمَةٌ.[1]

تنبيهٌ: الصِّفاتُ الخاصَّةُ بِالأُنْثَى نحوُ: «حائِض»، «حامِل»وَ «مُرْضِع» لا تُؤَنَّثُ غالِباً و إنْ جازَ تَأنيثُها.

والمؤنَّثُ أَيْضاً عَلى قِسْمَيْنِ ـ يَخْتَصّانِ بِهِ ـ لَفظيٌّ و مَعنويٌ. اللفظيُّ ما كانَ في آخِرِه إحدى عَلاماتِ التَّأنيث وَهِيَ التّاءُ الْمَرْبوطَة وَالأَلِفُ الْمَقصُورَةُ وَ الأَلِفُ الْمَمْدُودَة نحوُ: إمْرَأَة و حُبْلى وحَمْراء (لفظيٌّ حقيقيٌّ) ونحوُ: تَمْرَة و رُجْعى و صَحْراء (لفظيٌّ مجازيٌّ) والمعنويُّ ما كانَ خالِياً مِنْها نحوُ مَرْيَم (معنويٌّ حقيقيٌّ) ونحو: بِئر (معنويٌّ مجازيٌّ).

تتمّةٌ: المؤنَّثُ المَعْنويُّ قياسيٌّ فى مواردَ وسماعيٌّ فى أُخرى فَالْقِياسيُّ فى أربعَةِ موارد:

۱ـ اَلمُؤَنَّثُ الْحَقيقِيُّ نحوُ: مَرْيَم، زَيْنَب، هِنْد، اُخْت و نَحْوِ ذلك.

۲ـ أسماءُ البلاد نحوُ: قُم، نَجَف، تِهران، ايران و...

۳ـ أَسْماء الأَعْضاء الْمُزْدَوَجَةِ مِنَ الْبَدَن نحو: عَين، اُذُن، يَد، رِجْل إلاّ بَعْضَها نحوُ: خَدّ و مِرْفَق و حاجِب.

۴ـ أَسْماء الرِّياح نحوُ: صَبا، شَمال، جَنُوب، قَبُول، دَبُور، حاصِب و...

---

۱. وَ بِخِلافِ فَعيل بِمَعْنَى المفعولِ أيضاً إذا جُرِّدَ مِنْ مَعْنَى الْوَصْفِيَّة وَ نُزِّلَ مَنْزِلَةَ الإسم نحو وَجيهَة و ذَبيحَة، وَجيه و ذَبيح.

و أمّا السّماعِيُّ ففى كَلِماتٍ لا ضابِطَ لَها مِنْها: أرض، إصْبَع، أرْنَب، أفْعى، بِئْر، جَحيم، سَقَر، حَرْب، دَلْو، دار، رَحِم، رَحى، ريح، سِنّ، سَبيل، شَمْس، ضَبُع، عَصا، عَيْن، فُلْك، قَوْس، كَأس، نار، نَعْل و...

وَ يُعْرَفُ هٰذَا القِسْم (القِسْمُ السَّماعِيّ) بِجَرَيانِ أحْكامِ الْمُؤنَّثِ فيه بِأنْ يُسْنَدَ إليهِ الْفِعلُ الْمُؤنَّث أوْ يُشارَ إلَيْهِ بِاسْمِ الإشارَةِ الْمُؤنَّث أوْ يُوصَفَ بِالْمُؤنَّث أوْ يُرْجَعَ إلَيه ضَميرُ الْمُؤنَّث ونحوِ ذلك نحوُ: «وَأخْرَجَتِ الأرْضُ أثْقالَها»، «هٰذِهِ جَهَنَّمُ الّتى كُنْتُمْ تُوعَدُون»، «فيها عَيْنٌ جارِيَة»، «وَالشَّمْسِ وَضُحيٰها» و...

تنبيه: هُناكَ أمُورٌ يَجُوزُ فيها التَّذْكيرُ وَالتّأنيثُ كِلاهُما وَذٰلِكَ قِياسيٌّ فى ثَلاثَةِ مَوارِد:

۱) عامَّةُ الْكَلمات إذا قُصِدَتْ ألفاظُها. فَالتَّذْكيرُ باعْتِبار «اللّفظ» وَ التّأنيثُ باعْتِبار «الكَلِمَة»، تَقُولُ مَثَلاً: اَللامُ اَحَدُ الْحُروفِ الْهِجاء أو إحْديٰها، مِنْ يَأتى لِمَعان اَو تأتى، يَدْخُلُ كانَ عَلَى الْمُبْتَدأ و الْخَبَر اَو تَدْخُلُ، زَيْد يَلْحَقُهُ التَّنوين اَوْ يَلْحَقُها.

۲) اَسْماءُ الْقَبائِل نحو: عاد و ثَمُود و أوْس و خَزْرَج قالَ اللّه تعالى: «كَذَّبَتْ ثَمُودُ بالنُّذُر» (۲۳–القمر) وقالَ تعالى: «و أمّا ثَمُودُ فَهَدَيْناهُمْ» (۱۷–فصّلت) فَالتَّذكيرُ باعْتِبارِ الْقَوْم وَ التّأنيثُ بِاعْتِبارِ الْقَبيلَة.

۳) أسماءُ الأجناسِ الجَمْعيّة (وهِيَ ما يُفَرَّقُ بَيْنَهُ و بَيْنَ مُفْرَدِهِ بتاءٍ أو ياءِ النَّسَبِ فى مُفْرَدِه) نحو نَخْل و إفْرَنْج قال تَعالى: كَأنَّهُمْ أعْجازُ نَخْلٍ خاوِيَة (۷–الحاقّة). وقالَ تعالى: كَأنَّهُمْ أعْجازُ نَخْلٍ مُنْقَعِر (۲۰–القمر). فَالتذكيرُ بِاعْتِبارِ اللّفظِ وَ التأنيثُ بِاعْتِبارِ الْمَعْنى.

وسَماعِيٌّ فى أسْماءٍ لا ضابِطَ لَها مِنْها: حال، حانُوت، خَمْر، دِرْع، ذَهَب، سِكّين، سُلَّم، ضُحى، طَريق، عَضُد، عُقاب، عَقْرَب، عُنُق، عَنْكَبُوت، فَرَس، قِدْر، كَبِد، لِسان، مِسْك، مِلْح، مَنْجَنيق، ماء و...

* اَلسّؤال والتّمرین *

۱ــ مَیِّزِ الْحَقیقیَّ عنِ المَجازِیِّ فیمایَلی مِنَ الإسْمِ الْمُذَکَّر: قِرْطاس، شَجَر، لِباس، ثَوْر، دیک. کَلْب. سِنَّور، ماء، حَجَر، جَمَل، زَیْد، إبْن، بَقْل، باب، فَحْل، یَوْم، لَیْل، شَهْر.

۲ ــ عَیِّنِ الْحَقیقِیَّ وَالْمَجازِیَّ فیما یَلی مِنَ الإسْمِ الْمُؤَنَّث: ساعَة، أرْض، زَیْنَب، شاة، بِئْر، عَیْن، کَفّ، ضَأن، مَعْز، کَأس، نَعْل، نار، جَهَنَّم، دار، حَرْب، هِنْد، شِعار، مَرْیَم، عَصا، ساق.

۳ ــ أعْطِ لِکُلٍّ مِنَ الأقْسامِ الثَّلاثَةِ لِلْمُذَکَّرِ الّذی لایُمْکِنُ تَأنیثُهُ خَمْسَةَ أمْثِلَة.

۴ ــ عَیِّــنْ نَوْعَ التَّأنیثِ ــ الْحَقیقیّ والمجازیّ، اللّفظیّ والمعنویّ ــ فی الکَلِماتِ التّابِعَة: کُلْثُوم، رُقَیَّة، رُباب، أُمّ، عَمَّة، اُخْت، قَوْس، فَخِذ، حَرْب، تَمْرَة، صَحْراء، سَلْمیٰ، قیمَة، ضَبُع، سَماء، أرْض، شَمْس، رَحِم، سَعیدة، بِنْت، ریح، یَد، رِجْل، إمْرأة، حَسْناء، بَطْحاء، حُجْرَة، دَواة، قِدْر، شَجَرَة، حَوْرَة، نَمْل، نَخل، إلیٰ، حَتّیٰ، صار، أصْبَحَ، صاد، فاء، عاد، تُبَّع.

الفصل ۲ ــ إسْنادُ الفِعْلِ إلَی المُؤَنَّث:

مِنْ أحْکامِ الْمُؤَنَّثِ تَأنیثُ الفعلِ الْمُسْنَدِ إلَیهِ ــ کَما أُشیرَ إلَیْهِ فی الْفَصْلِ السّابِقِ ــ و ذٰلِکَ قَدْ یَجِبُ وقَدْ یَجُوزُ، بیانُ ذٰلِک:

یَجِبُ تَأنیثُ الْفِعْلِ إذٰا أُسْنِدَ إلَی الْمُؤَنَّثِ الْحَقیقِیِّ سَواءٌ کانَ لَفْظِیّاً نحوُ إمْرأة أمْ معنویّاً نحو هِنْد و سَواء أُسْنِدَ الْفِعْلُ إلیٰ نَفْسِهِ أوْ إلیٰ ضَمیرِه نحو «جاءَتْ إمْرأةٌ وذَهَبَتْ»، «سَألَتْ هِنْدٌ وأُجیبَتْ». وکذا إذا اُسْنِدَ إلیٰ ضَمیرِ الْمُؤَنَّثِ الْمَجازِیّ نحوُ: «الشَّمسُ طَلَعَتْ» و «البِئْرُ امْتَلأتْ» و نحو ذلک. وأمّا إذٰا اسْتَنَدَ إلیٰ نَفْسِ الْمُؤَنَّثِ الْمَجازِیّ ــ لا إلیٰ ضَمیرِه ــ فَیَجُوزُ تأنیثُه نحو: «طَلَعَتِ الشَّمْسُ» أوْ «طَلَعَ الشَّمْسُ».

تنبيهانِ: ١ـإذا أُسْنِدَ الفعلُ إلىٰ ظاهِرِ المؤنَّثِ و فَصَلَ بَيْنَهُما فاصِلٌ فَفِي الْمَجازِيّ يَحْسُنُ تَذكيرُ الْفِعلِ وَفِي الْحَقيقِيّ يَجُوزُ ذٰلِک نحو «طَلَعَ الْيَومَ الشَّمْسُ في ساعَةِ كذا»، و «جاءَ أَوْ جاءَتِ الْيَوْم هِنْدٌ».

٢ـفِي الْجَمعِ الْمُكَسَّرِ وَ الْمُؤنَّثِ السّالِم إذا أُسْنِدَ الْفِعْلُ إلىٰ ضَميرِ هِما جازَ أَمْرانِ:

الف) رِعايَةُ الْمَعْنى وَ إِرْجاعُ ضَميرِ الْجَمْع (المذكّر او المؤنّثِ) إلَيْه. نحو الرِّجالُ جاؤُوا وَالْمُسْلِماتُ جِئْنَ والدُّورُ هَدِمْنَ، «وَالْمُطَلَّقاتُ يَتَرَبَّصْنَ بِأَنْفُسِهِنَّ ثَلاثَةَ قُرُوءٍ» (٢٢٨ـالبقرة)، «والْعادِياتِ ضَبْحاً... فَأَثَرْنَ بِهِ نَقْعاً» (١ـ٤ـالعاديات).

ب) رِعايَةُ اللَّفْظِ وَ إرجاعُ الضَّميرِ الْمُفْرَدِ الْمُؤنَّثِ إليه و ذٰلِک باعْتِبارِ تَأويلِهِ إلَى الْجَماعَةِ تَقولُ: اَلرِّجالُ جاءَتْ وَ الْمُؤمِناتُ ذَهَبَتْ، وَالْفَتَياتُ آمَنَتْ.

و إذا أُسْنِدَ الْفِعْلُ إلىٰ ظاهِرِ هِما وَجَبَ فيهِ الإفْرادُ مَعَ جَوازِ التَّذكيرِ و التَّأنيثِ تقولُ: جاءَ الرِّجالُ و جاءَتِ الرِّجال، جاءَ الْمُسْلِماتُ وجاءَتِ الْمُسْلِماتُ، مَضَى الأَيّامُ و مَضَتِ الأَيّامُ قال تعالى: «إذا جاءَكَ الْمُؤمِناتُ» (١٢ـالممتحنة)، وقالَ تعالى: قالَتِ الأعرابُ آمَنّا (١٤ـالحجرات).[1]

* التمرين *

١ـأَسْنِدْ إلىٰ كُلٍّ مِنَ الأَسْماءِ الْمُؤَنَّثَةِ التالِيَةِ فِعلاً، مَرَّةً إلىٰ نَفْسِهِ وَالأُخرىٰ إلىٰ ضَميرِه: حالَة، عَروُس، حانُوت، سِنّ، شِمال، كَأس، قَدَم، عَلّام، أَمَة، اُمّ، اُخت، أيّام، دار، غُرفَة، شَمس، رَسُولَة، مُرْضِع، حامِل، صاحِبات، طالِبَة، أزْمِنه، آيات، أحْوال، قُضاة، مسائِل، رِياح، قانِتات، أَخَوات، مُصْطَلَحات.

٢ ـ ارْسُمْ جَدْوَلاً يُبَيِّنُ أقسامَ الْمُذَكَّرِ وَالمؤنَّثِ وَأَعْطِ لِكُلِّ قِسمٍ أَمْثِلَةً مِنْ غَيرِ ما ذُكِر.

---

١. همع الهوامع ج ٢ ص ١٧١ و جامع المقدمات ص ٢٦٠.

الفصل ۳ ـ فی عَلاماتِ التَّأنیثِ وَآثارِها وَمَواضِعِها:

أَلعَلائِمُ الثَّلاثُ للتَّأنیثِ ـ وهِیَ التّاءُ الْمَرْبوطَةُ وَ الاَلِفُ الْمَقْصُورَةُ و الْأَلِفُ الْمَمْدُودَةُ کَما سَبَقَ ـ قَدْ تُفیدُ التَّأنیثَ الْحَقیقیَّ وَقَدْ لا تُفیدُ. بَیانُ ذٰلِکَ:

اَلتّاء الْمَرْبوطةُ تُفیدُ التَّأنیثَ الْحَقیقیَّ غالِباً فی خَمْسَةِ مَوارِدَ:

۱ ـ اسمُ الفاعل نحو: ضارب ← ضاربَة، مُحسِن ← مُحْسِنَة.

۲ ـ اسمُ المفعول نحو: مَظْلُوم ← مَظْلُومَة، مُؤَدَّب ← مُؤَدَّبَة.

۳ ـ اَلأَوزانُ السَّماعِیَّةُ لِلصِّفَةِ الْمُشَبَّهة نحو: شَریف ـ شَریفَة، سَیِّد ← سَیِّدة، وَکَذا الْقِیاسِیَّةُ مِنْها فی غَیرِ الثُّلاثیِّ المجرّدِ نحو: مُنْقَطِع ← مُنْقَطِعَة.

۴ ـ أَلْمَنْسُوب نحو: ایرانیّ ← ایرانیّة، قُرَشِیّ ← قُرَشِیَّة.

۵ ـ بعضُ الْجَوامِد نحو: إمْرَء ← إمْرَأة، نَمِر ← نَمِرَة وَلا ضابِطَ لِهٰذَا الأخیرِ إلّا السَّماع.[1]

الألِفُ الْمَقْصُورَة تُفیدُ التَّأنیثَ الحقیقیَّ فی مَوْرِدَین:

۱ ـ أَلصِّفَةُ الَّتی عَلیٰ «فَعْلان» فَإنَّها تُؤَنَّثُ عَلیٰ «فَعْلیٰ» نحو سَکْران ← سَکْریٰ، غَضْبان ← غَضْبیٰ إلّا سِتَّ عَشَرَةَ صِفَةً هِیَ: مَنّان (کَثیرُ المَنِّ ـ والإحسان)، أَلْیان (عَظیمُ الأَلْیَة)، حَبْلان (کَثیرُ الْغَیْظ)، خَمْصان (دَقیقُ الْوَسَط ضامِرُ الْبَطْن)، دَخْنان (ما یَغْشاهُ الدُّخان)، رَیْحان (طَیِّبُ الرائِحَة)،

---

۱. إفادَةُ التّاءِ التَّأنیثَ الحَقیقیَّ فی هٰذِهِ الْمَوارِد هُوَ الغالِب وَ قَدْ لایُفیدُ ذلک خُصوصاً فی اسْمِ الْمَفْعول نحوُ: ماءٌ جارِیَة، أرضٌ مَغْمُورَة، سُرُرٌ مَرْفوعَة وهکذا...



سَيْفان (الرّجل الطّويل)، سَخْنان (الحارّ)، ضَحْيان (الّذى يأكل فى الضّحى)، صَوْجان (الشديدُ الصُّلْبُ مِنَ الدّوابّ)، عَلّان (الجاهل)، قَشْوان (الضّعيف)، مَصّان (ألّلئيم) مَوْتان (مَوْتانُ الفُؤاد: البَليد)، نَدْمان (مَنْ يَنْدَم)، نَصْران (نَصْرانىّ)، فإنّ هٰذِهِ تُؤَنَّثُ بالتّاء يُقالُ: إمْرَأَةٌ نَدْمانَة، نَصْرانَة و...

٢ ـ أفْعَلُ التَّفضيل فَإنَّهُ يُؤَنَّثُ عَلىٰ «فُعْلىٰ» نحو: أفْضَل ← فُضْلىٰ، أصْغَر ← صُغْرىٰ و...

وَالْمَمْدُودَةُ تُفيدُ التّأنيثَ الْحَقيقىَّ فى مَوردٍ واحدٍ وَهُوَ الصِفَةُ المُشَبَّهَةُ الّتى تَكونُ عَلىٰ «أفْعَل» فَإنّها تُؤَنَّثُ عَلىٰ «فَعْلاء» نحو أحْمَر ← حَمْراء، أعْمىٰ ← عَمْياء، أبْلَج ← بَلْجاء.

وَ فى غَيرِ ما مَرَّ إذا زيدَتِ الْعَلاماتُ الثّلاثُ أفادَتِ التّأنيثَ الْمَجازِىَّ وَلا قِياسَ لِهٰذَا النَّوعِ بَل يُعْرَفُ بِالسَّماع،مِنْهُ: تَمْرَة، ضَرْبَة، عِدَة، إقامَة و... دَعْوىٰ، بَرَدىٰ (نَهرٌ فى دِمَشْق)، رُجْعىٰ، أربىٰ (الدّاهِيَة)، حُبارىٰ و... سَرّاء، صَحراء، فُقَهاء، أرْبَعاء، كِبْرِياء، عاشُوراء و... نَعَمْ التّاءُ لا يَخْلُو مِنْ فائدة أُخرىٰ ـ غيرِ التّأنيثِ المجازىّ ـ غالباً كَكَوْنِهِ لِبَيانِ الْوَحْدَةِ نحو تَمْر ← تَمْرَة، ضَرْب ← ضَرْبَة أو عِوَضاً عَنِ الْفاء نحو وعْد ← عِدَة أو عِوَضاً عَنِ العَين نحو إقْوام ← إقامَة أوْ عِوَضاً عَن اللّامِ نحو شَفَه ← شَفَة أوْ عِوَضا عَن الزّائِد نحو تَبصير ← تَبصِرَة أوْ لِغَيرِ ذٰلِك وَقَدْ لا يُفيدُ إلّا التّأنيثَ المَجازىَّ نحو غُرْفَة و عِمامَة...

تنبيهٌ و تتمّةٌ: إنَّ التّاءَ والألِفَ ـ بِنَوْعَيْهِ ـ لا تُفيدانِ التّأنيثَ إلّا عندَ زِيادَتِهِما وَ أمّا إنْ كانَتا أصْلِيَّتَيْنِ أوْ بِحُكْمِ الأصْلِيَّة فَلا تُؤَنِّثانِ الْكَلِمَةَ أىَّ تَأنيثٍ فَلْيُعْلَمْ هُنا مواردُ أصْلِيَّةِ هذِهِ الْحُروف و مَوارِدُما تكونُ الزّائدةُ بِحُكْمِ الأصليَّة:

التّاء أصْلِيَّةٌ فى كَلِماتٍ مَعْدُودَة تُعْرَفُ بالسَّماع نَحو: وَقْت، سَبْت و...

و تَلْحَقُ بها ــ وَتكُونُ بِحُكْمِها فی عَدَمِ إفادَةِ التَّأنيث مُطْلَقا ــ اَلتّاءُ الزّائِدَةُ فی الْمُذَكَّرِ الْحَقيقیّ نحو طَلْحَة، مُعاوِيَة و مازيدت لِبَيانِ الْمُبالَغَة نحو: راوِيَة (مَنْ كَثُرَتْ رِوايَتُه) اَوْلِتأكيدِ الْمُبالَغَة نحو: عَلاّمَة و فَهّامَة.

الأَلِفُ الْمَقصورَةُ أصليَّةٌ فی النّاقِصِ نحو: رَحیٰ، رِضا، مَرْمیٰ و...

وتَلْحَقُ بها الزّائِدَةُ فی ثَلاثَةِ موارِدَ: ۱ ــ الزّائِدَةُ فی المُذَكَّرِ الْحَقيقیّ نحو موسیٰ.
۲ ــ ما زيدَتْ سادِسَةً نَحوُ قَبَعْثَرىٰ (بِكَسْرِ الْقافِ وَفَتْحِه: القَوِىُّ مِنَ الْإِبِلِ).
۳ــ اَلّتی زيدَتْ لِلإِلْحاقِ ــ و معنَی الْإِلْحاقِ يَأتی فی مَحَلِّهِ ــ نحو أَرْطیٰ (شَجَرٌ يَشْبَهُ ثَمَرُهُ العَنابَ).

الأَلِفُ الْمَمْدُودَةُ أَصْلِيَّةٌ فِی مَهموزِ اللّامِ وَمُعْتَلِّه نحو قُرّاء، سَماء، إنـاء، دُعاء، إعْطاء و.... و تَلْحَقُ بِهَا الزّائِدَةُ فی مورِدينِ: ۱ ــ ما زيدَتْ فی الْمُذكَّرِ الحَقيقیّ نَحو زكَرِيّاء ۲ ــ ما زيدَتْ لِلْإِلْحاقِ نحو حِرْباء (دُوَيْبَّةٌ تَتَلَوَّنُ فی الشَّمسِ ألواناً مُخْتِلِفَةً يُضْرَبُ بِهَا الْمَثَلُ فی التَّقَلُّب).[۱]

* السّؤالُ والتّمرين *

۱ ــ أَعْطِ لِكُلِّ مَوْرِدٍ مِنَ الْمَوارِدِ الّتی تُفيدُ فيهِ التاء التّأنيثَ الحَقيقیَّ خمسةَ أمثِلَةٍ.
۲ ــ عَيِّـنِ الحَقيقیَّ والمَجازِیَّ فيمايَلی واذكُرِ المائزَ بَينَهُما: سَماحَة، عَلاّمَة، عالِمَة، قاعِدَة، مَشيَّة، شُوریٰ، حُسْنیٰ، حَسْناء، طَيِّبَة، وَديعَة، صُغْریٰ، صَحراء، شَهلاء، نَدمانَة، مَضّانَة، ريحانَة، غضبیٰ، عوراء، عَطِيَّة، رَضِيَّة، عَشِيَّة، سَوداء، عاشوراء، قُرَشِيَّة، زَكيَّة، زَكَوِيَّة، سُوءیٰ، حُبْلیٰ، سَلْمیٰ، صَفْراء.

---

۱. إنَّ عَدَمَ إفادَةِ الزّائِدَةِ المُلحَقَةِ بالأَصلِيَّةِ اىَّ تأنيثٍ هو رأىُ المُحَقِّقِ رَضِىِّ الدّينِ الأَسْتَرابادِىّ رَحِمَهُ اللّه فإنَّهُ يَقُولُ: اَلتّاء وَالأَلِفُ فی هذِهِ الْمَوارِدِ وَإن يُقالُ لَهُما تاءُ التَّأنيثِ وَ اَلِفُه اِلاّ أَنَّهُما لا يُفيدانِ اىَّ تأنيثٍ. و يَرىٰ بَعْضُ الْمُعاصِرينَ ــ وهو الْمُحَقِّقُ عَبّاس حَسَن فی النّحو الوافی ج ٤ ص ٤٣٨ ــ أنَّهُما فی هذِهِ الْمَوارِدِ تُفيدانِ التأنيثَ اللَّفظِىَّ فَيَجُوزُ فی الكلمةِ الْمُشْتَمِلَةِ عَلَيها وَجْهانِ: رِعايَةُ اللَّفظِ و رِعايَةُ المَعْنیٰ والأَوَّلُ عِنْدَهُ أحْسَنُ فی كَثيرٍ مِنَ الحالاتِ.

٣ ــ ماهِيَ عَلاماتُ التّأنيث؟ وَمتىٰ لا تكُونُ تِلكَ الحُرو فُ عَلائِمَ للتّأنيثِ؟ أعطِ لِذٰلِکَ أمثِلَةً.

٤ ــ هَل الأَسماء التّالِيَةُ مؤنّثةٌ أمْ لا و مَا الدّليلُ عليهِ؟: عَطِيَّة (إسمُ رَجُلٍ)، عيسىٰ، يحيىٰ، عِلْبـاء (مُلْحَق)، صَمْت، فتوىٰ، زحمَة، حَمزَة، همزَة، نُباتَة (إسمُ رَجُلٍ)، زَبّاء.

أَلمَبْحَثُ الرّابِعُ

أَلمُتَصَرِّفُ و غَيْرُ المتصرِّفِ

مُقَدّمة:

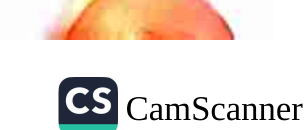
ألإسمُ علىٰ قِسْمينِ مُتَصَرِّفٍ و غَيْرُ مُتَصَرِّف. ألمتصرّفُ ما يُثَنّىٰ و يُجْمَعُ و يُصَغَّرُ و يُنْسَبُ إلَيهِ نحوُ: أَسَد ـــ أَسَدانِ، أُسُود، أُسَيْد، أَسَدِىّ. و غيرُ المتصرِّفِ ما لا يَعْرِضُهُ هٰذِهِ الحالاتُ.[1] فَلْنَبْحَثْ عَنْ هٰذِهِ الْحالاتِ الأرْبَعَةِ و كَيْفِيَّتِها و أَحْكامِها:

ألفصل ١ ـــ أَلْمُثَنّى:

أَلْمُثَنّىٰ مادَلَّ علىٰ فَرْدَيْنِ مِنْ أَفْرادِ جِنْسِهِ بزِيادَة فى آخِرِهِ، وتَثْنِيَةُ الكلمةِ، هى إلْحاقُ عَلامَةِ المُثَنّىٰ بآخِرها. و عَلامَةُ المُثَنّىٰ هى الأَلِفُ والنُّونُ المَكْسُورَةُ أوالياء المَفْتُوحُ ماقَبْلَهامَعَ النُّونِ المَكْسُورَةِ نحو «رَجُلانِ» و «إمْرَأَتَيْن». فَلايَكُونُ «حُسَيْن» مُثَنّى لِأَنَّ النُّونَ فيهِ أَصْلِيَّةٌ ولايَكُونُ «إثْنَيْن» مُثَنّى لِأَنَّ

---

١. إنْ لَمْ يَعْرِضْهُ شَىءٌ مِنْ هذِهِ الحالاتِ يُقالُ لَهُ غَيْرُ المتصرِّفِ مُطلقاً و إنْ عَرَضَهُ بَعْضُها دوُنَ بَعْضٍ يُقالُ لَهُ المُتَصَرِّفُ بالنِّسْبَةِ إلىٰ ذٰلِكَ البَعْضِ و غَيْرُ المتصرِّفِ بالنِّسْبَةِ إلى الآخَر.



ياءَهُ أصليّةٌ ولايَكونُ «بَحْرَيْن» مُثنّىً لِأنّهُ لايَدُلُّ على فَرْدَيْنِ (بَحْر و بَحْر).

ثُمّ كَيفيّةُ صَوْغِ المُثنّى في المَوارِدِ المُخْتَلِفَةِ هٰكَذا: ألصّحيحُ وشِبْهُهُ تَلْحَقُ بآخِرِهِما عَلامَةُ المثنّى نحوُ أسَدانِ و ظَبْيانِ وكذا المَنْقوصُ الّذى لَمْ تُحْذَفْ لامُهُ نحو ألهادى ـــ ألهاديانِ.

والمَنْقوصُ المَحْذوفُ اللّامُ يُرَدُّ لامُهُ عِنْدَ التَّثْنِيَةِ نحو هادٍ ـــ هادِيانِ، مُهْتَدٍ ـــ مُهْتَدِيانِ.

والمَقْصورُ إنْ كانَ ثُلاثِيّاً[1] و كانَتْ ألِفُهُ مُنْقَلِبَةً عَنْ واوٍ رُدَّتْ ألِفُهُ إلى أصْلِها نحو العَصا ـــ العَصَوانِ والعَصَوَيْنِ، الرِّبا ـــ الرِّبَوانِ والرِّبَوَيْنِ و... وإلّا قُلِبَتْ ياءً نحو الفَتى ـــ الفَتَيانِ، المُصْطَفى ـــ المُصْطَفَيانِ، المُسْتَشْفى ـــ المُسْتَشْفَيانِ.

والمَقْصورُ المَحذوفُ لامُهُ لِالْتِقاءِ الساكِنَيْنِ يُرَدُّ لامُهُ عِنْدَ التَّثْنِيَةِ نحوُ عَصاً (بالتنوين) ـــ عَصَوانِ، فَتًى ـــ فَتَيانِ.

والمَمْدودُ إنْ كانَتْ هَمْزَتُهُ أصْلِيّةً ـ اىْ كانَ المَمْدودُ كلمَةً مَهْموزَةَ اللّامِ ـ بَقِيَتْ على حالِها و إنْ كانَتْ لِلتّأنيثِ قُلِبَتْ واواً و إنْ كانَتْ مُنْقَلِبَةً أو مزيدةً لِلإلْحاقِ جازَ فيها وَجْهانِ: إبقاؤُها على حالِها و قَلْبُها واواً نحوُ قَرّاء ـــ قَرّاءانِ، حَمْراء ـــ حَمْراوانِ، دُعاء ـــ دُعاءانِ و دُعاوانِ، إهْداء ـــ إهْداءانِ و إهْداوانِ، عِلْباء ـــ عِلْباءانِ و عِلْباوانِ.[2]

والثُّلاثِيُّ المَحْذوفُ لامُهُ، إنْ لَمْ يُعَوَّضْ عَنْهُ بِشَيْءٍ و بَقِيَ ثُنائِيّاً رُدَّ لامُهُ عِنْدَ التَّثْنِيَةِ نحو أب ـــ أبَوانِ، أخ ـــ أخَوانِ ـ إلّا «يَد» و «فَم» فَإنَّ المَحْذوفَ مِنْهُما لايُرَدُّ نحو يَد ـــ يَدانِ، فَم ـــ فَمانِ وكَذلِکَ «دَم» عَلَى

---

١. ألمُرادُ مِنَ الثّلاثِيِّ هٰهُنا و في الأبْحاثِ التّالِيَةِ ما كانَ لَهُ ثَلاثَةُ أحْرُفٍ و مِنْ فَوقِ الثّلاثِيِّ ما كانَ حُرُوفُهُ أكْثَرَ أصْليّاً كانَ الجَميعُ أمْ لَمْ يَكُنْ.

٢. ألمُرادُ مِنَ الأصْلِيِّ هٰهُنا أخَصُّ مِمّا مَرَّ في المَبْحَثِ السّابِقِ.

الأَصَحّ ـ و إنْ عُوِّضَ عَنِ اللّامِ بِشَیْءٍ ثُنّیَ کَما هُوَ نحو سَنة ـــ سَنَتانِ، إسْم ـــ إسْمانِ و...

والمُرَکَّبُ الإضافِیُّ یُثَنّیٰ جُزْؤُهُ الأَوَّلُ نحو عَبدالله ـــ «عَبْدَااللّهِ» و «عَبْدَیِ اللّهِ» و أمّا المَزْجِیُّ والإسْنادِیُّ فَیُضافُ إلَیْهِما «ذَوَا» أو «ذَوَی» فی المذکَّرِ و «ذَواتا» أو «ذَواتَیْ» فی المؤنّثِ نحو سِیْبَوَیْهِ ـــ «ذَوا أو ذَوَی سِیْبَوَیْه» تَأَبَّطَ شَرّاً ـــ «ذَوا أو ذَوَیْ تَأَبَّطَ شَرّاً».

تَنبیهٌ: أُلْحِقَتْ بالمُثَنّیٰ خَمْسُ کَلِماتٍ هی: إثْنانِ، إثْنَتانِ، ثِنْتانِ، کِلا، کِلْتا فَإنَّ هذِهِ لَیْسَتْ بِمُثَنَّیاتٍ لِعَدَمِ انْطِباقِ حَدِّ المُثَنّیٰ عَلَیْها و إنْ وافَقَتْهُ فی الصُّورَةِ والمَعْنیٰ.

تَتِمَّةٌ: قَدْ یُقْصَدُ مِنَ المُثَنّیٰ أفْرادٌ کَثیرةٌ کَما فی قَولِهِ تَعالیٰ: «ثُمَّ ارْجِعِ البَصَرَ کَرَّتَیْنِ» (۴ـ الملک) أیْ کَرّات و نحو «لَبَّیْکَ» و «سَعْدَیْکَ». وذلِکَ لِأَنَّ المُثَنّیٰ فی حُکْمِ المُکَرَّرِ والمُکَرَّرُ قَدْ یُفیدُ الکَثْرَةَ نحوُ «کَلّا إذا دُکَّتِ الأَرْضُ دَکّاً دَکّاً، وجاءَ رَبُّکَ والمَلَکُ صَفّاً صَفّاً» (۲۱و۲۲ـ الفجر).

* ألسّؤالُ والتّمرینُ *

۱ ـ عَرِّفِ المُتَصَرِّفَ و غَیْرَ المتصرِّفِ.

۲ ـ ماهو المُثَنّیٰ و التَّثْنِیَةُ و عَلامَةُ المُثَنّیٰ؟

۳ ـ مَیِّزْ غَیْرَ المُثَنّیٰ مِنَ المُثَنّیٰ فیما یَلی وَاذْکُرْ لِمَ لایَکُونُ مُثَنّیً: جَوْلان، خِذْلان، قُوچان (مِنْ بِلادِ خُراسان)، خُمَیْن، جَبان، عَیان، حُنَیْن، ثِنْتَیْن، غِزْلان.

۴ ـ کَیْفَ یُثَنّیٰ المُفْرَدُ الصَّحیحُ وشِبْهُ الصَّحیحِ؟ أعْطِ أمْثِلَةً علیٰ ذلِکَ.

۵ ـ کَیْفَ یُثَنّیٰ المقصورُ والممدودُ والمنقوصُ والثُّنائِیُّ والمُرَکَّبُ؟ أعْطِ لِکُلِّ نَوْعٍ أمْثِلَةً.

۶ ـ ثَنِّ الکلماتِ التّالیةَ: صَحْراء، سَماء، رِضا، بابَوَیْه، قُولَوَیْه، بَیْت لَحْم، بَعْلَبَک، أبُوالحَسَن، دار، مَسْجِد، مَسْعیٰ، رَفیق، سُؤال، نِداء، مَوْلیٰ، ثِقَة، راعٍ، نام، مُحْیی.

ألفصلُ ٢ـ ألجَمْع:

ألجمعُ مادَلَّ على أكثَرَ مِنْ إثنَيْنِ بزِيادَةٍ فى آخِرِهِ أوْ تَكَسُّرِ بناءِ مُفْرَدِهِ وهو على ثَلاثَةِ أقسام: ١ـ جَمْعُ المذكَّرِ السّالِمُ ٢ـ جَمْعُ المؤنَّثِ ألسّالِمُ ٣ـ جمعُ الْمُكَسَّرِ. هذا والكلامُ فى بَيانِ أقْسامِ الجَمْعِ و ما يَتَعَلَّقُ بِهِ فى أبْحاثٍ:

ألبحثُ ١ـ جمعُ المذكَّرِ السّالِمُ: عَلامَتُهُ واوٌ مضمومٌ ماقَبْلَها مَعَ نُونٍ مَفْتُوحَةٍ أوْ ياءٌ مكسورٌ ماقَبْلَها مَعَ نونٍ مفتوحةٍ فى آخِرِ الْمُفْرد نحو مُسْلِم ـ مُسْلِمُونَ، مُسْلِمينَ و يُشْتَرَطُ فى المفردِ الّذى يُجْمعُ هٰذَا ألجَمْعَ ثَلاثَةُ شُروطٍ: ١ـ أنْ يَكونَ مُذكَّراً خالِياً عَنِ التّاء ٢ـ أنْ يَكُونَ إسْماً لِذى عَقْلٍ ٣ـ أنْ يَكُونَ مِمّا يُؤنَّثُ بِالتّاءِ إنْ كانَ وَصْفاً، أو يَكُونَ عَلَماً إنْ كانَ مَوْصُوفاً[1].

فَعَلَيهٰذا لايُجْمَعُ جَمْعَ المذكَّرِ السّالِمَ نحوُ «هِنْد» و «ضارِبَة» لِلْأُنُوثَةِ ولا نحوُ: «طَلْحَة» و «عَلّامَة» لِلاقْتِرانِ بِالتّاء وَلا نحوُ كَلْب وَصاهِل لِكَوْنِهِما اسْمَيْنِ لِغَيْرِ ذِى الْعَقل ولا نحوُ «غَضْبان» و «أحْمَر» لِكَوْنِهِ صِفَةً تُؤنَّثُ بغَيْرِ التّاء ولانحوُ «رَجُل» و «غُلام» إذْ لَيْسا بِعَلَمٍ. هذا وَ يُستَثْنى مِنَ الشَّرْطِ الثّالِثِ أفْعَلُ التَّفْضيل فَإنّه يُجْمَعُ هٰذا الْجمعَ مَعَ تَأنيثِهِ بِالْألِف.

---

١. ألعَلَمُ ما وُضِعَ لِواحِدٍ بِعَيْنِهِ. فَلايُثَنّى العَلَمُ ولا يُجْمَعُ إلاّ إذا نُكِّرَ وسَيَأتى لِذٰلِکَ فَضلُ تَوضيحٍ.

ثُمَّ المَنقوصُ تُحذَفُ یاؤُهُ عِندَ الجَمعِ نحو ألهادی ـــــ ألهادُونَ و ألهادینَ، ألمُهتَدی ـــــ ألمُهتَدُونَ، ألمُهتَدینَ و کذلِکَ ألِفُ المقصورِ نحو المُصطَفىٰ ـــــ المُصطَفَوْنَ و ألمُصطَفَیْنَ، موسىٰ ـــــ مُوسَوْنَ و مُوسَیْنَ، و أمّا المَمْدودُ فَحُکْمُهُ ما سَبَقَ فی التَّثنِیَةِ نحو وَضّاء ـــــ وَضّاؤُونَ وَوَضّائینَ، قَرّاء ـــــ قَرّاؤُونَ و قَرّائینَ، قَرّاوُونَ و قَرّاوینَ. والمرکَّبُ مُطلقاً یُجْمَعُ بإضافةِ «ذَوُو» او «ذَوی» إلَیهِ نحو «ذَوُو عَبدِاللّه»، «ذَوُو سیبَوَیه»، «ذَوُو تَأبَّطَ شَرّاً».

تَنبیهٌ: اُلْحِقَتْ بِجمعِ المذکّرِ السّالِمِ عِدَّةُ کلماتٍ مِنها: «عِلّیُّونَ» (العِلّیّ: اَلْعُلُوّ و عِلّیُّونَ إسْمٌ لِأعْلَى الْجَنَّةِ مفردٌ)، «عالَمُونَ» (معناهُ العالَمُ کما قیلَ فَهُوَ بمعَنَى الْخَلْقِ کُلِّهِ، وقیلَ مَعْناهُ العُقَلاءُ مِنَ الْخَلائِقِ، فلامفردَلَهُ فی شَیءٍ مِنَ الْمَعْنَیَیْنِ)، «عِشْرُونَ» إلىٰ «تِسْعینَ»، «اُولُو» (بِمَعْنىٰ أصْحاب و لامُفْرَدَلَهُ)، «أرَضُونَ» (جَمْعُ أرْض و هی مُؤَنَّثٌ)، «سِنُونَ» (جمعُ سَنَة وهی أیضاً مؤنّث)، «بابُ سِنُونَ» (وهی کلماتٌ ثُلاثِیَّةٌ حُذِفَتْ لامُها و عُوِّضَتْ عَنها تاءُ التّأنیثِ و لَمْ یُجْمَعْ جَمْعَ التَّکْسیر) نحو: «عِضَة» بِمَعْنَى الْکِذبِ أو التَّفریقِ فَعَلَى الأوَّلِ أصْلُها «عِضَهٌ» وَ عَلَى الثّانی اَصْلُها «عِضَوٌ» و نحو: «عِزَة» بِمَعْنَى الْفِرْقَةِ مِنَ النّاس أصْلُها «عِزَیٌ» و نحو: «ثُبَة» بِمَعْنَى الْجَماعَةِ أصْلُها «ثُبَیٌ» فَتُجْمَعُ هٰذِهِ على: عِضُونَ، عِزُونَ، ثُبُونَ فَلَیْسَ مِنْ هٰذِهِ نحوُ «یَد» ولا نحو «زِنَة» و لانحو «شَفَة» و «شاة» لِعَدَمِ التَّعْویضِ فی الاُولىٰ و کَوْنِ التَّعْویضِ عَنِ الفاءِ فی الثّانیةِ و وُجُودِ جمعِ التکسیرِ فی الثّالثةِ (شَفَة ـــــ شِفاه، شاة ـــــ شِیاه). و مِنَ الْمُلْحَقاتِ: «أهْلُونَ» (جمعُ أهْل و لَیْسَ عَلَماً)، «بَنُونَ» (جمعُ إبْن و هو أیضاً غَیْرُ عَلَم). و إنَّما اُلْحِقَتْ هٰذِهِ الْکَلِماتُ بِالْجَمْعِ لِأنَّ فیها عَلامَةَ الْجَمْعِ دُونَ حَدِّهِ أوشُروطِه.

* ألسّؤالُ والتّمرينُ *

١ ــ مَا الفَرْقُ بَيْنَ مَعْنَى الْمُثَنّى والجَمْعِ وما الفَرْقُ بَيْنَ عَلامَتَيْهِما؟
٢ ــ ألجمعُ ماهُوَ وكَم قِسماً لَهُ؟
٣ ــ إجْمَعِ الكلماتِ التّابِعَةَ جَمْعَ المذكّرِ السّالِمَ: زَيْد، سَعْد، سَعيد، سائِل، نَدْمان، نَصْران، عالِم، حَريص، طَبيب، أكْبَر، أعْلَم، قُرَشِيّ، أصُولِيّ، أخْبارِيّ، عَدْل.
٤ ــ هَلْ يُجْمَعُ مايَلى جَمْعاً مذكّراً سالِماً أوْلا؟ لِماذا؟: صَبْر، عِلْم، ذُوالْفَقار، ألْمَدينَة، ألنَّجَف، طِهْران، سَعيدَة، زَيْنَب، سَكْران، أخْضَر، أصْغَر، صُغْرى، صَفْراء، صُورَة، كِتاب، أعْرَج، خَجُول، مُنْطَبِق، أعْمى، جَريح، حَيْران، قَلَم، رَسُول، بَتُول، أمَة، رَحْمن، ألله.
٥ ــ إجْمَعِ الكلماتِ التالِيَةَ جمعَ المذكّرِ السّالِمَ: قاضى، مُفْتى، عالى، رِضا، سَلْمى، مُوسى، وَشاء، عيسى، حَذّاء، مُرْتَضى، مُجْتَبى، غازى، مُقْتَدى، شُكْرُالله، بَيْتُ لَحْم، عَبْدِ مَناف، بابَوَيْه.
٦ ــ ماهُوَ المُلْحَقُ بِجَمْعِ المذكّرِ السّالِمِ ولِمَ يُسَمّى مُلْحَقاً؟

البحث ٢ ــ جمعُ المُؤنّثِ السّالِم: عَلامةُ جَمْعِ الْمُؤنَّثِ السّالِمِ أَلِفٌ و تاءٌ زائدتانِ فى آخِرِ الْمُفْرَد نحو: «ضارِبات». وَ يُجْمَعُ بِهذا الْجَمْعِ أرْبَعَةُ أمُور:

١ ــ عَلَمُ المُؤنَّثِ نحو هِنْد ← هِنْدات.

٢ ــ ما فيه تاءُالتّأنيث و إنْ كانَ مُذكّراً و يُحْذَفُ مِنْهُ التّاء عِنْدَ الْجمعِ نحو ضارِبَةٌ ← ضارِبات، طَلْحَة ← طَلَحات، ثَمَرَة ← ثَمَرات و يُسْتَثْنى مِن ذلك عِدَّةُ كَلِمات مِنْها: شَفَة، شاة، أمَة، إمرأة، اُمَّة، مِلَّة.

٣ ــ ما فى آخِرِه ألفُ التّأنيثِ و حُكْمُ الألِفِ هُنا حُكْمُها فى التَّثْنِيَة نحوُ حُبلى ← حُبْلَيات، صَحْراء ← صحراوات.

و يُسْتَثْنى مِنْ ذلِك ــ عِنْدَ غيرِ الكُوفيّينَ ــ «فَعْلى» مُؤنّثُ «فَعْلان» نحو «سَكْرى» مُؤنّثُ «سَكْران» و «فَعْلاء» مؤنّثُ «أفْعَل» نحو «حَمْراء» مؤنّثُ «أحْمَر».

٤ ـ اَلْمُذكر غَيْرُ الْعاقِلِ إذا كانَ وَصْفاً نحو: راسِی ← راسِيات، مَطْبُوع ← مَطْبُوعات، جَمِيل ← جَميلات، إلهِیّ ← إلهِيّات، دُرَيْهِم ← دُرَيْهِمات. و كَذا إذا كان مَوْصُوفاً بِصُورَةِ المَصْدر بشَرْطِ أنْ يَزِيدَ عَلَى ثلاثةِ أحْرُف نحوَ سُؤال ← سُؤالات، إمْتِحان ← إمْتِحانات[1].

وَ مِما يجبُ التَنَبُّهُ لَه حالُ الاسْمِ الثلاثِيّ الْمَختُومِ بِالتاء عِنْدَ جَمْعِهِ جَمْعَ السَّلامَة و نُبَيِّنُهُ بالجدْوَل فَتَنَبَّه:

فعلة
- اَلصِّفَةُ: تَبْقَى عَلَى حالِها نحو ضَخْمَة ← ضَخْمات، حُرَّة ← حُرّات، حَسَنَة ← حَسَنات.
- الموصُوف
  - مُتحرِّكُ العَيْنِ: تَبْقى عَلَى حالِها نحو شَجَرَة ← شَجَرات.
  - ساكِنُ العَيْنِ
    - مَفْتُوحُ الفاء
      - أجْوَفٌ: تَبْقَى عَلَى حالِها نحو جَوْزَة ← جَوْزات.
      - غَيْرُ أجْوَف: تُفْتَحُ عَيْنُها نحو تَمْرَة ← تَمَرات.
    - غَيْرُ مَفْتوحِ الفاء: يَجُوزُ فيها ثَلاثَةُ أوْجُه:

١ ـ إبقاءُ العَيْنِ عَلَى حالِها نحو حِنْطَة ← حِنْطات، جُمْلَة ← جُمْلات.

٢ ـ إتباعُ العَيْنِ لِلْفاء نحو حِنِطات و جُمُلات.

٣ ـ فَتْحُ العَيْنِ نحو حِنَطات و جُمَلات.

ولَهُم كَلِماتٌ جُمِعَتْ عَلَى خِلافِ القِياسِ مِنْها بِنْت ← بَنات، وَالْقِياسُ بِنْتات، أُخْت ← أَخَوات، والقِياسُ أُخْتات، أُمّ ← أُمَّهات والقِياسُ أُمّات وَ وَرَدَتْ أُمّات أيضاً.

---

١. أُنْظُر النَّحْوَ الوافی ج ١ ص ١٧٠ وَ همع الهوامع ج ١ ص ٢٢.

تَنبيهٌ: أُلحِقَتْ بِجَمْعِ المُؤَنَّثِ السّالِمِ أُولاتُ (صاحِبات) و أذرِعات (إسْمُ قَرْيَةٍ بالشّامِ) ونحوُه وَعَرَفات (بِناءً على كَوْنِهِ مفرداً لاجمعاً لِعَرَفَة) فإنَّ الأَوّلَ لامفردَ لَـهُ مِنْ لَفْظِهِ و مفرَدُهُ مِنْ مَعْناه «ذات» بمعنى صاحِبَة والثّانى مفردٌ رَأساً وكَذا الثّالِثُ.

تَذكارٌ: يُقالُ لِهٰذَيْنِ النَّوعَيْنِ مِنَ الجَمْعِ «السّالِم» أو «المُصَحَّح» و ذلك لِسَلامَةِ بِناء المفردِ فيهما فِي الغالِبِ ــ بِخِلافِ القِسْمِ الآتى ــ

* ألسّؤالُ والتّمرينُ *

١ ــ إجْمَعِ الكلماتِ التّابِعَةَ جَمْعَ المؤنّثِ السّالِمَ: زَيْنَب، مَرْيَم، سَكينَة، سَلْمىٰ، فاطِمَة، زَهْراء، بَيْضاء، رَحْمَة، قَساوَة، ثَوْرَة، حُبْلىٰ، حُبارىٰ، كِتاب، مُكاتَبَة، تَحِيَّة، مَقالَة، تَمائِل، سُؤال، نَجْدَة، صَخْرَة، هَيْبَة، دَوْرَة، ثَمْرَة، صُفْرَة، عِزلَة، عَوْدَة، سَكْتَة، غُرْفَة، قيمَة، حيلَة، تكامُل، كَمال، منصوب، مَرْفوع، مَجْرور، مَوْصُوف، صُغْرىٰ، مُصغَّر، صَفْراء، أُخت، أُمّ، بِنْت، قُوَّة، مُشْتَهىٰ.

٢ ــ ماهُوَ المُلْحَقُ بِجَمْعِ المؤنّثِ السّالِمِ وماوَجْهُ إلحاقِهِ؟

٣ ــ لِمَ سُمِّيَ الجمعُ السّالِمُ سالِماً؟

البحث ٣ ــ الجمعُ المُكَسَّر: أَلجَمْعُ المُكَسَّرُ مادَلَّ على ثَلاثَةٍ فَأكْثَرَ بِوَزْنِهِ و يَتَكَسَّرُ فيه بِناءُ المفردِ بتغيُّرِ حَرَكاتِ حُرُوفِهِ أو نُقْصانِ الحُروفِ أو زِيادَتِها كَما سَيَأتى.

أَوْزانُ جَمْعِ التَّكْسيرِ كَثيرَةٌ تَبْلُغُ أرْبَعينَ[١] وَزْناً مِنْها الأَوْزانُ المُطَّرِدَةُ وَ نُبَيِّنُها هُنا و مِنْها غيرُ المُطَّرِدَةِ الّتى لاسبيلَ إلىٰ مَعْرِفَتِها إلاّ الرُّجُوعِ إلى المَعاجِمِ اللُّغَوِيَّةِ[٢]. و فيما يَلى بَيانُ صِيَغِ المُطَّرِدَةِ ــ أى الأَوْزانِ المَشْهُورَةِ ــ

---

١. أنظُرْ علومَ العَرَبِيَّة ص٤١٩.

٢. الإطّرادُ فى جَمْعِ المُكَسَّرِ هُوَ أغْلَبِيَّةُ جَمْعِ وَزْنِ مُفْرَدٍ على وَزْنِ جَمْعٍ بِحَيْثُ يَكونُ المُتَخَلِّفُ عَنْهُ كالشّاذِّ.

فَاحْفَظْهَا:

الثُّلاثیُّ المُجَرَّدُ إنْ کانَ موصوفاً إطَّرَدَ جَمعُهُ علیٰ «أفْعال» إلاّ وَزْنَیْنِ هُما فَعْل و فُعَل، یُجْمَعُ الأوَّلُ علیٰ فُعُول نحو فَلْس ـــ فُلُوس و الثّانی علیٰ «فِعْلان» نحو صُرَد ـــ صِرْدان والبَواقی علَی الْقِیاسِ نحو فَرَس ـــ أفْراس، کَتِف ـــ أکْتاف، عَضُد ـــ أعْضاد، جِبْر ـــ أخْبار، عِنَب ـــ أعْناب، إبِل ـــ آبال، قُفْل ـــ أقْفال، عُنُق ـــ أعْناق.

و إنْ کانَ صِفَةً فَـفَعْل و فَعَل إطَّرَدَ جَمْعُهُما عَلیٰ «فِعال» نحو صَعْب ـــ صِعاب، حَسَن ـــ حِسان و فَعِل و فَعُل و فِعْل و فُعْل وفُعُل علیٰ «أفْعال» کَما لَوْ کانَتْ موصوفات ـ نحو نَکِد ـــ أنْکاد، یَقُظ ـــ أیْقاظ، جِلْف ـــ أجْلاف، حُرّ ـــ أحْرار، جُنُب ـــ أجْناب ولا اطِّرادَ فِي البَواقي.

و أمّا الثّلاثیُّ المزیدُ فیهِ فَإنْ کانَ الزّائدُ فیهِ مَدَّةً قَبْلَ اللّامِ وکانَ مَوْصُوفاً إطَّرِدَ جَمْعُهُ علیٰ «أفْعِلَة» نحو زَمان ـــ أزْمِنَه، عَمُود ـــ أعْمِدَة، رَغیف ـــ أرْغِفَة ولااطِّرادَلِجَمْعِهِ إنْ کانَ وَصْفاًنحوجَبان ـــ جُبَناء،جَواد ـــ جِیاد، شُجاع ـــ شَجْعان،شَریف ـــ أشْراف.إلّاماکانَ منهُ علیٰ «فَعیل» الدّالّ علیٰ بَلِیَّةٍ فَیَطَّرِدُ جَمْعُهُ علیٰ «فَعْلیٰ» نحوقَتیل ـــ قَتْلیٰ،جَریح ـــ جَرْحیٰ، مَریض ـــ مَرضیٰ. و مِثْلُ فعیل کُلُّ وَصْفٍ دَلَّ علیٰ هٰذاالْمَعْنیٰ نحو زَمِن ـــ زَمْنیٰ،هالِک ـــ هَلْکیٰ، مَیِّت ـــ مَوْتیٰ، أحْمَق ـــ حَمْقیٰ، سَکْران ـــ سَکْریٰ.

هذا إذا تَجَرَّدَ عَنْ تاء التّأنیثِ فَإن اشْتَمَلَ عَلَیْها إطَّرَدَ جمعُهُ علیٰ «فَعائِل» نحو رِسالَة ـــ رَسائل، صَحیفَة ـــ صَحائف.

ثُمَّ الإطِّرادُ فی الأوْزانِ الأُخَرِ مِنَ الثّلاثِیِّ المَزیدِ فیه هٰکَذا:

فَعْلَة تُجْمَعُ علیٰ «فِعال» نحو قَصْعَة ـــ قِصاع و فِعْلَة تُجْمَعُ علیٰ «فِعَل» نحو قِطْعَة ـــ قِطَع و فُعْلَة تُجْمَعُ علیٰ «فُعَل» نحو جُمْلَة ـــ جُمَل ولا فَرْقَ فی

هٰذِهِ الثَّلاثَةِ بَيْنَ كَوْنِ الْمُفْرَدِ وَصْفاً أو مَوْصُوفاً.

فاعِل إنْ كانَ موصوفاً يُجْمَعُ على «فَواعِل» نحوخاتِم ← خَواتِم، دانِق ← دَوانِق وإنْ كان صفةً جُمِعَ علىٰ «فُعّال» و«فُعَّل» و«فَعَلَة» أوْبَعْض هٰذِهِ الثَّلاثَةِ نحو جاهِل ← جُهّال، جُهَّل، جَهَلَة و كافِر ← كفّار، كَفَرَة. هذا فيما صَحَّ لامُهُ فإنِ اعْتَلَّ اللاّمُ جُمِعَ علىٰ «فُعَلَة» نحوقاضي ← قُضاة، داعي ← دُعاة.

فاعِلَة تُجْمَعُ علىٰ «فَواعِل» وَصْفاً كانَتْ أوْ مَوْصُوفاً نحو كاثِبَة (إسمٌ لِما بَيْنَ كَتِفَيِ الْفَرَس) ← كَواثِب، ضارِبَة ← ضَوارِب، وفي حُكْمِها حامِل ← حَوامِل، حائِض ← حَوائِض.

أَفْعَل إنْ كانَ صِفَةً مُشَبَّهَةً جُمِعَ علىٰ «فُعْل» نحو أَخْضَر ← خُضْر و إنْ كانَ للتَّفْضيلِ جُمِعَ علىٰ «أفاعِل» نحو أَفْضَل ← أفاضِل.

فُعْلىٰ إنْ كانَ للتَّفْضيلِ جُمِعَ علىٰ «فُعَل» نحو كُبْرىٰ ← كُبَر و إلاّ جُمِعَ علىٰ «فَعالىٰ» نحو خُنْثىٰ ← خَناثىٰ.

فَعْلىٰ إنْ كانَ مُؤَنَّثاً لِفَعْلان جُمِعَ عَلى «فِعال» نحو عَطْشىٰ ← عِطاش وَ إلاّ جُمِعَ عَلى «فَعالىٰ» و «فَعالِي» نحوُ: فَتْوىٰ ← فَتاوىٰ و فَتاوِي.

فَعْلاء إنْ كانَ صفةً مُشَبَّهَةً جُمِعَ على «فُعْل» نحو خَضْراء ← خُضْر والاّ جُمِعَ علىٰ «فِعال» أو «فَعالىٰ» و «فَعالِي» نحو بَطْحاء ← بِطاح، صَحْراء ← صَحارىٰ و صَحارِي.

فَعْلان بتَثْليثِ الفاء إنْ كانَ موصوفاً جُمِعَ علىٰ «فَعالين» نحو: سِرْحان (وهو الذِّئب) ← سَراحين، سُلْطان ← سَلاطين وإنْ كانَ صِفَةً ـ ولا يَكُونُ حينَئذٍ إلاّ مفتُوحَ الفاءِ ـ جُمِعَ عَلى «فِعال» أو «فَعالىٰ» نحو عَطْشان ← عِطاش، سَكْران ← سَكارىٰ. و أمّا نحو كُسالى جَمْعاً لِكَسْلانَ و سُكارىٰ جَمْعاً لِسَكْرانَ فَنادِرٌ.

وأمّا الرُّباعِیُّ والخُماسِیُّ مُجرَّدَیْنِ کانا أمْ مَزیداً فیهما، موصُوفَیْنِ کانا أمْ صِفَتَیْنِ فَیَطَّرِدُ جَمْعُهُما علیٰ «فَعالِل» بِحَذْفِ اللّامِ الثّالِث مِنَ الخُماسِیِّ و حَذْفِ الزّائِدِ مِنْهُما مطلقاً نحو دِرْهَم ـــ دَراهِم، غَضَنْفَر ـــ غَضافِر، سَفَرْجَل ـــ سَفارِج، خَنْدَرِیس ـــ خَنادِر و یُسْتَثْنیٰ مِنْ ذٰلِکَ الرُّباعِیُّ المَزیدُ فیهِ الّذی قَبْلَ لامِهِ الأخیرَة مَدَّةٌ فَإنَّهُ یُجْمَعُ علیٰ «فَعالیل» نحو قِرْطاس ـــ قَراطیس.

والمُماثِلُ لِلرُّباعِیِّ و الخُماسِیِّ مِنَ الثّلاثِیِّ المَزیدِ فیهِ یُجْمَعُ علیٰ مُماثِلِ فَعالِل بِشَرْطِ أنْ لا یَشْمُلَهُ حُکْمٌ مِنَ الأحْکامِ السّالِفَةِ. و المُرادُ بِالمُماثِلِ هو المُوافِقُ فی عَدَدِ الحُرُوفِ والحَرَکَةِ والسُّکُونِ، لا فِی الأصالَةِ والزِّیادَةِ ولا فی نوعِ الحَرَکَةِ نحو جَوْهَر ـــ جَواهِر، سُلَّم ـــ سَلالِم، مَصْدَر ـــ مَصادِر، مَشْرِق ـــ مَشارِق، مَسألَة ـــ مَسائِل، مِنْبَر ـــ مَنابِر و کَذٰلِکَ المُماثِلُ لِنَحوِ قِرْطاس یُجْمَعُ عَلیٰ مُماثِلِ فَعالیل نحو مِفْتاح ـــ مَفاتیح، مِسْکین ـــ مَساکین، مَطْمُورَة ـــ مَطامیر، کُرْسِیّ ـــ کَراسِیّ، أُسْلُوب ـــ أَسالیب، حُلْقُوم ـــ حَلاقیم، أُرْجُوزَة (قَصیدَةٌ مِنَ الرَّجَز) ـــ أراجیز.

تتمّة: یَکْثُرُ الخروجُ عَنِ الإطّرادِ فی الجَمعِ المُکَسَّرِ و مِنْهُ: فَلْس ـــ أفْلُس، صَوْم ـــ صِیام، ثَور ـــ ثیران، ثَوْب ـــ ثِیاب، جَمَل ـــ جِمال، حَجَر ـــ حِجارَة، ساق ـــ سُوق، تاج ـــ تیجان، أخ ـــ إخْوان، نَمِر ـــ نُمُر و نُمُور، سَبُع ـــ سِباع، رَجُل ـــ رِجال، رِجْل ـــ أرْجُل، عِلْم ـــ عُلُوم، حُسْن ـــ مَحاسِن، ریح ـــ رِیاح، قُرْء ـــ قُرُوء، رُمْح ـــ رِماح، حُوت ـــ حیتان، رُطَب ـــ أرْطاب، فُلْک ـــ فُلْک، فَلَک ـــ فُلْک، صَدیق ـــ أصْدِقاء، طَریق ـــ طُرُق، کِسْریٰ ـــ أکاسِرَة، غُلام ـــ غِلْمَة (و یَأتی أغْلِمَة وغِلْمان أیْضاً)، کَریم ـــ کُرَماء و...



تنبيهٌ: اَلجَمْعُ الْمُكَسَّرُ يَرُدُّ الأشياءَ إلىٰ أُصُولِها نحو: حال ــ أحْوال، نٰاب ــ أنيٰاب، دينٰار (أصْلُهُ دِنّار) ــ دَنٰانير، أخ ــ إخْوَة وَ إخْوان، أب ــ آبٰاء، إسْم ــ أسْمٰاء، مٰاء ــ مِياه، نٰار ــ نيران، دٰار ــ دُوْر و أدْوُر.

* ألسّؤالُ والتّمرينُ *

۱ ــ ألجَمْعُ الْمُكَسَّرُ مٰا هُوَ؟

۲ ــ مَا الْفَرْقُ بَيْنَ المكسَّر والسّالِمِ في الدَّلالَةِ عَلَى الْجَمعيَّةِ؟

۳ ــ ماهي الأوْزانُ الْمَشْهورَةُ في جَمعِ الثّلاثيِّ المُجرَّدِ وماهي مُفردٰاتُ تِلْكَ الأوْزانِ؟ أعْطِ أمْثِلَةً.

٤ ــ إجْمَعِ الكَلِماتِ التّالِيَةَ جَمْعَ التَّكْسير: حَوْل، قَوْل، عِلْم، سَهْم، هَرَم، حَمْل، قَلَم، سِرّ، رَبّ، عُذْر، سُوء، نَعَم، قَذِر، ثِقْل، سُؤال، مَتٰاع، طَعٰام، دُعٰاء، سَفير، عَزيز، سَفينَة، جَريمَة، عَلامَة، كَتيبَة، كٰاتِب، سٰائِل، عٰالِمَة، عٰالِم، دٰاعي، رامِيَة، قافي، ساعي، باكِيَة، حامي، أصْفَر، أصْغَر، أبْيَض، أكْبَر، أعْظَم، أقْرَب، أُنْثىٰ، كُبْرىٰ، عُظْمىٰ، سَكْرىٰ، غَضْبىٰ، دَعْوىٰ.

٥ ــ إجْمَعْ جَمْعَ التَّكْسير: عَذْراء، زَهْراء، بَيْضٰاء، حَوْراء، عَمْيٰاء، مَيْدٰان، ديوان (أصْلُهُ دِوْوان)، حَيْران، نَدْمان، سَلْمان، يَقْظان، رَيْحان، مَسْجِد، مَعْبَر، مَحْمِدَة، مَكْرَمَة، مَعْصِيَة، مَعيشَة، مَصْرَف، مَحْرَم.

٦ ــ إجْمَعْ جَمْعَ التَّكْسير: مَعْذِرَة، مَقْدُرَة، مَسْعىٰ، مَرْحَمَة، مَقْضىٰ، مَغْزىٰ، مَسْلَخ، مَزْجِر، مَيْسَرَة، مَغْرِب، اُسْبُوع، اُعْجُوبَة، صُورَة، غُرْفَة، حُجْرَة، عِبْرَة، سِدْرَة، سَوْرَة، صيغَة، شُعْبَة، حِكْمَة، قَلْعَة، فَضْلَة، عُقْدَة، غُدَّة، غَيْضَة، صَيْحَة، أُسْطُورَة، حِلْيَة، ثُلْمَة، حَوْزَة.

۷ ــ إجْمَعْ جَمْعَ التَّكْسير: جَحْمَرِش، جُخْدَب، ثَعْلَب، حَوْدَج، حَيْدَر، صَفْدَر، قُذْعَمِل، قَلَنْسُوَة، مَكْتَب، مِخْلَب، مُوسىٰ، دينار (أصْلُهُ دِنّار)، غِرْبٰال.

۸ ــ رُدَّ الْجُمُوعَ التّالِيَةَ إلىٰ مُفْرَدٰاتِها وبَيِّنْ كُلاًّ مِنْها أنَّهُ مِنَ الصِّيَغِ الْمُطَّرِدَةِ أوْ مِنْ غَيْرِها: قَوٰارير، حَوادِث، مَراجِم، سَلاسِل، قَرٰائِن، دَيٰالِمَة، حُور، عيدٰان، أسْوٰاق، أقْبِيَة، آبٰال، أعْضٰاء، رُقَبٰاء، مَرٰائي، مَبادي، أيٰادي، أيْدي، غُيَّب، نَوٰاميس،

قَراطيس، شُرَفاء، صُبَّر، أَمالي، دَعاوى، فَتاوى، مَدائح، أَجانِب، أَوائل، أَناعيم، قَبائل، قِرَب، طِمان، حُفَر، خُضْر، أَهرام، قُبور، بدُور، فَراعِنَة، فِتَن، رِياض، جِيَل، مَعارِج، أَسامي، أَسْماء، سَماوات، أَراضي، زُعَماء، بَراهين، قَوانين، غِضاب، سِكار، صُغَر، أَصاغِر، صُفْر، مَعادِن، مَرْضى، قَذاعِم، جَحامِر، خَنادِر، أَفْئِدَة، بَنادِر، أَسْهُم، سِهام، أَظافير، أَساطير.

أَلْبَحْثُ ٤ــ أَلْقِلَّةُ وَالْكَثْرَة:

جَمْعُ التَّكْسيرِ على نَوْعَيْن: ١ــ اَلْقِلَّةُ وهو مادلّ عَلَى الثَّلاثَةِ إلَى الْعَشَرَةِ وَلَها أَرْبَعُ صِيَغٍ مَشْهُورَةٍ هى: أَفْعِلَة، أَفْعُل، فِعْلَة، أَفْعال[1] نحو أَغْلِمَة، أَشْهُر، غِلْمَة، أَفْراس. ٢ــ أَلْكَثْرَةُ وهو مادَلّ عَلَى الثَّلاثَةِ فَما فَوْقَها وصِيَغُهُ ما عَدَا الأَرْبَعَةَ الْمَذْكُورَة ــ لِجَمْعِ الْقِلَّةِ ــ مِنْ صِيَغِ جَمْعِ التَّكْسيرِ[2].

هذا والجَمْعُ السّالِمُ يُسْتَعْمَلُ فى الثَّلاثَةِ فما فَوْقَها مُطْلقاً وإنْ لَمْ يُطْلَقْ عَلَيْها جَمْعُ الكَثْرَة. وكَذا صِيَغُ القِلَّةِ تُسْتَعْمَلُ فى أكْثَرِمِنَ الْعَشَرةمَعَ القَرينَةِ.

* أَلتَّمرين *

١ــ مَيِّزِ القِلَّةَ عَنِ الكَثْرَةِ فى الجمُوعِ الْمذكُورَةِ فى التَّمرينِ السّابِق.
٢ــ عَرِّفِ القِلَّةَ والكَثْرَةَ.

أَلبَحْثُ ٥ــ مُنْتَهى الْجُمُوع:

قَدْ يُجْمَعُ بَعْضُ الْجُمُوعِ جَمْعاً مُكَسَّراً أَوْ سالِماً فَيُقال لَهُ «جَمْعُ الجَمعِ» نحو أَكْلُب (جَمْعُ كَلْب) ــ أَكالِب، أَقْوال (جَمْعُ قَوْل) ــ أَقاويل، بُيُوت (جَمْعُ بَيْت) ــ بُيُوتات.

---

١. قالَ ابْنُ مالِک:
أَفْعِلَةٌ أَفْعُلُ ثُمَّ فِعْلَة ثُمَّتَ أَفْعالٌ، جُمُوعُ قِلَّة

٢. فَسَّرَ بَعْضُهُم الكَثْرَةَ بِما يُسْتَعْمَلُ فى العَشَرَةِ فَما فَوْقَها والأَشْهَرُ ما ذُكِرَ فى المَتْن.

فإنْ جُمِعَ الْجَمْعُ جَمْعَ تَكْسيرٍ قيلَ لَهُ «جَمْعُ مُنْتَهى الجُمُوعِ» أيْضاً ولَهُ وَزْنانِ: «أفاعِل» نحو أكالِب و «أفاعيل» نحو أقاويل.

هذاو يُقالُ لِمُطْلَقِ الجموع المُماثِلَةِ لِوَزْنَى جمع مُنْتَهَى الْجُمُوعِ «صيغَةُ مُنْتَهَى الْجُمُوعِ» ولَوْلَمْ يَكُنْ جَمْعَ الْجَمْعِ كـ «مَفاعِل ومَفاعيل» و«فَواعِل و فَواعيل» نحو مَساجِد و مَصابيح، نَواجِذ و نَواميس. فَصيغَةُ مُنْتَهَى الْجُمُوعِ هِيَ «كُلُّ جَمْعٍ مُكَسَّرٍ بَعْدَ أَلِفِ تكسيرِهِ حَرْفانِ مُتَحَرِّكانِ أوْ ثلاثَةُ أحْرُفٍ أوْسَطُها ياءٌ ساكِنَةٌ» وقَدْ يُعَدُّ مِنْها نحو سَراويل مَعَ كونِهِ مُفْرَداً. ثُمَّ أقَلُّ مَدْلُولِ جَمْعِ الْجَمْعِ تِسْعَةٌ لِما لا يَخْفى.

* ألتمرين *

۱ ــ مَيِّزْ جُمُوعَ مُنْتَهَى الْجُمُوعِ فی التّمرين ۸ لِلْبَحْثِ(۳).
۲ ــ مَيِّزْ صِيَغَ مُنْتَهَى الْجُمُوعِ فی التّمرينِ الْمَذْكُورِ واذْكُرِ الْفرقَ بَيْنَ مُنْتَهَى الجمُوعِ و بَيْنَ صيغَتِهِ، ثُمَّ الفرقَ بَيْنَ مُنْتَهَى الْجُمُوعِ و جَمْعِ الْجَمْعِ.

ألْبَحْثُ ٦ ــ إسْمُ الْجَمْعِ واسْمُ الْجِنْسِ الْجَمْعِيُّ:

إسْمُ الْجَمْعِ ما دَلَّ علىٰ أكْثَرَ مِنِ اثْنَيْنِ ولا مُفْرَدَ لَهُ مِنْ لَفْظِهِ نحو قَوْم و جَيْش. و إسْمُ الجِنْسِ الْجَمْعِيُّ ما لَهُ مُفْرَدٌ يُشارِكُهُ فی لَفْظِهِ و يَمْتازُ بتاءِ تأْنيثٍ أوْ ياءِ النَّسَبِ نحو تَمْر و تَمْرَة، مَجُوس و مَجُوسِيّ.

* ألتمرين *

عَرِّفِ اسْمَ الْجَمْعِ و اسْمَ الجِنْسِ الْجَمْعِيَّ واذْكُرِ الْفَرْقَ بَيْنَهُما و عَيِّنْهُما فی الْكَلِماتِ التّابِعَةِ: عَسْكَر، قَطيع، فَأر، شَجَر، ضَرْب، ثُبَة، فِئَة، نِكْر.

ألفَصْلُ ۳ـ ألْمَنْسُوب:

هُـوَ الْمُلْحَقُ بِـآخِـرِهِ ياءٌ مُشَدَّدَة لِتَدُلَّ علیٰ نِسْبَتِهِ إلیَ الْمُجَرَّدِ عَنْها نحو «ایرانیّ» المنسوبِ إلی «ایران». و یاءُ النَّسَبِ تَکْسِیرُ ماقَبلَها مُطْلَقاً و لِلنِّسْبَةِ قَواعِدُ خاصَّةٌ إلَیْکَ فیما یَلی بَیانُها:

۱ ـ ألثُّلاثیُّ المَحْذوُفُ مِنْهُ بَعْضُ أصُولِهِ إنْ کانَ المَحْذُوفُ مِنْهُ فاءَالفِعْلِ وَجَبَ رَدُّهُ إنِ اعْتَلَّ لامُهُ نحو شِیَة (عَلامَة) ــــ وِشَوِیّ و إلاّ لایُرَدُّ نحو عِدَة ــــ عِدِیّ و إنْ کانَ المَحْذُوفُ مِنهُ لامَ الفِعْلِ وَجَبَ رَدُّهُ إنْ کانَ یُرَدُّ فی التَّثْنِیَةِ أو الجَمْعِ السّالِمِ نحو أب ــــ أبَوِیّ، أخ ــــ أخَوِیّ، سَنَة ــــ سَنَوِیّ، عصاً (بالتنوین) ــــ عَصَوِیّ، فَتًی ــــ فَتَوِیّ والاّ جازَ الرَّدُّ و عَدَمُهُ نحو دَم ــــ دَمِیّ و دَمَوِیّ، إبن ــــ إبْنِیّ و بَنَوِیّ، إسْم ــــ إسْمِیّ و سَمَوِیّ.

۲ ـ ألثّلاثیُّ المَکْسُورُ العَیْنِ یُخَفَّفُ بِفَتْحِ عَیْنِهِ نحو نَمِر ــــ نَمَرِیّ، إبِل ــــ إبَلِیّ، دُئِل ــــ دُئَلِیّ. و ما قَبْلَ آخِرِهِ یاء مُشَدَّدَةٌ مَکْسُورَةٌ یُخَفَّفُ بِحَذْفِ الیاءِالثّانِیَةِ نحو طَیِّب ــــ طَیْبِیّ، أسَیِّد (مُصَغَّرُ أسْوَد) ــــ أسَیْدِیّ.

۳ ـ ألمَخْتُومُ بتاء التّأنیثِ یُحْذَفُ عَنْهُ تاؤُهُ عِنْدَ النَّسَبِ نحو بَصْرَة ــــ بَصْرِیّ، کُوفَة ــــ کُوفِیّ، فَإنْ کانَتِ المَنْسُوبُ مؤنّثاً لَحِقَتْهُ تاءُ التّأنیثِ تَقُولُ فَتاةٌ بَصْرِیَّةٌ و جَماعَةٌ کُوفِیَّةٌ.

۴ ـ ألمَقْصُورُ تُقْلَبُ ألِفُهُ واواً إنْ کانَتْ ثالِثَةً نحو ألرِّبا ــــ الرِّبَوِیّ و کَذا فیما إذا کانَتْ رابِعَةً و سَکَنَ الثّانیَ نحو الدُّنْیا ــــ الدُّنْیَوِیّ فَإنْ تَحَرَّکَ الثّانی، حُذِفَتِ الألِفُ نحو بَرَدیٰ ــــ بَرَدِیّ و کذا إذا کانَتْ خامِسَةً فَصاعِداً نحو الحُباریٰ ــــ الحُبارِیّ، المُصْطَفیٰ ــــ ألمُصْطَفِیّ و قَدْ یَنْقَلِبُ واواً نحو

أَلْمُرتضى ـــــ أَلْمُرْتَضَوِیّ، المُصْطَفىٰ ـــــ أَلْمُصْطَفَوِیّ.

۵ ـ أَلْـمَمْدُودُ حُكْمُ هَمْزَتِهِ هُنا حُكْمُها فی التَّثْنِيَةِ نحو قَرّاء ـــــ قَرّائِیّ، صَحْراء ـــــ صَحْراوِیّ، سَماء ـــــ سَمائِيّ و سَماوِیّ، حِرْباء ـــــ حِرْبائِیّ و حِرْباوِیّ.

۶ ـ أَلْمنقُوصُ حُكْمُهُ هُنا حُكْمُ الْمَقْصُورِ نحو أَلعَمِی (ذوالعَمىٰ) ـــــ أَلعَمَوِیّ، أَلثّانی ـــــ أَلثّانَوِیّ، أَلْمُعْتَدِی ـــــ أَلْمُعْتَدِیّ.

۷ ـ أَلْـمَخْـتُـومُ بـالياء المُشَدَّدَةِ إنْ كانَتْ ياؤُهُ المُشَدَّدَةُ بَعْدَ حَرْفٍ واحِدٍ قُلِبَتْ الياءُ الثّانِيُ واواً و رُدَّ الأوّلىٰ إلىٰ أصْلِها نحو حَیّ ـــــ حَيَوِیّ، طَیّ ـــــ طَوَوِیّ و إنْ كـانَـتْ بـعدَ حَرْفَيْنِ حُذِفَتْ إحْديهُما و قُلِبَتِ الأُخْرىٰ واواً نحو عَلِیّ ـــــ عَلَوِیّ و إنْ كانَتْ بَعْدَ ثَلاثَةِ أَحْرُفٍ أَوْ أَكْثَرَ حُذِفَتْ رأساً نحو كُرْسِیّ ـــــ كُرْسِیّ إلاّ أنْ يَكُونَ إحْدَى الْياءَيْنِ أَصْلِيَّةً فَإبْقاءُ الأَصْلِیّ و قَلْبُها واواً أَحْسَنُ مِنْ حَذْفِها نحو مَغْنِیّ ـــــ مَغْنَوِیّ، مَهْدِیّ ـــــ مَهْدَوِیّ.

۸ ـ أَلْـمُـثَنّـى و الْجَمْعُ يُنْسَبُ إلىٰ مُفْرَدِهِما نحو زَيْدانِ ـــــ زَيْدِیّ، مَساجد ـــــ مَسْجِدِیّ إلاّ أنْ يكونا عَلَمَيْنِ فَيُنْسَبُ إلى أَنْفُسِهِما نحو كاظِمَيْنِ ـــــ كاظِمَيْنِیّ، أَنصار ـــــ أَنصارِیّ.

۹ ـ أَلْـمُـرَكَّبُ الْـمَزْجِـیُّ و الإسْنادِیُّ يُنْسَبُ إلىٰ صَدْرِهِما غالِباً نحو بَعْلَبَک ـــــ بَعْلِیّ و تَأَبَّطَ شَرّاً ـــــ تَأَبَّطِیّ و أمّا الإضافِیُّ فَيُنْسَبُ إلَيْهِ بِرُمَّتِهِ أَوْ إلىٰ صَدْرِهِ أَوْ عَجُزِهِ مُراعِياً رَفْعَ الإلْتِباسِ فَـ: عَيْن إبِل ـــــ عَيْن إبِلِیّ، إمْرُؤُالْقَيْس ـــــ إمْرِئِیّ، عَبْدُ مَناف ـــــ مَنافِیّ.

۱۰ ـ فَعِيلَة ـــــ فَعَلِیّ و فُعَيْلَة ـــــ فُعَلِیّ بِشَرْطِ أنْ يَكونا صَحيحَیِ الْعَيْنِ غَيْرَ مُضاعَفَيْنِ نحو مَدينَة ـــــ مَدَنِیّ، جُهَيْنَة (قَرْيَةٌ بِالعِراقِ مِنْ نَواحی مُوصِل) ـــــ جُهَنِیّ. و أمّا الأَجْوَفُ أَو المُضاعَفُ مِنْهُما فَيُنْسَبُ إلى لَفْظِهِ ـ بَعْدَ حَذْفِ التّاء ـ نحو طَوِيلَة ـــــ طَوِيلِیّ، جَليلَة ـــــ جَليلِیّ، نُوَيْرَة (مُصَغَّرُ نار) ـــــ نُوَيْرِیّ فَعَدَمُ حَذْفِ الياءِ فی طَبيعِیّ و رُدَيْنِیّ مَنْسُوبَيْنِ إلىٰ طَبيعَة و رُدَيْنَة

(إمْرَأَةٌ إشْتَهرتْ بِتَقْويم الرِّماحِ) شاذٌّ عَلَى المشهُور.

تَكْمِلَةٌ: إذا وَقَعَتْ واوٌ مُنْقَلِبَةٌ قَبْلَ ياءِ النَّسَبِ فُتِحَ ما قَبْلَها كَما مَرَّ فی الأمْثِلَةِ مِنْ نحو دُنْيَوِیّ، عَمَوِیّ، عَلَوِیّ، مَهْدَوِیّ و... بِخِلافِ غَيْرِ المُنْقَلِبَة نحو دَلْوِیّ و عَدُوِّیّ.

وَ قَدْ يَجیءُ المَنْسُوبُ شُذُوذاً علی غَيْرِ ماذُكِرَ نحو أُمَيَّة ـــ أَمَوِیّ، مَرْو ـــ مَرْوَزِیّ، يَمَن ـــ يَمان و يَمانِیّ، رَیّ ـــ رازِیّ، رَبّ ـــ رَبّانِیّ، رُوح ـــ رُوحانِیّ، بَحْرَيْن ـــ بَحْرانِیّ، بادِيَة ـــ بَدَوِیّ، قُرَيْش ـــ قُرَشِیّ، هُذَيْل ـــ هُذَلِیّ.

تَتِمَّةٌ: أوزانُ «فَعّال»، «فاعِل» و «فَعِل» قَدْ تَدُلُّ عَلَى النَّسَبِ مِنْ دُونِ لُحُوقِ الياء بِآخِرِها و ذلِكَ إذا قُصِدَ مِنْها صاحِبُ الشَّیْءِ نحو تَمّار أی صاحِبُ التَّمْرِ و لابِن أی صاحِبُ اللَّبَنِ و طَعِم أی صاحِبُ الطَّعامِ و مِنْ ذلِكَ ظَلّام فی قوله تعالی: وَ ما رَبُّکَ بِظَلّامٍ لِلْعَبِيدِ (٤٦ـفصلت) وقد تُسَمَّی الأوْزانُ الثَّلاثَةُ «صِيَغَ النَّسَب» فَتَنَبَّهْ.

✽ اَلتَّمرين ✽

١ ـ عَرِّفِ النَّسَبَ وَالْمَنسُوبَ والمَنْسُوبَ إلَيْهِ و اذْكُرْ أمْثِلَةً لِذلِکَ.

٢ ـ إنْسِبْ إلی الكَلِماتِ التّابِعَةِ: عِلْم، بِنْت، أخ، اُخْت، دِيَة، إبْن، إسْم، قِيمَة، ذُيْل، فَم، حَم، إبِل، سَنَة، صِلَة، سَيِّد، مَيِّت، عادَة، مِائَة، حِلَّة، صَبا، رِبا، عُلْيا، مُرْتَضی، حِبا، لِواء، مُسْتَشْفی، صَحْراء، زَهْراء، بَيْضاء، رَبَضَة، عِلْباء، مُجْتَبی، غَرّاء، حامی، وافی، عالی، مُشْتَری، مُوسَوِیّ، رَیّ، غَیّ، غَنِیّ، رَدِیّ، جَيِّد، مَرْضِیّ، كَبِد، كَتِف.

٣ ـ إنْسِبْ إلی الكَلِماتِ التّالِيَةِ: بَحْرَيْن، عابِدين، عِلِّيُّون، قَزْوِين، إلْيان، عَرَفات، أوْلاد، نِساء، جارِيات، المادِيات، قَوانين، عَبْدُالله، ايرانشهر، إبْن عِرْس، بَيْت لَحْم، فَيْضُ الإسْلام، زَيْنُ العابِدين، رِباط، سَكِينَة، سَفِينَة، كَلِيلَة، رُقَيَّة، أمير، حُسَيْن، شَرِيف، قَضِيَّة، سُلَحْفاة، عَلِيَّة، عَوِيل، جِنايَة، رِياضَة، جُعالَة، حُنَيْن،

صَفِيّ، صَفِيَّة، غُرُوب، صُعُوبَة، حَرارَة، بِرُودَة، كَفيل.
۴ ـ جَرِّدِ الْكَلِماتِ الآتِيَةَ عَنْ عَلامَةِ النَّسَب: غَزَوِيّ، مَدَنِيّ، شُرْطِيّ، أهْلِيّ، حِلِّيّ، قاضَوِيّ، ثانَوِيّ، فاطِمِيّ، طَنْطاوِيّ، خَبّاز، بَقّال، سافِر، بَدَوِيّ، فَرَنْسَوِيّ، وِلائِيّ، عَمِّيّ، عَمَوِيّ، مَعْدِي كَرَبِيّ، رازِيّ، سُنِّيّ.

أَلفَصْلُ ۴ ـ أَلمُصَغَّر:

أَلمُصَغَّرُ إسْمٌ زِيدَتْ بَعْدَ حَرْفِهِ الثّانی یاءٌ ساکِنَةٌ لِیَدُلَّ علیٰ تَقلیلٍ و هذا المَعْنیٰ بالنِّسْبَةِ إلی الجُثَّةِ تَصْغیرٌ نحو جُبَیْل أی جَبَلٌ صَغیرٌ و رُجَیْل أی رَجُلٌ قَصیرٌ، وإلی الشَّأنِ تَحْقیرٌ نحو عُبَیْد أی عَبْدٌ ذَلیلٌ و رُجَیْل أی رَجُلٌ حَقیرٌ، وإلی العَدَدِ تَقْلیلٌ نحو دُرَیْهِمات أی دَراهِمَ مَعْدُودَة و إلی الزَّمانِ والمَکانِ تَقْریبٌ نحو قُبَیْلَ الظُّهرِ و بُعَیْدَ الجِدار.

و قَدْ یَجیْءُ لِلْحُنُوِّ و الإشْفاقِ نحو بُنَیَّ و أُخَیَّ قال تعالی «یا بُنَیَّ لا تُشْرِکْ بِاللّهِ إنَّ الشِّرْکَ لَظُلْمٌ عَظیمٌ» (لقمان ـ ۱۳) و مِنَ الغَریبِ مَجیئُهُ لِلتَّعْظیمِ کَقَولِ الشّاعِرِ:

فُوَیْقَ جُبَیْلٍ شاهِقِ الرَّأسِ لَمْ تَکُنْ   لِتَبْلُغَهُ حتّی تَکِلَّ و تَعْمَلا

هذا و لِتَصْغیرِ الإسْمِ قَواعِدُ خاصَّةٌ نُبَیِّنُها فیما یَلی:

أَلأوّلُ: إذا کانَ الإسْمُ ذا ثَلاثَةِ أحْرُف ضُمَّ أوَّلُهُ و فُتِحَ ثانِیه و زِیدَت الیاءُ ـ یاءُ التَّصْغیرِ ـ بَعْدَ حَرْفِهِ الثّانی نحو حَسَن ـ حُسَیْن، أوْس ـ أُوَیْس و إنْ کانَ الإسْمُ ذا أرْبَعَةِ أحْرُف فَصاعِداً جَریٰ فیه ماسَبَقَ و انْکَسَرَ مابَعدَ الیاء نَحْوُ دِرْهَم ـ دُرَیْهِم إلاّ فی أرْبَعَةِ مَوارِدَ:

۱ ـ فیما کانَ مابعدَ یاء التصغیرِ مُتَّصِلاً بِعَلامَةِ التَّأنیثِ نحو: سُبْحَة ـ سُبَیْحَة، سَلْمیٰ ـ سُلَیْمیٰ، حَمْراء ـ حُمَیْراء.

۲ ـ فیما کانَ متّصلاً بألِفِ «أفْعال» ـ مِنْ أوزانِ جمعِ المکَسَّرِ ـ نحوُ

أطفال ← أُطَيْفال، أو ألِفِ «أفْعَل» فی التَّفضيلِ مِن النّاقِصِ نحو أشْهىٰ ← أُشَيْهىٰ (وَ مِثْلُهُ أفْعَلُ التَّعَجُّب مِنَ النّاقِص کَـ ما أحْلاهُ ← ما أُحَيْلاهُ).

۳ ـ فيما كانَ مُتَّصِلاً بِـ «ان» فَعْلان ـ بِتَثْليثِ الفاء ـ بِشَرْطِ كَونِهِ عَلَماً أوْ وَصْفاً نحو سَلْمان ← سُلَيْمان، سَكْران ← سُكَيْران بِخِلافِ غيرِ العَلَمِ والوصفِ ← وهو اسْمُ الجِنْسِ ـ نحو فِنْجان ← فُنَيْجين.

۴ ـ فيما كانَ متصلاً بِعَلامةِ المُثَنّىٰ أو الجمعِ السّالِمِ نحو حَسَنَيْنِ ← حُسَيْنَيْن، بَكْرُون ← بُكَيْرُون، هِنْدات ← هُنَيْدات.

أَلثّاني: ألثلاثِيُّ المحذوفُ بعضُ أصُولِهِ يُرَدُّ حَرْفُهُ المحذُوفُ عِنْدَ التَّصْغيرِ سَواءٌ لَمْ يُعَوَّضْ عَنْهُ بِشَيْءٍ نحو «أب» أوْ عُوِّضَ عَنْهُ بِالهَمْزَةِ نحو «إبْن» أو بالميم نحو «فَم» او بتاء التّانيثِ نحو «زِنَة» أوْ بالتّاء المَبسُوطَةِ نحو «أُخت» و «بِنْت» ـ أصْلُهُما أخْو و بنو[1] إلاّ أنَّ العِوَضَ إن كان هَمْزَةً أو ميماً حُذِفَ و إنْ كانَ تاءَ تأنيثٍ بَقِيَ و إن كانَ تاءً مَبْسُوطَةً تَبَدَّلَ تاءً مَرْبُوطَةً نحو أب ← أُبَيّ، إبْن ← بُنَيّ، فَم ← فُوَيْه، زِنَة ← وُزَيْنَة، أُخْت ← أُخَيَّة.

ألثّالِثُ: ألثُّلاثِيُّ المزيدُ فيه حرفانِ، يُحْذَفُ أحَدُهُما عِنْدَ التّصغيرِ والمَزيدُ فيه ثلاثةٌ يُحْذَفُ إثنانِ مِنْها ـ أی مِنَ الزَّوائِدِ ـ والرُّباعيُّ المزيدُ فيهِ تُحْذَفُ زَوائدُهُ مُطْلقاً والخُماسِيُّ المجرَّدُ يُحْذَفُ آخِرُهُ والخماسِيُّ المزيدُ فيهِ يُحْذَف زائدُهُ و آخِرُهُ. أمثِلَةُ ذلِکَ: مُنْطَلِق ← مُطَيْلِق، مُسْتَخرِج ← مُخَيْرِج، مُدَحْرِج ← دُحَيْرِج، سَفَرْجَل ← سُفَيْرِج، خَنْدَريس ← خُنَيْدِر.

تَنْبيهٌ: لا يُحْذَفُ الزّائدُ الواقِعُ فی أوّلِ الثّلاثِيِّ المَزيدِ فيهِ حرفانِ أوْ

---

۱. و مِنْ ذٰلِکَ هَنْتٌ، كَيْتٌ، ذَيْتٌ، اصلُها: هَنْو، كَيِي، ذَيِي، كلُّها كِناياتٌ كما سَيأتی و مِنْ هذا القَبيـ ثِنْتانِ و اصْلُها ثِنْيان.

ثلاثَةُ أحرُف أبَداً بَل يُحذَفُ غيرُه نحو مُنطَلِق ← مُطَيلِق، مُستَخرِج ← مُخَيرِج و إنْ كانَ الزّائدانِ أو الزّوائدُ فی غيرِ الأوّلِ حَذَفْتَ أيّاً شِئتَ نحو قَلَنسُوَة ← قُلَيْنِسَة و قُلَيْسِيَة.

ألرّابعُ: يُستَثنٰى مِن حَذفِ الزّائدِ ما إذا كانَ الزّائدُ ليناً رابِعَةً فَصاعِداً أو تأنيثٍ أو ألِفَه أو الألِفَ والنُّونَ أو عَلامَتَي المُثنّى والجمعِ السّالِمِ أو ياءَ نَسَبٍ، و يَجری حُكمُ الزِّيادَةِ علی غيرِها نحو مِصباح ← مُصَيبيح، تِمِلّاق (كسرِ الأوّلِ و الثانی و تشديدِ اللّامِ مَصدَرُ تَمَلَّقَهُ أی تَوَدَّدَ إلَيْهِ) ← تُمَيليق، سَلِمَة ← مُسَيلِمَة، خُنفُساء ← خُنَيفِساء، زَلزَلَة ← زُلَيزِلَة، زَعفَران ← زُعَيفِران، رَجُلانِ ← رُجَيلانِ، بَكرُونَ ← بُكَيرُونَ، مر يَمات ← مُرَيمات، مَشهَدِیّ ← مُشَيهِدِیّ، سَلمٰی ← سُلَيمٰی.

ألخامِسُ: ألجَمعُ المُكسَّرُ إنْ كانَ جمعَ قِلَّةٍ صُغِّرَ علی صُورَتِهِ نحو غِلْمَة ← غُلَيْمَة، أفئِدة ← أُفَيئِدَة، أكلُب ← أُكَيلِب، أفراس ← أُفَيراس. و إنْ كان جمعَ كَثرَةٍ صُغِّرَ مُفرَدُهُ ثُمَّ جُمِعَ جمعَ السَّلامَةِ، فإنْ كانَ لِمُذكَّرٍ عاقِلٍ جُمِعَ جمعَ المُذكَّرِ و إلاّ جُمِعَ جَمعَ المؤنّثِ سَواءٌ كانَ مذكّراً غيرَ عاقِلٍ أمْ مؤنّثاً نحو رِجال ← رُجَيلُون، كُتُب ← كُتَيبات، ضَوارِب (جمعُ ضارِبَة) ← ضُوَيرِبات. ثُمَّ غيرُ المُكسَّرِ مِنَ الجُمُوعِ و كَذا المُثنّی يُصَغَّرُ كُلٌّ علی صُورَتِهِ نحو ضارِبُون ← ضُوَيرِبُون، مر يَمات ← مُرَيّمات، قَوم ← قُوَيم، نَخل ← نُخَيل، رَجُلانِ ← رُجَيلان.

ألسّادِسُ: ألمُرَكَّبُ الإسنادِیُّ لا يُصَغَّرُ وأمّا المزجِیُّ والإضافِیُّ فَيُصَغَّرُ صدرُهُما و يَبقَی العَجُزُ علی حالِهِ نحو عبدُالله ← عُبَيدُالله، حَسَنعَلی ← حُسَينْعَلی.

السّابع: اَلْمُؤَنَّثُ المعنوِيُّ إذا كانَ ثُلاثِيّاً تَظهَرُ في مُصَغَّرِهِ تاءُ التّأنيثِ نحوُ هِنْد ← هُنَيدَة، شَمْس ← شُمَيْسَة، بِخِلافِ غيرِ الثّلاثِيِّ نحو عَقْرَب ← عُقَيْرِب، مَرْيَم ← مُرَيِّم. وَما خالَفَ ذلك من نحوِ عُرَيْس مُصَغَّرُ عِرْس وأُصَيْبِعَة مصغَّر إِصْبَع شاذٌّ لايُقاسُ عليه.

* التّمرين *

۱ ــ صَغِّرِ الْكَلِماتِ التّابِعَةَ: حُجْر، حُجْرَة، بيت، باب، دار، دَوْرَة، بَرّ، قَرْضَة، كِتاب، أَسَد، غَضَنْفَر، ثَعلَب، حِمار، ناقَة، بَعير، صَحراء، قبضَة، أسْران بصرَة، عِدَة، دِيَة، قاتِل، مقتُول، مُسْتَشفى، مسجد، معبَر، أطراف، غِربال، سِرْبال، عُثْمان، عِمْران، يَقْظان، طِهْران، سامَرّاء، كُبْرى، مُوسى، صَفراء، رِداء، كِساء، رِوايَة، قُبَّة، كُرَة، سفينَة، حَزيرَة، جرِيدَة.

۲ــ صَغِّرِ الْكَلِماتِ التّالِيَةَ: قُضاة، عابِدات، عَرَفات، كاظِمين، بَحْرَين، أخ، أمّ، أُخت، إسْم، قَليل، دَليل، وَعد، رِيَة، سِمَة، غالِب، مَغْلُوب، مُنتَظِر، مُضْطَرِب، مُحْمارّ، مُسْتَوْحِش، مُسْتَوْلي، قِرْمِز، صُورَة، قُذَعمِل، قِرْطَعْب، سَلْسَبيل، قِرْطاس، دَواة، جَوْرَب، إزار، غُفْران، مَسْبَعَة، حَمْراء، زَلْخاء، هِنْدات، مَهدِيّ، عَلَوِيّ، أكباد، أغْلِمَة، سادَة، شَجَرَة، شَجَر، جَيْش، قَطيع، أرْض، قِدر، نَفْس، كَأس، بِئر، أرْنَب، أفْعى.

تَكْمِلَةٌ في شَواذِّ التَّصْغيرِ و تصغيرِ التَّرخيم: يَخْتَصُّ التَّصغيرُ بالأسماء المُعْرَبَةِ و قد يُصَغَّرُ بعضُ الْمَبْنِيّاتِ و لا تُراعىٰ فيهَا الْقَواعِدُ السّالِفَةُ و مِنْ ذلِكَ: ذا ← ذَيّا. تا ← تَيّا. الّذي ... ← أَلَّذَيّا، اللَّذَيّانِ، أَلَّذَيُّونَ. أَلّتي ... ← أَللَّتَيّا، أَللَّتَيّانِ، أَللَّتَيّاتِ. أُولىٰ ← أُوَلَيّا. أُولاءِ ← أُوَلَيّاءِ. ما أَفْعَلَ (لِلتَّعَجُّب) ← ما أُفَيْعِلَ نحو ما أَمْلَحَهُ ← ما أُمَيْلِحَهُ. ذَيْتَ ← ذُيَيَّ. كَيْتَ ← كُيَيَّ.

ولَهُمْ نَوعٌ مِنَ التّصغيرِ يُسَمّىٰ تصغيرَ ترخيمٍ وَ هُوَ أنْ يُحْذَفَ جميعُ زَوائِدِ

الاسم ثُمَّ يُصَغَّرُ نحو أحمَد، حامِد، محمُود، مُحَمَّد و. . . ـــــ حُمَيْد والاِلْتِباسُ يُدْفَعُ بِالْقَرِينَة.

تَتِمَّةٌ في إعْلالِ الْمُصَغَّر: اَلإسْمُ الْمُعَلُّ يُرَدُّ إلىٰ أصلِهِ عِنْدَالتَّصْغيرِ ثُمَّ يُصَغَّرُ ثُمَّ يُعَلُّ المُصغَّرُ حَسَبَ ما تقتَضيهِ قَواعِدُ الإعْلالِ نحوُ باب ـــــ بُوَيْب، ناب ـــــ نُيَيْب، ميزان ـــــ مُوَيزِين، ميقات ـــــ مُوَيْقيت و... ومِنْ هُنا اشْتَهَرَ أنَّ التَّصغيرَ ـ كالتَّكسير ـ يَرُدُّ الأشْياءَ إلىٰ أصُولِها.

و لِلْمُصَغَّرِ قاعِدَتانِ هُما:

۱) إذا كانَ الثّالِثُ مِنْ حُروفِ الإسْمِ ألِفاً زائِدَةً او مُنْقَلِبَةً قُلِبَتْ ياءً وَاُدْغِمَتْ ياءُ التَّصْغيرِ فيها نحو كِتاب ـــــ كُتَيِّب، مُصاب ـــــ مُصَيِّب.

۲) إذا وقَعَ ياءانِ بَعدَ ياءِ التَّصغيرِ فَاجْتَمَعَتْ ثلاثَةُ ياءاتٍ حُذِفَتِ الأخيرةُ مِنْها نحو صَبِيّ ـــــ صُبَيّ، عَطاء ـــــ عُطَيّ، مُعاوِيَة ـــــ مُعَيَّة.

* التَّمرين *

۱ ـ كَبِّرِ الْمُصَغَّراتِ الْآتِيَةَ: دُوَيْبَة، دُوَيْهِيَة، دُوَيْرَة، عُنَيْزاء، سُلَيْمَة، ثُوَيْب، مُوَيْس، سُكَيْران، كُبَيِّر، فُرَيْس، قُلَيْر، قُلَيْمَة، عُرَيْضَة، رُحَيَّة، اُصَيْبِعَة، نُعَيْلَة، سُفَيْنَة، فُرَيْبِيس، دُلَيَّة، جُهَيْنِيمَة، اُولَيّا، ذُيَيّ، جُحَيِّمَة.

۲ ـ لَخِّصْ قَواعِدَ التَّصغيرِ وَ بَيِّنِ الإعْلالَ الْمُخْتَصَّ بِالْمُصَغَّرِ وأذْكُرْ أمْثِلَةً لِذلِكَ الإعْلالِ.

اَلمبحَثُ الخامِسُ

ألمعرِفَةُ والنَّكِرَةُ

مقدّمةٌ:

أَلمَعْرِفةُ اسْمٌ دَلَّ علىٰ مُعَيَّنٍ معلومٍ نحو مُحَمَّد، مَكَّة، هُوَ، هٰذا و... و النَّكرةُ اسمٌ دَلَّ علىٰ غير مُعَيَّنٍ نحو رَجُل، كِتاب و...[1]

ثُمَّ النَّكِرَةُ قِسْمٌ واحِدٌ وعَلامَتُها أنْ تقبَلَ ألِ التعريف نحو رَجُل أَوْ تكونَ بِمعنى كَلِمَةٍ هي تقبَلُ ذٰلِكَ نحو ذُو بِمعنىٰ صاحِب و المعرفة علىٰ سَبْعَةِ أقْسام: ألعَلَمُ، المُعَرَّفُ بأل، ألضَّميرُ، إسْمُ الإشارَةِ، ألمَوصُولُ، ألمُضافُ، المُنادىٰ .ولابُدَّمِنْ توضيحِ لِهٰذِهِ الأقسامِ في فُصُولٍ:

---

١. تَدُلُّ النَّكِرَةُ علىٰ فردٍ واحِدٍ مِنْ أفْرادِ جِنْسِهِ إلاّ إذا وَقَعت بعدَ نفيٍ أوْ نهيٍ أوِ اسْتِفْهامٍ فَتَدُلُّ إذاً علَى اسْتِغْراقِ الجِنْسِ نحوُ «ما رَأَيْتُ رَجُلاً»، «لا تضرِبْ أحَداً»، «هلْ رَأَيْتَ إنْساناً» وقد يُسْتَفادُ العُمُومُ مِنَ النَّكِرةِ في غَيْرِ تِلكَ المَوارِدِ نحو: «عَلِمَتْ نَفْسٌ ما أحْضَرَتْ» (١٤ــ التكوير) لكِنَّه قَليلٌ لايُقاسُ عليهِ.

ألفصل ١ ــ ألعَلَم:

و هو مادَلَّ علىٰ واحدٍ مُعَيَّنٍ بالوَضْعِ نحو مُحَمَّد و مَكَّةَ[1].

ولِلْعَلَم تقسيماتٌ لِأَنَّـهُ:

١ ــ إمّا مُفردٌ نحوُ: «زَيْد» و إمّا مُرَكَّبٌ. والمركّبُ إمّا إضافِيٌّ نحوُ: «بيتِ اللّه» و «عبدِاللّه» و إمّا إسْنادِيٌّ نحوُ: «تَأَبَّطَ شَرّاً» و إمّا مَزجِيٌّ نحوُ: «سيبَوَيْهِ».

٢ ــ و أيْضاً إمّا إسمٌ وهوما نَبّأَ عَنِ المُسَمّى فَقَط نحوُ «زَيْد» و إمّا كُنْيَةٌ و هي ما تَصَدَّرَ لِإفادَةِ التَّعظيم بِأَبٍ أوْ أمّ نحوُ «أبي عَبدِاللّه» وَ «أُمّ كُلْثوم». و جَعَلَ مِنْها بَعْضُهُم ما تَصَدَّرَ بِـ «إبْن» او «بِنْت» نحوُ «اِبْنِ جَلا» و «بِنْتِ الشّاطي». وَ إمّا لَقَبٌ وَ هُوَ ما أفادَ الْمَدْحَ اوِالذَّمَّ نَحْوَ «صادق» و «بَطَّة».[2]

٣ ــ و أيْضاً إمّا مُرْتَجَلٌ غيرُ مَأخوذٍ عن شَيْءٍ ــ مِنْ إرْتَجَلَ الْأمرَ أي إخْتَرَعَهُ كَأَنَّهُ فَعَلَهُ قائماً علىٰ رِجْلِهِ مِنْ غيرِ أنْ يقْعُدَ مُتأَنِّياً فيهِ ــ نحو «أُدَد» (إسمُ رَجُلٍ) و إمّا منقولٌ والمنقولُ ما نُقِلَ عن اسم ذاتٍ نحوُ «أسَد» و «حاتِم» او عن اسم معنًى نحو «فَضْل» أو عَن فِعْلِ ماضٍ نحو «شَمَّرَ» (لِفَرَسٍ) أوعَن

---

١. لا يَنْتَقِضُ هذا التَعريفُ بالأعلامِ المُشْتَرَكَةِ مِنْ نحو «زيد» مثلاً إذا كانَ إسماً لِفردينِ أو أكثَرَ، إذْ لِكُلِّ واحدٍ وضعٌ عَلىٰحِدَةٍ. ثُمّ هناکَ أسماءٌ وُضِعَت لِأجناسٍ مَعانيها بالأسرِسَمَّوْها «أعْلامَ الأجناسِ» لِوجودِ آثارِ العَلَمِ اللفظيّةِ (مِنْ منعِ الصَّرفِ و عَدَمِ قَبُولِ «أل» والتوصيف بِالمعرفةِ) فيها و إنْ لَمْ تكُنْ اعلاماً مِنْ جَهَةِ مَعانيها وهي قليلةٌ مَعدُودَةٌ مِنْها «أُسامَة» و «أبُوالحارث» لِلأسَدِ، «أُمّ عامِر» و «أُمّ عِرْيَط» لِلعقرَبِ، «شَعُوب» و «أُمّ قَشْعَم» لِلمَنِيَّةِ، «بَرَّة» لِلمَبَرَّةِ و... قيلَ و مِنْها «سُبْحانَ» لِلتَسبيحِ.

٢. اَللَّقَبُ يُؤَخَّرُ عَنِ الاسْمِ إذا جيءَ بِهِ مَعَهُ نَحْوُ «قالَ جَعْفَرٌ الصّادِقُ(ع)» وَ أمّا بيْنَ الإسْمِ وَالكُنْيَةِ وَ بيْنَ الكُنْيَةِ وَاللّقبِ فَلا يَلزَمُ ترتيبٌ نحوُ «قالَ عَلِيٌّ أبُوالحَسَنِ(ع)» أو «قالَ أبُوالْحَسَنِ عَلِيٌّ(ع)».

مُضارِعٍ نحوُ «تَـغْلِب» (لِقَبيلَةٍ) أوْ عن فِعْلِ أمْر نحو «قُـمْ» أو عَنِ التّثنيةِ أوالجمع نحـو «كـاظِـمَـيْـن» و «عَرَفـات» ــ بِناء عَلٰى كونِهِ جمعاً لِعَرَفَة لامفرداً مُلْحَقاً بـالجمعِ المؤنّثِ ــ أو عن اسمِ جِنْسٍ نحو «ألنّجم» (لِنجمٍ خاصّ) و «ألْمَدينَة» (لِمَدينَةِ النَّبيَّ ص)[1].

٤ ــ ويـنـقـسـمُ أيـضاً إلٰى «عَلَمِ الشّخصِ» و «عَلَمِ الجِنْسِ» وقد مَرَّ أنَّ عَلَمَ الجِنْسِ ليسَ بالعَلَمِ حَقيقةً.

تَتِمَّةٌ: مِنَ العَلَمِ مايُقالُ لَهُ «العَلَمُ بِالغَلَبَةِ» وهو كما يظهَرُ مِنْ عُنْوانِهِ ما لَمْ يَـكُـنْ عَـلَـماً فی أصْلِ الوضعِ بلْ صارَعَلَماً بغَلَبَةِ الإسْتِعمالِ نحو «إبْنُ عَبّاسٍ» و «أُمُّ البَنِينَ» و «اَلمَدينَة».

تنبيهٌ: مِنْ خَواصِّ العَلَمِ أنَّهُ لايُضافُ إلٰى شيءٍ ولا يُثَنّٰى ولا يُجْمَع و لايدخُلُهُ لامُ التّعريفِ وقد يُنَكَّرُ العَلَمُ و ذلِک فيما إذا أُطْلِقَ علٰى فردينِ أوْ أفرادٍ إشْتَركُوا فی إسمٍ واحِدٍ فَحينَئِذٍ يُضافُ ويُثَنّی و يُجْمَعُ و يدْخُلُهُ ألِ التّعريفُ كَقولِ الشّاعِرِ:

عَلا زيدُنا يَومَ النّقا رَأسَ زيدِكُمْ ... بِأبيَضَ ماضِی الشَّفْرَتَيْنِ يَمانٍ

ونحوُ «جاءَنی الزّيْدانِ وَالْبَكرُونَ».

* ألسّؤالُ والتّمرينُ *

١ ــ عَيِّنِ المعرِفَةَ والنّكِرَةَ فی الكَلِماتِ التّابِعَةِ: قلب، قلعَة، قُمْ، قَوم، قُريش، مُحمّدبنُ عبدِاللّه(ص)، عَلِیُّ بْنُ أبيطالِب(ع)، عَلِیّ، حَسَن، حُسينُ بْنُ عَلِیّ(ع)، كِتاب، قُرآن، قامُوس، ناقُوس، إبْنِي، أمُّک، أبيهِ، نحنُ، هذا، يارَجُلُ، رَجُل،

[1]. ألِ الدّاخِلَةُ علی العَلَمِ لَيْسَتْ لِلتّعريفِ لِأنَّ العَلَمَ مَعْرِفَةٌ بِنَفْسِه بَلْ هِیَ زائِدَةٌ وَ يَأتِی البَحْثُ عَنْها.

رِجـال، رُجَيـل، إنْجـيـل، عيـسٰى، نَـصْران، سُـلْطان، عُـثْمان، غِلْمان، عُـمَرُ بْنُ عبدِالعَزيز، سلمانُ الفارسىّ، أبُوذَرٍّ الغِفارِىّ.

٢ ــ ماهُوَ عَلامَةُ النَّكِرةِ وكم هى أقسامُ المعرفَةِ و ما هو تعريفُهُما؟

٣ ــ أُذْكُرْ لِكُلٍّ مِنْ أقسامِ الْمعرفةِ خَمسَةَ أمْثِلَةٍ مِنْ غيرِ ماذُكِرَ.

٤ ــ ألعَلَمُ ماهُوَ و ما هُوَ الفرقُ بينَهُ و بينَ النَّكرةِ؟

٥ ــ كم قِسْـمـةً تـكـونُ لِلعَـلَـمِ وكـم قِسماً يكونُ لَهُ أعطِ علٰى كُلِّ قسمٍ أمْثِلَةً مِنْ غير ماذُكِرَ.

٦ ــ عَيِّـنْ نـوعَ الـعَـلَـمِ فيمايلى: أُمُّ عِرْيَطٍ، إبنُ اللَّبُون، إبنُ عِرْس، مُعاوِيَة، صَديق، سالِـم، مُرتَـضٰـى، زهـراء، عَـزيز، أبُوعبدِاللّه، سَجّاد، باقِر، رِضا، جَواد، تَقِىّ، نَقِىّ، أحمَد، عَلِىّ، مُحَمَّد، فاطِمَة، زينَب.

ألفصل ٢ ــ ألْمُعَرَّفُ بِـ«أل»:

أل علٰى ثَلاثَةِ أقْسامٍ مَوْصُولَةٌ و زائدةٌ و حرفُ تعريف. أمّا الموصُولَةُ فَسَيأتى الْبَحْثُ عنها. والزّائِدَةُ ماليست بِموصُولَةٍ ولا لِلتّعريفِ.[1] و ما للتّعريفِ علٰى قِسْمين:

ألأوّلُ ما تُـفـيـدُ الـتّـعـريـفَ الحَقيقِىَّ وهى ما إذا كانت لِلعهدِ وتُسَمّى «لامَ العهدِ» والـعـهـدُ عَـلى ثَلاثَةِ أقسام: حُضُورِىٌّ كَقولِكَ «ضَرَبَنِى الرَّجُلُ» إذا كـانَ حـاضِـراً بيـنَ يَـديكَ وَذِكْرِىٌّ كَقَولِهِ تعالٰى: «كَما أرْسَلْنا إلٰى فِرْعَوْنَ رَسُولاً

---

١. ألِ الزّائِـدَةُ علٰى ضربَيْنِ لازِمَةٌ و غيرُ لازِمَةٍ. فاللّازِمَةُ تُزادُ فى ثَلاثَةِ مَواضِعَ: ١) فى «الآنَ» ٢) فى الموصولاتِ نحو الّذى و فُروعِهِ عَلَى القولِ بأنَّ الموصولَ مابعدَ أل ٣) فى الأعْلامِ المُرْتَجَلَةِ نحو «ألسَّمَوْأل» (إسمُ شاعِرٍ) و المنقُولَةِ المصحُوبَةِ مَعَها حينَ النَّقلِ نحو «أللّات» و «العُزّٰى» و غيرُ اللّازِمَةِ فى ثَلاثَةِ مَواضِعَ أيْضاً: ١) فى الأعلامِ بالغَلَبَةِ نحو «الرَّسُولِ» لِمُحَمّدِبْنِ عبداللّه(ص) و «المَدينَة» لِمَدينَةِ النَّبِىِّ(ص). ٢) فى الاعلامِ المنقُولة الّتى تصحَبُها بعدَ النّقلِ نحو الفضل، الحَسَن و ذلك موقوفٌ عَلَى السَّماعِ فَلايُقالُ المُحَمَّد، العلىّ. ٣) فى ضَرُورَةِ الشِّعْرِ كَما فى أوْبَر فى قولِهِ:

ولَـقَـد جَـنَـيْـتُـكَ أكْـمُـؤاً وعَـسـاقِـلا

وَلَـقَـد نَـهَـيْـتُـكَ عَـنْ بَـنـاتِ الأوبَـرِ

فَعَصیٰ فِرْعونُ الرَّسُولَ» (١٦ـالمزمّل) وذِهْنِیٌّ كَقولِكَ «إشْتَرَيتُ الْكِتٰابَ» فيما تُرِيدُ كِتاباً معهوداً بينَكَ و بينَ المُخٰاطَبِ.

والثّانی ماتُفيدُ التّعريفَ اللّفظیَّ وَهی ما إذا كانت للجنسِ وتُسَمّی «لامَ الجِنسِ» و هی علیٰ ثَلاثَةِ أَقْسامٍ اَيْضاً: «لامُ الحَقيقَةِ» وهی ماتَدُلُّ علیٰ نفسِ الحَقيقَةِ والْماهِيَّةِ ولا دِلالَةَ فيها علیٰ كَمِّيَّةِ الأفرادِ كَما فی قولِهِ تَعالیٰ: «أَفَلايَنْظُرُونَ إلَی الإبِلِ كَيْفَ خُلِقَتْ» (١٧ـالغاشية) و «لامُ الإسْتِغْراقِ» وهی ما تَدُلُّ علیٰ جَميعِ اَفراد الماهِيَّةِ كَما فی قولِهِ تعالیٰ: «إنَّ الإنْسانَ لَفی خُسْرٍ» (٢ـالعصر) أی كُلُّ إنسَانٍ و« لامٌ تَدُلُّ علیٰ بَعضٍ مجهُولٍ مِنَ الْماهِيَّةِ» كَقولِهِ تعالیٰ حِكايَةً عن يَعْقُوبَ عَلَيهِ السّلامُ: «وَأَخٰافُ أنْ يَأْكُلَهُ الذِّئْبُ» (١٣ـيوسف) و كَما فی قولِكَ «رَكِبْتُ السَّيّٰارَةَ».

هذا و بَديهٌ أنَّ الْمُعَرَّفَ بِلامِ الجنسِ لادِلالَةَ فيهِ علیٰ مُعَيَّنٍ بَلْ هُوَ نَكِرَةٌ فی المعنیٰ والحَقيقَةِ.

تنبيهٌ: فی لُغَةِ حِمْيَر و نَفَرٍ مِنْ طَيِّئٍ يُبْدَلُ الميمُ مِنْ لامِ ألْ و يُقالُ «أمْ» فَفِی الحَديثِ أنَّ أحَدَهُم سَأَلَ رَسُولَ اللّهِ(ص): «أَمِنَ امْبِرِّ امْصِيٰامُ فی امْسَفَرِ؟» فَأَجٰابَهُ(ص) علیٰ لُغَتِهِمْ وَقالَ: «لَيسَ مِنَ امْبِرِّ امْصِيٰامُ فِی امْسَفَرِ».

* اَلسّؤالُ والتّمرينُ *

١ ـ بَيِّنْ أقسامَ ألِ الدّاخِلَةِ عَلَی العَلَمِ و مَوارِدَ ألِ الزّائِدَةِ.
٢ ـ كم قِسماً لِأل؟ اُذْكُرْها.
٣ ـ لِمَ لايَكونُ عَلَمُ الجِنْسِ عَلَماً حقيقَةً و لِمَ يُسَمّیٰ عَلَماً؟
٤ ـ عَيِّنِ الأعلامَ في الآياتِ التّابِعَةِ و عَيِّنْ نوعَها: أطيعُوااللّهَ و أطيعوا الرَّسُولَ، مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللّهِ و خاتَمُ النَّبِيِّينَ، وَلَقد مَنَنّا علیٰ مُوسیٰ و هارُونَ، وَلَقد آتَينا مُوسَی الهُدیٰ و أوْرَثْنا بَنی إسْرائيلَ الْكِتٰابَ، وإذْيَرْفَعُ إبراهيمُ القَواعِدَ مِنَ البيتِ و إسْمعيلُ، لِإيلافِ قُرَيْشٍ إيلافِهِمْ رِحْلَةَ الشِّتٰاءِ وَالصَّيْفِ، تَبَّتْ يَدا أبی لَهَبٍ و تَبَّ.

۵ ــ مَتیٰ تُفیدُ أل التّعریف الحَقیقیَّ؟ و ما الفرقُ بینَ التّعریفِ الحقیقیِّ و اللّفظیِّ؟
۶ ــ عَیِّنْ نوعَ ألْ فی الآیاتِ التّالِیَةِ: یا أیُّهاَ الرَّسُولُ بَلِّغْ ماٰ أُنزِلَ إلیکَ، وَالْعَصْرِ إنَّ الإنْسانَ لَفی خُسْرٍ إلاّ الَّذینَ آمَنُوا و عَمِلُوا الصّالِحاتِ و تَواصَوا بِالْحَقِّ و تَواصَوا بِالصَّبرِ، قُلْ أعوذُ بِرَبِّ النّاسِ، قُلْ أعوذُ بِرَبِّ الفَلَقِ، إنّا أعطیناکَ الکَوْثَرَ، إنَّ شانِئَکَ هُوَ الأبْتَرُ، إنَّ الدّینَ عِنْدَاللّهِ الإسْلامُ، ألْهیٰکُمُ التّکاثُرُ حَتی زُرْتُمُ المَقابِرَ إنَّ هٰذا القُرآنَ یَهْدِی لِلَّتی هِیَ أقْوَمُ.
۷ ــ ألتّعریفُ فی عَلَمِ الجِنْسِ لَفظِیٌّ أمْ حَقیقیٌّ؟

ألفصلُ ۳ ــ ألضَّمیر:

ما وُضِعَ لِلْغائِبِ أوِ المُخاطَبِ أوِ المُتَکَلِّمِ نحو: هُ، کَ، یْ، هُوَ، أنْتَ، أنا. والضّمیرُ علی قِسْمَینِ: متّصِلٌ وهوما یَتَّصِلُ بکَلِمَةٍ اُخریٰ وَ یکونُ کَجُزْءٍ مِنْها نحو: ضَرَبَهُ، غُلامُکَ، إنّی، ونحو «إنّا رادُّوهُ اِلَیکَ» (۷ــ القصص) و مُنْفَصِلٌ و هو ما لایَتَّصِلُ بِشَیْءٍ[1]. ولِکُلٍّ مِنْهُما أربَعَ عَشَرَةَ صیغَةً، سِتٌّ لِلْغائِبِ وسِتٌّ لِلْمُخاطَبِ و إثْنَتانِ مِنها لِلْمُتَکَلِّمِ.

ثُمَّ الْمُنْفَصِلُ علیٰ قِسْمینِ مرفُوعٍ و مَنْصُوب. والمُتَّصِلُ علیٰ ثلاثَةِ أقسام: مَرْفوعٍ و مَنْصُوبٍ و مَجْرُور.

أَلْمُتَّصِلُ المرفوعُ قد یَکُونُ بارِزاً وقد یکونُ مُسْتَتِراً. والمُسْتَتِرُ علیٰ ضَرْبَیْنِ واجِبِ الإسْتِتارِ و جائِزِ الإسْتِتارِ. و أمّا المُنْفَصِلُ فلایکونُ إلاّ بارِزاً.

فَتَحَصَّلَ لِلضَّمیرِ سبعَةُ أقْسام:

۱ ــ المُنْفَصِلُ المرفوعُ ولَهُ أرْبَعَ عشرَةَ صیغَةً وهی: هُوَ، هُما، هُمْ، هِیَ،

---

۱. مِنْ خَواصِّ المُنْفَصِلِ أنّهُ یَصِحُّ أنْ یَقَعَ فی ابْتِداءِ الکَلامِ و أنْ یَقَعَ بعدَ «إلاّ» وَ اجْتَمَعا فی قولِهِ تعالیٰ: «هُوَاللّهُ الذی لا إلهَ إلا هُوَ» (۲۲ــ الحشر).

هُـمـا، هُـنَّ، أنْـتَ، أنْـتـما، أنْـتم، أنْتِ، أنْتما، أنْتُنَّ، أنَا، نَحْنُ. نحو«هوقالَ»،«هما جٰاءا» و...

٢ ــ ألمُنْفَصِلُ المَنصُوبُ ولَهُ أرْبَعَ عَشَرَةَ صيغَةً وهی: إيّاهُ، إيّاهُما، إيّـاهُـمْ، إيّـاها، إيّاهُما، إيّاهُنَّ، إيّاکَ، إيّاکُما، إيّاکُمْ، إيّاکِ، إيّاکُما، إيّاکُنَّ، إيّایَ، إيّانٰا. نحو لا نَعبُدُ إلاّ إيّاهُ، إيّاهُمٰا سَألْتُ و...

٣ ــ ألمُتَّصِلُ المنصوبُ و لَهُ ارْبَعَ عشرَةَ صيغَةً وهی: هُ هُمٰا هُمْ هٰا هُـمٰـا هُنَّ کَ کُمٰا کُمْ کِ کُما کُنَّ یْ نـٰا نحو: لَقيتُهُ، سَألتُهُمٰا، رَأيتُـکَ، أمرتَنی و...

٤ ــ ألمتَّصِلُ المجرورُ ولَهُ أربَعَ عشرَةَ صيغَةً و هِیَ عينُ ما مرَّ فی القِسْمِ السّابِقِ (المُتَّصِلِ المنصُوبِ) نحو: مَررتُ بِهِ، قُلْتُ لَهُما، دَعوتُ لکَ و...

٥ ــ المُتَّصِلُ المرفوُعُ البارِزُ و هومافی صِيَغِ الْماضی عَدا الْأُولٰی و الرّابِعَةَ وما فی صِيَغِ المُضٰارِعِ و الأمْرِإلاّ خَمسَ صِيَغٍ مِنْها، هی: ١، ٤، ٧، ١٣، ١٤وَ بيِّنَ ذٰلِکَ فی الْقِسْمِ الْأَوّلِ ــ قِسْمِ الْفِعْلِ ــ فَرٰاجِعْ.

٦ ــ ألمتّصلُ المرفوعُ المُسْتَتِرُ وُجوباً وهی ما فی الصِّيَغِ ٧، ١٣ و ١٤ مِنَ الْمُضٰارِعِ والأمرِ.

٧ ــ ألمتصلُ المرفوعُ المُسْتَتِرُ جَوٰازاً وهی ما فی الصّيغتَينِ ١ و ٤ مِنَ الْماضی والمُضارِعِ والأمرِ و صِيَغِ اسْمَیِ الفٰاعِلِ والمفعُولِ و شِبْهِهِمٰا، کَمامَرَّ[1].

---

١. يناسِبُ المقٰامَ تَوْضيحُ بَعْضِ هٰذِهِ الضَّمائِرِ فَنَقُولُ: ١ــ هاءُ الضَّميرِ ــ سَواءٌ کانَتْ مُفْرَدَةً أمْ مَعَ ميمٍ أوْنُونٍ (هُ هُما هُمْ هُنَّ) ــ تُکْسَرُ إذا وَقَعَتْ بَعْدَ کَسْرَةٍ أوْ يٰاءٍ سٰاکِنَةٍ نحو بِهِ وفيهِمْ وتُضَمُّ فی غَيْرِ ذٰلِکَ نحو مٰالُهُ، مِنْهُما و... ←



تَتِمَّـةٌ فی بَیانِ مرجعِ الضَّمیرِ: لابُدَّ فی الضَّمیرِ الغائب أنْ یرجعَ إلیٰ ما تَـقَدَّمَ لفظاً أوتقدیراً أوْ معنًی أوْ حُـکْماً.

ألأوّلُ نـحـو «ضَـرَبَ زیدٌ غُلامَهُ» و مِنْ ذلِکَ «إعْدِلُوا هُوَ أقرَبُ لِلتّقویٰ» (۸ـ المائدة) فَـإنَّ مَرجِعَ الـضَّمیرِ هُنا تَقَدَّمَ ذِکْرُهُ ضِمْناً لا صَراحَةً و هُو العدلُ الّذی یَتَضَمَّنُهُ إعْدِلُوا.[1]

وَالثّانی نحو «ضَرَبَ غُلامَهُ زیدٌ» فَإنَّ ضمیرَ «غُلامَهُ» یرجعُ إلیٰ «زید» و زَیدٌ لِکَونِهِ فاعِلاً فی تقدیرِ التَّقدُّمِ عَلَی الْمفعُولِ لِتَقَدُّمِ رُتْبَتِهِ عَلیهِ.

وَالثّالِثُ هُوَ أنْ یسبِقَ الضّمیرَ شَیْءٌ معنَوِیٌّ یَدُلُّ علیٰ ما یَرْجِعُ إلَیْهِ هٰذاَ الضَّـمیرُ کَـأنْ تَتَّجِهَ إلی الشّرقِ صَباحاً فَتَقُولَ «أشْرَقَتْ» أوتَتَّجِهَ إلی الغَربِ آخِرَ النَّـهارِ فَـتَـقُولَ «غَـرَبَتْ» و مِنْ ذلِکَ قولُهُ تَعالیٰ: «إنّا انزلناهُ فی لیلَةِ الْقدرِ» (۱ـ القدر) وقولُهُ تَعالیٰ: «حَتّی تَوارتْ بِالْحِجابِ» (۳۲ـ ص) و نحوُ ذلِک.

←

۲ ـ میمُ تُمْ ساکِنَةٌ إلاّ إذا وَقَعَ بَعْدَها ضَمیرٌ مَنْصُوب فَتُضَمُّ و تُشْبَعُ ضَمَّتُهُ حَتّیٰ یَتَوَلَّدَ مِنها واوٌ نحوُ ضَرَبْتُمُوهُ. ۳ـ یاء المُتَکَلِّمِ یَجِبُ فیه الفَتْحُ إذا اتَّصَلَ بِما فی آخِرِهِ ألِفٌ أوْ یاءٌ نحوعَصایَ و مَولایَ و مُعَلِّمَیَّ و مُعَلِّمِیَّ و إذا اتَّصَلَ بِما فی آخِرِهِ یاءانِ تُحْذَفُ إحْدی الیاءَیْنِ وتُدْغَمُ الاُخْریٰ فی یاءِ المُتَکَلِّمِ نحوبُنَیِّیّ ← بُنَیَّ و أُخَیِّيَ ← أُخَیَّ ویَجِبُ فیه السُّکُونُ إذا اتَّصَلَ بالفِعْلِ او بالحُرُوفِ المُشَبَّهَةِ بِهِ ـ وَهِیَ إنَّ، أنَّ، کَأنَّ، لَیْتَ، لٰکِنَّ، لَعَلَّ ـ أوْبِمِنْ أوعَنْ او لَدُن أو قَطْ أوقَدْ نحویَضْرِبانِیْ، إنِّیْ و... ویَجوزُ فیهِ الأمْرانِ فی غَیْرِ ذلِک نحوغُلامِیْ و غلامِیَ، لِیْ ولِیَ و...

تَتِمَّةٌ: یَفْصِلُ بینَ یاءِ المُتَکَلِّمِ وبَیْنَ ما إذا اتَّصَلَ بآخِرِهِ یَجِبُ فیه السُّکُونُ، نُونٌ تُسَمّیٰ «نُونَ الْوِقایَةِ» ـ لِأنَّهُ یَقِی آخِرَ الکَلِمَةِ مِنْ دُخُولِ الکَسْرَةِ ـ و ذلِک واجِبٌ إذا اتَّصَلَ بِفِعْلٍ لایکُونُ فیهِ النُّونُ الإعْرابِیُّ أوِ اتَّصَلَ بِمِنْ أوعَنْ نحوضَرَبَني، یَضْرِبُنی، لَمْ یَضْرِبانی، مِنّي، عَنّي و جائزٌ فی غَیْرِ ذلِک نحوإنّي و إنَّني، لَدُني و لَدُنّي و..

۴ ـ إذا وَقَعَ «نا» بعدَ ما فی آخِرِهِ نُونانِ مِثْلُ إنَّ، أنَّ، کَأنَّ و لٰکِنَّ،یَجوزُ حذفُ إحْدَی النُّوناتِ نحو إنّا و إنَّنا، لٰکِنّا و لٰکِنَّنا،...

۵ ـ إذا اتَّصَلَ ضَمیرٌ بِإلیٰ أو عَلیٰ او لَدیٰ اُبْدِلَتْ ألِفُها یاءٌ ساکِنَةٌ نحو إلَیْهِ، عَلَیْکَ، لَدَیْنا.

۶ ـ إذا وَقَعَ هُوَ أو هِیَ بَعْدَالواوِ أو الفاءِ یَجُوزُ إسْکانُ هائِهِما نحو: وَ هْوَ، فَهْیَ.

۷ ـ کَثیراً ما یَدْخُلُ هاءُ التَّنْبیهِ عَلَی الضَّمائِرِ المُنْفَصِلَةِ نحوُ: ها أنْتَ، ها أنْتُم و...

۱. عَدَّ بعضُهُمْ ذلِکَ المِثالَ ونحوَهُ مِنَ التَّقَدُّمِ المعنویّ ولَعَلَّ الْحَقَّ ما تَقَرَّرَ هُنا راجِع النَّحوَ الْوافی ج ۱ ص ۲۳۱.

والرّابِعُ هو أنْ يَرجِعَ الضّميرُ إلىٰ مُتَأخِّرٍ لفظاً و رُتْبَةً لِنُكْتَةٍ نحو «نِعْمَ رَجُلاً زيدٌ» فالضّميرُ فی «نِعْمَ» يرجعُ إلىٰ «رَجُلاً» فَإنَّ المتكلّمَ فی مِثل ذٰلِکَ يَتَصَوَّرُ الْمُفَسَّرَ ـ أی مَرْجِعَ الضّميرِ ـ و يَقصُدُه ثُمَّ يَأتی بالضّمير و يُرْجِعُهُ إليهِ عِنْدَ نفسِهِ ثُمَّ يأتی بالْمُفسَّرِ و يُصَرِّحُ بِهِ، وفی ذٰلِک توضيحٌ بعدَ الإبْهامِ، وهويُفيدُ التَّفخيمَ، و يَكُونُ الكَلَامُ مَعَهُ أوقَعَ فی نفسِ المُخاطَبِ. فَتَسْمِيَةُ مَرْجِعِ الضّميرِ فی مِثْلِ ذلک بالْمُتَقَدِّمِ حُكْماً إمّا لِأنَّ التّأَخُّرَ لإفادَتِهِ هٰذِهِ الْفائدةَ فی حُكْمِ التَّقَدُّمِ و إما لأنَّ ما تَصَوَّرَهُ المُتَكَلِّمُ و أَرْجَعَ الضّميرَ إليهِ فی حُكْمِ الْمَذكُورِ الْمُتَقَدِّمِ.

وهذا النّوعُ مِنَ التَّقَدُّمِ فی مَوارِدَ مِنْها بابُ نِعْمَ و بِئْسَ كَما مَرَّ و مِنْها ألمجرورُ بِرُبَّ نحو رُبَّهُ رَجُلاً و رُبَّهُ صَديقاً و مِنْها ضَميرُ الشّأنِ والقِصَّةِ نحو «قُلْ هُوَاللّهُ أَحَدٌ» و «إنَّها لا تَعْمَى الأَبْصارُ و لٰكِنْ تَعْمَى الْقُلُوبُ الّتی فِی الصُّدُورِ» (۴۶ـ الحج).

ـــــــــــ ٭ ألسّؤالُ والتّمرينُ ٭ ـــــــــــ

۱ ـ ألضّميرُ ماهُوَ و ماهُوَ الفرقُ بينَهُ و بينَ العَلَمِ؟
۲ ـ إسْتعمِلْ كُلّاً مِنْ صِيَغِ المُنْفَصِلِ المرفوعِ والمنصوبِ فی جُمْلَةٍ.
۳ ـ صِلِ المتَّصِلَ الْمَنْصُوبَ بالماضِی المعلومِ مِنَ الضَّرب و اسْتَعْمِلْ صِيَغَ المُتَّصِلِ المجرُورِ فی جُمَلاتٍ.
۴ ـ أوضِحْ كيفيَّةَ الضّميرِ فِی الماضی و المُضارعِ والأمرِ أنّهُ فی أیِّ صِيَغِهِ يَبْرُزُ و فی أيّةٍ يَسْتَتِرُ والمُسْتَتِرُ ماهُوَ؟ و كيفَ هُوَ؟ ونحو ذٰلِکَ.
۵ ـ كَيْفَ الْحَرَكَةُ و السُّكُونُ فی ياءِ المُتَكَلِّمِ؟ وماهِیَ مَوارِدُ نُونِ الوِقايَةِ وماهُوَ حُكْمُهُ؟
۶ ـ أرْسُمْ جَدْوَلاً يحتوی جميعَ الأقسامِ السّبعةِ لِلضَّميرِ وَ اكْتُبْ تُجاهَ كُلِّ قِسْمٍ أرقامَ صِيَغِهِ.
۷ ـ بَيِّنْ أقسامَ المرجعِ لِلضّميرِ الغائِبِ وَاذْكُرْ وجهَ تسميةِ المُتَقَدِّمِ الحُكْمِیِّ بِهٰذَا الإسْمِ و بَيِّنْ مَوارِدَهُ.

ألفصلُ ٤ـ إسمُ الإشارَة:

هو مادَلّ على مُعَيَّنٍ بإشارَةٍ نَحوُ: ذا، تا، هُنا و... و هوعَلى قِسمينِ:
ألأوّلُ: ما يَشْتَرِکُ بينَ المَكانِ وغيرِهِ. والثّاني: مايختصُّ بِالإشارَةِ إلى المَكانِ.
فالأوّلُ عَلى ثَلاثَةِ أقسام:

ألقِسْمُ ألأوّل ـ مايُستعمَلُ في القريب ولَهُ سِتُّ صِيَغٍ هي: ١) ذا لِلْمُفرَدِ المُذَكَّرِ ٢) ذانِ أوذَينِ لِلْمُثنّى المذكّرِ ٣) أُولى وأُولاءِ لِلجمعِ المذكّرِ ٤) تا وتی وتِهْ وتِهِ وذی وذِهْ وذِهِ لِلمفردِ المؤنّثِ ٥) تانِ اوتَين لِلمُثنّى المؤنّثِ ٦) أُولى و أُولاءِ لِلْجَمْعِ المؤنّثِ. و تَدخُلُ هٰذِهِ الصِيَغَ هاءُ التَّنبيهِ كثيراً فَيُقالُ هٰذا هذانِ هٰذَينِ...

ألقِسمُ الثّاني ـ مايُسْتَعْمَلُ فيِ ألإشارَةِ إلى المُتَوسِّطِ ولَهُ سِتُّ صِيَغ هی: ١) ذاکَ ٢) ذانِکَ أوذَيْنِکَ ٣) أُولئِکَ ٤) تاکَ وتِيکَ ٥) تانِکَ أوتَيْنِکَ ٦) أولئِکَ. و المَعاني كَما مَرَّ. وقد يدْخُلُ ذاکَ و تيکَ هاءُ التّنبيهِ و يُقالُ هٰذاکَ، هٰاتيکَ.

القِسمُ الثّالِث ـ مايُسْتَعْمَلُ فی البَعيدِ ولَهُ أيضاً سِتُّ صِيَغ هی:
١) ذلِکَ ٢) ذانِّکَ ٣) أولالِکَ ٤) تِلْکَ ٥) تانِّکَ ٦) أُولالِکَ و موردُ كُلٍّ كما مَرَّ.
فَتَبَيَّنَ أنْ إذا اتّصَلَ بِاسْمِ الإشارَةِ القَريب كافُ الخِطاب دَلَّ عَلَى المُتَوسِّطِ وإذا اتّصَلَ بِهِ لامٌ مَعَ الكافِ دَلَّ عَلى البَعيدِ. والكافُ هٰذِهِ حرفُ خِطابٍ ولذا يختَلِفُ باخْتِلافِ المُخاطَب كَكافِ الضَّمير يُقال: ذاکَ

یٰارَجُلُ، ذاکِ یا امْرَأَةُ، ذاکُمْ یارِجٰالُ، ذٰلِکَ یٰارَجلُ، ذٰلِکِ یٰاامْرأَةُ، قالَ تَعالیٰ: فَذٰلِکُنَّ الَّذی لُمتُنَّنی فیهِ (۳۲ـ یوسف).

وأمّا الثّانی: أی المُخْتَصُّ بِالْمَکانِ فَعَلیٰ ثَلاثَةِ اقْسامٍ أیضاً: ۱ـ ألقریبُ وهو هُنٰا و کَثیراً مٰا یَتَّصِلُ بِهِ هٰاء التَّنبیهِ و یُقٰال: هٰهُنٰا ۲ـ ألْمُتَوَسِّطُ و هوهُنٰاکَ ۳ـ ألبَعیدُ و هوهُنٰالِکَ، هَنّا، هِنّا، ثَمَّ و ثَمَّةَ.

تنبیه: قَلیلاً مٰا یُشٰارُ بِهُنٰالِکَ و هَنّا إلی الزَّمٰانِ کَقولِهِ تَعالیٰ: «هُنٰالِکَ الْوَلٰایَةُ لِلّٰهِ الْحَقِّ» (۴۴ـ الکهف) وکَقولِ الشّاعِرِ: «حَنَّتْ نَوارُ ولٰاتَ هَنّا حَنَّت»[۱].

* ألسّؤالُ والتّمرینُ *

۱ ـ إسمُ الإشٰارَةِ مٰاهُوَ وکَمْ قِسْماً یکُونُ لَهُ و کَمْ قِسْماً یَکُونُ لِهٰذِهِ الأقْسٰامِ؟ ومٰا هِیَ الفٰاظُهُ وماهُوَ موردُ کُلِّ لفظٍ؟ اُرْسُمْ ـ إنِ اسْتَطعتَ ـ جدوَلاً یحتَوی جَمیعَ ذٰلِکَ.

۲ ـ ماهو الکٰافُ المُلْحَقُ بِاسْمِ الإشٰارَةِ؟ و ما هو حالُهُ فِي التَّغَیُّرِ؟ أعْطِ عَلیٰ ذٰلِکَ أمثِلَةً تُوضِحُ ألمُرٰادَ.

ألفصلُ ۵ـ ألموصُول:

ألموصولُ ما وُضِعَ لِیُسْتَعْمَلَ فی مُعَیَّنٍ یُعَیَّنُ بِجُمْلَةٍ بعدَهُ نحو الَّذی فی قولِهِ تَعالیٰ «تَبٰارَکَ الَّذی بِیَدِهِ الْمُلْکُ...» (۱ـ الملک) وهُوعلیٰ قِسْمینَ مُخْتَصٌّ و مُشْتَرَکٌ. ألموصولُ المختصُّ ما یختَصُّ بالمفردِ أوالمثنّی أوالجمعِ والمذکّرِ أوالمُؤَنَّثِ. فَلَهُ سِتُّ صِیَغٍ هی: اَلَّذی لِلْمفردِ المذکَّرِ، اَللَّذانِ و اَللَّذَینِ لِلْمثَنّیَ المذکَّرِ، اَلَّذینَ، اَلْأُولیٰ و اَلْأُولاءِ لِلْجمعِ المذکَّرِ، اَلَّتی لِلْمفرد المؤنَّثِ، أَللَّتانِ و اَللَّتَینِ لِلْمُثَنّی المؤنَّثِ، أللّاتِ، أللّاتی، أللَّواتی، اَللّاءِ، اَللّائی، وأللَّوائی لِلْجمعِ المؤنَّثِ

۱. قولهُ «حَنَّتْ» ای إشْتٰاقَتْ و «نَوٰارُ» بِنْتُ عمرِو بْنِ کُلْثُوم أمُّ الشّاعِرِ و «لاتَ» حرفُ نفيٍ.

نحوز يدٌ الّذى... ز يدانِ اللّذانِ... القومُ الّذين... هِندٌ الّتى و هكذا...[۱]

وأمّا الموصولُ المُشتَرَكُ فَهُوَ مايُستَعمَلُ فى المذكّرِ والمؤنّثِ وفى المفرد و التّثنيةِ والجمعِ ولَهُ سِتّةُ ألفاظ هى: مَن، ما، أل، أىّ، ذا، ذو نحوُ قولِهِ تعالى: أَلَمْ تَرَ أَنَّ اللهَ يَسْجُدُ لَهُ مَنْ فِى السَّماواتِ وَالْأَرْضِ (الحج ــ ۱۸) و...[۲]

---

۱. الموصولُ المختصُّ يُستَعمَلُ فى العاقِلِ وغيرِهِ نحو «القاضى الّذى حَكَمَ والحُكمُ الّذى صَدَرَ» إلاّ «الّذينَ» فإنّهُ يختَصُّ بِجمعِ العُقَلاء و يُستَعمَلُ «الّتى» فى جمعِ غيرِ العُقَلاء نحو: «... ولكِنْ تَعْمَى القُلُوبُ الّتى فى الصُّدور» (۴۶ــ الحجّ).

۲. «من» يختَصُّ بالعاقِلِ نحو «مَنْ كَتَبَ، من كَتَبا، مَنْ كَتَبُوا، مَنْ كَتَبتْ و...» و يُستَعمَلُ فى غيرِهِ مَعَ القرينَةِ كَقولِهِ تَعالى: «وَاللّهُ خَلَقَ كُلَّ دابّةٍ مِنْ ماء فَمِنهُم من يمشى على بطنِهِ و مِنهُمْ من يمشى على رِجْلين و مِنهُمْ من يَمشى عَلى أربَعٍ» (۴۵ــ النور).

«ما» يختَصُّ بغيرِ العاقِلِ نحو «أعجبَنى ما قالَ ز يدٌ» و يُستَعمَلُ فى العاقِلِ مَعَ القرينَةِ نحو «صاحِبْ ما شِئتَ مِنَ الرِّجالِ».

«أل» يختَصُّ بالدُّخولِ عَلى اسمَى الفاعِلِ والمفعولِ قيلَ والصِّفَةِ المُشبَّهَةِ ايضاً وذلكَ إذا لَم يَكُنْ لِلعهدِ و تأتى لِلعاقِلِ وغيرِهِ نحو: «هُوَاللّهُ الخالِقُ البارِئُ...» (۲۴ــ الحشر) اى الّذى خَلَقَ و نحو «نارُاللّهِ المُوقَدَةُ» (۶ــ الهمزة) اى الّتى تُوقَدُ بخِلافِ نحو «جاءَنى ضاربٌ فأكرَمتُ الضّارِبَ».

والدّليلُ عَلى موصوليّةِ ألِ الداخِلَةِ عَلى الصّفاتِ أمرانِ: الاوّلُ أنَّ الصّيغَةَ لِمُشابَهَتِها الفِعلَ فى توصيفِ حالِ الإسمِ قد تعمَلُ عَمَلَ الفِعلِ و يُعطَفُ الفِعلُ عَليها نحو «ز يدٌ الضّارِبُ بَكراً» و نحو «وَالعادِياتِ ضبحاً... فَأَثَرْنَ بِهِ نَقْعاً» (العاديات ــ ۱) فلو كانت ألِ الدّاخِلَةُ عَلَيها حرفَ تعريفٍ ــ وهومِنْ خواصّ الإسمِ ــ لَبَعُدَتِ الصّيغَةُ عن شَبَهِ الفِعلِ و ما عَمِلت عَمَلَهُ وما جازَ عطفُ الفِعلِ عليها مَعَ أنّها تَعمَلُ و يُعطَفُ عليها. والثّانى رُجُوعُ الضّميرِ المُستَتِرِ فى الصّيغَةِ، أو الظّاهِرِ إليهِ نحو «الضّاربُ زَ يدٌ والمَمرُورُ بِهِ عَمروٌ» فَلا مَحالَةَ تَكُونُ «أل» إسماً مَوصُولاً لِأنّ الضّميرَ لا يَرجِعُ إلاّ إلى الإسمِ.

«ذا» يختَصُّ بالوُقُوعِ بَعدَ من أو ما الإستِفهامِيَّتَينِ ــ فَمَعَ الأوّلِ يُستَعمَلُ فى العاقِلِ ومَعَ الثّانى فى غيرِ العاقِلِ ــ نحو «مَنْ ذا رَأَيتَ؟» اى مَنِ الّذى رَأيتَ؟ و «ماذا قُلتَ؟» أى مَا الّذى قُلتَ وهكذا... و يُشتَرَطُ فى كونِهِ مَوصُولاً ثلاثَةُ شُرُوطٍ: ۱ ــ أنْ يَقَعَ بعدَ من أو ما الإستِفهامِيَّتينِ كما مَرَّ. ۲ ــ أن لا يُرَكَّبَ مَعَهُما فَيَكونَ المَجمُوعُ أداةَ استِفهامٍ نحو «مَن ذَا الصَّرفِيُّ و ماذا الصَّرفُ؟» ومِنهُ قولُهُ تعالى «مَن ذَا الّذى يُقرِضُ اللّهَ قَرضاً حَسَناً» (۲۴۵ــ البقرة). ۳ ــ أنْ لا يَكُونَ اسمَ إشارَةٍ و عَلامَةُ «ذا» الإشاريَّةِ دُخُولُهُ عَلَى المُفرَدِ نحو: «من ذَا الشّاعِرُ؟» وَ «ماذا الكِتابُ؟» فَإنّ الموصولَ يَجبُ وُقُوعُ الجُملَةِ بعدَهُ كما مَرَّ.

«ذو» يختَصُّ بِلُغَةِ الطّيّئ و يُستَعمَلُ فى العاقِلِ و غيرِهِ كقولِ شاعرِهِم «فَوْلا لِهذا المرءِ ذُوجاءَ ساعِياً هَلُمَّ فَإنَّ المَشرَفِيَّ الفَرائضُ». (قوله «ذُوجاء» أى الّذى جاء. و «هَلُمَّ» أى أسرِعْ» و «المَشرَفِيُّ» أى السّيفُ المَنسُوبُ إلى «مَشارِفَ» وهى قُرًى باليَمَنِ سُيُوفُها مشهُورَةٌ وقوله «الفرائضُ» أى مُلازِماتٌ لَنا). وقولِ آخر: «و بِئرِى ذُو حَفَرتُ و ذُو طَوَيتُ» (طَوَيتُ البِئرَ أى بَنَيتُها بالحِجارَةِ).

«أىّ» يُستَعمَلُ فى العاقِلِ و غيرِهِ نحو «سَيَسعَدُ أيُّهُم مُجدٌّ»، «إشتَرِ أيّا أنفَعُ مِنَ الكُتُبِ» وهكذا... و لِأكثَرِ هذِهِ الكلماتِ (الموصولاتُ المُشتَرَكَةُ) مَعانٍ أُخرَ ــ غيرُ الموصُوليّةِ ــ تُذكَرُ فى مَحَلِّها.

* السّؤال والتّمرین *

١ ـ ألموصُولُ ماهُوَ و كَمْ قِسماً يَكُونُ لَهُ و ماهِىَ ألفاظُ كُلِّ قِسْمٍ؟ وَماهُوَ مَوْرِدُ كُلِّ لَفظٍ؟ ارْسُمْ لِذٰلِكَ جدولاً ـ إنِ اسْتَطعتَ ـ
٢ ـ اذْكُرْ لِكُلٍّ مِنَ الْكَلِماتِ التّابِعَةِ ما يَصْلَحُ لَهُ مِنِ اسْمِ الْإشارَةِ الْمُشْتَرَكِ و الموصُولِ الْمُخْتَصِّ: رَجُلانِ، أبَوَيْنِ، زيد، هِنْدات، زَيْنَبَيْنِ، مَريَمانِ، فاطِمَة، زيدُونَ، قاصِبِينَ، آمِرِينَ، غُلام، سكران، غضبىٰ، أفضَل، صُغرىٰ، كُبرَيات، ألفُضلَيانِ، عُنْصُرَيْنِ، صُغْرَيَيْنِ، نُجُوم، سَماء، قَطام، واللّذَيْنِ، أولاد، آخوات، إخْوَة، عِزْلَة، سِهام، سُرُور، قُبُور، يَدَيْنِ، مِرْفَقَيْنِ، حاجِبانِ، رَجُلين.

الفصل ٦ ـ المضاف:

اَلإضافَةُ هِيَ انْتِسابُ شَيْءٍ اِلى شَيْءٍ نَوْعَ انْتِسابٍ يُسَمَّى الْاَوَّلُ مُضافاً وَالثّاني مُضافاً اِلَيْه نحوُ: غلامُ زيدٍ، صَلاةُ اللَّيلِ، خاتَمُ فِضَّةٍ و ضارِبُ زيدٍ.
وَالْإضافَةُ على قِسْمَين: مَعْنَوِيَّةٍ و لَفْظِيَّة.
اَلْمَعْنَوِيَّةُ ما اَفادَتْ كَوْنَ الْمُضافِ اِلَيْه مالِكاً لِلْمُضافِ نحوُ «غلامُ زيدٍ» اَوْ ظرفاً له نحوُ «صَلاةُ اللَّيلِ» اَو جِنْساً له نحوُ: «خاتَمُ فِضَّةٍ».
وَ اللَّفظِيَّةُ هِيَ إضافَةُ الصِّفَةِ اِلى مَعْمولِها نحوُ: «زَيدٌ ضاربُ بَكْرٍ».
اَلْأضافَةُ اللَّفظيَّةُ لا تُفيدُ اِلاّ التَّخْفيفَ فی لَفْظِ الْمُضاف بِاِسْقاطِ التَّنوينِ منه اَوْ ما عُوِّضَ مِنَ التَّنْوين وأمّا الْمَعْنَوِيَّةُ فَتُفيدُ تَعْريفَ الْمُضافِ بِشَرْطِ اَنْ تُضافَ نَكِرَةٌ اِلىٰ مَعْرِفَةٍ نحوُ «غُلامُ زيدٍ» وَاَمّا اِذا اُضيفَتْ نَكِرَةٌ اِلى مِثْلِها نحوُ «ثَوْبُ رَجُلٍ» فَتُفيدُ الْإضافَةُ التَّخصيصَ لا التَّعْريف. فَتَبَيَّنَ اَنَّ مِنَ الْمَعارِف: اَلنَّكِرَةُ الْمُضافَة إلى الْمَعْرِفَةِ إضافَةً مَعنَوِيَّة. هذا وإشْباعُ الْبَحْثِ عَنِ الْإضافَةِ فِی عِلْمِ النَّحو.

* السؤال والتمرين *

١ ــ ماهِيَ ألإضافَة وَ كَمْ قِسْماً يَكونُ لَها؟ وَ أَيُّها يُفيدُ التَّعريفَ؟
٢ ــ أُرْسُمْ جَدْوَلاً لِبَيانِ أقسامِ الْإضافَة وَ أنْواعِ كُلِّ قِسْمٍ مَعَ أمْثِلَةٍ جَليَّة.

الفصل ٧ ــ المنادى:

اَلْمُنادىٰ ما وَقَعَ بَعْدَ اَحْرُفِ النِّداء وَ هِيَ يا، أيا و.. وَ هُوَ على اَرْبَعَةِ اَقْسام:

١ ــ اَلْمنادَى الْمُضاف نحوُ «يا عَبْدَاللّه».

٢ ــ اَلْمُفْرَدُ الْمَعْرِفَة نحوُ «يازَيدُ».

٣ ــ اَلنَّكِرَةُ غَيْرُ الْمَقْصودَةِ كَقولِ الْاَعْمىٰ «يارجُلاً».

٤ ــ اَلنَّكِرَةُ الْمَقْصودَةُ كَقولك «يا شُرْطِيُّ».

وَالْقِسْمُ الْآخيرُ وهُوَ النَّكِرَةُ الْمَقْصودَةُ يَصيرُ مَعْرِفَةً بِوُقوعِهِ مُنادى فَاَحَدُ الْمَعارِفِ هُوَ الْمُنادى إجْمالاً وَ تَفْصيلُ الْكَلامِ فِي النَّحو.

* السؤال والتمرين *

١ ــ ما هُوَ الْمُنادى وَ ماهِيَ اَقسامُهُ وَ اَيُّها يُفيدُ التَّعريف؟٢ــ اُذْكُرْ لِهذَا الْقِسْمِ خَمْسَةَ اَمْثِلَةٍ وَ لِكُلٍّ مِنْ غَيْرِهِ مِثالاً مِنْ غَيْرِ ماذُكِر.
٣ ــ عَرِّفِ الْمَعْرِفَةَ وَ النَّكِرَة.

المبحث السادس

المعرب والمبنى

مقدِّمَة:

اَلْعِلْمُ الْباحِثُ عَنِ الْإعْراب هُوَ النَّحو ـــ لاَ الصَّرف ـــ اِلاّ اَنَّ الْإعْرابَ وَ الْبِناءَ لِمَكانِ تَأثيرِ هِمافى اَبْنِيَةِ بَعْضِ الْكَلِمات لابُدَّ اَنْ نَتَعَرَّضَ لَهُما قَدْرَ مايُهِمُّنافى بَحْثنا الصَّرفىِّ. وَ لا سِيَّما اَنَّ مايَتَداوَلُ مِنْ كُتُبِ النَّحو لَمْ تَتَعَرَّضْ لِما نَحْنُ بِصَدَدِه، فَنَقُول: اَلْمُعْرَبُ مايَقْبَلُ الاِعْراب (اَىْ مايَخْتَلِفُ آخِرُهُ بِاخْتِلافِ الْعَوامِلِ) وَ الْمَبْنِىُّ مالايَقْبَلُه.[1]

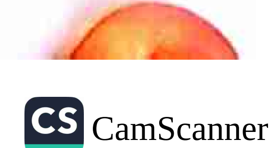
وَلِلإعْرابِ اَنْواعٌ وَلِلْمَبْنِىِّ طوائِفُ يُبْحَثُ عَنْها فى فُصولٍ:

الفصل ۱ ـــ فى انواع الاعراب وعلائمه:

اِعْرابُ الْإِسْمِ عَلى ثَلاثَةِ اَنْواع: اَلرَّفْعُ وَ النَّصبُ وَ الْجَرّ. وَ لَهُ ـــ اَىْ

---

۱. حَقُّ الإسْمِ اَنْ يَكونَ مُعْرَباً لاِخْتِلافِ اَحْوالِهِ بِوُقوعِهِ فاعِلاً وَ مَفْعولاً و دُخُولِ الْجارِّ عَلَيْه وَ غَيْرِ ذلك وَكُلُّ واحِدٍ مِنْ هذِهِ الْمَعانى يَقْتَضى عَلامَةً خاصَّةً وَ رَمْزاً مُعَيَّناً فَلا بُدَّ اَن تَتَغَيَّرَ الْعَلامَةُ فى آخِرِ الإسْم و ماشَذَّ عَنْ ذلك قليلٌ يُسَمّى بِالْمَبْنِىِّ كَما سَيَأتى اِنْشاءاللّهُ تَعالى.



لِلإِعْرابِ ــ عَلاَمتان: اَصْلِيَّةٌ وَ فَرْعِيَّةٌ. اَلاَصْلِيَّةُ هِيَ الضَّمَّةُ لِلرَّفْعِ وَ الْفَتْحَةُ لِلنَّصْبِ وَ الْكَسْرَةُ لِلْجَرِّ نحوُ: جاءَ زَيدٌ، رَاَيْتُ زَيداً، مَرَرْتُ بِزَيْدٍ وَ الْفَرعِيَّةُ هِيَ ماتَنُوبُ عَنِ الاَصْلِيَّةِ وَ هِيَ خَمْسٌ:

۱ ــ الواو وَ تَنوبُ عَنِ الضَّمَّةِ فِي الأسماءِ السِّتَّة وَجَمْعِ المذكَّرِ السّالِم نحوُ: جاءَني اَبُوك و نحوُ: فازَ الْمُسْلِمُون.

۲ ــ الياء وَ تَنوبُ عَنِ الْكَسْرَةِ فِي الاَسْماءِ السِّتَّة وَفِي الْمُثَنّى وَجَمْعِ الْمُذَكَّرِ السّالِم وَعَنِ الْفَتْحَةِ فِي الاَخيرَيْن نحوُ: مَرَرْتُ بِاَبيك، مَرَرْتُ بِرَجُلَيْنِ، مَرَرْتُ بِالْمُسْلِمينَ . و نحوُ: رَاَيْتُ رَجُلَيْنِ و رَاَيْتُ الْمُسْلِمينَ.

۳ ــ الالف وَ تَنُوبُ عَنِ الْفَتحةِ فِي الأسماءِ السِّتة وَعَنِ الضَّمَّةِ فِي الْمُثَنّى نحو: رَاَيْتُ اَباكَ و جاءَني رَجُلانِ.

۴ ــ الكسرة وَتَنُوبُ عَنِ الْفَتحة فِي جَمْعِ الْمؤنَّثِ السّالِم نحوُ: رَاَيْتُ الْمسْلِماتِ.

۵ ــ الفتحة وَتَنُوبُ عَنِ الْكَسْرَةِ في غَيرِ الْمُنْصَرِف نحوُ: مَرَرْتُ بِاَحْمَدَ[1] .

---

۱. تَوْضيحاتٌ: ۱ ــ اَلاَسْماءُ السِّتَّةُ هِيَ: اَب، اَخ، حَم، هَن، فَم، ذو (بِمَعْنى صاحِب). وَ يُشْتَرَطُ في إِعْرابِ هذِهِ بِما مَرَّ اَنْ تَكونَ مُفْرَدَةً (لامُثَنّى وَلاجَمعاً) مُكَبَّرَةً (لامُصَغَّرَة) مُضافَةً اِلي غَيرِ ياءِ الْمُتَكَلِّمِ وَ اَنْ يَكُونَ الميمُ مِنْ فَم مَحْذوفةً وَاِلاّ لاتُعْرَب بما سَبَق نحوُ: رَاَيْتُ اَبَوَيْن، جاءَ اُخَيك، جاءَ اَبي، يَنْطِقُ فَمُكَ الْحِكْمَةَ، وكقول الشاعر:

اَبُونا اَبٌ لو كانَ لِلنّاسِ كُلِّهِم آباً واجِداً اَغْناهُم بِالمَناقِبِ

۲ ــ اَلْمُلْحَقُ بِالْمُثَنّى ــ وَهُوَ: اِثْنانِ، اِثْنَتانِ، ثِنْتانِ، كِلا، كِلْتا ــ حُكْمُهُ حُكْمُ الْمُثَنّى فِي الإعرابِ. وَ يُشْتَرَطُ في كِلاو كِلْتا الإضافَةُ إلى ضَميرِ الْمُثَنّى نحوُ: جاء زيدٌ وَ بَكْرٌ كِلاهُما، رَاَيْتُ كِلَيْهِما وَ قُلْتُ لِكِلَيْهِما. وَاِلاّ لايُعْرَبُ بِما مَرَّ نحوُ: جاء كِلا الرَّجُلَيْنِ، رَاَيْتُ كِلاَ الرَّجُلَيْن، مَرَرْتُ بِكِلاَ الرَّجُلَيْن.

۳ ــ اَلْمُلْحَقُ بِجَمْعِ الْمُذَكَّرِ السّالِم حُكْمُهُ حُكْمُ الْجَمْعِ فِي الإعراب وَ كَذا الْمُلْحَقُ بِجَمْعِ الْمُؤنَّثِ السّالِم حُكْمُهُ حُكْمُه في إعرابه.

۴ ــ غَيْرُ الْمُنْصَرِفِ إسْمٌ مُعْرَبٌ لايَدْخُلُهُ الكَسْرَةُ ولا التّنوين، تَنوينُ التَّمَكُّنِ وَ اَسْبابُ مَنْعِ الصَّرْفِ اَرْبَعَةٌ هِيَ الْعَلَمِيَّةُ وَ الوَصْفِيَّةُ وَ اَلِفُ التّأنيث وَصيغَةُ مُنْتَهَى الْجُموع. ثُمَّ الفُ التأنيث تمنَعُ الصَّرفَ مطلقاً والبَواقي مشروطةٌ كمايلي:

الف ــ تُوجِبُ الْعَلَمِيَّةُ عَدَمَ انْصِرافِ الإسْمِ بِشَرْطٍ: ۱ ــ اَنْ يَكُونَ مَخْتوماً بِاَلِفٍ وَ نونٍ زائِدَتَيْن نحوُ: عُثْمان ۲ ــ اَوْ يَكونَ على وَزْنِ الفعل نحو: [illegible] و يزيد ۳ ــ او يَكُونَ مُرَكَّباً تَرْكيبَ مَزْجٍ ولم يَكُ مبنياً نحو بعلبك وَبَيْتَ لَحْم دون ←

السؤال

۱ ـ ماهُوَ الْمُعْرَبُ وَ الْإعْرابُ وَ الْمَبْنِيُّ وَالْبِناء؟
۲ ـ ماهُوَ حَقُّ الاسْم؟ اَلْإعْرابُ اَوِ الْبِناء؟ وَ لِماذا؟
۳ ـ كَمْ هِيَ اَنْواعُ إعْرابِ الاسْمِ وماهِيَ؟ وَماهِيَ الْعَلائِمُ الْاَصْلِيَّةُ لإعْرابِهِ وَ ماهِيَ الْعَلائِمُ الْفَرْعِيَّةُ لَهُ؟ وَ ما هِيَ مَوارِدُ كُلٍّ مِنَ الْفَرْعِيَّة؟
۴ ـ غَيْرُ الْمُنْصَرِفِ ماهُوَ وَبِمَ يَصيرُ الاسْمُ غَيْرَ الْمُنْصَرِفِ وَ مَتى يَنْصَرِفُ غَيْرُ الْمُنْصَرِف؟

سِيَبَوَيْه وَنِفْطَوَيْه ۴ ـ أوْ يَكونَ مَعْدولاً نحوُ: عُمَر فَإنَّهُ مَعْدُولٌ عَنْ عامِر وَمِثْلُهُ كُلُّ ما كانَ على وَزْنِه. وَمَعْنَى الْعَدْلِ أنْ يُشْتَقَّ كَلِمَةٌ مِنْ اُخرى مَعَ اتِّحادِ الْمَعنى فيهما ۵ ـ أوْ يَكونَ مُؤنَّثا نحوُ مَرْيَم وجُوْرْ (اسمُ بَلْدَة) وسَقَر، الاّ اذا كانَ ثُلاثِياً ساكِنَ الْوَسَطِ غيرَ اَعْجَمِيٍّ نحوُ هِنْد فَيَجُوزُ فيهِ الصَّرْفُ وَعَدَمُه ۶ ـ أوْ يَكونَ اَعْجَمِياً زائداً على ثَلاثَةِ اَحْرُف نحوُ: إبْراهيم ويعقوب.

ب ـ تُوجِبُ الصِّفَةُ مَنْعَ الصَّرف بِشَرْطٍ: ۱ ـ أنْ يَكونَ عَلى وَزْنِ فَعْلان ـ مِمّا يُؤَنَّثُ بالألِف لا بالتّاء ـ نَحوُ سَكْران ۲ ـ أوْ يَكونَ على وَزْنِ اَفْعَل نَحْوُ أحْمَر و أفْضَل ۳ ـ أوْ يكونَ معدُولاً وَالوَصْفُ الْمَعْدُولُ فى مَوْضِعَيْنِ: اَلْاَوَّلُ الأعْدادُ عَلىٰ وَزْن «فُعال» او «مَفْعَل» و ذٰلِکَ مَعْدولٌ مِنَ الواحِدِ إلى العَشَرَةِ نحو «اُحاد» أو «مَوْحَد» أى «واحِد واحِد» وهٰكَذا «ثُناء» أو «مَثْنىٰ» إلىٰ «عُشار» او «مَعْشَر» قالَ تَعالىٰ: اولِى أجْنِحَةٍ مَثْنىٰ وثُلاثَ و رُباعَ (۱ـ فاطر) اَلثّانى لَفْظَةُ «اُخَر» بِمَعْنىٰ «غَيْر» مَعْدولٌ عَنْ «آخَر» بِفَتْحِ الْخاء كَما فى قَوْلِهِ تَعالىٰ: فَعِدَّةٌ مِنْ أيّامٍ اُخَر (۱۸۴ـ البقرة).

و إنَّما عَدُّوا «اُخَرَ» مَعْدُولاً عَنْ «آخَر» لِأنَّ قِياسَ أفْعَلِ التَّفْضيلِ الْمُجَرَّدِ مِنْ أل و الإضافَةِ أنْ يُسْتَعْمَلَ مُفرداً مذكّراً مُطْلقاً كَما سَبَقَ لٰكِنَّهُمْ حَيْثُ رأوا قَوْلَ الْعَرَبِ «رَجُلانِ آخَرانِ و رِجالٌ آخَرُونَ و امْرَأةٌ اُخْرىٰ و امْرَأتانِ اُخْرَيانِ ونِساء اُخَر» عَدوا كُلَّ هٰذِهِ مَعْدُولاتٍ عَنْ آخَر وَإنَّما خَصُّوا «اُخَر» بالذِّكْرِ لِأنَّ «آخَرانِ وَ آخَرُونَ وَاُخْرَيانِ» تُعْرَبُ بالحُرُوفِ فَلا تَكُونُ مَوارِدَ لِمَنْعِ الصَّرْفِ وَ «اُخْرىٰ» فيها أَلِفُ التّانيثِ وبِها مُنِعَتْ مِنَ الصَّرْفِ وَ «آخَر» لا عَدْلَ فيهِ وَامْتَنَعَ مِنَ الصَّرْفِ لِلْوَصْفِ وَالْوَزْنِ فَبَقِيَ «اُخَر» لِلذِّكرِ. وأمّا الأواخِر والاخريات فلا يستعملان إلّامع اللاّم أومع الإضافَة إلى ما فيه اللام وفقاً للقاعدة فى اسم التفضيل.

هذا وقد تَكُونُ لَفْظَةُ «اُخَر» جَمْعاً لِاُخْرىٰ مُؤَنَّثُ آخِرٍ بِكَسْرِ الْخاء مُقابِلُ اَوّل فَتَكُونُ مَصْروفاً لِأنَّهُ غَيْرُ مَعْدُول (انظر جامع الدروس ج ۲ ص ۲۲۵).

ج ـ ألِفُ التّانيثِ مَقْصُوراً كانَ أمْ مَمْدوداً يَمْنَعُ الصَّرْفَ بِلا شَرْطٍ نحو سَلْمىٰ و عَذْراء و سَكْرىٰ وَ حَمْراء.

د ـ صيغَةُ مُنْتَهى الْجُمُوعِ تَمْنَعُ الصَّرْفَ بِشَرْطِ الاّ تَلْحَقَها التاء نحو: أرامِل وَ أساتيد بِخِلافِ أرامِلَة وَ أساتِذَة.

تَنْبيهٌ: الْمَمْنُوعُ مِنَ الصَّرْفِ إذا اُضيفَ أوْ دَخَلَهُ أل ـ مُطْلقاً ـ اِنْصَرَفَ نَحو: «صَلِّ عَلىٰ اَشْرَفِ الأنْبِياء وسَلِّمْ عَلَى الوَصِيِّ الأفْضَلِ»، وقد يَدْخُلُهُ التَّنوينُ لِلاضْطِرار أوِ التَّناسُب وَ نَحوه كَقَوْلِهِ: تَبَصَّرْ خَليلى هَلْ تَرىٰ مِنْ ظَعائِنٍ (جَمْعُ ظَعينة وَهى الهَوْدَج) وَ كَقَوْلِهِ تَعالىٰ: «و يُطافُ عَلَيْهِمْ بِآنِيَةٍ مِنْ فِضَّةٍ و أكْوابٍ كانَتْ قَواريراً» (۱۵ـ الانسان).

الفصل ۲ ــ الاعراب التقديرى:

قَــدْ يُــقَدَّرُ الْإعْرابُ فِی الإِسْمِ وَ لايَظْهَرُ عَلى لَفْظِه وَ ذلِک فی سَبْعَةِ مَواضِع:

۱ ــ اَلْمَنقوص،وَ يُقَدَّرُ فيه حَرَكتان اَلضَّمَّةُ وَ الْكَسْرَة نحوُ: اَلْخُلْقُ الْعالِیْ سِلاحٌ لِصاحِبِه فَتَمَسَّکْ بِالْخُلْقِ الْعالِیْ وَتَظْهرُ الْفَتحةُ نحوُ: اِنَّ الْخُلْقَ العالِیَ سِلاحٌ لِصاحِبِه.

۲ ــ اَلْمَقْصور، وَ يُــقَدَّرُ فيهِ جَميعُ الْحَرَكات كَقولِهِ تَعالى «اِنَّ الْهُدٰى هُدَى اللّهِ» (۷۳ــآل عمران) و «أَرَأَيْتَ إِنْ كانَ عَلَى الْهُدٰى» (۱۱ــالعلق).

۳ ــ اَلْمُضافُ اِلى ياءِ الْمُتَكَلِّم، وَيُقَدَّرُ فيهِ جَميعُ الْحَرَكاتِ نحوُ: هذا كِتابِی، قَرَأْتُ كِتابِی، اِنْتَفَعْتُ بِكِتابِی.

۴ ــ ماوُقِفَ عَلَيْه، وَ يُقَدَّرُفيهِ جَميعُ الْحَرَكات نحوُ: قالَ الْأُسْتاذْ، رَأَيْتُ الْأُسْتاذْ، اِنْتَفَعْتُ بِدَرْسِ الْأُسْتاذْ.

۵ ــ اَلْأَسْماءُ السِّتَّة، وَ تُقَدَّرُ فيها الْأَحْرُفُ الْإعْرابِيَّة عِنْدَالْتِقاء السّاكِنَيْن نحوُ: قالَ اَبُوالْحَسَن، رَأَيْتُ أَباالْحَسَن، قُلْتُ لِأَبِی الْحَسَن.

۶ ــ اَلْمُثَنّى، و يُقَدَّرُ فيهِ الْاَلِفُ الْإعْرابِیَ عِنْدَ الْتِقاء السّاكِنَيْن نحوُ: يَوْمَا الْعيدِ حَرامٌ صَوْمُهُما.

۷ ــ جَمْعُ الْمُذَكَّرِ السّالِم، وَ يُــقَدَّرُ فيهِ الواوُ عِنْدَ الإضافَةِ إلى ياء الْمُتَكَلِّم نحوُ «عَلَّمَنی مُعَلِّمِیَّ» وَ الْواوُ وَالْياء عِنْدَالْتِقاء السّاكِنَيْن نحوُ: عامِلُو الْخَيْرِ وَعامِلِی الْخَيْر وَ هذا الأخيرُفيما اِذا لَمْ يَكُنْ قَبْلَهُما ــ اَیْ قَبْلَ الْواوِ وَالْياء ــ فَتْحَةٌ وَ إلاّ تَحَرَّكا بِالْحَرَكَةِ الْمُناسِبَة نحوُ: مُصْطَفَوُ الْقَوْم و مُصْطَفَیِ

اَلْقَوْم. وَ التَّقديرُ فی مَوارِدِ الْتِقاءِ السّاكِنَيْنِ اِنَّما هُوَفِی اللَّفْظِ فَقَطْ دُونَ الْكِتابَة[1].

السؤال والتمرين

۱ ــ ماهُوَ الْإِعْرابُ التَّقديرىّ وَ ماهِىَ مَواضِعُهُ فِی الإسْم؟
۲ ــ هَلِ الْفِعْلُ كَالإسْم فی كَونِهِ ذاأنْواعٍمِنَ الْإعْراب وَ ذانَوْعَيْنِ مِنَ الْعَلامَةِ وَذا الْإِعْرابِ التَّقديرىِّ؟ بَيِّنْ ذلِكَ وَ اذْكُرِ الْمَوارِد وَ اَعْطِ اَمْثِلَةً عَلَيْها.

الفصل ۳ ــ المبنىّ:

اَلْحروفُ كُلُّها مَبْنِيَّةٌ لِعَدَمِ اخْتِلافِ الْمَعانی فيها وَ الإسْمُ حَقُّهُ الْإعْراب كَمامَرَّ فَاِنْ بُنِيَ اسْمٌ فَلِشَبَهٍ فيهِ لِلْحَرْف فِی الْوَضْع ــ اَیْ عَدَدِ الْحُروف ــ اَوِ الْمَعْنی اَوِ الإسْتِعْمال اَو غَيْرِ ذلک، كَذاقالُوا. وَ الْمَبْنِیُّ قَدْ يَكونُ مَبْنِيّاً عَلَى السّكون نحوُ «مَنْ» وَ قَدْيَكونُ عَلَى الْحَرَكَة نحوُ: «حَيْثُ»، «اَيْنَ»، «اَمْسِ».

وَ الْمَبْنِیُّ عَلی اَرْبَعَةَ عَشَرَقِسْماً هِیَ: اَلضَّمير، اِسْمُ الْإشارَة، اَلْمَوصول، اِسْمُ الشَّرْط، اِسْمُ الإسْتِفْهام، اَلظَّرْف، اَلْكِنايَة، اِسْمُ الْفِعْل، اَلْمُرَكَّب، اِسْمُ لا لِنَفْيِ الْجِنْس، اَلْمُنادَى الْمُفْرَدُ الْمَعْرِفَة، اَلْحِكايَة، ما بُنِیَ لِعَدَمِ التَّرْكيب وَ كَلِماتٌ مُتَفَرِّقَةٌ اُخْرى. فَلْنُوضِحْ هذِهِ بِالْإِجْمال:

---

[1]. تَذَكارٌ: اَلْمُعْرَبُ مِنَ الْفِعْلِ هُوَ الْمُضارِعُ فَقَط وَ أَنْواعُ الْإعْراب فيهِ هِیَ الرَّفْعُ وَ النَّصبُ وَ الْجَزْم ــ فَلايُجَرُّ الْفِعل كَما اَنَّ الإسْمَ لايُجْزَمُ ــ وَلَهُ اَيْضاً علاماتٌ اَصْلِيَّةٌ وَ اُخْرى فَرْعِيَّةٌ. اَمّا الْاَصْلِيَّةُ فَهِیَ الضَّمَّةُ لِلرَّفْعِ وَ الْفَتْحَةُ لِلنَّصب وَالسُّكونُ لِلْجَزْم نحوُ: يَضْرِبُ، اَنْ يَضْرِبَ، لَمْ يَضْرِبْ. وَ اَمّا الْفَرْعِيَّةُ فَهِیَ النّونُ و حَذْفُها وحَذْفُ اللام اَمّا النّون فَتَنوبُ عَنِ الضَّمَّةِ فِی الْمُثَنَّيات و جَمْعَيِ الْمُذَكَّرِ وَ واحِدَةِ الْمُخاطَبَة نحوُ: يَضْرِبانِ، يَضْرِبُونَ، تَضْرِبينَ و اَمّا حَذْفُ النّون فَيَنوبُ عَنِ الْفَتْحَةِ وَالسّكونِ فيما ذُكِر نحوُ: اَنْ يَضْرِبا وَلَمْ يَضْرِبا و... وَ اَمّا حَذْفُ اللامِ فَيَنُوبُ عَنِ السُّكون فِی الصِّيَغ ۱، ۴، ۷، ۱۳ و ۱۴ مِنَ المعتلّ لامُهُ نحوُ: لَمْ يَرْضَ، لَمْ يَرْوِ، لَمْ يَدْعُ.

وَ يُعْرَبُ الْمُضارِعُ تَقْديراً اَيضاً وَذلِكَ فِی الصِّيَغ ۱، ۴، ۷، ۱۳ و ۱۴ مِنَ المعتلّ اللام تُقَدَّرُ الضَّمَّةُ فِی الواوِیِ وَالْيائِیِ، وَالضَّمَّةُ وَالْفَتْحَة فِی الْاَلِفِیِ نحوُيَدْعو، يَرْوی، يَرْضى وَ اَنْ يَرْضى، هذا مُحَصَّلُ ما مَرَّفی تَضاعيفِ بابِ الْفِعْل.

* السؤال *

كَمْ هِيَ وَ ماهِيَ أقْسامُ المَبْنِيّ وَ لِمَ يُبْنَى الإسْمُ وَ يُعْدَلُ فيهِ عَنِ الإعْرابِ الَّذى هُوَ حَقُّهُ؟

۱ ــ الضمير: إنَّ جَميعَ الصِّيَغِ مِنْ جَميعِ أقْسامِ الضمير مَبْنِيَّةٌ و بَديهٌ أنَّ مايُرى مِنَ الْحَرَكَةِ فى هاءِ الضَّمير وَ غَيْرِه لَيْسَ بِإعرابٍ لِأنَّها لا تَكُونُ مِنْ جِهَةِ اخْتِلافِ الْعَوامِل كَمامَرَّ.

۲ ــ اسمُ الاشارة: وَ يُعْرَبُ مِنْهُ الْمُثَنَّياتُ مِنَ القريبِ والمتوسّط، وَالْباقى مَبْنِيٌّ كماسَبَقَ.

۳ ــ الموصول: وَيُعْرَبُ الْمُثَنَّياتُ مِنْه وَالْباقى مَبْنِيٌّ كَمامَرَّ. وَمِنَ الْمَوْصولاتِ الْمُشْتَرَكَة ايضاً يُبنى «أيٌّ» فى بَعْضِ الْحالات. تَوْضيحُ ذٰلِك أنَّهُ يُبْنىٰ عَلَى الضَّمِّ إذا أُضيفَ وَكانَتْ صِلَتُهُ جُمْلَةً إسْمِيَّةً صَدْرُها ــ اَىْ جُزْؤُها الْأوَّل ــ ضميرٌ مَحْذوف كَقَوْلِهِ تَعالى: ثُمَّ لَنَنْزِعَنَّ مِنْ كُلِّ شيعَةٍ أيُّهُمْ أشَدُّ عَلَى الرَّحْمٰنِ عِتِيّاً (۶۹ــمريم) وَيُعْرَبُ إذا فُقِدَ بَعْضُ تِلْكَ الشُّروط، كَأنْ يكونَ صَدْرُ صِلَتِها مَذكوراً نحوُ: سَيَسْعَدُ أيُّهُم هُوَ مُجِدٌّ وَحَسِّنْ أيَّهُم هُوَ مُجِدٌّ وَادْعُ لِأيِّهم هُوَ مُجِدٌّ، أو يكونَ غيرَ مُضافَةٍ نحوُ: سَيَسْعَدُ أيٌّ مُجِدٌّ أو أيٌّ هُوَ مُجِدٌّ وهكذا...

* السؤال والتمرين *

هَلِ الْمَبْنِيُّ مِنَ الضَّميرِ وَ الْمَوصُولِ وَ اسْمِ الْإشارَةِ جَميعُ ألْفاظِها؟ بَيِّنْ ذٰلِك وَ مَثِّلْ عَلَيْها.

٤ ــ اسمُ الشرط: اَسْماءُ الشَّرْطِ اَحَدَ عَشَر هِیَ: مَنْ، ما، مَتی، اَیُّ، اَنّیٰ، اَیْنَ، اَیّانَ، کَیْفَما، حَیْثُما، مَهْما و اِذْما نحوُ: مَنْ یَعْمَلْ سوءاً یُجْزَ به (١٢٣ــ النساء) وَ ماتَفْعَلوا مِنْ خَیْرٍ فَاِنَّ اللّهَ بِهِ عَلیم (٢١٥ــ البقره). وَ اَسْماء الشَّرْطِ مَبْنِیٌّ کُلُّها اِلاّ «اَیُّ» فَاِنَّهُ یُعْرَبُ مُطْلَقا[1].

٥ ــ اسم الاستفهام: اَسْماءُ الْاِسْتِفْهامِ اَیْضاً اَحَدَ عَشَر و هِیَ: مَنْ، ما، مَتی، اَیُّ، اَنّیٰ، اَیْنَ، اَیّانَ، کَیْفَ، کَمْ، مَنْ ذا و ماذا نحوُ: مَنْ خَلَقَ السَّمواتِ وَ الْاَرْضَ؟ (٦١ــ عنکبوت) و: مالکُم لا تُؤْمِنُونَ؟ (٨ــ الحدید) وَهکذا... وَاَسْماءُ الاِسْتِفْهام اَیْضاً مَبْنِیٌّ کُلُّها اِلّا «اَیُّ» فَاِنَّهُ یُعْرَبُ مُطْلَقاً[2].

السؤال والتمرین

١ ــ اَتَتَّحِدُ اَسْماءُ الشَّرْطِ مَعَ اَسْماء الاِسْتِفْهام اَمْ تَخْتَلِفُ اَمْ یَتَّحِدُ بَعْضٌ وَ یَخْتَلِفُ بَعْض؟ بَیِّنْ ذلِک.

٢ ــ اَیُبْنیٰ جَمیعُ اَسْماء الشَّرْطِ وَ الاِسْتِفْهام اَمْ بَعْضُها؟ بَیِّنْ ذلِک.

٦ ــ الظرف:[3] اَلظُّرُوفُ الْمَبْنِیَّةُ سِتَّةَ عَشَرَ وَ هِیَ: حَیْثُ، لَدُنْ، لَدیٰ، اَیْنَ، هُنا و اَخَواتُه، اِذْ، اِذا، اَمْسِ، مُذْ، مُنْذُ، قَطُّ، لَمّا، مَتیٰ، اَیّانَ، اَلآنَ، اَنّیٰ[4].

---

١. مَنْ اِسْمُ شَرْط لِلْعاقِل وَ ما وَ مَهْما لِغَیْرِ الْعاقِل وَ مَتی وَ اَیّانَ وَ اِذْ ما لِلزَّمان وَ اَنّی وَ اَیْنَ وحَیْثُما لِلْمَکان وَ کَیْفما لِلْکَیْفِیَّة وَ مَعْنی اَیُّ بِحَسَبِ الْقَرینَة نحوُ: اَیّاً تَضْرِبْ اَضْرِبْ، اَیّاً تَلْبَسْ اَلْبَسْ و...

٢. وَ فِی الاِسْتِفْهامِ اَیْضاً یکونُ مَنْ لِلْعاقِل و ما لِغَیْرِ الْعاقِل وَ مِثْلُهُما مَنْ ذا وَ ماذا کَمامَرَ وَ مَتی وَ اَیّانَ لِلزَّمان اِلاّ اَنَّ اَیّانَ یَخْتَصُّ بالزَّمانِ الْمُسْتَقْبَل وَ اَیْنَ لِلْمَکانَ وَ اَنّیٰ وَ کَیْفَ لِلْکَیْفِیَّة وَ کَمْ لِلْعَدَد وَ مَعْنی اَیُّ بِحَسَبِ الْقَرینَة نحوُ: «اَیُّکُم زادَتْهُ هذِهِ ایماناً» (١٢٤ــ التوبة)، «فَبِاَیِّ حَدیثٍ بَعْدَاللّهِ وَ آیاتِهِ یُؤْمِنُون؟» (٦ــ الجاثیه) وهکذا...

٣. اَلظَّرْفُ هُوَ ماکانَ زَماناً لِشَیء اَو مَکاناً لَهُ.

٤. اَلْخَمْسَةُ الاُوَلُ لِلْمَکان وَ الْعَشَرَةُ بَعْدَها لِلزَّمان وَالْاَخیرُ وَ هُوَ اَنّیٰ مُشْتَرَکٌ بَیْنَهُما نحوُ: «وَ مِنْ حَیْثُ خَرَجْتَ فَوَلِّ وَجْهَکَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرام وَ حَیْثُ ما کُنْتُم فَوَلّوا وُجُوهَکُمْ شَطْرَه» (١٥٠ــ البقرة)«وَ اذْکُرُوا نِعْمَةَ اللّهِ ←

تنبیه: یُعْرَبُ «اَمْس» إذا دَخَلَهُ «اَل» اواُرِیدَ بِهِ مُطْلَقُ الْیَوم الْماضی لاَالسّابِقُ عَلَی الْیَوم الْحاضِر نحوُ: کانَ الْاَمْسُ اَوَّلَ الشَّهْرِ، ونحوُ: کُلُّ یوم یَصیر اَمْساً. وَ الظَّرْفُ الْمَبْنِیُّ یُقالُ لَهُ «غَیْرُ الْمُتَصَرِّف» کَما یُقالُ لِلْمُعْرَب مِنْه «اَلْمُتَصَرِّف»[1].

❁ السؤال ❁

ماهُوَ الْمُتَصَرِّفُ وَ غَیرُ الْمُتَصَرِّف مِنَ الظّروف وَ ماهِیَ اَلْفاظُ کُلٍّ مِنْهُما؟

۷ ــ الکنایه: وَ هِیَ التَّعبیرُ عَن شَیْءٍ مَعْلومٍ عِنْدَ الْمُتَکَلِّم بِلَفْظٍ غَیْر صَریح لِئَلاّیَتَعَیَّنَ عِنْدَ الْمُخاطَب وَ الْمَبْنِیُّ مِنْها خَمْسَةٌ هِیَ: کَمْ، کَاَیِّ (کَاَیِّنْ)، کَذا، کَیْتَ، ذَیْتَ.

یُکَنّی بِکَمْ عَنِ الْعَدَد نحوُ: کَمْ رَجُلٍ رَاَیْتَ وَ کَمْ کُتُبٍ قَرَأتَ وَ کَمْ مِنْ یَوْمٍ آتَیْتَ. وَ کَمْ هذِهِ تُسَمّی بِکَمِ الْخَبَرِیَّة یُرادُ بِها الإفْتِخار وَ التَّکثیر وَ هِیَ غیرُکَمِ الإسْتِفْهامِیَّة.

وَ یُکَنّی بِکَاَیٍّ اَیْضاً عَنِ الْعَدَد نحوُ: وَ کَاَیٍّ مِنْ نَبِیٍّ قاتَلَ مَعَهُ رِبِّیُّونَ کَثیر (۱۴۶/آل عمران).

وَ یُکَنّی بِکَذا عَنِ الْعَدَد وَ غَیْرِه وَ تُسْتَعْمَلُ اِمّا مُفْرَدَةً نحوُ: عِنْدی کَذادِرْهَماً اَوْمُرَکَّبَةً نحوُ: قَرَأتُ کَذا کَذا کِتاباً اَو مَعْطوفاً عَلَیْها نَحْو: قُلْتُ کَذا وَ کَذا.

وَ یُکَنّی بِکَیْتَ عَنِ الْقَولِ اَوِ الْفِعْل وَ تُسْتَعْمَلُ اِمّا مُرَکَّبَةً اَو مَعْطوفاً

عَلَیْکُم اِذْ کُنْتُم اَعْداءً فَاَلَّفَ بَیْنَ قُلوبِکُم» (۱۰۳ــ آل‌عمران)، «آنّی جِئْتَ» بِمَعْنی مَتی جِئْتَ، «آنّی تَذْهَبْ اَذْهَبْ» بِمَعْنی اَیْنَ تَذْهَبْ اَذْهَبْ. وَ قَدْ یَکُونُ «آنّی» بِمَعْنی «مِنْ اَیْنَ» کَقَوْلِهِ تَعالی: «یا مَرْیَمُ آنّی لَکِ هذا»، (۳۷ــ آل‌عمران).

۱. اَلظّروفُ الْمُعْرَبَةُ (اَیِ الْمُتَصَرِّفَة) هِیَ: یَوْم، مُدَّة، سَنَة، فَوْق، تَحْت، یَمین، یَسار، قُدّام، وَراء، بَیْت وَنَحْوُها مِنَ اَلاَمْکِنَة و الازمان.

عَلَیْها، وَ مِثْلُها ذَیْتَ فی جَمیعِ ذلِک نحوُقالَ کَیْتَ کَیْتَ، فَعَلَ ذَیْتَ وَ ذَیْتَ[1].

السؤال

ماهِیَ اَلفاظ الْکِنایَة وَعَمّا یُکَنّی بِکُلٍّ مِنْهُما؟

٨ ــ اسم الفعل: هُوَ ماناب عَنِ الْفِعْلِ مَعْنًی وَعَمَلاً ولانظیرَ لهُ فی اوزانِ الافعالِ اَوْ یقبَلُ بعضَ خواصِّ الاسمِ إنْ کانَ له نظیرٌ مِنْ وزنِ الفعلِ فَیُقالُ لَـهُ الإسْـم مِنْ جَـهَـةِ عَـدَمِ تَصَرُّفِه تَصَرُّفَ اْلاَفْعال وَ قَبُولِهِ بَعْضَ خَواصِّ اْلاَسْماء وَ یُقالُ لَهُ الْفِعْلُ مِنْ جَهَةِ الْمَعْنی وَ الْعَمَل. وَ یُقَسَّمُ مِنْ حَیْثُ الْمَعْنی اِلی ثَلاثَة:

الف) الماضی: وَلَهُ خَمْسَةُ اَلْفاظ هِیَ: «هَیْهاتَ» (بِتَثْلیثِ التّاء) وَ «شَتّانَ» بمعنی بَعُدَ، «سَرْعانَ» (بتَثْلیثِ السّین) و «وَشْکانَ» (بِتَثْلیثِ الْواو) بِمَعْنی أَسْرَعَ، «بَطآنَ» بِمَعْنی أَبْطَأَ و یَجِبُ اَنْ یَکُونَ فاعِلُ «شَتّانَ» مُثَنّیً و یَقَعَ بَعْدَهُ اِمّا بِلافَصْلٍ نَحُو «شَتّانَ الرَّجُلانِ» اَو مَعَ فَصْلِ «ما» اَو «مابَیْنَ» نحوُ «شَتّانَ ما زیدٌ و بَکْرٌ» اَو «شَتّانَ ما بَیْنَهُما».

ب) المضارع: وَ لَهُ خَمْسَةَ عَشَرَ لَفْظاً وهِیَ: «آهْ» و «أَوْهْ» و «أَوَّهْ» (بفتح الواو و کسره) بمعنی اَتَوَجَّعُ، «اُفٍّ» بمعنی أَتَضَجَّرُ، «بَجَلْ» و «قَدْ» و «قَطْ» (و کثیراً ما یُزادُ عَلَیْهِ فاءٌ لِلزّینَة ویُقال «فَقَطْ») بمعنی یَکْفی، «بَخْ» و «بَخٍّ» و «بَهْ» بمعنی اَمْدَحُ او اَتَعَجَّبُ، «زِهْ» بمعنی اَسْتَحْسِنُ، «وا» وَ «واهاً» و «وَیْ» و «وَیْکَ» بمعنی اَتَلَهَّفُ.

---

١. وَلَهُم اَلفاظٌ مُعْرَبَةٌ اَیْضاً لِلْکِنایَة مِنْها «بِضْع» وَ «بِضْعَة» لِلْعَدَد مِنَ الثَّلاثَةِ اِلَی التِّسْعَة کَقَوْلِهِ تَعالی: «غُلِبَتِ الرّومُ... فی بِضْعِ سِنینَ» (١ ـ الرّوم) وَمِنْها «نَیِّف» بتشدید الیاء وقد یُسَکَّنُ ویقال «نَیْف» ـ لِما بَیْنَ عَقْدَیْنِ مِنَ الْعَدَد نَحْوُ: عشرونَ و نَیِّف، ثلاثون و نَیِّف وهکذا... وَ مِنْها «فُلان» لِلْمذکَرِ العاقِل و «فُلانَة» لِلْعاقِلَة وهذانِ یَجْرِیانِ مَجْرَی الْعَلَم فَلا یَدْخُلُهُما آل وَلا تَنْصَرِفُ «فُلانَة» لِلْعَلَمِیَّةِ وَ التّأنیث.



ج) الامر: وَ لَهُ ما يَقْرُبُ من ثَلاثينَ لَفْظَةً هِيَ: «اِلَيْکَ» بِمَعْنى أَبْعُدْاذا عُـدِّيَ بِـ «عَنْ» نَـحوُ «اِلَيْکَ عَنّی» و بمعنى خُذْ اِذاعُـدِّيَ بِنَفْسِه نحو «اِلَيکَ الْکِتابَ» اَيْ خُذْهُ، «عَلَيْکَ» بِمَعْنىٰ اِلْزَمْ، «اَمامَکَ» بمعنى اِحْذَرْ، «آمينَ» بـمعنى اِسْتَجِبْ، «رُوَيْدَ» (وَقد تلحقه کافُ الخِطاب وَيُقال «رُوَيْدَکَ») بـمعنى أَمْهِلْ، «صَـهْ» (وقد تَلْحَقُهُ تَنْوينُ التَّنکير وَيُقال «صَهٍ») بمعنى أُسْـکُتْ، «مَهْ» (وَ قَـدْ يُقالُ «مَهٍ» مُلْحَقاً بِهِ تَنْوينُ التّنکير) بمعنى أکْفُفْ، «عِنْدَکَ» و «دُونَکَ» و «لَدَيْکَ» و «ها» و «هاکَ» بمعنى خُذْ، «بَلْهَ» بمعنى دَعْ و اتْرُکْ، «حَيَّ» و «حَيَّهَلْ» و «حَيَّهَلا» (وَ قَـدْ يُقْرَءُ الآخيرُ مُنَوَّناً و يُـقال «حَيَّهَلاً») بـمعنى أَقْبِلْ و عَجِّلْ، «هَيا» و «هَيا هَيا» و «هَلُمَّ» (وقد يُصَرَّفُ هلمّ و يُقال: هَلُمَّ هَلُمّا هَلُمّوا هَلُمّي هَلُمّا هَلْمُمْنَ) و «هَيْتَ» (بفتح الهاء و کسره و بتثليث التاء) بمعنىأَسْرِعْ و قد تستعمل «هلُمَّ» متعدّيةً فَـتکونُ بـمعنى اُحْضُرْ و مِنْهُ قَوْلُه تَعالىٰ «هَلُمَّ شُهَداءَکُمْ» (۱۵۰ــالانعام)، «ايهِ» بِمَعْنىٰ اِمْضِ فِـي حَديثِکَ اَوفِعْلِکَ، «أَرَأَيْتَکَ» بِمعنى اَخْبِرني، «وَراءَکَ» بِمعنى تَـأَخَّرْ، «مَـکانَـکَ» بمعنى اُثْبُتْ و... و منها وَزنُ «فَعالِ» مِنْ اَکْثَرِ الافعالِ الثُّلاثِيَّه نـحوُ «نَزالِ» بـمعنى اِنْزِلْ، «قَتالِ» بمعنى اُقْتُلْ، و شَذَّ مِنْ مَزيدِ الثُّلاثِيِّ نَحوُ «دَراکِ» بمعنى اَدْرِکْ و «بَدارِ» بِمعنىبادِرْ و هکذا...

تنبيهان: ۱ــ مَا اخْتَتَم بِکافِ الْخِطابِ مِنْ اَسماءِ الْاَفعالِ يَتَبَدَّلُ فيه حَرْفُ الْخِطابِ بِتَبَدُّلِ الْمُخاطَبِ يُقال: اِلَيکَ اِلَيْکما اِلَيْکُم... عَلَيْکَ عَلَيْکُما عَلَيْکُم.... وَ هکَذا...

۲ ــ عَـدَّ بَعضُهُم مِن اَسماء الأفْعال نَحو «تَعالَ» بِمَعْنىٰ جِئْ و أَسرعْ و «هاتِ» و «هاءِ» بـمعنى ايتِ به،«هاءَ» بمعنى خُذْ، «هَيِّ» بمعنى اَسْرِعْ وَ کُلُّها اَفْعالٌ غيرُ متصرِّفَةٍ بناءً عَلىٰ ما اخْترناهُ من تَعْريفِهِما.

* السؤال والتمرين *

۱ ـ ماهِیَ اَقسامُ اسْمِ الْفِعلِ وَکَمْ هِیَ اَلفاظُ کلٍّ؟ اُدْرُجْ مِنْ کُلِّ قِسْمٍ خَمْسَةَ اَلفاظٍ فِی جُمَلاتٍ.

۲ ـ تَرجِمِ الْجُمَلَ اَلتّابِعَةَ: اِيْهٍ اَيُّها الْفُكاهِیّ، هاکَ جَزاءَ الْاَمانَة، وَراءَکَ یا غلام، مَكانَكَ وَ اِلاّ تُصْرَعْ صَرْعَةَ هَوان، آهِ مِنْ هذِهِ الْمُصيبَةِ الْفادِحة، هَيْهاتَ بَيْنَ الجِدِّ وَ الْمُجُونِ، شَتّانَ بَيْنَ الْفَريقَينِ فی النَّدیٰ[1]، اَمامَکَ لاَ تَخْشَ مَلامَةَ لائِمٍ، يا سَرْعانَ ماكانَ طَرَبی عِنْدَ لِقاءِک، هاکَ ما عِنْدی، هَيّا اِلی نادِی الكِرام، اُفٍّ مِنْ هذِهِ الدُّنيا الْغَدّارَة، اِلَيْکَ عَنّی اَيُّها الْمُداهِن، اِلَيْکَ رَسْمی يا عُنْوانَ الْوَفاء، هَيُّوابِنا اِلی حَيْثُ الاُنْسِ و الصَّفا، رُوَيْدَ اَخاکَ فِی السَّفَر، بَلْهَ التَّوانی اِنَّهُ آفَةُ الْفَلاح، دُونَکَ الْعِلْمَ فَهُوَ خَيْرُ حِلْيَةٍ، عَلَيْکَ بِاَخِی النُّصحِ فی آوِنَةِ الْمِحَن، عَلَيْکَ اَخاکَ اِنَّهُ مَوْرِدُ عَزائِکَ فِی الشَّدائِد، زِهْ يا قارِئَ الْقُرآن، بَدارِ اَيُّها الطُّلاب (اِقتِباسٌ مِنْ مَبادِئِ الْعَرَبِيَّة ج ـ ۴).

۹ ـ المركّب: وَالْمُرادُ بِهِ هُنا الْمُرَكَّبُ الْمَزْجِیُّ فَاِنَّهُ اِنْ كانَ عَدَداً (وَهُوَ مِنْ «اَحَدَعَشَرَ» اِلی «تِسعَةَ عَشَرَ») بُنِیَ جُزءاهُ عَلَی الفَتْحِ اِلّا الجُزْءَ الاوّلَ فی مَوْرِدَيْنِ:

۱) فی «اِحْدیٰ عَشَرَةَ» و «حادی عَشَرَ» و «ثانی عَشَرَ» فَاِنَّهُ فی هذه الْمَواضِعِ الثّلاثة يُبْنیٰ علی السُّكون.

۲) فی «اثناعَشَرَ» وَ «اِثْنَتا عشَرَةَ» فاِنّه فيهما يُعْرَبُ اِعْرابَ الْمُثَنّیٰ[2].

وَاِنْ كانَ ـ المركّبُ الْمَزْجِیُّ ـ غَيْرَ الْعَدَد فالجزءُ الأوّل يُلَفَظ علی ما رُكّب عليه، والثانی يُبنی علی الكسرِ إن كانَ «وَيْهِ» ويُعرَبُ اعراب غير المنصرف إن كانَ غيرَه نَحْوُ «بَعْلَبَكّ» وَ «نِيُويُورْك»[3].

---

۱. كلمةُ «ما» قبلَ «بَيْن» مقدرةٌ هنا (اُنْظُرْ لسانَ العربِ وتاجَ العروس مَبدأ «شَتّ»).

۲. وفی حكمِ الاثْنَيْنِ اَلثِّنْتانِ مُطْلَقا.

۳. يُناسِبُ الْمَحلّ بَحْثٌ عَنِ الْعَدَدِ فنقول: اَلْعَدَدُ عَلی قِسْمَيْنِ اَصْلِیٌّ وَ تَرْتِيبِیٌّ فَالاَصْلِیُّ ماذَلَّ علی عَدَدِ الْاَشياء نَحْوُ واحِد، اِثْنَيْن، ثلاثَة و... وَ التَّرتيبِیُّ ماذَلَّ عَلی مَرْتَبَتِها نحوُ اَوّل، ثانی، ثالِث و... وَ كُلٌّ مِنْهُما عَلی اَرْبَعَةِ اَقْسام: ۱ ـ اَلْمُفْرَد وَهُوَ مِنَ الواحِدِ اِلی الْعَشَرَةِ فی الْاَصْلِیِّ وَ مِنَ الاَوّلِ اِلی العاشِرِ فی التَّرْتيبِیِّ وَكذا الْمِائَةُ وَ

....

الآلْف فيهما ۲ ـ اَلْمُرَكَّب وَ هُوَ مِنْ اَحَدَ عَشَرَ إلى تِسْعَةَ عَشَرَ في الأصْليّ وَ مِن حادي عَشَرَ إلى تاسِعَ عَشَرَ في التَّرتيبيّ ۳ ـ اَلْعَقْد وَ هُوَ عِشرون وَ ثَلاثُون إلى تِسْعين في الأصْليّ وَ التَّرتيبيّ مِنْ دونِ فَرْقٍ ٤ ـ اَلْمَعْطوفُ وَ هُوَ مِنْ واحِدٍ وَ عِشْرينَ إلى تِسْعَةٍ وَ تِسْعينَ في الأصْليّ وَ مِنْ حادي وَ عِشْرينَ إلى تاسِعٍ وَ تِسْعينَ في التَّرتيبيّ.

ولا بُدَّ مِنْ ذِكْرِ مَعْدُودٍ مَعَ العَدَدِ إمّا قَبْلَهُ نحو «السَّماواتِ السَّبْعِ» (۸٦ـ المؤمنون) أوْ بَعْدَهُ نحو سَبْعَ سَمْواتٍ (۳ـ الملک) والمُهِمُّ هُنا لِحاظُ حالِ العَدَدِ والمَعْدُود في جِهاتٍ ثَلاثٍ هُنَّ: ۱) الإعراب ۲) الإفْرادُ وَالْجَمْع ۳) التَّذْكيرُ والتأنيث.فَتَقُولُ في العَدَدِ الأصْليّ:

إذا ذُكِرَ المَعْدُودُ بَعْدَ العَدَدِ ـ ويُسَمّى إذاً بالتَّمييزِ ـ فَحُكْمُهُما ما يَلي:

اَوَّلاً (مِنْ جِهَةِ الإعْراب) يُجَرُّ المَعْدودُ مَعَ الثَّلاثِ إلَى العَشْرِ ومَعَ المِائَةِ و الألْف و مُثَنّاهُما و جَمْعِهِما و يُنْصَبُ في غَيْرِها مُطْلَقاً (وَ لَيُلاحَظْ انْ لا معدودَ بَعْدَ الواحِدِ و الإثْنَيْن في كَلامِهِمْ بَلْ يَقُولُونَ دائماً «اَلرَّجُلُ الواحِدُ» مَثَلاً «اَلمَرْأتانِ الإثْنَتانِ أو الثِّنْتانِ» وَنَحْو ذلِک) و تَأتي الأمْثِلَةُ عَنْ قَريبٍ في الجِهَةِ الثّالِثَةِ.

ثانِياً (مِنْ جِهَةِ الإفْرادِ والجمع) يُجْمَعُ المَعْدودُ مَعَ الثَّلاثِ إلَى العَشْرِ إلاّ إذا كانَ المَعْدُودُ «مِائَةً» و يُفْرَدُ في غَيْرِ ذلِک مُطْلَقا و الأمْثِلَةُ تأتي في الجِهَةِ التّالِيَةِ.

ثالِثاً (مِنْ جِهَةِ التَّذْكيرِوالتانيث) فَالعَدَدُ إنْ كانَ مفرداً كانَ بالعَكْسِ مِنَ المَعْدُودِ نحو ثَلاثَةُ رِجالٍ و ثَلاثُ نِساءٍ قالَ تَعالى: سَخَّرَها عَلَيْهِمْ سَبْعَ لَيالٍ وثَمانِيَةَ أيّامٍ (۷ـ الحاقة) و إنْ كانَ مُرَكَّباً فَالجُزْءانِ في أحَدَ عَشَرَ و إثْنى عَشَرَ يُوافِقانِ المَعْدود و امّا البَواقي فَالجُزْءُ الأوَّلُ يُخالِفُ المَعْدُودَ وَ الثّاني يُوافِقُهُ نحو أحَدَ عَشَرَ كَوْكَباً (٤ـ يوسف) إثْنَتا عَشَرَةَ عَيْناً (٦٠ـ البقرة) وثَلاثَةَ عَشَرَ رَجُلاً وثَلاثَ عَشَرَةَ إمْرَأةً. و إنْ كانَ عَقداً كانَ عَلى حالٍ واحِدٍ وكَذا المِائَةُ و الألْف و مُثَنّاهُما و جَمْعُهُما نحو عِشْرُونَ رَجُلاً أو امْرَأةً، مِائَةُ رَجُلٍ أو امْرَأةٍ، ألْفُ رَجُلٍ أو امْرَأةٍ، مِائَتا رَجُلٍ أو امْرَأةٍ، ألْفا رَجُلٍ أو امْرَأةٍ، مِئاتُ أو آلافُ رَجُلٍ أو امْرَأةٍ. وَ إنْ كانَ مَعْطُوفاً فَالجُزْءُ الأوَّلُ يُذَكَّر ويُؤَنَّثُ عَلى حَدِّ ما ذُكِرَ فِي الجُزْءِ الأوَّلِ مِنَ المُرَكَّب و حُكْمُ الثّاني حُكْمُ العُقُود نَحوُ ثَلاثَةٌ و عِشْرون كَبْشاً وتِسْعٌ و تِسْعونَ نَعْجَةً.

فَقَدْ ظَهَرَ أنّا نَحْكُمُ عَلَى المَعْدودِ بِما اقْتَضاهُ العَدَدُ الأصْليُّ فِي الجِهَتَيْنِ الأُولَيَيْنِ ونَعْكِسُ الأمْرَ في الجِهَةِ الثالِثَةِ، هذا إذاجيء بالمعدود بعدَ العدد فإن قُدِّمَ عليه توافقا في الاعراب وفي الافراد والتثنية والجمع. وأمّا من جهة التذكيروالتأنيث فَيُراعى فيهما ما ذُكر آنفاً في تأخر المعدود عن العدد. وَلْيُلاحَظْ أنّهما يتوافقان ايضاً في التعريف والتنكير مطلقا تقول: رجلٌ واحد، مَرْأتانِ اثنتان، الخُلفاءُ الثلاث، الأدلّة الاربعة، الصَّلواتُ الخمس، الرَّكَعاتُ الواحِدة والخَمْسون وهكذا...

وَ أمّا التَّرتيبيّ فَإنْ ذُكِرَ المَعْدودُ قَبْلَ العَدَدِ تَوافَقا فِي الجِهاتِ الثَّلاثِ ـ لأنَّهما بِمَنْزِلَةِ النَّعْتِ والمَنْعُوتِ ـ عَدَا العُقُودِ وَ المِائَةِ و الألف ومُثَنّاهُما وجَمْعِهِما في التَّذكيرِ والتّأنيثِ تَقُولُ قَرَأتُ الدَّرْسَ الأوَّلَ، كَتَبْتُ المَقالَةَ الخامِسَةَ، الفَصْلُ الخامِسَ عَشَرَ الدَّوْرَةُ التاسِعَةَ عَشَرَةَ، البابُ الثاني وَ العِشْرُونَ، السَّنَةُ الثالِثَةُ والخَمْسُونَ، اليَوْمُ الأرْبَعونَ،اللَّيْلَةُ الأرْبَعُونَ، العامُ المِائَةُ، السَّنَةُ الألْف، و... وَ إنْ ذُكِرَ المعدودُ بَعْدَ العَدَدِ فـ:

۱) جُرَّ بِإضافَةِ العَدَد إلَيْهِ إذا كانَ مُفْرداً و بـ «مِنْ» إذاكانَ مُرَكَّباً أو عَقداً أو مَعطوفاً.

←

السؤال والتمرين

۱ ــ ماهِیَ أقسامُ المُرکّب وَ ماهُوَ حُکْمُها فِی الإعْراب وَ الْبناء؟

---

۲) هو ــ ای المعدود ــ جمعٌ أوإسمُ جَمْعٍ دائماً.

۳) تَوافَقا فِی التَّذکیرِ وَ التأنیثِ دائماً تَقُولُ: أوّلُ الْقَوْمِ، أوْلَی النِّساء، عاشِرُالرِّجال، اَلْخامِسَ عَشَرَ مِنَ الرِّجالِ، اَلتّاسِعَةَ عَشْرَةَ مِنَ النِّساءِ، اَلثّالِثُ و العِشرونَ من رَمَضان و هکذا... و قد یقالُ «ثالِثُ ثَلاثَةٍ» مثلاً ای اَحَدُ الثَّلاثة قال تَعالی: «ثانِیَ اثْنَیْنِ إذْهُما فِی الْغارِ» (۴۰ــالتوبة).

هذا وَلْیُلا حَظْ أنَّ إعْرابَ الْمَبْنِیّاتِ مِنَ الْأعْدادِکَغَیْرِ ها مَحَلِّیٌّ وَ هُوَ نَوعٌ مِنَ الإعْرابِ بُیِّنَ فی عِلْمِ النَّحو

تَنْبیهاتٌ:

۱) واحِد و واحِدَة تُسْتَعْمَلانِ، مُفْرَداً و مَعْطُوفاً تَقُولُ «رَجُلٌ واحِدٌ و امْرَأةٌ واحِدَةٌ»، «واحِدٌ و عِشْرُونَ» و «واحِدَةٌ و عِشْرونَ». و أحَد و إحْدیٰ تُسْتَعْمَلانِ مُرَکَّباً تَقُولُ «أحَدَ عَشَرَ» و «إحْدیٰ عَشْرَةَ» و تُسْتَعْمَلُ إحْدیٰ خاصَّةً فی المَعْطُوفِ أیْضاً تَقُولُ «إحْدیٰ و عِشْرُونَ».

۲) فیما إذا کانَ المعدودُ مُؤَنَّثاً مَعْنَوِیّاً نحو دار أو کانَ مِمّا یَجُوزُ فیه التذکیرُ والتأنیثُ مَعاً نحو طریق جازَ فی عَدَدِهِ وَجْهانِ: ألتذکیرُ والتأنیثُ تَقُولُ «ثَلاثُ أو ثَلاثَةُ أدْوُرٍ أو طُرُقٍ» مَثَلاً.

۳) إذا کانَ الْعَدَدُ مُفْرداً وَلَهُ مَعْدودانِ طابَقَ أسْبَقَهُما فی التَّذکیرِ والتأنیثِ تَقُولُ «ثلاثةُ رِجالٍ و نِساء» أو «ثَلاثُ نِساءٍ و رِجال» و إنْ کانَ مرکّباً طابَقَ أفْضَلَهُما تَقُولُ «خَمْسَةَ عَشَرَ جارِیَةً و عَبْداً» و «خَمْسَ عَشْرَةَ جَمَلاً و جارِیَةً» فإنْ لَمْ تَکُنْ بَیْنَهُما أفْضَلِیَّةٌ طابَقَ أسْبَقَهُما أیضاً کقولک «خَمْسَ عَشْرَةَ ناقَةً و جَمَلاً» و «خَمْسَةَ عَشَرَ جَمَلاً وناقةً». والمعطوف هنا کالمرکّب بالنسبة إلی الجزء المعطوف علیه منه فتنبّه.

۴) إذا کانَ المَعْدودُ إسْمَ جَمْعٍ أوإسْمَ جِنْسٍ کُرِّرَ جَرُّهُ بِمِنْ تَقُولُ «رَأیْتُ أرْبَعَةً مِنَ القَوْمِ» و «فی حَدیقَتِنا ثَلاثٌ اوثلاثةٌ مِنَ النَّخْلِ» قال تَعالی: «فَخُذْ أرْبَعَةً مِنَ الطَّیْرِ»، «وَ کانَ فِی الْمَدینَةِ تِسْعَةُ رَهْطٍ».

۵) بِضْعٌ و بِضْعَةٌ لِما بَیْنَ الثلاثةِ والتِّسْعَةِ و حُکْمُهُما حُکْمُ تِلْکَ الأعْدادِ فی الإفْرادِ والترکیبِ والعَطْفِ تَقُولُ: «بِضْعَةُ رِجالٍ» و «بِضْعُ نِساءٍ»، «بِضْعَةَ عَشَرَ یَوْماً» و «بِضْعَ عَشْرَةَ لَیْلَةً»، «بِضْعَةٌ و عِشْرُونَ رَجُلاً» و «بِضْعٌ و تِسْعُونَ إمْرَأةً».

۶) نَیِّف (بتشدید الیاء وکسرها وقد یُسَکَّنُ مُخَفَّفَةً ویقال نَیْف) لِما بَیْنَ عَقْدَیْنِ ولا تستعملُ الا بَعْدَ عَقْدٍ أو المِائَةِ أوالألف تَقُولُ «عِشْرُونَ و نَیِّفٌ»، «مِائَةٌ و نَیِّفٌ» و...

۷) شینُ عَشر ساکِنَةٌ فی المفرد و مَفتوحةٌ فی المرکّبِ و شینُ عَشرة مَفْتُوحَةٌ فی المفردِ جائزةُ الوَجْهَیْنِ فی المرکّب.

۸) فی سَرْدِ الأعْدادِ تُقَدَّمُ الألوفُ علَی المِئاتِ والمِئاتُ علَی الآحادِ وَ الآحادُ علَی العَشَراتِ تَقُولُ: «أحَدَ عَشَرَ رَجُلاً»، «تِسْعٌ وتِسْعُونَ إمْرَأةً»، «مِائةٌ و خَمْسَةٌ و سِتُّونَ رَجُلاً»، «ثَلاثَةُ آلافٍ و خَمْسُمِائةٍ و أرْبَعٌ و ثمانُونَ إمْرَأةً» (جامع المقدمات ص ۲۰۰).

۹) إذا أرَدْتَ تَعریفَ العَدَدِ بـ «أل» فَالمفردُ تُعَرِّفُ نَفْسَهُ أو مُمَیِّزَهُ تقول: «ما فَعَلْتَ بِالْعَشَرَةِ دَراهِمَ أو عَشَرَةِ الدَّراهِمِ» والمرکّب یُعَرَّفُ جُزْؤُهُ الأوّل تقولُ «اَلاِثْنا عَشَرَ» والمعطوفُ یُعَرَّفُ جُزْءاه کقولک: قَرَأتُ الْخَمْسَةَ وَ الْعِشْرینَ جُزْءاً مِنَ القرآن».

۲ ــ كَم قِسْماً يكونُ لِلْعَدَدِ وَ كَمْ هِيَ أقسامُ كُلٍّ؟ اُذْكُرِ الأقسامَ وَاَعْطِ على كُلِّ قِسْمٍ خَمْسَةَ أَمْثِلَةٍ.

۳ ــ اُذْكُرِ الْأَعْدادَ الْمُناسِبَةَ مَكانَ الْأَرقام: ۱۱ كوكباً، ۹۹ نَعْجَةً، ۷ سِنينَ، ۷ بَقَراتٍ، ۸ أزْواجٍ، ۷ لَيالٍ، ۸ أيّام، ۳۰ لَيْلَةً، ۲ يَوْم، ٤ أيّام، ۱۲ عَيْناً، ۱۰۰۰ سَنَةٍ، ۵۰ عاماً، ۲۷ رَجُلاً، ۷۲ اِمْرَأةً، ۱۱۶ كِتاباً، ۵۱۹ وَرَقَةً، ۸ أقْلام، ۶ أقْدام، ۸۱۰ أشْجارٍ، ٦٤ مَتناً، ۵٦ اُسْبوعاً.

٤ ــ ضع مكان الارقام اسماءَ عددٍ ترتيبيَّ: الصحيفة ۲۲، الدّرس ۱۵، العِظة ۱۸، النافذه ۱۲، الباب ٦، البحث ۵، المطلب ۲، الفِئة ۲، الفصيلة ۲۱، المَقاله ۱، الشّارع ۱۱، البَيْت ۵۱، الطبقه ۱۳، المجلّة ٤، الجُزء ۱۲، الفصل ۱۹۱، المرحلة ۹، زَلّة ٦، نَصيحة ۱، خِطاب ۲ (مبادئ العربيه ج ٤ ص ۱۵۸).

۱۰ ــ اسمُ لا لنفي الجنس: إذا وَقَعَتْ نَكِرَةٌ مُفْرَدَةٌ بَعْدَ لاَ الّتى لِنَفْيِ الْجِنْس بُنِيَتْ عَلَى الْفَتْح. وَالْمُرادُ بِالْمُفْرَدِ هُنا ما يُقابِلُ الْمُضافَ فَيَشْمُلُ التَّثْنِيَةَ وَالْجَمْع فَيُبْنَيانِ عَلى ما يَقُومُ مَقامَ الْفَتْح نَحوُ: لارَجُلَ فِي الدّار، لارَجُلَيْنِ فِي الدّار وَ هكذا.... وَ تَفْصيلُ الْكَلامِ فِي النَّحو.

۱۱ ــ المنادى المفردُ المعرفة: اَلْمُنادى عَلى أَرْبَعَةِ أقْسامٍ ــ كَما مَرَّ ــ فَإذا كانَ مُفْرَداً مَعْرِفَةً أو نكِرَةً مَقْصودَةً بُنِيَ عَلَى الضَّمّ ــ أَوْ مايَقُومُ مَقامَه ــ نحوُ يازيدُ، يا شُرْطِيُّ يا رَجُلانِ وَ... وَ التَّفصيلُ فِي النَّحو.

* السؤال *

مَتى يُبْنَى اسْمُ لالِنَفْيِ الْجِنْس وَ كَيْفَ الْبِناءُ فيهِ وَ أيُّ مُنادىً يُبْنى؟

۱۲ ــ الحكاية: وَ الْمُرادُ مِنْها حِكايَةُ الْأَصْوات فَإنَّ الصَّوتَ الْمَحْكِيَّ مَبْنِيٌّ على مايُصاتُ به نحوُ: صاحَتِ الدَّجاجَةُ «قاقٍ»، نَعَبَ الْغُرابُ «غاقٍ»، طارَ الذُّبابُ «خازِبازِ»، وَقَعَ السَّيفُ «قَبْ»، وَقَعَتِ الْحِجارَةُ «طَقْ» وَ هكَذا....

وَ يَــلْحَقُ بالْحِكايَةِ اسْمُ الصَّوت و هُوَ مايَصوتُ بِهِ الْإنْسانُ لِلْخِطابِ مَعَ غَيرِ الْعاقِلِ مِنَ الْحَيوان اَوِ الطِّفْل فَإنَّها اَيْضاً مَبْنِيَّةٌ على مايُصاتُ بِه كَما يُقال لِزَجْرِ الْفَرَس «هَلاهَلا» اَوْ «هَلا هالِ» وَ لِلْإبِلِ إذا أرادُوا مِنْهاَ الْإناخَة «نِخْ» وَ لِتَنْويمِ الطِّفلِ «لالا» وَ...

السؤال

ماهُوَ الْمُراد مِنَ الْحِكايَة وَ مِنِ اسْمِ الصَّوت وَ كَيْفَ يَكُونُ الْبِناءُ فيهِما؟

١٣ ــ مايُبْنىٰ لِعَدَمِ التَّركيب: إذا اُرِيدَ إرْدافُ كَلِماتٍ مُفْرَدَةٍ مِنْ غَيْرِ تَـرْكيبٍ بَيْنَها بُنِىَ كُلُّ واحِدٍ مِنْها عَلَى السُّكون لِعَدَمِ مُوجِبٍ لِلإعْراب نحوُ: زيدْ، بَكرْ، خالِدْ،.... وَ نحوُ اَلِفْ، باءْ، تاءْ...

١٤ ــ المُتَفَرِّقات: مِنْها كُلُّ عَلَمٍ على «فَعالِ» فَهُوَ مَبْنِيٌّ عَلَى الْكَسْر نحوُ: قَطامِ وحَذامِ (اِسْمَا امْرَاَتَيْنِ) وَمِنْها «قَبْلُ» و «بَعْدُ» و «حَسْبُ» و «غَيْرُ» و «اَوَّلُ» كلُّ هذِهِ يُبْنىٰ عَلَى الضَّمِّ إذا قُطِعَتْ عَنِ الْإضافَة وَ نُوِىَ مَعْنَى الْمُضافِ إلَيْه نحوُ: «لِلّٰهِ الْأمْرُ مِنْ قَبْلُ وَ مِنْ بَعْدُ» (٤/الروم) اَى مِنْ قَبلِ ذٰلِك وَ مِنْ بَعْدِهِ. وَ هكَذا...

السؤال

ماهُوَ الْمُراد مِنَ الْمَبْنِىِّ لِعَدَمِ التركيب وَ ماهِىَ الْمَبْنِيّاتُ الْمُتَفَرِّقَة؟

خاتمة

فی مَباحِثَ شَتّی

یُعَنْوَنُ فِی الْخاتِمَةِ هذِهِ مالایَخْتَصُّ بِالْفِعْلِ و لابِالإِسْمِ بَلْ یَجْری فِی الْکَلِمَةِ مُطلقا وَیَعُمُّ الْقِسْمَیْنِ کِلَیْهِما ـ بَلْ قَدْ یَجْری فِی الْحَرف اَیْضا کَما سَیَأْتی ـ وَفیها فصول:

الفصل ١

فی القِراءَةِ والکِتابَةِ و فیه أَرْبَعَةُ أَبْحاثٍ:[١]

أَلبحثُ ١ ـ فی الکِتابَةِ: تُکْتَبُ أَلْ والباءُ والتّاءُ والکافُ واللّامُ والفاءُ والسّین مِنْ حُرُوفِ المَعانی و أَحْرُفُ الْمُضارَعَةِ عَدا الْهَمْزَةَ مِنْها مُتَّصِلَةً بِما بَعْدَها نحو: أَلْکِتاب، بِاللّهِ، تَاللّهِ، کَزَیْدٍ، لِبَکْرٍ، وَ اللّهِ لأَذْهَبَنَّ، لِیَذْهَبْ، فَذَهَبَ،سَیَذْهَبُ.

---

١. راجع شرح الرّضی (ره) علی الشافیه ج٣ ص٣١٢.

تُـكْتَبُ «أن» المصدريّةُ مُتَّصِلَةً بـ «لا» الْواقِعَةِ بَعْدَها كَقَوْلِهِ تعالیٰ: «أَمَرَ أَلاَّ تَعْبُدُوا إلاّ إيّاهُ» (٤٠ـ يوسف) بِخلافِ «أن» الْمُخَفَّفَةِ مِنَ الثَّقيلَةِ كَقَوْلِهِ تَعالی: «وَحَسِبُوا أنْ لا تَكُونُ فِتْنَةٌ» (٧١ـ المائدة) على قِراءَةِ رَفْعِ «تكونُ» و «أن» التّفسيريّة كقوله تَعالیٰ: «فنادیٰ فِي الظُّلُماتِ أنْ لا إلٰهَ إلاّ أنتَ» (٨٧ـ الانبياء).

تُـكْتَبُ «إذْ» مُتَّصِلَةً بِما أُضيفَ إلَيْها كَقَوْلِهِ تَعالیٰ: «يَوْمَئِذٍ تُحَدِّثُ أخْبارَها» (٤ـ الزلزلة).

تُـكْتَبُ الضَّمائِرُ الْمُتَّصِلَةُ و نُونُ التَوْكيدِ و ياءُ النَّسَب وهاءُ السَّكْتِ مُتَّصِلَةً بِما قَبْلَها كَقَوْلِکَ «أَنَا مُسْلِمٌ شيعِيٌّ» و قَوْلِهِ تَعالیٰ: «هاؤُمُ اقْرَؤُوا كِتابِيَه» (١٩ـ الحاقة) و باقِی الأَمْثِلَةِ ظاهِرٌ.

تُـكْتَبُ «مَا» الْحَرْفِيَّةُ مُتَّصِلَةً بِما قَبْلَها نحو «كَيْفَما»، «لَيْتَما»، «إنَّما» و...

تُكْتَبُ «ما» وَ «مَنْ» الإسْمِيَّتانِ مُتَّصِلَتَيْنِ بـ «مِنْ» و «فی» و «عَنْ» الْواقِعَةِ قَبْلَهُما تقُولُ: «مِمّا» وَ «فيما» و «عَمّا» و «مِمَّنْ» و «فيمَنْ» و «عَمَّنْ».

و فی سِویٰ ما مَرَّ تُكْتَبُ كُلُّ كِلَمَةٍ مُنْفَصِلَةً عَمّا سِواها.

يُـكْتَبُ الْمُـشَدَّدُ حرفاً واحِداً إذا كانَ الْمُدْغَمُ وَ الْمُدْغَمُ فيه فی كَلِمَةٍ واحِدَة نحوُ: شَدَّ، اَمَّلَ، اِدَّكَرَ... وَ بِصورَةِ حَرفَين اِذا كانا في كَلِمَتَيْن نحوُ: اَللَّحم، اَلرَّجُل وَ... وَ استُثْنِی مِنْ ذلِک مَوارِدُ مَعدُودَة هِیَ: اَلّذی، اَلّذينَ، اَلّتی، مِمَّ، اَمّا، اَلاّ، اَمَّن وَ نحوُها. هذا وَ قَدْ مَرَّ اِجْمالُ الْبَحْثِ عَن الْإدْغام فِی هامِشِ بحث المضاعَف وَ التَّفصيلُ فِی الْمُفَصَّلات.

تُـكْتَبُ تاءُ التّانيثِ بِصورَةِ «ت» اِذا لَحِقَتْ آخِرَ الْفِعل نحوُ: ضَرَبَتْ وَ عَلِمَتْ اَو آخِرَ جَمْعِ الْمؤنَّث نحوُ: ضارِبات و عالِمات و يُقالُ لَها «الْمَبْسوطَة» وَ بِصورَةِ الْهاء الْمَنْقوطَة «ة» اِذا لَحِقَتِ الإسْمَ الْمُفْرَد نحوُ: عالِمَة اَوِ الْجَمْع

الْمُكَسَّر نحوُ: قُضاة وَ يُقالُ لَها «الْمَرْبوطَة».[1]

تُكْتَبُ الْأَلِفُ الْواقِعَةُ فى آخِرِ الاسم الْمُعْرَب وَ الْفِعل بِصورَة الْياء نحوُ رَحىٰ، فَتىٰ، صُغْرىٰ، رَمىٰ، يَرْضىٰ وَ... إلاّ إذا كانَتْ قَبْلَها ياءٌ أَوْ كانَتْ ثالِثَةً مُنْقَلِبَةً عَنِ الْواو فَتُكْتَبُ حينَئِذٍ بصورةِ الْألِف نَحْوُ: دُنْيا، عُلْيا، عَصا، غَزا و... و أمّا الْواقِعَةُ آخِرَ الْحَرْف أو الإسم الْمَبنىّ فَتُكْتَب بِصُورَة الألِف مُطْلَقاً إلاّ فى نَحْو مَتىٰ ولَدىٰ و أنّىٰ وَ بَلىٰ وعَلىٰ وحتّىٰ و إلىٰ فَتُكتَب بِصورَةِ الياء كَماترىٰ. هذا و قَدْ تُكْتَبُ اَلِفُ صَلاة و زَكاة و حَياة و مِشْكاة و رِبا بِصورةِ الواو تَفْخيماً لِلالِف و تُكْتَبُ أَلِفُ هٰهُنا بِصُورةِ الْياء ـ الياء الصَّغيرَة ـ و يَجوزُ حَذْفُها رأساً.

تَتِمَّةٌ فى كِتابَةِ الهَمْزَةِ الْمَبْدُوِّ بِها و الْمُتَوَسِّطَةِ وَالْمُتَطَرِّفَة:

اَلْهَمْزَةُ الْمَبْدُوُّ بِها تُكْتَبُ بِصُورَةِ الْأَلِف مُطْلَقاً نحو: أَنْمُلَة (بِتَثْليثِ الهَمْزَةِ والميم)، إِصْبَع، أُسْطُوانه. ولا يُغَيِّرُ هٰذاالْحُكْمَ دُخُولُ حرفٍ عَلَيْها نحوُ: لِأَن، اَلْأُسْطُوانَة و... نَعَمْ شاعَ كِتابَةُ «لِئَلاّ» و «لَئِنْ» و «حينَئِذٍ» بِصُورَةِ الْياء لِكَثْرَةِ الإسْتِعْمالِ.

وَ الْمُتَوَسِّطَةُ تُكْتَبُ بِحَرْفِ حَرَكَتِها إن كانَتْ مُتَحَرِّكَةً نحو: سَأَلَ، سَئِمَ، لَؤُمَ، يَسْأَلُ، يَلْؤُمُ إلاّ أنْ تَكُونَ مفتوحةً بَعْدَ ضَمٍّ أو كَسْرٍ فَتُكْتَبُ بِحَرْفِ حَرَكَةِ ماقَبْلَها نحو: مُؤَنَّث، سُؤال، ذِئاب[2].

و تُكْتَبُ ـ أيِ الْمُتَوَسِّطَةُ ـ بِحَرْفِ حَرَكَةِ ماقَبْلَها إنْ كانَتْ ساكِنَةً نحو: بَأْس، بِئْسَ، بُؤْس إلاّ أنْ تَكونَ بعد هَمْزَةِ الْوَصْل، فَتُكْتَبُ مَعَ سُقوطِ الْهَمْزَةِ فى الدَّرج بِصُورَةِ ما كانَتْ تُكْتَبُ بها مَعَ الْهَمْزَة نحو: «يارَجُلُ ائْذَنِ الَّذى اؤْتُمِنَ عَلَيْهِ».

اَلتاء الْمُتَطَرِّفَةُ إذا كانَتْ مِنْ أُصولِ الْكَلِمَةِ نحوُ وَقْت أوْ بِمَنْزِلَةِ الْأَصْلىّ نحوُ أُخْت وَ بِنْت تُكْتَبُ مَبْسوطَةً وَ يُقالُ لَها «الْمُجَرَّدَة».

۲. فَتَصْوِيرُها بِصورَةِ الْياء فى نَحْوِ «مَسْئَلَة» وَ «مَسْئول» كما قَدْيُرى خَطأ!

وَالمُتَطَرِّفَةُ تُكْتَبُ بحَرْفِ حَرَكَةِ ماقَبْلَها إنْ تَحَرَّك ما قَبْلَها سَواءٌ اتَّصَلَ بِها شَيْيءٌ كَالضَّمير وَتاءُ التأنيث اَوْ لَمْ يَتَّصِلْ نحو: قَرَأَ، بَرِئَ، جَرُؤَ و نحوُ: رَدَأَهُ، وَطِئَها، فِئَة، لُؤلُؤَة.

وَ تُكْتَبُ بصورةِ الْهَمْزَةِ إنْ سَكَنَ ما قَبْلَها وَ لَمْ يَلْحَقْها شَيْيءٌ نَحو: جُزْء، ضَوْء، وُضُوء. فَإنْ لَحِقَتْها عَلامَةُ التَّأنيثِ فَإنْ كانَ ما قَبْلَها صَحيحاً ساكِناً كُتِبَتْ بِصُورَةِ الْأَلِف نَحْوُ: نَشْأَة و مَرْأَة وَ إنْ كانَ ليناً اَومداً كُتِبَتْ بِصورةِ الْياء بَعْدَ الْياء وَ بِصَورةِ الْهَمْزَةِ بَعدَ الْأَلِف وَالْواو نَحوُ: خَطيئَة، جاءَتْ، سَوْءَة، قِراءَة، مُرُوءَة، سُوْءِیٰ. و إن لَحِقَها ضميرٌ غَيْرُ الْياء كُتِبَت بِحَرْفِ حَرَكَةِ نَفْسِها نَحوُ: بَقاؤُكَ، جُزْؤُهُ، بِنائِهِم، إقْرَؤُوا إلاّ إذا تَحَرَّكَتْ بِالْفَتْح فَتُكْتَبُبِالْهَمْزَةِ لا بِالاَلِف نَحوُ: جاءَكَ، جُزْءَهُ، بَقاءَهُمْ وكذا إذا اتّصلَ بِها ما أَوْجَبَ فَتحَها كَعَلامةِ الْمُثَنّیٰ نَحوُ: جُزْءَيْنِ وجُزْءانِ(١) وإن لَحِقَها ياءُ الضَميرِ اَوْ ياءُ النَّسَب كُتِبَتْ بِصُورَةِ الْهَمْزَةِ اَوْ بِصُورَةِ الْياءِنَحوُ: رِداءِی و ردائی، اَلْجُزْءِیّ و الجُزْئِیّ و إنَّ كانَتِ الأُولیٰ فِی الأَوَّلِ أَولیٰ و الثانيةُ فی الثانی.

تنبيهٌ: لِلْقرآنِ الكَريم كِتابَةٌ خاصَّةٌ بالنّسْبَةِ إلیٰ بَعْضِ الْحُروفِ والكَلِماتِ فَلْيُراجِعِ الطّالِبُ مَواضِعَها.

البحث ٢ـ فيما يُكْتَبُ ولايُقْرَأ: يُكْتَبُ الاَلِفُ وَ لايُقْرَأُ فی خَمْسَةِ مَواضِعَ:

١ ـ بَعْدَ واوِ الْجَمْعِ الْمُتَطَرِّفَةِ فِی الْفِعْل نحوُ: عَلِمُوا، اَنْ يَعْلَمُوا، اِعْلَمُوا بِخِلافِ غَيرِ الْمُتَطَرِّفَةِ نحوُ ضَرَبُوهُ، وَ فی الْمُتَطَرِّفَةِ فی الإسْم وَجْهانِ نحوُ ساكِنُو الدّار وَ ساكِنُوا الدّار.

٢ ـ بَعْدَ تَنوينِ الْفَتح فی غَيْرِ الْمَقصورِ وَ الْمَمدودِ وَ الْمُؤنَّثِ بِالتّاء نحوُ: رِجالاً. بِخِلافِ فَتیً وَ كِساءً وَ غُرْفَةً وَ نَحوِها وَ يَلْحَقُ بالتّنوينِ هُنا نونُ

---

(١) إلاّ إذا أُضيفَ المثنی وحُذِفَ مِنْهُ النّونُ فَتُكْتَبُ الْهَمْزَةُ إذاً بِحَرْفِ حَرَكَةِ نَفْسِها اَیْ بِالأَلِف حَسْبَما سَبَقَ نحوُ: «جُزْأَیِ الجُمْلَةِ» مثلاً.

«أنَا» ــ ضميرُ المتكلّم وحــدَه ــ يُكْتَبُ بَعْدَها اَلِفٌ وَ لايُقْرَأ. وَ يَلْحَقُ بالْمَنْدُودِ هُنا المَخْتومُ بِالْهَمْزَةِ الْمَكْتُوبَةِ بِصُورةِ الْاَلِف نحوُ خَطأ و إقْرَأ و نحوهِما.

۳ ــ مكانَ هَمْزَةِ الْوَصل بعدَ سُقوطِها فى أَثْناء الْكَلام نحوُ: يا عَبْدَاللّهِ اجْلِسْ وَ أنَا ابْنُ فلان.

۴ ــ عِنْدَ الْتِقاء السّاكِنَين نحو: كِتابَا الأُستاذ وفَتَى وهُدىً.

۵ ــ فى مِائَة وَ مِائَتان.

وَ كذلكَ الْواوُ يكْتَبُ وَ لايُقْرَأ فى خمسةِ مَواضِعَ:

۱ ــ فى «عَمْرو» فى حالَتَيِ الْجَرِّ وَ الرَّفْع لِيُمَيِّزَ مِنْ «عُمَر» نَحوُ: جاء عَمْرٌو وَ مَرَرْتُ بِعَمْرٍو وَ اَمّا فى حالَةِ النَّصْبِ فَلالِعَدمِ اللَّبْس فَاِنَّ وجودَ الْاَلِفِ فى «عَمْراً» يُمَيِّزُ بَيْنَهُ وَ بَيْنَ عُمَرلِاَنَّ عُمَرَ غَيرُ مُنصَرِفٍ ــ لِلْعَلَميَّةِ وَالْعُدُول ــ وَلايَدْخُلُهُ التَّنوين.

۲ ــ عِنْدَ الْتِقاءِ السّاكِنَيْنِ نحو: مُعَلِّمُوالْأَخَوات.

۳ ــ فى أُولُو و أُولاتِ بِمَعْنَى صاحِبونَ و صاحِباتٍ.

۴ ــ فى بَعْضِ اَسْماء الْإشارَة وَ هِيَ: أُولٰى، أُولاء، أُولٰئِكَ، أُولٰلِكَ.

۵ ــ فى بَعْضِ الْمَوصولاتِ وهُوَ: اَلْأُولٰى وَالْأُولاءِ.

و كذلِك الياء يُكْتَبُ ولايُقْرأ عِنْدَالْتِقاءِ السّاكِنَيْنِ نحوُ: ناصِرِى الْإِسْلام.

البحث ۳ ــ فيما يقرأ ولايكتب: يُقْرَأُ الْاَلِفُ وَ لايُكْتَب فى اَرْبَعَةِ مَواضِع:

۱ ــ بَعْدَ هَمْزَةٍ مكتوبَةٍ بصورَةِ الْاَلِف نحوُ: سَآمَة بِخِلافِ مُؤانَسَة و نَحوِها.

۲ ــ فِى اسْمِ الْجَلالَة وَ هُو «اَللّه»، وَ كَذلِك فى رَحْمٰن وإلٰه.

۳ ــ فى بَعْضِ اَسْماء الْإشارَة وَ هِيَ: هٰذا، هٰذانِ، هٰذَيْنِ، هٰؤُلاءِ،

۴ ــ فی کَلِماتٍ مُتَفَرِّقَةٍ هِیَ: هٰکَذا، لٰکِنْ، لٰکِنَّ، اِبرٰهیم، اِسمٰعیل، اِسْحٰق، هٰرون، سُلَیمٰن، مَلٰئِکَة، سَمٰوات، ثَلٰث، ثَلٰثین وَ اِنْ حَسُنَتْ کِتابَتُهُ فی غَیرِ الثَّلاثَةِ الأُوَل.

وَ کَذلِکَ الْواو یُقْرَأُ وَلایُکْتَب فی مَوْرِدَیْن:

۱ ــ بَعْدَ هَمْزَةٍ مَکتوبَةٍ بِصورَةِ الْواو نحوُ: رُؤُس.[1]

۲ ــ بعدَ واو مضمومةٍ مسبوقةٍ بِالِف نحوُ: داوُد، طاوُس و...

وَ ایضاً یُقْرَأُ الْمُدْغَمُ وَلایُکتَبُ اِذا کانَ الْمُدْغَمُ وَالْمُدْغَمُ فیه فی کَلِمَةٍ واحِدَة نحوُ: شَدَّ و... وَ اِلاّ یُقْرَأُ و یُکْتَبُ نحوُ: اَللَّحم وَاَلرَّجُل، اِلاّ اِذا کانَ لاماً واقِعاً بَیْنَ لامَیْن اُخْرَیَیْن نحوُ: لِلَّحْم فَفیهِ ایضاً یُقْرَأُ اْلاَوَّل وَلا یُکْتَب.

البحث ۴ــ فیما لایُقْرَأُ ولایُکْتَب (یُحْذَفُ کَتْباً و لَفْظاً): وَ هُوَ

هَمزَةُ الْقَطع مِن اسْمِ الْجَلالَة اَعْنی: «اَللّه» اَصْلُهُ اَلْإلٰه علی قولٍ و هَمْزَةُ الْوَصل فی خَمْسَةِ مَواضِعَ:

۱ ــ مِنَ الْبَسْمَلَةِ الشَّریفة ــ بِسْمِ اللّهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحیم ــ تُحْذَفُ مِنْها لِکَثْرَةِ اسْتِعْمالِها وَ لِذا لا تُحْذَف مِنْ «بِاسْمِ اللّه» اَو «بِاسْمِ الرَّحْمٰن».

۲ ــ مِنْ «اِبْن» اِذا وَقَعَ بَیْنَ عَلَمَیْن وَ لَمْ یَقَعْ اَوَّلَ السَّطر نحوُ: عَلیُّ بْنِ ابیطالِب(ع) بِخِلافِ یا ابْنَ آدَم وَ نحوِه وَ بِخِلافِ الْواقِعِ اَوَّلَ السَّطر.

۳ ــ مِنْ «اَل» اِذا وَقَعَ بَعْدَ اللّام کَقَوْلِهِ تَعالی: «لِلرِّجالِ نَصیبٌ»، (۷ــالنساء) وَ«لَلدّارُ الْآخِرَةُ خَیْر» (۳۲ــالانعام).

۴ ــ فیما اِذا وَقَعَتْ بَعْدَ هَمْزَة کَقَوْلِهِ تَعالی: «سَواءٌ عَلَیْهِم اَسْتَغْفَرْتَ لَهُم اَمْ...» (۶ــالمنافقون) اَصْلُها أ إسْتَغْفَرْتَ. هذا فی غَیْرِ الْمَفتوحَة وَ اَمّا فیها فَیَجوزُ الْقَلْبُ اِلَی اْلاَلِف اَیْضاً نحوُ: «آللّهُ اَذِنَ لَکُم»؟ (۵۹ــیونس) اَصْلُهُ

---

۱. و قد لایُراعی هذا الاصل و یُکتَب «رؤوس» و نحوُه.

أاللّهُ[1] وَ يُحذَفُ أيضاً ألِفُ ما الإستفهاميّة إذا وَقَعَتْ بَعْدَ حَرفِ الْجَرّ نحوُ «عَمّ يَتَساءَلُونَ؟» (١ــ النباء) «لِمَ تقولُونَ مالا تفْعَلونَ؟» (٢ــ الصّف) و...

٥ ــ فی الأمر إذا كانت بعدالواو أوِ الفاء وقبلَ الْهَمزة نحوُ «وَأْذَنْ لِی» و «فَأْتِنی».

التمرين

١ــ أصْلِحِ الأغْلاطَ التّالِيَة: يَوْمَ إذٍ يَصْدُرُالنّاسُ أشْتاتاً، فَلَوْلا إذا بَلَغَتِ الْ حُلْقُومْ وَ أنْتُمْ حينَ ئِذٍ تَنْظُرُون، أطيعُوا اللّهَ وَ أطيعُوا الرَّسُولَ وَ أُولي النَّمرِ مِنْكُم، إنَّما الْمُئْمِنونَ إخْوَة، لَإنْ أشْرَكْتَ لَيَحْبَطَنَّ عَمَلُك، سَئَلَ سائِلٌ بِعَذابٍ واقِع، وَ إذا أنْعَمْنا عَلَى الْإنْسانِ أعْرَضَ وَنَئى بِجانِبِه، لايَسْئَمُ الْإنسانُ مِنْ دُعاءِ الْخَيْرِ وَ إنْ مَسّهُ الشَّرُّفَيَؤسٌ قَنُوط، وَ أمّا السّاءِلَ فَلا تَنْهَر، وَ يُأثِرُونَ عَلى أنْفُسِهِم، رُزء، رَبيأة، ائِذَن، مُأخَر، وَطئة، إئثار، وَفاإ، فُئاد، مُئانَسَة، مَرْئِى، مَرْإِی، مَأبَد، رَز يأة، يُهَنّءُ، رِداءُک. سَئِم، بَئس، بأسَ، بأر، مَساأة، يَقْرَئانِ، فِأات، بَرائة، مِرْءات، مِرْئات، وُلاءِک، لُئْلُؤ، لَئالِء، وَداءِع، بَرِئَيْن، رَأُوف، رَئفَة، هُدات، قُضات، صابِراة، مُؤمِناة، حَيات، سَماواة، كُبْرا، فُضْلا، يَسْعا، دَعٰی، حَوا، اَلّذينَ آمَنُو وَ عَمِلُوالصّالِحات، أُلئِک، آلأُلَى، قُتِلَ عَمْرُنْ عَبدِوَدّ بِيَدِ عَلِیّ بْنِ أبيطالِب(ع)، بِسْمِ اللّهِ وَ بِاللّه، بِسْمِه بِاسْمِ اللّهِ الرَّحْمانِ الرَّحيم، وَإلاهُكُم إلٰهٌ واحِد، فَاسْأَلْ بِهِ خَبيراً، لاأسْألُكُم عَلَيهِ أجْراً. ٢ـ أرْسُمْ جَدولاً وَبَيِّنْ فيه كِتابَةَ الْهَمْزَة.

الفصل ٢

فِی الْتِقاءِ السّاكِنَين:[2] يَجُوزُ الْتِقاءُ السّاكِنَيْنِ (وَهُوَأنْ يَتَجاوَرَ حَرفانِ ساكِنان) فی أرْبَعَةِ مَواضع وهی:

١ ــ فِی الْوَقفِ على كَلِمَةٍ ما قَبْلَ آخِرِها ساكِنٌ نحو كُلُّ نَفْسٍ ذائِقَةُ الْمَوْت (١٨٥ــ آل عمران).

---

١. آلواقِعَةُ بَعْدَ هَمْزَةِ الإسْتِفْهام إذا كانَتْ هَمْزَةَ قَطْعٍ يَجُوزُ فيها الْحَذفُ وَ الإبْقاء نحوُ: أَنْتَ زَيد؟ ــ أصْلُهُ أأنْتَ زَيدٌ؟ وَ نحوُ: أأنْتَ قُلْتَ لِلنّاس...؟

٢. راجع شرح الرّضی (ره) ج ٢ ص ٢١٠.

٢ ــ فيما بُنِىَ لِعَدَمِ التَّركيب و ماقبلَ آخرِهِ ساكنٌ نحوُ: زَيْد، بَكْر، باء، تاءو... وَيلْحَقُ بذلك نحوُ: آهْ و اوْهْ مِنْ أسْماء الْأفْعال.

٣ ــ فى لام أل معَ هَمْزَتِهِ المقلوب اَلِفاً بَعْدَ هَمْزَةِ الاسْتفهام نحو: آللّه؟، آلحسن؟، آلآن؟

٤ ــ فيما كانَ اوّلُ الساكِنَيْنِ حرفَ لينٍ وَالثانى مُدْغماً وَهُما فى كَلمةٍ واحِدَة نحو: ضالّين، دابّة، دُوَيْبَّة، أتُحاجُّونّى. وَحُمِلَ عَلَيْهِ نحوُيَضْرِبانِّ مع كونِهما فى كَلِمتَيْنِ احترازاً عَنِ الإلْتِباسِ بالْمُفْرَد.

وَيَمْتَنِعُ فى غيرها و ذلک فى سِتّةِ مَواضع:

١ ــ فيما كانَ أوّلُ السّاكِنَيْنِ حرفَ عِلّةٍ وَ هُما فى كَلِمَةٍ واحِدَةٍ وَ لَمْ يَكونامِنَ الْمَواضِعِ السّالِفَة فَتُحْذَف حرفُ الْعِلّةِ اِذَنْ نحوُ: يَرْمِيُونَ ← يَرْمُيْنَ ← يَرْمُونَ، لِيَقُوْمْ ← لِيَقُمْ، قُولْ ← قُلْ.

٢ ــ فيما كانَ أوّلُ السّاكِنَيْنِ حَرْفَ عِلّةٍ وَهُما فى كَلِمَتَيْنِ فَيُحَرّك الأوّلُ بِحَرَكَةٍ تُجانِسُه اِن كانَ ليناً نحوُ: «اِخْشَيِ اللّهَ وَلا تَخْشَوُاالْقَوْم» وَيُحذَفُ لفظاً لاخَطّاً اِن كانَ مدّاً نحوُ: أُدْعُواالنّاسَ، داعِى الْقَوم، قاضِيَا الْمَدينَةِ.

٣ ــ فيما كان اوّلُ السّاكِنَيْن نون «مِنْ» فَيُفْتَح مَعَ لام ألْ نحوُ «مِنَ الْمُؤمِنينَ رِجالٌ» (٢٣ــ الاحزاب)، وَ يُكْسَرُ معَ غيرِها كقولِ الوالدِ لِوَلَدِهِ: «سُرِرْتُ مِن اخْتِفاظِکَ على صَلاتِک».

٤ ــ فيما كانَ اوّلُ السّاكنَيْن ذالُ «مُذْ» او ميمُ ضميرِالجَمْع فَيُضَمّ نحو: لااَقولُ كذامُذُ الْيَوْم، «أنْتُمُ الْفُقَراءُ اِلَى اللّهِ» (١٥ــ فاطر)، هُمُ الْمُفْلِحون (٥ ـ البقرة).

٥ ــ فيما كانَ السّاكنانِ مِثْلَيْنِ وَقَدْ سُكّنَ الْأوّلُ للإدْغام فَيُحَرّك الثّانى بِاِحْدَى الْحَرَكات على مامَرّ فى بابِ المضاعَف نحو: لِيَمُدَّ «بتثليثِ الدّال».

٦ ــ فيما كان اولُ السّاكِنَين غيرَ مامَر فَيُكْسَر نحوُ: لِمَنِ الْمُلْک

(۱۶-غافر) قُلِ اللّهُ (۱۷۶-النساء)، أمِ اتَّخَذُوا مِنْ دُونِهِ آلِهَةً (۲۴-الانبياء)، عَنِ النَّبَأِ العَظيم (۲-النبأ) ثُمَّ ارْجِعِ الْبَصَرَ كَرَّتَيْنِ (۴ ـ الملک) ونحو ذلک.

فائدةٌ هامَّةٌ: لايُعْبَؤُ بِالْحَرَكَةِ الْمُجْتَلِبَةِ دَفْعاً لِالْتِقاء السّاكِنَيْن فلايُعَلُّ نَحْوُ «اِخْشَيِ اللّهَ» وَ «اِرْعَوُا الْعَهْدَ» وَ لايُرَدُّ الْمَحذوف فى نَحْوِ «قُلِ الْحَقَّ» وَ «سَلِ الْعالِمَ».

الفصل ۳

فِي الْوَقْفِ وَالإبْتِداءِ بِهَمْزَةِ الْوَصلِ وَ فيها بَحْثان:[1]

البحث ۱ ـ فى الوقف: اَلْوَقْفُ هُوَ السُّكوتُ عَلى آخِرِ الْكَلِمَة لِجَعْلِها آخِرَ الْكَلام وَ الْغَرَضُ مِنْهُ التَّخفيفُ وَ الإسْتِراحَة. وَ الْمَشْهورُ مِن وُجوهِهِ سِتَّةٌ: ۱ـ اَلإسْكان ۲ـ اَلإشْمام ۳ـ اَلتَّضعيف ۴ـ اَلإبْدال ۵ـ اَلْحَذْف ۶ـ اِلْحاقُ هاء السَّكْت. وَ لِكُلٍّ واحِدٍ مَوْرِدٌ يَخُصُّ به:

فَالإسْكانُ اِمّا بِاسْقاطِ الْحَرَكَة وَ هُوَ اكثر وُجوه الْوَقْف وَ جارٍ فِى جَميعِ الْكَلِمات اِلاَّ الْمُنَوَّنَ الْمَنْصوب كَما سَيَأتى، وَلا يُكْتَفى بِسُكونِ نونِ التَّنوين فِى الْمُنَوَّنِ الْمَرْفوع وَ الْمَجرور بَلْ يُسْقَطُ التَّنْوينُ و يُسَكَّنُ الْحَرْف نحوُ: «هذا زَيْدْ» وَ اِمّا بنقل الحركة إلى ما قبلَها وَ هُوَ قَليل و يُشْتَرَطُ فيهِ اَنْ يَكونَ ماقَبْلَ الآخِرِ صَحيحاً ساكِناً وَ يَخْتَصُّ بِالْكَسْرَةِ وَ الضَّمَّة نحوُ: «هذابَكُرْ» وَ «قُلْتُ لِبَكِرْ». فلايَجْرى فى رَأيتُ الْبَكْرَ و قالَ الْأميرُ و هذاصُرَدٌ.

وَالإشْمامُ يَخْتَصُّ بِالضَّمَّة وَ هُوَ تَصْويرُ الْفَمِ عِنْدَ حَذْفِ الضَّمَّة بِالصُّورَة الّتى كانَتْ تَعرِضُهُ عِنْدَ التَّلَفُّظِ بِها.

---

۱. راجع لِتَفْصيل هذين الْبَحثَين شرحَ الرَّضى (ره) ج۲ ص۲۵۰ و ۲۷۱.

وَالتَّضعيفُ هُوَ أنْ يُضَعَّفَ ـ أیْ يُكَرَّرَ ـ الْحَرْفُ الآخِرُ بَعْدَ حَذْفِ حَرَكَتِه وَ يُشْتَرَطُ فيه أنْ لايَكونَ هَمْزَةً وَ لامِنْ حُرُوفِ الْعِلَّة نحوُ: «هذا جَعْفَرّ».

وَالإبدالُ لِلْوَقْفِ فی ثَلاثَةِ مَواضِعَ: ١ـ إبدالُ تَنوينِ الْمُنَوَّنِ الْمَفْتوح ألِفاً نحوُ: «رَأيتُ زيداً» ٢ـ إبدالُ نونِ «إذَنْ» وَ نونِ التاكيدِ الْخَفيفَةِ الْمَفْتوحِ ما قَبْلَها ألِفاً نحوُ: «دَخَلْتُ فِی الصَّفِّ فَإذا»، «يا زَيْدُ اضْرِبا» ٣ـ إبدالُ تاءِ التَّأنيثِ الْمَرْبوطَةِ هاءً كَما سَيَأتی نحوُ: «هذا بَيانٌ لِلناسِ وَهُدًى وَمَوْعِظَه».

وَالحذفُ يكونُ فی ياء الْمتكلّم إذا كانَتْ ساكِنَةً وَ لَحِقَتِ الْفِعْلَ نحوُ: «فَيَقُولُ رَبّی أكْرَمَنِ... فَيَقولُ رَبّی أهانَنِ» (١٥ و١٦ ـ الفجر) او الاسم كقوله تعالی «فذكّر بالقرآن من يخاف وَعيدِ» (٤٥ ـ ق) وقوله تعالی: «فذ وقوا عذابی ونُذُرِ» (٣٧ و٣٩ القمر) وقوله تعالی[1] «فستعلمون كيف نذيرِ» (١٧ ـ الملك).

وَإلْحاقُ هاءِ السَّكت لِلْوَقْفِ لازِمٌ فيمابَقِیَ علی حَرْف واحِد نحوُ: قِ و فِ ـ قِهْ و فِهْ وجائِزٌ فيما حُذِفَ مِنْهُ بَعْضُ حُروفه وَ بَقِیَ عَلی أكْثَرَ مِنْ حَرْف نحوُ: لَمْ يَدْعُهْ وَ لَمْ يَخْشَهْ، وَ فيما كانَ حَرْفاً واحِداً مُتَّصِلاً بِغَيْرِه بِحَيْثُ صارَ كَجُزْءٍ مِنْه نحوُ: لِمَهْ، كِتابِيَهْ، حِسابِيَهْ، ضَرَبْتُكَهْ، وَ فيما لَولاهُ لَالْتَقی ساكِنان نحوُ: إنَّهْ، كَيْفَهْ، لَيْتَهْ، وَ فی كَلِماتٍ أُخْری نحو: هُوَهْ وهِيَهْ[2].

البحث ٢ ـ فِی الإبْتداء بِهَمْزَةِ الْوَصْل: كَما لايُوقَفُ إلاّعَلی ساكِنٍ لايُبْتَدَءُ إلاّ بِمُتَحَرِّكٍ فَإنْ سَكَنَ الْحَرْفُ الأوّل مِنْ كَلِمَةٍ جیءَ بِهَمْزَةٍ مُتَحَرِّكَةٍ

---

١. وَ مِثْلها قَوْله تعالی:... يا قَوْمِ إنّی أخافُ عَلَيْكُم يَوْمَ التَّنادِ (أیِ التَّنادی) وَ قَوْلُهُ تَعالی: وَ جِفانٍ كَالْجَوابِ (أیِ الْجَوابی) وَ قَوْلُهُ تَعالی: الْكَبيرُ الْمُتَعالِ (أیِ الْمُتَعالی) وَ قَوْلُهُ تَعالی: وَ اللَّيْلِ إذايَسْرِ (أیْ يَسْری). وَ يَجْرِی الإشْكالُ أيْضاً فی هذِهِ الْمَوارِدِ بَعْدَ الْحَذف كَما لايَخْفی. وَ سُمِعَ حَذْفُ الْياء فی غَيْرِ الْوَقْفِ أيْضاً كَقَوْلِهِ تَعالی: يَوْمَ يَأتِ (أیْ يَأتی) وَ قَوْلُهُ تَعالی: ماكُنّا نَبْغِ (أیْ نَبْغی).

٢. إلْحاقُهُ فی أنا وَقْفاً بِأنْ يُقالَ أنَهْ قَليلٌ بَلِ الْغالِبُ أنْ يُزادَ فيهِ ألِفٌ عِنْدَ الْوَقْف وَ لِذا قُرِءَ «لٰكِنّا هُوَ اللّٰهُ» بِالألِف، أصْلُهُ: لٰكِنْ أنا، نُقِلَتْ حَرَكَةُ الْهَمْزَةِ إلی النّون وَ حُذِفَتِ الْهَمْزَةُ وَ اُدْغِمَتِ النّونُ فِی النّون وَ اُلْحِقَتْ ألِفٌ بِآخِرِ الضّمير لِلْوَقْف، ثُمَّ الْتُزِمَ وُجودُهُ فِی الْوَصْلِ أيْضاً ايذاناً بِأنَّهُ «لٰكِنْ أنا» لا «لٰكِنَّ» الْمُشَدَّدَة.

فی اَوَّلِها تُسَمّی «هَمْزَةَ الْوَصل» وَ ذلِک فی اَرْبَعَةِ مَواضِع:

۱ ــ فی عَشَرَةِ اَسْماء هِیَ: اِبْن، اِبْنَة، اِبْنُم، اِسْم، اِسْت، اِمْرُؤ، اِمْرَأَة، اِثْنان، اِثْنَتان، اَیْمُنُ الله. و فی مثنّیاتِ السَّبعَةِ الاُوَل من هذه الأسماء.

۲ ــ فی مصادرِ اَحَدَ عَشَرَ باباً مِن اَبْواب الْمَزیدِ فیه و اَفْعالِها الْماضِیَةِ و الْأمر[1] وهِیَ: اِفْتِعال وَ انْفعال وافعِلال وَ استِفْعال وَ افعیلال وَ افعِنْلال (نحوُ اِقْعِنْساس) وَ افْعِنلاء (نحو اسلنقاء) وَ افْعِوّال (نحو اجلوّاز) و افعیعال (نحو اعْشیشاب) و افعِنلال (نحوُ اِحْرِنْجام) و افِعلّال (نحوُ اِقْشِعْرار) ــ اَلتِّسْعَةُ الْأُوَل مِنَ الثُّلاثِیِّ وَ الْآخیران مِنَ الرّباعِیِّ ــ و قَدْیُؤتی بِهَمْزَةِ الْوَصل فی بابَی تَفَعُّل و تَفاعُل اَیضاً وذلِک اِذا اُدْغِمَ تاءُ هُما فی فاءِالْفِعْل نحوُ اِصَّدَّقَ و اِصّادَقَ و فُروعِهِما.

۳ ــ فِی الْاَمْرِ الْمُخاطَب مُطلقاً اِذا کانَ مابَعْدَ حَرْفِ الْمُضارَعَةِ مِنْ مُضارِعِهِ ساکِناً نحوُ اِضْرِبْ، اِذْهَبْ، اُقْتُلْ، اِکْتَسِبْ وَ... اِلاَّ الْاَمْرَمِنْ باب «اِفْعال» فَاِنَّ همزتَهُ هَمْزَةُ قَطْعٍ کَماسَبَق.

۴ ــ فی «أل» مُطلقاً وَیَلْحَقُ بِه: اَلَّذی وَ اَلَّتی وَ فُروعُهُما وَ فی حُکْمِهِ اَمْ علی لُغَةِ طیِّئ.

ثُمَّ حَرَکَةُ هَمْزَةِ الْوَصْلِ کَسْرَةٌ ــ وِفْقاً لِلْقا عِدَة فی تَحْریکِ اَحَدِ السّاکِنَیْن ــ اِلاّ فی لامِ التَّعریف وَ اَیْمُن فَتُفْتَح، وَ اِلاّ فیما بَعْدَ ساکِنِهِ ضَمَّةٌ اَصلِیَّة فَتُضَمّ، نحوُ: اُقْتُل و اُسْتُخرِجَ وفی حُکْمِه اُغْزِی، بِخِلافِ الضَّمَّةِ غیرِ الْاَصْلِیَّة نحوُ: اِرْمُواوَ اِمْرُؤٌ وَ اِبْنُمٌ[2].

ثُمَّ اِنَّ هَمْزَةَ الْوَصْلِ یُؤتی بِها فِی الاِبْتِداءِ خاصَّةً وَ اَمّا اِذا اتَّصَلَتِ

---

۱. لا تزاد همزةُ الوَصلِ فی فعلٍ مُضارِع.

۲. عَدَمُ أصالَةِ الْحَرَکَة فی نَحو «اُرْمُوا» ظاهِرٌ و اَمّافی «اِمْرُؤٌ» و «اِبْنُمٌ» فَلِاَنَّ حَرَکَةَ الرّاء فِی الْأوَّل وَ حَرَکَةَ النّونِ فی الثّانی تَتْبَعُ الْحَرَکَةَ الْاِعْرابِیَّةَ فی لامِ الْفِعْل یُقال: اِمْرُؤٌ، اِمْرَأ، اِمْرِئٍ وَهکَذا فی اِبْنِم.

الْكَلِمَةُ بِشَيْءٍ قَبْلَها اَو وَقعَتْ فی دَرْجِ الْكَلام فَلا، وَ بِعِبارَةٍ اُخْرى: هَمْزَةُ الْوَصل هِـىَ الَّتی تُلْفَظُ فِی الإبْتِداءِ وَ تَسْقُطُ فِی الْاَثْناء ــ اَثْناءِ الْكَلام ــ اِلاّ فی الضَّرورَة وَفیما يُوجِبُ حَذْفُهُ اللَّبْسَ، اَلاَوَّل كَقَوْلِهِ:

كُلُّ عِلْمٍ لَيْسَ فی الْقِرْطاسِ ضاعَ كُلُّ حَرْفٍ جاوَزَ الإثْنَيْنِ شاعَ

الثّانی كما فی: اَلْحَسَن(ع) اَفْضَلُ اَمِ ابْنُ الْحَنَفِيَّة؟ و آيْمُنُ اللّهِ يَمينُک؟ و نحو ذلِک.

تنبيهٌ: مَرَّفی باب الْفِعْل اِشارَةٌ اِلى قِسْمَيِ الْهَمْزَة: اَلْوَصْل وَالْقَطْع، وَ تَبَيَّنَ هٰـهُـنا مَعْنى هَمْزَةِ الْوَصْلِ وَ مَواضِعُها وَ اَمّا هَمْزَةُ الْقَطْع فَهِيَ الَّتی تُلْفَظُ حَيْثُما وَقَعَتْ ــ فی الإبْتِداء اَو فی الْاَثْناء أو فی الانتهاء ــ وَمَواضِعُها الْمَشْهورَة سَبْعَةٌ:

١ ــ اَلْهَمْزَةُ الْاَصْلِيَّة نحوُ: اَذِنَ، سَأَلَ، اَلْمَرْء، اِنَّ، هَمْزَةُ النِّداء وَ الإسْتِفْهام.

٢ ــ اَلزّائِدَةُ فِـى الْمُضارِع ــ اَلصيغَة ١٣ــ نحوُ: اَضْرِبُ. وَ يَتَفَرَّعُ عَلَيْهِ الْاَمْر نحوُ: لِاَضْرِبْ.

٣ ــ اَلزّائِدَةُ فی باب إفْعال (ماضيهِ وَ اَمْرِهِ وَ مَصْدَرِه) كَمامَرَّ.

٤ ــ الزّائِدَةُ فِی الْجُموع نحو: اَغْلِمَة، اَشْهُر، اَنْياب، اَكاسِرَة وهكذا...

٥ ــ الزّائِدَةُ فی الْاَسْماء الْجَوامِد ــ غَيْرِالْعَشْرَةِ السّابِقَة ــ نحوُ: اِصْبَع، اَرْنَب، اَفْعىٰ، اُسْطُوانَة، اُسْلوب و...

٦ ــ اَلزّائِدَةُ فی اَفْعَلِ التَّفضيل وَ الصِّفَةِ الْمُشَبَّهَة نحوُ: زيدٌ اَفْضَلُ مِن... و نحوُ زَيدٌ اَبْلَج.

٧ ــ اَلزّائِدَةُ فی آخِرِ الْكَلِمَة نَحْو: حَمْراء، صَحْراء، خُنْفَساء، بَلْجاء.

* السؤال والتمرين *

۱ ــ ما هُوَ حُكْمُ السّاكِنَيْنِ إذا الْتَقَيا وَ ماهِيَ وُجوهُ الْوَقْف وَأَيٌّ مِنْها أَكْثَرُ مَوْرِداً أَعْطِ عَلى كُلِّ وَجْهٍ ثَلاثَةَ أَمْثِلَة.

۲ ــ كَمْ هِيَ أَقْسامُ الْهَمزَة وَ ماهِيَ مَواضِعُ كُلِّ قِسْمٍ وَ ماهِيَ حَرَكَةُ هَمْزَةِ الْوَصْلِ وَ مَتى يُسْتَغْنى عَنْ هذِهِ الْهَمْزَة؟ أَعْطِ على ذلِكَ أَمْثِلَةً.

الفصل ٤

في الابدال: [1] اَلإِبْدالُ جَعْلُ حَرْفٍ مكانَ آخر نحوُ: اِوْتَعَدَ ــ اِتَّعَدَ وَهُوَ أَعَمُّ مِنَ الْقَلْبِ لِأَنَّ الْقَلْبَ يَخْتَصُّ فِي اصْطِلاحِهِم بِحروفِ الْعِلَّةِ وَالْهَمْزَة، وأَخَصُّ مِنَ التَّعويضِ لِأَنَّ التَّعويضَ لايَلْزَمُ فيهِ جَعْلُ الْعِوَضِ مَكانَ الْمُعَوَّضِ عَنْه نحوُ: وِزْن ــ زِنَة، بِخِلافِ الإِبْدال. وَ بِالْجُمْلَة اَحْرُفُ الإِبْدالِ (اَيِ الْحروفُ الَّتي تَقَعُ بَدَلاً عَنْ غَيْرِها اَحْياناً لادائماً) عَشَرَةٌ وَ هِيَ: ه، د، ء، ت، م، و، ط، ى، ا، ص [2]. بيانُ ذلك:

تُبْدَلُ الهاءُ مِنَ التاء الْمَربُوطَة عِنْدَ الْوَقْفِ عَلَيْها نحو: «هذا بَيانٌ لِلنّاسِ وَ هُدىً وَ مَوْعِظَه».

تُبْدَلُ الدالُ مِنَ التّاء في بابِ الإفْتِعال إذا كانَ فاءُ الْفِعْلِ دالاً اَوْذالاً اَوزاياً كَما مَرّ نحوُ: اِدَّرَأَ، اِذْدَكَرَ، اِزْدَجَرَ.

تُبْدَلُ الْهَمْزَةُ مِنَ الْواوِ وَ الْياء وَ الْهاء نحوُ: قاوِل ــ قائِل، بايِع ــ بائِع، ماه ــ ماء (بِدَليلِ مِياه وَ هذا سَماعِيٌّ).

---

۱. راجع لبحث الابدال شرح الرّضى (ره) ج۳ ص۱۹۷.

۲. تَجْمَعُ غَيْرَ الأخير: «هَدَأْتُ مُوطِيا» ثُمَّ إنَّ بَعْضَهُمُ اقْتَصَرَ على هذِهِ التِّسْعَة وَ بَعْضَهُم زادَ أَرْبَعَةً أُخْرىٰ: ن، ح، ل، ن، ولاكثيرَ فائِدَةً في ذِكْرِها كَمالا يَنْبَغى تَرْكُ الصّاد على ماسَيَأْتي.

تُبْدَلُ التاءُ مِنَ الْواوِ وَ الْیاء فی بابِ الإفْتِعال نحوُ: اِوْتَعَدَ ـــ اِتَّعَدَ، وَ ایتَسَرَ ـــ اِتَّسَرَ وَ فی کَلِماتٍ اُخری سَماعِیَّة وَ هِیَ: وُجاه ـــ تُجاه، وُهَمَة ـــ تُهَمَة، وَ قوی و وُقاة ـــ تَقْوی و نُقاة، وَتْری ـــ تَتْری (مِنَ الْمُواتَرَة وَ هِیَ الْمُتابَعَة قالَ تَعالی: ثُمَّ اَرْسَلْنا رُسُلَنا تَتْری)، وَ وُراة ـــ تَوْراة (مِنَ الْوَرْی)، وَوْأم ـــ تَوْأم (مِنَ الْوِئام وَ هُوَ الْوِفاق)،اُخْو ـــ اُخْت، بِنْو ـــ بِنْت و غیرُ ذلک.

تُبْدَلُ المیمُ مِنَ الْواوِ وَمِنَ اللاّمِ عَلی لُغَةٍ نحوُ: فَو (اَصْلُهُ فَوَه) ـــ فَم، ونحوُ: اَلْ ـــ اَمْ علی لُغَةِ طَیّ.

تُبدَلُ الواوُ مِنْ اُخْتَیها وَ مِنَ الْهَمْزَة نحوُ: ضارَبَ ـــ ضُورِبَ، مُیْقِن ـــ مُوقِن، اُءْمِنَ ـــ اُومِنَ.

تُبدَلُ الطاءُ مِنَ التّاء فی بابِ الإفْتِعال اِذا کانَ فاءُ الْفِعْلِ صاداً اوضاداً اوطاءً اوظاءً کمامَرَّ نحو اِصْتَبَرَ ـــ اِصْطَبَرَ.

تُبْدَلُ الیاءُ مِنْ اُخْتَیها وَ مِنَ الْهَمْزَة وَ مِن لامِ الفعل من مضاعف بابِ التَفَعُّل نحوُ: مِفْتاح ـــ مَفاتیح، مِوْقات ـــ میقات، اِئْتِ ـــ ایتِ، تَظَنَّنَ ـــ تَظَنّی.

تُبْدَلُ الألِفُ مِنْ اُخْتَیْها وَ مِنَ الْهَمْزَة نحوُ قَوَلَ ـــ قالَ، بَیَعَ ـــ باعَ، اَءْدَم ـــ آدَم[1].

تُبْدَلُ الصادُ مِنَ السّینِ اِذا کانَ بَعْدَها ـ وَلَو بِالْفَصلِ الْقَلیلِ ـ خاءٌ اوغَیْنٌ اَوْطاءٌ اَوْقاف نحوُ: سَلَخَ ـــ صَلَخَ، اَسْبَغَ ـــ اَصْبَغَ، یَبْسُطُ ـــ یَبْصُطُ، سَقْر ـــ صَقْر.

---

۱. اخْتُلِفَ فی اَصْلِ «آل» فَقیلَ: أأل وَقیلَ: اَهل فَهِیَ عَلَی الأوّل مِنْ اَمثِلَةِ اِبْدالِ الألِفِ مِنَ الْهَمْزَة وَ عَلَی الثّانی مِن اِبْدالِ الألِفِ مِنَ الهاء فَیکونُ مَوْرِداً رابِعاً لِإبْدالِ الألِف.

تنبيهان:

۱) اَلإبْدالُ فِـی الْمَورِدِ الْاَخیر اَیِ الصّادِ مِنَ السّین جائِزٌ وَ سَبَقَ حُکمُ الْبَواقی مِنْ هذِهِ الْجَهَةِ فی تَضاعیفِ الْکِتاب.

۲) اِصْطَلَحَ الصَّرفیّونَ أن یَجْعَلوا حُروفَ الإبْدال تِلْکَ الْعَشَرَة وَ أنتَ خبیرٌ بِأنَّها لا تَنْحَصِر فیها وَ یَنْجَلی لک اْلأمرُ بالمُراجَعَةِ إلَی الْقَواعِدِ الْخاصَّةِ لِلابْدال فی اَبْواب الافْتِعال وَ التَّفعُّل وَالتَفاعُل.

الفصل ۵

فی الاسم المزید فیه: قَدْ حَصَلَ بِالْاَبْحاثِ السّابِقَة اَنَّ کُلاًّ مِنَ الْفِعْلِ وَ الإسْمِ عَلی نَوْعَیْن: مُجَرَّدٍ وَ مزیدٍ فیه وَ اَنْ لااِشْکالَ فی مَعْرِفَةِ الْمُجَرَّد اِسْماً کانَ اَوْ فِعْلاً لِاَنَّ لَهُ اَوْزاناً مُعَیَّنَةً. وَ کَذلِکَ الْمَزیدُ فیه من الافعال. فَالْمُشْکِلُ معرِفةُ الاسم المزیدِ فیه وتمییزُ حرِفِه الزّائد عَنِ الاصلیّ إذ لیسَ للمَزیدِ فیه مِنَ اَلْاَسْماءِ اَوْزانٌ مَضْبُوطَة. فَنقُول: یُعْرَفُ الزّائِدُ بالاشتِقاق فَإنْ فُقِدَ فَبِوُجودِ بَعْضِ الزَّوائد فی الْکَلِمة وَ إنْ لَم تکنْ فَبِخُرُوجِها عَنْ اَبْنِیَةِ الْأُصول[1]. فهنا ثَلاثَةُ اَبْحاث:

البحث ۱ ــ فی الاشتقاق: اَلْمُرادُ بِالإشْتِقاقِ کَوْنُ اِحْدَی الْکَلِمَتَیْن مَأخوذَةً مِنَ الْاُخْری اَو کَونُهما مَأخوذَتَیْنِ مِنْ ثالِثٍ[2] فَبِانْطِباقِ بَعْضِ الْمُشْتَقّات

---

۱. راجع شرحَ الرّضی (ره) ج ۲ ص ۳۳۳ و ۳۵۶م.

۲. فَالمُشْتَق یُوافِقُ الاصْلَ فی الحروفِ الْأصْلیّة وَ أصْلِ المَعنی و یُخالِفُه غالباً فِی الْوَزْنِ وَ خُصوصیّةِ الْمَعْنی. هذا وَ عن بَعْضِهم أنَّ الإشتقاقَ علی ثلاثة اقسام: الصَّغیر وَ الکَبیر وَالأکبر (وقدیقال للاوّل «اصغر» و للثّانی «صَغیر» وللثالث «کبیر» کما قدیُقال للاوّل «آصْغر» وَ للثّانی «أوْسَط» و لِلثالث «اکبر» فلا تَشْتَبِه). فَالْمُرادُ بِالْأوّلِ مااِذا اشتقّ کِلمة مِن أخری مَعَ انْحِفاظِ تَرْتیبِ الأصول (الحروف الاصلیه) فیهما نحوُ: الضَّرْب ــ ضَرَبَ، یَضْرِبُ، ضارِب، مَضْرُوب و...

←

عَلی بَعْضٍ یُعْرَفُ الْمَزیدُ فیه وَ یُعْرَفُ الْحَرْفُ الزّائدُ اَیْضاً. وَ لِهذا یُقالُ «عِرَضْنَة» (وَ هِیَ مِشْیَةٌ تَأخُذُ عَرْضَ الطَّریق مِنَ النّشاط) یُوازِنُ «فِعَلْنَة» لِلْقِیاس مَعَ الْعَرْض وَ غَیْرِه وَ لَولاَ الإشْتِقاقُ لَکانَ کَقِمَطْر.[1]

ثُمَّ اِنْ رَجَعَتِ الْکَلِمَةُ اِلَی اشْتِقاقَیْنِ اَو اَکْثَر رُجِّحَ الْاَظْهَر وَذلِکَ نَحْوُ «مَلْأَک» (وَ هُوَ اَصْلُ مَلَک بِدَلیل قَوْلِهِ: «وَلَسْتَ لإنْسِیٍّ وَ لکِنْ لِمَلْأَکٍ تَنَزَّلَ مِنْ جَوِّ السَّماءِ یَصُوبُ» وَ بِدَلیلِ جَمْعِهِ عَلی مَلائِکَة، فَالْتَزَمُوا فیهِ التَّخفیف بِحَذْفِ الْهَمْزَةِ لِکَثْرَةِ اسْتِعْمالِه) قیلَ اِنَّهُ مَأخوذٌ مِنَ «اَلْاَلُوکَة» (وَ هِیَ الرِّسالَة) وَ قیلَ مُشْتَقٌّ مِنْ «لَأَکَ» (اَیْ اَرْسَلَ)، وَ الْاَخیرُ اَولی لِاِسْتِلْزامِ الْاَوَّلِ الْقَلْبَ دونَ الثّانی. فَمَلْأَک مَصْدَرٌ میمیٌّ اسْتُعْمِلَ فی مَعْنَی الْمَفْعول[2]. وَ اِنْ تَساوی

←

وَ الْمُرادُ بِالثّانی مَا لَمْ یَنْحَفِظ فیه ذلک وَ مثّلوا لَه بِاشْتِقاقِ کُلٍّ مِن «کلم» بِمَعْنَی الْجَرْحِ وَ «لکم» بمعنی الضّربِ بِالْیَدِ وَ «کمل» بمعنی الکمال و «ملک» بِمَعْنَی الغَلَبةِ والسّلطنة وَ الجامِعُ بَیْنَ الْکُلِّ مَعْنَی السَّطْوَةِ وَ الشِّدَّة.

وَ الْمُرادُ بِالثّالِثِ ما إذا تَبَدَّلَ بَعْضُ أُصُولِ الْمُشْتَقِّ مِنْهُ بِحَرْفٍ آخر فِي الْمُشْتَقِّ وَ مَثّلُوالَهُ بِالْقَضْم وَ الْقَضْم وَ الْفَضْل وَ الجامِع مَعْنَی الْکَسْر وَ الْقَطْع (راجِع شرحَ سیدعلیخان ص ۳۵۰ و کتابَ الاشتقاق).

۱. وَ مِنْ اَمْثِلَةِ ذلِکَ «مَعَدّ» فَاِنَّهُ یُوازِنُ «فَعَلّ» لِمَجیءِ تَمَعْدَدَ (قالَ عُمَر: «اِخْشَوْشِنُوا وَ تَمَعْدَدُوا» اَیْ تَشَبَّهُوا بِمَعَدّ، وَ هُوَ مَعَدُّ بْنُ عَدْنان اَبُوالْعَرَب اَیْ دَعُوا التَّنَعُّمَ وَ زِیَّ الْعَجَم) وَ لَوْلاَ الإشْتِقاقُ لَحُکِمَ بِزِیادَةِ الْمیم کَما هُوَ الْغالِبُ فی اَشْباهِه. وَ مِنْ ذلِک «خَنْفَقیق» (وَ هُوَ الدّاهِیَة) فَاِنَّهُ عَلی وَزْنِ «فَنْعَلیل» لِمَجیءِ الْخَفْق وَ الْخَفَقان وَ لَوْلاَ الإشْتِقاقُ لَجازَ احْتِمالُ اَصْلِیَّةِ النّون وَ زِیادَةِ الْمَدَّةِ وَ التَّضعیف.

۲. وَ مِنْ اَمْثِلَةِ ذلِک «اِنْسان» فقیلَ اِنَّهُ مَأخوذٌ مِنَ «الْاُنْس» بِدَلیلِ اَنَّهُ یَأنِسُ بِخِلافِ الْوَحْش. وَ قیلَ مَأخوذٌ مِنَ «الْإیناس» وَ هُوَ الْاِبْصار ــ وَ مِنْهُ قَوْلُهُ تَعالی حِکایَةً عَنْ موسی(ع) اِنّی آنَسْتُ ناراً ــ وَ وَجْهُهُ اَنَّهُ یُؤْنَسُ اَیْ یُبْصَر وَ لا یَجْتَنّ بِخِلافِ الْجِنّ. وَ قیلَ اِنَّهُ مَأخوذٌ مِنَ «النِّسیان» بِدَلیلِ اَنَّ اَصْلَ الْاِنْسانِ آدم(ع) وَ قالَ تَعالی فیه: «فَنَسِیَ وَ لَمْ نَجِدْ لَهُ عَزْماً». هذا وَ قَدْ رَجَّحَ بَعْضُ الْفُحول ــ وَ هُوَ الْعَلاّمَةُ الْمُحَقِّق رَضِیُّ الدّینِ الْاَسْتَراباذی رَحِمَهُ اللّه ــ اَلإشْتِقاقَ الْاَوَّل وَ حَمَلَ الْاَخیرَ فی غایَةِ الْبُعْد.

وَ مِنْ ذلک «مَؤُنَة» قیلَ هُوَ مَأخوذٌ مِنْ «مانَ یَمُونُ» (مانَهُ اَی احْتَمَلَ مَؤُنَتَه وَ قامَ بِکِفایَتِه) فَاَصْلُهُ «مَوُونَة» قُلِبَتِ الْواوُ هَمْزَةً. وَ قیلَ بَلْ هُوَ مُشْتَقٌّ مِنَ «الْاَوْن» وَ هُوَ اَحَدُ الْعِدْلَیْن (بِکَسْرِ الْعَیْن) لِاَنَّ الْمَؤُنَةَ ثَقیلَةٌ کَالْعِدْل فَهَمْزَتُهُ اَصْلِیَّةٌ وَ اَصْلُهُ «مَأوُنَة». هذا وَ الْاَخیرُ مَرْجوحٌ مِنْ جَهَةِ الْمَعْنی لِاَنَّ الثِّقْلَ مِنْ لَوازِمِ الْمَؤُنَة، مَعَ اَنَّهُ لازِمٌ غالِبیٌّ لادائِمیّ. وَ مِنْ ذلِکَ اَیْضاً «مَنْجَنیق» فَاِنَّهُ یُحْتَمَلُ اشْتِقاقُه مِنْ «جَنَقَ» (بِمَعْنی رَمی) فَیَکونُ «مَنْفَعیل» لکِنَّهُ مَرْجوحٌ لِاَنَّ زِیادَةَ حَرْفَیْنِ فی اَوَّلِ الاِسْم غَیْرِ الجاری عَلَی الْفِعل نادِرٌ ــ بِخِلافِ الْجاری عَلَی الْفِعْل کَمُنْطَلِق وَ نَحْوِه کَمامَرَّ ــ وَ یُحْتَمَلُ اَنْ یَکونَ «فَنْعَلیل» بِدَلیلِ جَمْعِهِ علی «مَجانیق» فَاِنَّ سُقوطَ النّونِ دَلیلُ زِیادَتِه فَاِذا ثَبَتَ زِیادَةُ النّونِ فَالْمیمُ مَحْکومٌ بِالْاَصالَة لِئَلاّیَلْزَمَ زِیادَةُ حَرْفَیْنِ فی أوَّلِ الاِسْم. هذا وَ لکِنَّ

←

الإشتِقاقاتُ فِي الظّهورِ احْتُمِلَ الْجَميع نحوُ «أوْلَق» بِمَعْنَى الْجُنون فَإنَّهُ يُحْتَمَلُ أنْ يَكونَ «فَوْعَل» بِدَليلِ مَألوق وَ أنْ يَكونَ «أفْعَل» بِدَليلِ مَوْلوق (يُقال رَجُلٌ مَألوق أو مَوْلوق أي مَجْنون) وَ لا تَرْجيحَ لِأحَدِ هِماعَلَى الآخَر.

البحث ٢ ــ في الزوائد: لِلزّ يادَةِ عَشَرَةُ حُروفٍ تُسَمّى حُروفَ الزّ يادَةِ أوالزّ يادات أوالزّوائِدَ هِيَ: س، ء، ل، ت، م، و، ن، ى، ه، ا (تَجْمَعُها سأ لْتُمُونيها)[1]. وَ لَيْسَ مَعْنى زِ يادَةِ هذه الْحروف أنّها لا تكونُ إلاّ زائدةً بَلِ الْمَعنى أنَّ الْمَزِيدَ فِي الْكَلِمة لايكونُ إلاّمِنْ هذِه الْحروف إلاّ أنْ يكونَ الْمَزِيدُ تَضْعيفاً فيكونُ مِنْ جَميعِ حُروفِ الْهِجاء أيْ مِن حُروفِ الزّيادَةِ كَعَلَّمَ وَ مِن غَيرِها كَقَطَّعَ. ثُمّ لِزِيادَةِ كُلٍّ مِن تِلكَ الْحروف في الْكَلِمَةِ مَواضِعُ خاصّة تَكْثُرُ زِيادَتُها فيها إلَيْكَ فيما يَلي بَيانَها:

اَلسّين تَطّرِدُ زِيادَتُهُ في بابِ الإسْتِفْعال.

اَلْهَمْزَة تَغْلِبُ زِيادَتُها في مَوْضِعَيْن: ١ـ أوّلِ الْكَلِمَةِ إذا كانَ بَعْدَها ثَلاثَةُ أُصولٍ نحوُ: «أفْكَل» (وَ هُوَ رَعْدَةٌ تَعْرِضُ الإنسانَ مِنْ بَرْدٍ أوْ خَوف) فَوَزْنُهُ «أفْعَل» بِخِلافِ ما إذا كانَ بَعْدَها أكْثَرُ مِنْ ثَلاثَةِ أُصول فَتَكونُ أصْلِيَّةً نحوُ: «اِصْطَبْل» وَزْنُهُ «فِعْلَلّ» إلاّ ما كانَ جارِياً عَلَى الْفِعْل نحوُ: اِحْرِنْجام وَاقْشِعْرار.

٢ـ في آخِرِ الْكَلِمَة بِشَرْطِ أنْ تَقَعَ بَعْدَ ألِف زائِدَة قَبْلَهاثَلاثَةُ أُصولٍ فَصاعِداً نحوُ: عِلْباء، سَوْداء، اِحْبِنْطاء (كاحْرِنْجام، مِنَ الْحَبَنْطى: القَصيرالْبَطين) بِخِلاف وَفاء و مَلأ و نحوِهِما.

اللاّم زائِدَةٌ في بَعْضِ اسْماء الإشارَة نحوُ: ذلِك، تِلْك، هُنالِك، أُولالِك.

الأرْجَحَ أنْ يَكونَ «فَعْلَلِيل» كَسَلْسَبِيل وَ بَرْقَعيد وَ غَيرِهِما لِأنّ الأصْلَ أنْ لايُحْكَمَ بِزِيادَةِ حَرْفٍ إلاّ لِضَرورة.

١. نَقَلَ الْعَلاّمَةُ الرَّضي (ره) في شَرْحِه عَلَى الشافية ج ٢ ص ٣٣١ أنّ تلميذاً سألَ يَوْماً شيخَه عَن حُروفِ الزّيادة فَقالَ لَهُ الأستاذُ «سألْتُمونيها» فَظَنَّ التلميذُ أنّه أحالَهُ على ما أجابَهُم به قبلَ ذاك فقالَ: «ماسَألتُكَ الأهذِهِ النَّوبَة» فَقالَ الشّيخ: «اَلْيَوْمَ تَنْساه» فقالَ التلميذ «وَاللّهِ لاأنْساه» فقالَ الشيخُ «قد اجبتُك يا احمق مرّتَين».

اَلتاء تَطَّرِدُ زِيادَتُهُ اَوّلاً فی بابِ التَّفعيلِ وَ نَحْوِهِ وَ وَسَطاً فِی الإفْتِعالِ وَ نَحْوِهِ و آخِراً فِی المؤنّثِ وَالْجَمْعِ.

اَلميم يَغْلِبُ زِيادَتُه اَوّلَ الْكَلِمَةِ إذا كانَ بَعْدَهُ ثَلاثَةُ أُصول نحوُ: «مَقْتَل» بِخِلافِ ما كانَ بَعْدَهُ اَكْثَر نحوُ: «مَرزَنْجوش» (نَبْتٌ) فَهُوَ «فَعْلَنْلول»، اِلاّ ما كانَ جارِياً عَلَى الْفِعْلِ نَحْوُ: «مُدَحْرِج» وَ «مُحْرَنْجِم» وَ نَحْوِهِما.

اَلواو يَطَّرِدُ زِيادَتُهُ فی غَيْرِ الْاَوَّل مَعَ ثَلاثَةِ أُصولٍ فصاعِداً نحوُ: «عُروض»، «عُصْفُور»، «قَرْطَبوس» و «حِنْطَأْو» (عظيمُ الْبَطْن) بِخِلافِ «وَرَنْتَل» (اَلشَّرُّ وَ الْاَمْرُ الْعَظيم).

اَلنونُ يطَّرِدُ زِيادَتُهُ فی بابَيِ الإنْفِعال و الإفْعِنْلال وَ نَحْوِهِما وَ يَغْلِبُ زِيادَتُهُ فی مَوْضِعَيْن:

١ ــ فيما اِذا وَقَعَ آخِرَ الْكَلِمَةِ بَعْدَ اَلِف زائِدَةٍ قَبلَهُما ثَلاثَةُ أُصولٍ فَصاعِداً نحوُ: «سَكْران» و «قَبّان» (دُوَيْبَةٌ) و زَعْفَران.

٢ ــ ما اِذا وَقَعَتْ ثالِثَةً ساكِنَة، بَعْدَها حَرْفانِ اَوْ اَكْثَر نحوُ: «شَرَنْبَث» (اَلْقَبيح، اَلاَسَد)، «قَلَنْسُوَة» وَ «جِعِنْظار» (قَصيرُ الرِّجْلَيْن عَظيمُ الْجِسْم). بِخِلافِ «عُرُنْد» (الشَّديدُ مِنْ كُلِّ شَيْء) فَاِنَّ نونَهُ وَ اِنْ كانَت زائِدَةً وَ لكِنْ يُعْرَفُ زِيادَتُها مِنْ جَهَةِ الإشْتِقاق لِاَنَّهُ مِنَ «الْعَرْد» (بِمَعْنَى الصُّلب) لا مِنْ جَهَةِ غَلَبَةِ زِيادَتِها فی هذا الْمَوضِع.

اَلياء يَغْلِبُ زِيادَتُهُ اِذا كانَ مَعَ ثلاثَةِ أُصولٍ فَصاعِداً نحوُ: «يَلْمَع» (بِمَعْنَى السَّراب) وَ «فُلَّيْق» (بِمَعْنى باطِنِ عُنُقِ الْبَعير) وَ «خَيْتَعور» (بِمَعْنَى السَّراب اَيضاً) وَ «لَيالی» وَ «سَلْسَبيل».

اَلهاء زيدَتْ فی جَمْعِ أمّ ــ أمَّهات وَ فی بابِ اِراقَة ــ اَهْراقَ يُهْرِيقُ اِهْراقَة (بِمَعْنى اَراقَ يُرِيقُ اِراقَة) وَ فی الْوَقْف، عَلى مامَرَّ.

اَلألِف يَــطَّرِدُ زِيادَتُــهُ فِــى غَـيْرِ الْاَوّل مَعَ ثَلاثَةِ أُصولٍ فَصاعِداً نحوُ: «حِـمار»، «سِرْداح» (بِمَعْنَى الضَّخم مِن كُلِّ شَىْء) وَ «اَرْطى» (شَجَرٌ يَنْبُتُ فِى الرَّمْل) وَ «قَبَعْثَرى» (بِمَعْنَى الْعَظيم الشَّديد).

البحث ۳ــ الخروج عن الاصول: إذا كانَ بَعْضُ الزَّوائِدِ فى كَلِمَةٍ وَ لَمْ يَــكُنْ فى مَوْضِعِهِ الَّـذى تَغْلِبُ زِيادَتُهُ فيه وَ كانَ الْاَمْرُ بِحَيْثُ لَوحُكِمَ بِاَصالَةِ ذاکَ الْحَرْفِ لَخَرَجَتِ الْكَلِمَةُ عَنْ اَبْنِيَةِ الإسْمِ الْمُجَرَّد، حُكِمَ بِزِيادَتِه. وَ ذِلکَ مِثْلُ التّاء فى «تَرْتُب» (بِمَعْنَى الثّابِت) وَ «تَتْفُل» (وَلَدُ الثَّعْلَب) وَ مِثْلُ النّون فى «كُنْتَأْل» (اَلْقَصير) و «كَنَهْبُل» (شَجَرٌ مِنْ اَشْجارِ الْبادِيَة) لِعَدَمِ وَزْنِ «فَعْلُل» فِـى الـرّباعِىِّ الْـمُجَرَّدوَ«فَعْلَلّ»و«فَعَلُّل» فِى الْـخُماسىِّ الْمُجَرَّد (فَالاَوَّلانِ مَزيدا الثُّلاثىّ وَ الْآخيرانِ مَزيدا الرُّباعِىّ) بِخلافِ كَنَهْوَر (وَ هُــوَ الْعظيمُ مِنَ السَّحاب) فَإنَّهُ كَسَفَرْجَل. وَقِسْ على ذلِک غيرَما ذُكِرَ مِنْ الْاَمْثِلَة.

تتمة: إذا كـانَ فى كَلِمَةٍ ثَلاثَةُ أُصولٍ فَصاعِداً وَضوعِفَ بَعْضُ أُصولِهِ اَىْ كُــرِّرَ، فَـالْـمُكَرَّرُ زائدٌ غالِباً نحوُ: «قَرْدَد» (وَ هُوَ الْاَرْضُ الْمُسْتَوِيَة) اَصْلُهُ قَرِدَ وَ «مَـرْمَرِيس» (وَ هُوَالدّاهِيَة) اَصْلُهُ مَرِسَ وَنَحْوُ: «عَصَبْصَب» (بِمَعْنَى الشَّديد) اَصْلُهُ عَصَبَ وَنَحْوِ ذلک. بِخِلافِ «زَلْزَلَة» وَنَحوِهِ إذْ لايَبْقى فيهِ بَعْدَ حَذْفِ الْمُضاعَف ثَلاثَــةُ أُصولٍ. ثُمَّ التَّضعيفُ يَكونُ لِلإلْحاق غالِباً فَلْتَبْحَثْ عَنِ الْالْحاق وَ اَحْكامِهِ بِالْإجْمال.

الفصل ٦

فی الالحاق واحکامه:[1] اَلإلْحاقُ زِیادَةُ حَرْفٍ اَوْ حَرْفَیْنِ فی کَلِمَةٍ لِتَلْحَقَ بِکَلِمَةٍ اُخْرى اَکْثَرَ حُروفاً وَ تَصیرَ مِثْلَها فی عَدَدِ الْحُروفِ وَ نَوْعِ الْحَرَکاتِ وَ یَشْمُلَها حُکْمُها مِنْ کَیْفِیَّةِ تَصْریفِ الْماضی وَ الْمُضارِعِ وَ الْاَمْرِ وَ اسْمَیِ الْفاعِلِ وَ الْمَفْعولِ وَ الْمَصْدَرِ وَ غَیْرِه اِنْ کانا فِعْلَیْنِ، وَ مِنَ التَّصْغیرِ وَ التَّکْسیرِ وَ غَیْرِهِما اِنْ کانا اسْمَیْنِ وَالْمُلحقُ به اسمٌ رباعیٌّ.[2] وَلِلإلْحاقِ ثَلاثَةُ اَحْکام:

١ ـ تَکونُ الزِّیادَةُ لِلإلْحاقِ إذا لَمْ تَکُنْ تِلْکَ الزِّیادَةُ فی ذلِکَ الْمَوْضِعِ مُطَّرِدَةً لِإفادَةِ مَعْنًى. فَلا تَکونُ زِیادَةُ الْهَمْزَةِ فی أفْعَلِ التَّفْضیلِ وَ زِیادَةُ الْمیمِ فِی الْمَصْدَرِ وَ اَسْماءِ الزَّمانِ وَ الْمَکانِ وَ الْآلَةِ لِلإلْحاقِ وَ اِنْ صارَتِ الْکَلِمَةُ بِهِما کَالرُّباعِیِّ فِی الْحَرَکاتِ وَ السَّکَناتِ وَ التَّصْغیرِ وَ الْجَمْعِ وَ غَیْرِ ذلِک.

٢ ـ حَقُّ الْإلْحاقِ أنْ یَکونَ بِالْمُجرَّد. فَالثُّلاثِیُّ یُزادُ فیهِ حَرْفٌ واحِدٌ وَ یُلْحَقُ بالرُّباعِیِّ اَوْ حَرفانِ وَ یُلْحَقُ بِالْخُماسِیِّ نحوُ: «کَوْثَر» و «اَلَنْدَد» (بِمَعْنَى الشَّدیدِ الْخُصومَة)[3] والرُّباعِیُّ یُزادُ فیهِ حَرْفٌ واحِدٌ وَ یُلْحَقُ بِالْخُماسِیِّ نحوُ: «جَحَنْفَل» (اَلْغَلیظ). نَعَم یَجُوزُ الْإلْحاقُ بِالْمَزیدِ فیهِ اَیْضاً بِشَرْطِ اَنْ یُرادَ

---

١. راجع لتفصیل البحث عن الالحاق واحکامه شرحَ الرّضی ج١ ص٥٢.

٢. وأما إن کانَ الملحقُ به اسماً خماسیاً فلایُقْصَد من الالحاق إلاّ الْمُماثَلة هذا و الأبوابُ غَیْرُ الْمَشْهورَة مِنَ الْفِعْلِ الثّلاثیِّ الْمَزیدِ فیه بَعْضُها مُلْحَقٌ بِفَعْلَلَ وَ بَعْضُها بِتَفَعْلَلَ وَ بَعْضُها بِافْعَنْلَلَ وَ بَعْضُها بِافْعَلَّلَ مِنَ الرُّباعِیِّ الْمُجَرَّدِ وَ الْمَزیدِ فیه فَراجِعْ وَ عَیِّنْ کُلَّ فِرْقَةٍ مِنْها.

٣. وَ مِنْ اَمْثِلَةِ الْقِسْمِ الْاَوَّل: کَوْثَر، کَوْکَب، زَیْنَب، جَدْوَل، عالَم، خاتَم، اَرْطى، رَعْشَن (اَلْمُرْتَعِش)، عِرَضْنَة (نَوعٌ مِنَ الْمَشْی)، سَنْبَتَة (مُدَّةٌ مِنَ الزَّمان)، خُنْفُس (بِمَعْنى خُنْفَساء وَ هِیَ دُوَیْبَّةٌ) وَ نَحْوُ ذلِک وَ مِنَ الثّانی: صَمَحْمَح (اَلشَّدیدُ القَوِیّ)، عَفَنْجَج (اَلضَّخْمُ الاَحْمَق)، عَثَوْثَل (اَلْکَثیرُ اللَّحم)، هَبَیَّخ (اَلَّذی لاخَیْرَ فیه) وَ نحوُ ذلِک.

فِـی الْمُلْحق مازِیدَ فِی الْمَزیدِ فیه بِعَیْنِه نَحوُ: «شَیْطَنَ ـــ تَشَیْطَنَ» اِلْحاقاً بتَدَحْرَجَ.[۱]

۳ ـ اَلْمُلْحَقُ لایَدْ خُلُهُ الْإدْغام وَلاَ الإعْلال لِانْکِسا رالوَزْنِ مَعَهُما الموجبِ لِزَوال الْغَرَض. فَلایُدْ غَم نحوُقَرْدَد و مَهْدَد (اسم امرأة) و أَلَنْدَد (الشدید) و یَلَنْدَد (بمعنی اَلَنْدَد) ولایعلّ نحو جَهْوَرَ و تَرَهْوَکَ. وانّما أُعِلَّ نحو قَلْسیٰ لانَّ الاعلال جَری علی آخِره ولایفوتُ الوزن باعلال الآخر قلباً و تسکیناً کما انه قدْ یُسکَّنُ بِالْوَقفِ بِلابأسٍ. وَمِمّا یَتَفَرَّعُ علی ذلک أَنَّ نحوَ «قُمُدّ» (القویّ الشّدید) غیرُ مُلْحَق.

تنبیهٌ: لایَلْزَمُ اَنْ یَکونَ لِأَصْلِ الْمُلْحَقِ مَعْنیً کَمالا مَعْنی لِـ «کَکَبَ» وَ «زَنَبَ» فی کَوْکَب و زَیْنَب مُلْحَقَیْنِ بِالرُّباعِیّ.

تتمهٌ: لایَـکونُ فی أُصولِ الرُّباعِیّ وَ الْخُماسِیّ تَضْعیفٌ لِثِقْلِهِما وَثِقْلِ التَّضْعیف اِلاّ اِذا فَصَلَ بَیْنَهُما ـ أیْ بَیْنَ الْمِثْلَین ـ حَرْفٌ اَصْلِیّ نحوُ: «زَلْزَلَة» وَ «سَلْسَبیل» وَ «حُدْرُد» (اِسْمُ رَجُلٍ) وَ «دَرْدَبیس» (اَلدّاهِیَة). فَإِذاَ الْتَقی مِثْلان فی رُباعِیّ اَوْ خُماسِیّ فَاَحَدُ هُما زائِدٌ لامَحالَة، ثُمَّ اِنْ عَرَضَهُمَا الْإِدْغام لَمْ یَکُنِ الزّائِدُ لِلإلْحاق نحوُ: «قِنَّب» (ضَرْبٌ مِنَ الْکَتّان) وَ «عِلَّکْد» (اَلشَّدید) و «قِرْشَبّ» (سَیِّءُ الْحال) وَاِلاّ فَهُوَلِلإلْحاق نحوُ: مَهْدَد وَغَیْرِه.

---

۱. یَتَبَیَّنُ مِنَ الْمِثال اَنَّ الْمُلْحَقَ قَـد یُلْحَقُ ثانیاً فَاِنَّ شَیْطَنَ اَصْلُهُ شَطَنَ اُدْخِلَ فیهِ الیاءُ اِلْحاقاً بِدَحْرَجَ ثُمَّ اُلحِقَ شَیْطَنَ بتَدَحْرَجَ کَمامَرّ.

* السؤال والتمرين *

١ ــ ماهِــیَ طُرُقُ مَعْرِفَةِ الاِسْمِ الْمَزیدِ فیه وَ ما هِــیَ حُروفُ الزِّیادَة اَعْطِ عَلی کُلٍّ مِثالاً.

٢ ــ (رُجوعٌ اِلی ماسَبَق) ماهِــیَ اَقْسامُ الْمَصْدَرِ وَما هُوَالْمَناطُ فی صَوْغِ کُلٍّ وَماهُوَ اسْمُ الْمَصْدَرِ وَما هُوَالْفَرْقُ بَیْنَ الْمَصْدَرِ وَالْفِعلِ وَبَیْنَهُ وَبَیْنَ الاِسْمِ؟

٣ ــ اَلْجامِدُ ماهُوَ وَماهُوَالْمُشْتَقّ وَما هِــیَ اَقْسامُه عَرِّفْ کُلاًّ مِنْها وَاَعْطِ عَلَیْه مِثالاً.

٤ ــ اَلْمَوصوفُ ماهُوَ وَماهِــیَ الصِّفَة وَماهِیَ مواضِعُ کُلٍّ مِنْهُما؟

٥ ــ بَیِّــن مایَلی: اَقْسامَ الْمُذَکَّرِ وَالْمُؤَنَّثِ، کَیْفِیَّةَ مَعْرِفَةِ الْمُؤَنَّثِ الْمَعْنَوِیِّ، عَلاماتِ التَأنیث وَمَوارِدَ کُلٍّ مِنْها، مَواضِعَ مالا تُفیدُالتاءُ وَالاَلِفُ تَأنیثاً.

٦ ــ ماهِیَ الْاُمورُ الَّتی یَثْبُتُ بِها التَّصرُّفُ فِی الاِسْمِ؟بَیِّنْ کُلاًّ مِنْها بِالْاِجْمال.

٧ ــ ما هِیَ اَقْسامُ الْمَعْرِفَة؟ عَرِّفْ کُلاًّ مِنْها.

٨-کَمْ هِیَ اَقْسامُ الْمَبْنِیّ؟

٩ ــ ماهِــیَ حُروفُ الْاِبْدال؟ وَماهِــیَ طُرُقُ مَعْرِفَةِ الاِسْمِ الْمَزیدِ فیه؟ وَما هِــیَ حروفُ الزِّیادَة؟ وَماهُوَالْاِلْحاق؟ وَماهِــیَ اَحْکامُهُ؟

١٠ ــ اَلصَّرْفُ ماهُوَ؟ وَماهُوَمَوْضُوعُهُ؟

تَمَّ الْکَلامُ بِعَوْنِ اللهِ الْمَلِکِ الْعَلّامِ، اَلْمَنّانِ الْمُسْتَعانِ وَمِنْهُ التَّوفیقُ وَلَهُ الْاِمْتِنانُ
وَلاحَوْلَ وَلا قُوَّةَ اِلاّ بِاللهِ الْعَلِیِّ الْعَظیم
وَصَلَّی اللهُ عَلی مُحَمَّدٍ وَآلِهِ الطّاهِرینَ
وَاللَّعْنُ الدائِمُ عَلی اَعْدائِهِم اَجْمَعینَ
وَالْحَمْدُ لِلهِ رَبِّ الْعالَمین.

فہرست

فہرست کتاب امثلہ

فہرست کتاب شرح امثلہ

فہرست کتاب صرف میر

فہرست کتاب صرف مقدماتی

فہرست کتاب صرف سادہ